



راہِ پلہ عشق

ضحیٰ قادر



**Novels
Mania**

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

راہِ پہلے عشق

قسط - 1

از قلم ضحیٰ قادر

وہ تقریباً دوڑتے ہوئے آفس میں داخل ہوئی۔ اس نے جلدی سے ایک نظر اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر ڈالی۔

"شکر ہے پہنچ گئی" ابھی آٹھ بجنے میں پانچ منٹ تھے۔۔ اس نے شکر کا سانس لیا۔

"آج باس نے بھی آنا ہے۔ سنا ہے کہ وقت کے بہت پابند ہیں۔۔ ایک منٹ آگے پیچھے ہونا بھی برداشت نہیں کرتے"

ایما خود سے باتیں کرتے ہوئے لفٹ میں داخل ہوئی تھی کہ اس کے ساتھ ہی بلیک پینٹ اور بلوٹی شرٹ پہنے ایک شخص داخل ہوا۔

اس شخص کے داخل ہوتے ہی وہ ایک طرف ہو گئی۔ اس شخص نے ایک نظر اس معمولی سی لڑکی پر ڈالی جو اس کے آنے سے ایسے سائیڈ پر ہوئی تھی جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔

حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا ایما نے بس جہان کو جگہ دی تھی۔

اس شخص کو ایما کا انداز پسند نہیں آیا اور یہ اس کے ماتھے پر پڑے بل سے صاف پتلا لگ رہا تھا۔
ایمانے 5 فلور کا بٹن دبانے کے لیے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ اسی وقت اس شخص نے بھی ہاتھ آگے کیا

ایمانے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا اور وہ سٹل ہو گئی۔ اتنا مکمل حسن اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
دراز قد، کسرتی جسم، گندمی رنگت۔ پُرکشش نقوش اور کانچ سی نیلی آنکھیں، بھورے بال جو بے
ترتیبی سے اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور ہلکی بڑی ہوئی شیو۔ ایمانے اپنی اب تک کی
زندگی میں اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا تھا۔

ایما کے اس طرح مسلسل دیکھنے سے اس کے ماتھے پر پڑے بل مزید گہرے ہو گئے

"Why you are continuously staring at me???"

"تم کیوں مسلسل مجھے گھوری جا رہی ہو؟؟؟"

اس شخص نے اپنا رخ مکمل ایما کی طرف کر کے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔

اس کا انداز اتنا انسٹنٹ تھا کہ ایما کا خفت کے مارے چہرہ لال سا ہو گیا تھا۔

ایمانے اپنی نظر اس پر سے ہٹالی کہ مزید وہ کچھ نہ کہہ دے۔

جان ایما کی طرف سے سوری کے انتظار میں اسی جانب دیکھ رہا تھا لیکن جب اس کے گال لال ہوتے

دیکھے تو حیران رہ گیا کہ اس نے ایسے بھی کیا کہہ دیا کہ۔

اس نے اپنی حیرت کو جلدی سے قابو کیا۔

جب ایما آگے سے کچھ نہیں بولی تو جان نے برہم نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

""Heygirl! I asked something?.""

اس نے ایما کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی ملک کا بادشاہ ہے اور ایما اس کی کنیز۔

ایما کو اس کا انداز بھڑکا گیا کب سے وہ کنٹرول کر رہی تھی اپنی زبان پر اب جیسے بس ہو گئی تھی۔

""I was not staring at you I was praising the beauty of nature""

""میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی میں تو خدا کی بنائی خوبصورتی دیکھ رہی تھی""

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے بات مکمل کی اور لفٹ سے نکل گئی جو کہ اس دوران کھل گئی تھی۔

اب جان کو اندازہ ہوا تھا کہ بظاہر معمولی دکھنے والی لڑکی معمولی نہ تھی۔

novelsmania
www.urdu novelsmania.com

بولنے کو تو وہ بول آئی لیکن دل اب بری طرح دھڑک رہا تھا۔

""مانا کے بندہ بہت ہنڈسم ہے لیکن مغرور اتنا ہی۔ بن ایسے رہا تھا جیسے وہ کسی ریاست کا بادشاہ ہے

""بلکی آواز میں جان کو کوستے ہوئے وہ ساتھ ساتھ کیبورڈ پر کام بھی کر رہی تھی۔

""یہ تم کس سے باتیں کر رہی ہو"" اس کے ساتھ والے کین میں بیٹھی کو لیگ میری نے پوچھا۔

""دیواروں سے"" تنک کر جواب دیتی وہ میری کو پریشان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کین کے

پاس سے گزرتے جان کو بھی رکنے پر مجبور کر گئی۔

""دیواروں سے وہ کیسے"" میری نے اس کو ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ خراب ہو۔

""تمہیں نہیں پتا؟؟"" ایما نے صدمے سے پوچھا جیسے میری نے بہت بڑی غلطی کر دی ہو

""کیا نہیں پتا!!"" اس کا یہ انداز اچھی خاصی بولڈ اور کانفیڈنٹ میری کو کنفیوژ کر گیا۔ جب کہ ان کی باتیں سنتا جان بھی ایما کے کہیں کے تھوڑا نزدیک ہو گیا گیا۔

ان دنوں کی پشت جان کی جانب تھی اس لیے وہ دونوں اس کو موجودگی سے ناواقف تھیں۔۔

""دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں"" اس کی بات غور سے سنتے میری اور جان دنوں اب حقیقی معنوں میں صدمے میں آ گئے تھے۔۔

جان کو پہلے ایما معمولی اور ڈرپوک لگی۔ اس کے بعد جب ایما نے ایسے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا اسے دیکھ کر اس وقت وہ اس کو بہادر لگی۔۔ لیکن اب۔۔ وہ اس کو سائیگولگی۔

مطلب سیریسلی دیواروں کے کان۔۔۔۔ وہ سر وہ ہلاتا جیسے افسوس کرتے ہوئے اپنے روم کی طرف چل پڑا۔

""تمہیں یہ کس نے کہا کے دیواروں کے کان ہوتے ہیں؟؟"" میری نے اشتیاق سے پوچھا۔۔

""یہ خالص پاکستانی آنٹیوں کی ریسرچ ہے جو میری دوست نے مجھے بتائی تھی""

""اور اگر دیواروں نے تمہاری باتیں کسی کو بتا دیں تو؟"" میری کا انداز طنزیہ تھا۔

""دیواروں کے کان ہوتے ہیں زبان تھوڑی جو وہ کسی کو باتیں بتائیں گی"" ایما بھی مری کا طنز سمجھ گئی تھی۔

اب میری چپ ہو گئی اور کام کرنے لگی۔ ایما بھی اپنی بھڑاس نکال کر اب پرسکون ہو گئی تھی

وہ ایسی ہی تھی باتوں کو زیادہ دیر سر پر سوار نہیں کرتی تھی۔ بلکہ ادھر ادھر بھڑاس نکال لیتی تھی۔ تقریباً گھنٹے بعد اس کو باس کا بڈاوا آیا۔

ایما کو یہ بات پہلی ہی اس کی کو لیگ۔ بتا چکی تھی کہ باس کی غیر موجودگی میں جو بھی نیا ور کر آتا ہے وہ ایک بار اس کو خود ڈیل کرتے ہیں۔ اس لیے وہ اس سب کے لیے تیار تھی۔

وہ باس کے کین میں داخل ہوئی تو سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ جان نے ایک ہاتھ میں ایما کی فائل پکڑی تھی اور دوسرا ہاتھ اپنے چہرے کے نیچے رکھے دروازے کی جانب ہی متوجہ تھا۔ وہ ایما کا ریکشن دیکھنا چاہتا تھا اور اس کو ویسے ہی ریکشن ملا جیسا کہ اس نے سوچا تھا۔

ایما نے جلد ہی خود پر قابو کیا۔ اور دل ہی دل میں خود کو حوصلہ دینی لگی۔
 ""ایما ڈرنہ تم نے کچھ نہیں کیا اور کہا تھا۔ بلکہ تم نے تو اس کی تعریف کی تھی۔""
 ""ایما بیٹھیے""

جان نے سامنے پڑی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس کو بیٹھنے کا کہا اور دوبارہ اس کی فائل دیکھنے لگا۔

ایما نے بھی اس کی توجہ خود سے ہٹتی دیکھ کر سُکھ کا سانس لیا۔ ورنہ جان کا اس کو یوں مسلسل دیکھنا اور کنفیوژ کر رہا تھا۔

""میں نے آپ کا کام دیکھا ہے۔۔۔ اچھا ہے۔۔۔ لیکن""

ایما کو جان کی تعریف کی سہی سے خوش بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کی لیکن سن کر پریشان ہو گئی۔

""لیکن کیا ""

""لیکن آپ کو اب میں پھر سے ٹرائل پر رکھوں گا۔۔ آپ کے پاس ون ویک ہے اس دوران اگر میں آپ کے کام سے مطمئن ہو گیا تو آپ یہ جاب جاری رکھ سکتی ہیں ورنہ آپ کا یہاں کوئی کام نہیں ""

ایما کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے۔ اس کے اتنے محنت سے کیے کام کو وہ صرف اچھا کہہ رہا تھا چلو ٹرائل کی تو ٹھیک ہے لیکن منہ پر ہی بول دینا کہ ""آپ کا یہاں کوئی کام نہیں "" یہ کوئی بات ہوئی ""او کے سر "" بڑی مشکل سے وہ اپنی زبان روکتی صرف اتنا ہی بول سکی اور اٹھ کر جانے لگی کہ جان کی آواز سن کر رک گئی

""مس ایما!! میں آپ کو جانے کا کہا؟ ""

ایک آبرو اٹھائے جان نے سخت لہجے میں اس کو روکا۔۔
ایمانے ہاتھ کو زور سے بند کر کے جیسے اپنا غصہ ضبط کیا اور نہ میں سر ہلا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔
جان نے اب کی بار فرست سے اس کا جائزہ لیا۔۔

جوڑے میں بندھے ڈارک براؤن بال جس سے کچھ لٹیں منکلی ہوئی تھیں۔۔ بھورے رنگ کی آنکھیں جو اس وقت جھلکی ہوئی تھیں،، لال گال۔۔ گوری رنگت۔ براؤن رنگ کی لمبی سی شرٹ کے ساتھ سیاہ جلیز پہنے وہ بے شک پیاری تھی۔۔ لیکن جان کے ٹائپ کی نہ تھی۔۔

""جاسکتی ہیں اب "" اس کا جائزہ لینے کا بعد اس کو جانے کی اجازت دی جبکہ وہ اب تک اپنی روکے جانے کی وجہ نہیں سمجھی تھی۔ لیکن پوچھا نہیں اور چپ کر کے منگل گئی۔۔

لیکن چپ تو منہ سے کی تھی دل ہی دل میں وہ اس کو خوب باتوں سے نوازا رہی تھی۔۔

گلابی رنگ کے حجاب سے اچھی طرح سر ڈھانپنے ساتھ سفید اور گلابی رنگ کا فراق پہنے وہ گروسری کر رہی تھی۔ جب کسی خیال کے آتے اس نے بیگ میں سے موبائل نکال کر ایما کو کال کی۔۔
دومنٹ بیل کے بعد اس کی طرف سے فون اٹھایا گیا تھا۔
"اسلام و علیکم ایما"

"یوٹو حور" ہمیشہ کی طرح آج بھی ایمانے اس کے سلام کا جواب ویسے ہی دیا۔
"کیا بات ہے! موڈ کیوں آف؟؟" اس کی آواز سن کر حور کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ضرور کوئی بات ہوئی ہوئی ہے جس سے ایما کی آواز میں وہ تازگی نہیں جو اس کی ذات کا حصہ تھی۔۔
"کچھ نہیں ہوا۔ تم بتاؤ کیسے فون کیا" ایما کی کہ اس طرح ٹالنے سے حور کو اندازہ ہو گیا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

"تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں کچھ نہیں ہوا ہوگا۔ میں تو بس یہ پوچھنے کے لیے فون کیا کہ آج تم میری طرف آ سکتی ہو؟؟"

حور کو پتہ تھا کہ جب تک ایما اس کو بات نہیں بتائے گی اس کو چین نہیں آئے گا اس لیے اس نے بھی اصرار نہیں کیا۔

دوسری طرف ایما جو اس امید میں تھی کہ حور اس کی منت کرے اور پھر وہ حور کو بتائے کہ آج کیا ہوا۔ حور کے اس طرح اتنی جلدی بات مان لینے پر منہ بسور کر رہ گئی۔

"میں تو روز ہی آسکتی ہوں۔" ایما کی ناراض ناراض سی آواز سن کر حور کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا۔

اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ کیوں موڈ آف ہے تمہارا

ایمانے بھی اب کی بار خزع نہیں کیا اور آج کی ساری روداد حور کو سنا دی دی۔

"اوہ اس کا مطلب تم نہیں آسکتی" حور نے اس کی پوری بات تحمل سے سننے کے بعد اس سے پوچھا

"ہاں۔ ابھی ابھی مجھے وہ فالٹز ملی ہیں جن کو مجھے ہفتے میں مکمل کرنا ہے لیکن وہ کام ہفتے میں ختم ہونے

والا نہیں پھر بھی میں ٹائم سے پہلے ختم کر کے اس کھڑوس کو دیکھا دوں گی کہ میں بھی ایما ہوں"

ایما کہہ تو حور کو رہی تھی لیکن درحقیقت وہ خود کو یاد کروا رہی تھی کہ اس نے کیا کرنا ہے۔۔

"بلکل تم کر سکتی ہو" حور نے بھی اس کو حوصلہ دیا۔

"تم کیوں پوچھ رہی تھی کہ میں تمہارے طرف آسکتی ہوں؟؟" ایما جسکا حور سے باتیں کر کے دل

ہلکا ہو گیا تھا

تو اس کو خیال آیا کہ حور کیوں پوچھ رہی تھی آنے کا۔

"میں سٹور آئی تھی بیکنگ کا سامان لینے تو سوچا کہ تم کافی عرصے سے لاوا لیک کی فرمائش کر رہی تھی تو

اس کا سامان بھی لے لیتی ہوں"

حور کی بات سن کر ایما کے منہ میں پانی آ گیا اسے حور کے ہاتھ کی بیکنگ بہت پسند تھی خاص طور پر لاوا

لیک۔

"تو تم یوں کرو کہ بیک کر کر میری طرف آ جاؤ"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر میرا ارادہ تمہارے ساتھ مل کر بنانے کا تھا" حور کی یہ بات سن کر ایما کی ہوائیاں اُڑ گئی کوکنگ اور بیکنگ سے تو اس کی جان جاتی تھی۔

"شکر ہے کہ میں بچ گئی ورنہ تمہارے ارادے تو بہت ہی خطرناک تھے"

"تو مسئلہ کیا ہے کوکنگ سے تمہیں" "آج تو جیسے حور نے تنگ آ کر پوچھا۔

"کبھی فرصت سے بتاؤں گی۔ ابھی تو باس صاحب راؤنڈ پر ہیں یہ نہ ہو کہ پھر کچھ بول دیں۔ بائے"

ایما جو ایزی ہو کر چصیر کی بیک پر مزے سے ٹیک لگا کر حور سے باتیں کر رہی تھی جان کو آفس سے باہر نکلتا دیکھ کر جلدی سے بات کو سمیٹ کر فون بند کیا۔۔

حور اس کی جلدی دیکھ کر مسکراتے ہوئے دوبارہ سے اپنی ضرورت کی چیزیں دیکھنے لگی جو اسے چاہیئے تھی۔

رات کے آٹھ بجھ رہے تھے کالے رنگ کی گاڑی پوری رفتار سے اپنی منزل تہہ کر رہی تھی یوں لگ رہا تھا کہ گاڑی چلانے والے کو سمجھنے میں غلطی ہو گئی ہے کہ وہ گاڑی چلا رہا ہے یا جہاز اڑا رہا ہے۔

فون پر کال آ رہی تھی۔۔ پروفائل پر ڈیڈ کالنگ تھا۔ جس کو وہ مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔ کتنی بار فون آ کر بند ہو چکا لیکن اس نے ایک بار بھی نہیں اٹھایا ہاں لیکن جب جب فون آیا تب تب اس نے گاڑی کی رفتار تیز کی تھی۔۔

ایک بار پھر فون بج بج کر بند ہو گیا۔۔۔ لیکن لگتا تھا کہ دوسری طرف موجود شخص نے بھی جیسے کوئی قسم کھائی ہوئی تھی۔

آخر کار تنگ آ کر اس نے گاڑی کی سپیڈ کم کرتے ہوئے فون اٹھا ہی لیا مگر بولا کچھ نہیں۔

"جان میں کب سے تمہیں کال کر رہا ہوں اٹھا کیوں نہیں رہے تھے" اس کے فون اٹھاتے ہی جعفر صاحب (جہان کے ڈیڈ) کی رعب دار آواز گونجی۔

"میں ڈرائیو کرتے ہوئے کسی کی بھی کال نہیں اٹھنا پسند کرتا" جہان کا سرد لہجہ ان کو برا لگا لیکن نظر انداز کرتے ہوئے اب کی بار جب وہ بولے تو انداز نرم تھا۔۔

"یہ تو غلط بات ہے۔ کسی کو ضروری کام بھی ہو سکتا ہے" اپنی طرف سے انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"کال کیوں کر رہے تھے آپ" جان نے ان کی نصیحت کو یوں نظر انداز کیا جیسے سنا ہی ناہو۔

اب کی بار بھی جعفر صاحب کا واقعی میں دل کیا کہ وہ جان کی طبیعت صاف کر دیں۔۔۔ لیکن ان کے ساتھ پیٹھی ان کی بیوی ان کے تاثرات دیکھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"اگلے ہفتے ہم پارٹی رکھ رہے ہیں جو ڈیل تم نے حاصل کی ہے اس خوشی میں تو تم آ جانا" بولے تو ان کا لہجہ نارمل تھا لیکن جان پھر بھی جان گیا کہ وہ مشکل سے اپنے غصے کو قابو کیے ہوئے ہیں۔ ایک ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو چھوا۔

"میرا آنا ضروری ہے کیا؟؟" اس کو بات کی ساری سمجھ آگئی تھی پھر بھی ان کو تنگ کرنے کے لیے اس نے یہ سوال کیا۔۔۔

دوسری طرف جب شازیہ بیگم نے دیکھا کہ اب جعفر صاحب سے مزید برداشت نہیں ہوگا تو انہوں نے موبائل ان کے ہاتھ سے لے کر کان سے لگایا اور پیار سے بولی۔۔

"ہنی ہم آپ کا انتظار کریں گے" جان جو جعفر صاحب کے غصے سے پھٹ پڑنے کے انتظار میں تھا ان کی جگہ شازیہ بیگم کی آواز سن کر بد مزہ ہو گیا۔

"اچھا" ایک لفظی جواب دے کر اس نے کال کاٹ دی اور گاڑی کی رفتار تیز کر کے گاڑی کا رخ اپنے پینٹ ہاؤس کی بجائے اپنے فلیٹ کی طرف کر لیا۔

شازیہ بیگم نے فون بند کر کے جعفر کی جانب دیکھا جو انہی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ بھی ان کا سوال سمجھ گئی۔

"کہہ رہا تھا کہ آجائے گا" ان کی بات سن کر جعفر صاحب کا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوا۔

"آپ تھوڑی پیار سے بات کیا کریں نا پھر وہ آپ کی بات بھی نہیں ٹالے گا" شازیہ بیگم ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی جواب گلاس میں واٹن ڈال رہے تھے۔

"آرام سے ہی تو بات کی تھی مگر پتا نہیں جناب کن آسمانوں کی سیر کر رہے ہیں" ایک گلاس ان کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ غصے سے بولے۔

"جعفر آپ بھی خوب کرتے ہیں۔۔۔" ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جعفر صاحب نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر جیسے ان کو مطلع کیا کہ وہ مزید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے۔

شازیہ بیگم بھی ان کا موڈ سمجھ گئی اس لیے خاموش ہو گئی۔۔

"خان کہاں ہے؟؟ ملا نہیں وہ مجھ سے" اب کے ان کے لہجے میں شفقت تھی

"ہنی!! وہ اپنے دوستوں کے ساتھ شکار پر گیا ہے"

"اچھا!! کب؟؟" واین کا ایک سیپ لیتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔۔

"کل صبح ہی نکلا تھا۔ آپ کا پوچھ رہا تھا کہ ہم بھی اس کے ساتھ چلیں "شازیہ بیگم نے بھی جعفر کا دھیان بٹے دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"ہاں کہہ تو مجھ سے بھی رہا تھا لیکن ٹائم ہی نہیں تھا میرے پاس اچھا کیا کہ خود چلا گیا "جعفر صاحب اپنی ساتھ بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھتے ہوئے بولے جو اس عمر میں بھی نازک سی دوشیزہ لگتی تھی۔

"ویسے کیا خیال ہے شازی آج ڈنر باہر ناکیا جائے "جعفر صاحب ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولے۔۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے میں بس دو منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ اتنی دیر میں آپ بھی چلج کر لیں "وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے بولی اور اپنا سوٹ سلیکٹ کرنے لگی جبکہ جعفر صاحب چلج کرنے کے لیے جا چکے تھے۔۔۔۔

جان نے ڈپلیکیٹ چابی سے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔۔

یہ اس کا فلیٹ تھا لیکن زیادہ استعمال میں ڈیریک کے تھا۔ جب بھی وہ کوئی گڑبڑ کرتا تھا یہاں آ جاتا۔ اب بھی جان کو یقین تھا کہ وہ یہاں ہی ہوگا کیونکہ ڈیریک کوئی گڑبڑ نہ کرے یہی سب سے بڑی گڑبڑ تھی۔ اس نے فلیٹ میں نظر دوڑائی مین بیڈروم سے آوازیں آرہی تھی جبکہ باقی سارا فلیٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

کندھے پر لٹکایا کوٹ لا پرواہی سے صوفے پر پھینکتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا کمرے میں LCD کی لائٹ میں سب سے پہلے اس کی نظر جا بجا چسپ اور چاکلیٹ کے سپرس پیزے کا خالی ڈبہ بوتلیں جنہیں لا پرواہی سے ادھر ادھر پھلانے کے بعد سمیٹنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی ان پر پڑی پھر اس نے LCD کی طرف دیکھا جہاں کوئی horror مووی لگی ہوئی تھی آواز بھی فل تیز تھی اور اتنی تیز آواز میں بھی ڈیریک مزے سے شوز سمیت خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔

جان نفی میں سر ہلاتے ہوئے کچن میں گیا اور گلاس میں ٹھنڈا پانی ڈال کر کمرے میں واپس آیا۔ اور پورا گلاس اس کے منہ پر خالی کر دیا۔

"شیت جان!! بندہ آرام سے بھی اٹھا سکتا ہے" ٹھنڈا پانی پرتے ہی وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے خفا سی آواز میں بولا۔

"تم آرام سے قابو آنے والی بلا ہو۔ اور مجھے پتا تھا کہ تم جاگ رہے تھے" جان گلاس سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں نہیں سو رہا تھا۔ اتنی مزے کی نیند خراب کر دی؟؟" جمائی روکتے ہوئے وہ جان سے بولا جیسے واقعی اس کو نیند خراب ہونے کا بہت دکھ ہو۔

"مجھے گھمانے کی ضرورت نہیں سیدھے طریقے سے بتاؤں گے کہ اب کیا کیا ہے تم نے جو تین دن سے یہاں ہو" جان کی بات سن کر وہ جو نیند کے ڈرامے کر رہا تھا بد مزہ ہو گیا۔

"تمہیں ڈیڈ نے بتایا ہوگا"

"نہیں میرے پاس اپنے بھی ذریعے ہیں" جان اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولا۔

"تمہیں جب ساری بات پتا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟" ڈیریک خفا سے انداز میں بولا۔
 "یار اس بار میں واقعی کچھ نہیں کیا۔ میں تو بس ماڈلنگ کا اوڈیشن دینے گیا تھا اور سلیکٹ بھی ہو جاتا اگر
 ڈیڈ بیچ میں ٹانگ نہ اڑاتے" جان نے اپنے دوست کی جانب دیکھا جس کی سفید رنگت، سبز آنکھیں
 جن میں ہما وقت شرارتی چمکتی رہتی تھی، لمبے بال جو اس وقت پونی میں بند تھے اس کے ساتھ بڑی
 ہوئی شیو جو اس کے مضبوط جسم پر بہت چمک رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت
 خوبصورت تھا لیکن ڈیریک کے ڈیڈ بس اس کو اپنے بزنس میں شامل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ ماڈلنگ
 کرنا چاہتا تھا۔

"اور اسی لیے تم نے ان کا لیپ ٹاپ اُرادیا" اب کی بار آگے سے وہ کچھ نہیں بولا لیکن شرمندگی
 اسے ذرا بر بھی نہیں تھی۔

کچھ دیر خاموشی ان دونوں کے درمیان رہی۔ پھر کچھ سوچنے کے بعد جان اس سے بولا
 "مجھے ایک ماڈل کی ضرورت تو ہے اگر چاہوں تو میرے ساتھ کام کر لو" جان کی آفر سن کر اس کا چہرہ
 چمک اٹھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ چمک غائب ہو گئی۔
 www.urdu novels mania

"ڈیڈ؟"

"میں ان سے بات کر لوں گا۔ پھر میں تمہیں بتا دوں گا کہ کس دن آنا ہے لیکن"
 جان کی بات سنتے ہی ڈیریک جو اس کو گلے لگانے کا سوچ رہا تھا اس کا لیکن سن کر پریشان ہو گیا۔
 "تمہیں یہ سارا گندھ جو بکھرا ہوا ہے یہ سمیٹنا ہوگا" جان کی شرط سن کر ایک پل کے لے ڈیریک کا دل
 کیا کہ وہ منع کر دے لیکن پھر کچھ سوچ کر مان گیا۔

"میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔ میرے آنے تک یہ سب صاف ہو" اسے کو کہتے ہوئے جان نے کبر ڈکھولی شکر تھا وہاں اس کے کپڑے اپنی سہی حالات میں پڑے ہوئے تھے۔

اس نے کپڑے لیے اور باتھ روم جانے لگا کہ روک کر ڈیریک کو ورنگ دینے کے انداز سے بولا۔
 "اور ہاں مجھے بیڈ کے نیچے یا ادھر ادھر سب دوبارہ نہ ملے" جان کو پیچھلی بار کی بات یاد تھی
 ڈیریک جو جان کے جانے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ جائے اور اس سارے گند کو وہ ٹھکانے لگائے جان کی بات سن کر ہنس پڑا۔

"ٹینشن ناٹ ڈیوڈ۔ اس بار کوئی شکایت نہیں ہوگی" جان کے باتھ روم جاتے ہی ڈیریک نے اس کے کپڑوں والی کبر ڈکھولی اور سارے ریپر س کو بڑے سلیقے سے تہہ کر کے اس کے پینٹ اور شرٹ کی پوکٹ میں رکھنے لگا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے کچھ ریپر س ڈس بین میں ڈالے تاکہ جان کو شک نہ ہو۔

جان جب باتھ روم سے نکلا تو اس کی نظر ڈیریک کی طرف پڑی جو یوں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جیسے کوئی بہت مشقت بڑا کام کیا ہو۔

اس نے مکمل جائزہ لیا کہ پچھلی بار والا کام تو نہیں کیا اس نے۔ پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد اسے کچھ یاد آیا تو ڈیریک کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

""اپنے ڈیڈ کا تو تم نے لیپ ٹاپ آڑا دیا۔ لیکن اس آدمی کے ساتھ کیا کیا جس نے تمہیں رکھنے سے منع کر دیا" اور اس وقت ڈیریک کو یہ بات مانی پڑی کے دوستوں کو اتنا نہیں پتا ہونا چاہیے۔۔۔

""کچھ خاص نہیں" اس نے لا پرواہی سے جواب دیا۔

جان نے اپنا موبائل پکڑا اور پھر کچھ ڈھونڈنے کے بعد۔ شاید کوئی ویڈیو پلے کرتے ہوئے سکرین کا رخ اس کی جانب کر دیا۔

"کچھ خاص یہ تو نہیں" ڈیریک نے سکرین کی جانب دیکھا جہاں کسی سٹوڈیو میں ایک آدمی کبھی بڑی طرح اپنے بال کھینچ رہا تھا تو کبھی پاگلوں کی طرح دونوں ہاتھوں سے سر پر خارش کر رہا تھا۔ ایک دوبار تو اس نے سر اپنا دیوار کے ساتھ مارنے کی کوشش کی تھی جسے اس کے پاس کھڑے ورکرز نے روک لیا۔

"یہ وہی سٹوڈیو ہے نایہ بندہ اس کا ملک" جان نے ڈیریک کا سنجیدہ چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔
ڈیریک نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ویڈیو کو۔۔ اور اگلے لمحے پورا کمر اس کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔
"ہا ہا ہا ہا ہا شکریہ یا راس وقت تو میں یہ سین دیکھ نہ سکا پر تم نے دیکھا دیا" جان کے ہاتھ سے موبائل پکڑتے ہوئے وہ بولا اس کا چہرہ زیادہ ہنسے کی وجہ سے لال ہو گیا تھا۔
جان نے افسوس میں سر ہلایا جیسے اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"اب تم بتانا پسند کرو گے کہ تم نے کیا کیا۔" جان نے اس کے ہنسنے سے تنگ آ کر کہا۔

"ہو جو پروفیسر ریچرڈ کے ساتھ کیا تھا"

مطلب تم نے اس کے بالوں میں وہ پاؤں ڈالا ہے؟؟ "جان کی بات سن کر وہ پھر سے ہنسا۔
 "یہی تو بات ہے مزے کی سر کے تو بالوں میں ڈالا تھا جو دھونے سے منکل جاتا ہے۔ اس کے تو میں
 نے ویگ کے نیچے لگیا ہے اور اب یہ ویگ بھی نہیں اترے گی آخر اچھی والی گلو جو استعمال کی ہے"
 اب جان یہ سوچ رہا تھا کہ اس کے آفس کے لوگوں کا کیا ہوگا۔ اپنی بات سے وہ پھر نے سے بھی رہا

--

فائیل پر کام کرنے کی وجہ سے وہ صحیح سے سوئی نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے اسے سر میں درد ہو رہا تھا
 اور آنکھیں بار بار بند ہو رہیں تھیں۔ رات سے لے کر اب تک وہ آفس میں بھی نیند بھگانے کے
 لیے اتنی کافی پی چکی تھی کہ آخر تھک کر تھوری دیر آرام کرنے کی نیت سے اس نے اپنے سامنے پڑا
 ٹیبل پر سر رکھ لیا اور کب آنکھ لگی اسے پتا ہی نہیں چلا۔

جان جو ابھی میننگ سے فارغ ہو کر واپس آیا تھا۔ اور اب اپنے آفس میں جا رہا تھا کہ ایما کے کیمین کے
 پاس سے گزرتے ہوئے بے ارادہ اس کی نظر وہاں پڑی جہاں ایما اپنی ٹیبل پر آنکھیں بند کر کے سر
 رکھے ہوئے تھی۔ اس کے سانس لینے کے انداز سے جان کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سو رہی ہے۔۔

جان اس کے کیمین میں داخل ہوا ٹیبل پر انگوٹھے سے ہلکے سانوک کیا۔۔ مقصد اس کا ایما کو جگانا تھا۔

مگر ایما تو لگتا تھا کہ کچھ زیادہ ہی گہری نیند میں تھی۔۔۔
ایما کی طرف سے جب کوئی رد عمل نہیں ہوا تو اب کی بار اس نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔۔

ایما ہڑبڑا کر اٹھی اور نظر سیدھی جان کی طرف گئی جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت ایما کو اپنے لیے عجیب سے چمک نظر آئی جس سے گھبرا کر اس نے اپنے آنکھوں کا زاویہ بدل لیا۔۔۔

جان جو ایما کو اس طرح سونے پر باز پرس کرنے ہی لگا تھا کہ اس کی نظر ایما کی بھوری آنکھوں کی طرف گئی اور ایک پل کے لیے وہ بھول گیا کہ وہ کیا کہنے والا تھا۔ وہ بس ان تھکی ہوئی آنکھوں میں دیکھی جا رہا تھا جو اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔ ایما کے آنکھوں میں اس وقت اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

novelsmania
www.urdu novelsmania.com

ایما نے جب آنکھوں کا زاویہ بدلا تو وہ ہوش میں آیا۔۔۔
کسی اور نے بھی یہ منظر بہت غور سے دیکھا۔۔۔
"مس ایما آپ پانچ منٹ تک میرے آفس میں آئے۔۔۔"
جان کے جانے کے بعد ایما کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کو کیوں آفس میں بولیا گیا ہے۔۔۔۔۔

"کوئی نہیں ایسا آج کل تیرا وقت چل رہا ہے" ایسا خود کو حوصلہ دیتی ہوئی ریست روم کی طرف بڑھی تاکہ تھوڑا سا فرش ہو جائے۔۔

ایسا کو آفس میں آنے کا کہہ کر وہ اب خود آفس میں ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے خود کو سرزنش کر رہا تھا کہ وہ کیوں ایسے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کے بارے میں خیال آتے ہی ایک بار پھر وہ منظر اس کی دماغ میں تازہ ہو گیا۔
ماتھے کے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے خود کو ریلیکس کیا اسی دوران دروازے پر نوک ہوا۔۔

"یس" وہ اپنی چمیر پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

اجازت ملتے ہی ایسا اندر داخل ہوئی۔۔

جان ایک ہاتھ سے فائیل کا صفحہ پکڑے جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کو اشارے سے سامنے پڑی چنیر پر بیٹھنے کا کہا۔۔

ایسا چپ کر کے بیٹھ گئی

"تو مس ایما مجھے یہ بتائیں آپ کیا کھانا پینا پسند کریں گی" جان نے سنجیدگی سے پوچھا۔ ایما جو ڈانٹ کی منتظر تھی اس کے اس طرح کھانے کا پوچھنے پر الجھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

"نو۔۔۔ تھیک یوسر" اس کو بھوک تو بہت لگ رہی تھی مگر پھر بھی اس نے منع کرنا بہتر سمجھا۔

"ارے سے کیوں کچھ نہیں یہ تو ہوٹل ہے نالوگ یہاں انجوائے کرنے آتے ہیں یا آکر سونے درست کہا نہ میں نے؟؟" اور ایما کو اب سمجھ آ گئی کہ جان طنز کر رہا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔ مطلب نو سر" پہلے وہ جلدی جی بولی لیکن بعد میں جب جان نے اس کو گھورا تو اس نے نوکیا۔

"مس ایما اب جب تک یہاں ہے ڈسپلین کا خیال رکھیں کیونکہ اس معاملے میں۔۔۔۔ میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا۔۔" جان نے سخت لہجے میں اس کو وارن کیا۔

اب کہ ایما نے منہ سے کہنے کی بجائے سر کو ہلا کر جواب دیا۔۔ اس طرح کرتی وہ جان کو کیوٹ لگی۔۔ مگر اس بار جان نے خود کو سنبھال لیا۔۔۔

"اور جو میں نے آپ کو کام دیا تھا اب سزا کی طور پر آپ کو کل ہی مجھے دینا ہے" جان کی بات سن کر ایما کی سہی معنوں میں ہوائیاں اڑ گئی

"جی کل۔۔۔ اور وہ بھی مکمل" جان اس کے ہوائیاں اڑتے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"مگر سر۔۔۔" اس سے پہلے ایما اپنی بات مکمل کرتی جان اس کو بیچ میں ہی ٹوکتے ہوئے بولا۔
 "اگر نہیں کر سکتی تو بتا دیں۔۔۔ ہمارے پاس اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو اس پوسٹ پر کام کرنے کے خواہاں ہیں" ایما کا چہرہ جان کی بات سن کر تن گیا۔۔۔

"سر میں کل دے دوں گی۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر اب آپ جا سکتی ہیں" ایما کو جانے کا کہہ کر وہ دوبارہ فائیل پکڑ کر مصروف ہو گیا۔

www.urdu novels mania.com

اس کے جاتے ہی جان نے فائیل سے سر اٹھایا اور دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ایما گئی تھی۔۔۔ پتا نہیں کیوں مگر آج اسے پہلے دن والی ایما یاد آئی تھی۔۔۔

اس نے سر جھٹک کر ان خیالوں سے پیچھا چھڑایا اور دوبارہ فائیل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

جان کے آفس سے آنے کے بعد وہ غصے سے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہی تھی۔۔۔

کہ کوئی شخص اس کی چیر کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔
ایمانے کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے جب دیکھا تو سبز آنکھیں اس کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔

"ہائے میں ڈیریک ہوں... تمہارا کیا نام ہے؟؟" اس کو اپنی جانب متوجہ ہوتا دیکھ کر اس شخص نے اپنا تعارف کروایا۔

ایمانے کوئی جواب دینا ضروری نہ سمجھتے ہوئے دوبارہ اپنا کام کرنے لگی۔۔۔

"اینگری برڈ!!! کیا ہوا؟؟" ڈیریک نے ڈھیٹ بن کر اب دوسرا سوال پوچھا۔

اب کی بار بھی ایمانے کوئی جواب نہیں دیا اور ٹائپ کرتی رہے۔۔۔ روکی تب جب لیپ ٹاپ کی سکرین بلیک ہو گئی۔۔۔

غصے سے اس نے اس ڈھیٹ شخص کی جانب دیکھا جس نے بلا وجہ اس کی اتنی دیر کی ساری محنت ضائع کر دی تھی۔
www.urdu novelsmania.com

"آپ مجھے کچھ بتانے لگی تھی" اس نے اتنے مطمئن انداز میں کہا جیسے وہ واقعی اسے کچھ بتانے لگی تھی اور لیپ ٹاپ بھی اسی نے خود بند کیا ہو۔۔۔

ایما جو کہ نیند پوری نا ہونے۔۔۔ جان کی ڈانٹ۔۔۔ اور اپنی محنت سے کیے کام کے ضائع ہونے کی وجہ سے بالکل آؤٹ ہو گئی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے پاس پڑی کافی جو کہ اب ٹھنڈی ہو چکی تھی ڈیریک پر گرا دی۔۔۔
 "اب بھی کچھ جاننا ہے؟؟" کافی اس پر گرانے کے بعد ایما نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔

ڈیریک یوں مسکرایا جیسے اسے بہت مزہ آیا ہو۔۔۔۔
 اس کو مسکراتا دیکھ کر ایما نے الجھ کر اس عجیب شخص کی جانب دیکھا اصولاً تو اسے غصہ کرنا چاہیے تھا مگر وہ مسکرا رہا تھا۔

"سی یو" ڈیریک دلکش انداز میں اس کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولا اوع وہاں سے چل دیا۔۔
 "ایڈیٹ" غصے سے بولتے ہوئے اس نے دوبارہ لیپ ٹاپ آن کیا۔۔۔ یہ تو شکر تھا کہ اس نے بیک اپ فائل پہلے سے بنا کر رکھی تھی ورنہ سارا سارا کام اس کو دوبارہ سے کرنا پڑ جاتا۔۔
 جس کا مطلب تھا کہ یہ جاب اس کے ہاتھ سے گئی جو وہ بکل افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

حورا اپنے کپڑے کبڈ میں سیٹ کر کے رکھ رہی تھی کہ فون بجا۔ اس نے اپنا فون اٹھایا مگر وہاں کسی کی بھی کال نہیں آرہی تھی۔۔ جبکہ بیل ابھی بھی ہو رہی تھی۔۔ وہ آواز کی سمت چلتی ہوئی لاؤنج میں آئی جہاں ٹیبل پر رخسار بیگم (حور کی امی) کا فون پڑا مسلسل بج رہا تھا۔۔۔

"اوہ امی اپنا فون گھر چھوڑ گئی" فون کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے وہ بولی۔۔ موبائل اب کہ خاموش ہو چکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے پھر سے کال آنے لگی۔۔۔

یہ کوئی انون نمبر تھا۔۔۔

اس نے کال ایڈنڈ کر کے موبائل کان سے لگایا مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔

"ہیلو" دوسری جانب سے بھاری دلکش مردانہ آواز گونجی۔۔۔

اس کا دل زور سے دھڑکا یہ آواز تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم" حور جلدی سے خود پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

"رخسانہ پھوپھو؟؟"

"امی گھر پر نہیں ہیں ان کا موبائل گھر رہ گیا ہے" اس کی بات سن کر دوسری جانب موجود شخص نے ٹھنڈی سانس لی۔۔۔

"اوکے جب وہ آئیں تو ان کو بتا دینا کہ آہل ان سے بات کرنا چاہتا ہے" یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا جبکہ وہ اب بھی موبائل کان سے لگائے وہی دلکش بھاری لہجہ اپنے ارگرد محسوس کر رہی تھی۔

"کوئی مجھے صبح سے بہت یاد کر رہا ہے"

جان جو اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ڈیریک کی شرارتی لہجے میں بولے گئے جملے پر ناچاہتے ہوئے بھی ہلکے سے ہنس دیا۔۔۔

"تمہارے کام ہی ایسے ہیں کہ مجبوراً اگلے بندے کو تمہیں یاد کرنا پڑتا ہے" "جان اسی طرح سر نیچے کئے فائل پر کام کرتے ہوئے بولا۔ ڈیریک جان کا اشارہ سمجھ گیا مگر مجال ہے کہ وہ زرہ بھی شرمندہ ہوا ہو۔

"وہ کیا ہے نا جان میں چاہتا ہوں کہ تم ہر وقت میرے بارے میں سوچو"

ڈیریک کی بات سن کر جان نے افسوس میں سر ہلایا جیسے کہ رہا ہو اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"تمہاری وجہ سے میں آج لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔" "جان نے اس کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی۔۔

"انسان کو روز کچھ الگ کرنا چاہیے ورنہ ایک ہی کام کر کر کے وہ بور ہو جاتا"

ڈیریک کو جواب دینے کے لیے اب کہ اس نے فائل سے سر اٹھایا لیکن اس کی حالت دیکھ کر اچنبھے سے پوچھا۔

"یہ کیا؟؟ آج کچھ الگ کرنے کے لیے تم کافی میں ہی نہا کر آ گئے۔۔۔"

جان کی بات سن کر ڈیریک بد مزہ ہوا۔۔

www.urdu novels mania.com

"تم نے اپنے آفس میں کتنے خطرناک لوگ رکھے ہوئے ہیں۔"

ڈیریک نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔۔۔

"پلے نہیں تھے لیکن اب ہو گئے ہیں"

جان اس کے کافی سے بھیگے سر کی جانب الجھن سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"وہی تو میرے نام پوچھنے پر غصہ ہو کر کافی ہی سر پر الٹ دی۔۔۔ لیکن تم۔۔۔۔۔ پریشان نہ ہو میں آگیا ہوں نا تو سب کو سیدھا کر دوں گا۔۔۔"

"کس کی بات کر رہے ہو؟؟" جان کو بھی اب اس عظیم ہستی کا نام سننے کا تجسس ہوا۔ جس نے ڈیریک جیسے بندے سے پنکا لے لیا تھا۔۔

"ارے وہی جو سو رہی تھی ٹیبل پر اور تم نے اسے اٹھایا"

ڈیریک کی بات سن کر جان فوراً سیدھا ہوا۔۔

"تم کب کے آئے ہوئے ہو؟؟"

"جب گاڈ نے کہا کہ جاؤ ڈیریک دنیا کو تمہاری ضرورت ہے"

ڈیریک سیدھا جواب دے ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔۔

"ڈیریک!!!!!!" اب کی بار جان کے انداز میں غصے کے ساتھ وارننگ تھی۔ جسے اگلا بندہ فر فر بولنے لگتا ہے یا اس کی زبان بند ہو جاتی ہے۔۔

مگر ڈیریک بندہ تھوڑی تھوڑی تھوڑی تو ڈیول (☺) تھا۔۔

"بڑا مزہ آتا ہے جب چاروں طرف میرا نام گونجتا ہے"

ڈیریک اس کی وارننگ کو نظر انداز کرتے ہوئے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے اس کو تنگ کرنے کے لیے بولا۔

جان کو اندازہ ہو گیا کہ اب وہ سیدھا جواب نہیں دے گا اس کو اب کی بار خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔

"اتنے پیار سے نادیکھو میری آنکھیں سبز ہیں بھوری نہیں"

وہی ہوا جس کا جان کو ڈر تھا ڈیریک سب دیکھ چکا تھا۔۔

"آؤٹ" وہ اب کی بار اس نے غصہ ضبط کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اور تقریباً دھاڑتے ہوئے اسے آفس سے نکلنے کا کہا۔۔

"~~~~~"

وہ ہستا ہوا نکل گیا۔۔

"میں پھر کب سے آفس آؤ"

جان جو اس کے جانے کہ بعد اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے پھر آجانے سے اب کی بار اس کی جانب بڑھا۔ -

اس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر ڈیریک نے دوڑ لگائی۔۔

بھئی جان کے تیور تھے ہی اتنے خونخوار کہ اگر وہ نابھا گتا تو اس کی جیت نہیں تھی۔۔

رخسار بیگم ابھی واپس آگئی تھی لیکن انہوں نے حور کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں گئی تھیں۔۔

"امی یانی" حوریانی کا گلاس ان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔۔

"علی (حور کا چھوٹا بھائی) کہاں ہے ؟؟" اس سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے انھوں نے پوچھا۔

"وہ ابھی سویا ہے"

حور نے ان سے گلاس واپس لیا اور کچن میں رکھ کر ان کے پاس واپس آگئی۔۔۔۔۔۔
 "امی آپ کہاں گئی تھیں؟" حور کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کیسے شروع کرے۔۔۔۔۔۔

حور کا سوال سن کر وہ چونک گئی تھی لیکن ظاہر نہیں کیا۔
 حور ان کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی ورنہ وہ ان کا چوکنا ضرور محسوس کرتی۔

"کام تھا۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو"
 "وہ آپ اپنا فون گھر بھول گئی تھیں تو پیچھے آپ کا فون آیا تھا"
 حور کی بات سن کر وہ پرسکون ہوئی تھیں۔

"اچھا کس کا تھا؟؟" صوفے سے ٹیک لگا کے ریلیکس ہو کر بیٹھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

www.urdu novels mania.com

حور دو منٹ ان کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی پھر دھڑپ سے بولی۔۔
 "اہل کا" وہ جتنا آہستہ بولی تھی ان کا ریکشن اتن ہی شدید تھا۔۔

"کیا کہہ رہا تھا؟؟" جھٹکے سے صوفے پر سے اٹھتے ہوئے انہوں نے اس سے پوچھا۔ ان کے چہرے
 کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔

حور ان کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔۔

"امی وہ بس آپ کا پوچھ رہے تھے۔۔۔ اور آپ سے بات کرنا چاہتے تھے" رخصانہ بیگم اس کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے ان کو یقین نا آ رہا ہو کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔

"بس یہی کہا تھا؟؟" وہ اس کو ٹٹولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
 "جی" حور کو ان کے اس طرح دیکھنے سے الجھن ہو رہی تھی۔۔۔
 ""ہمممم۔۔۔ اب کہاں ہے میرا موبائل"" ادھر ادھر دیکھتی وہ اپنا موبائل ڈھنڈ رہی تھی۔۔

"آپ کے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہے"" حور ان کی مشکل آسان کرتے ہوئے بولی۔۔۔
 وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں اور جا کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔
 پتا نہیں کیوں لکین حور کو آج ان کا انداز بہت عجیب لگا تھا یوں جیسے وہ کچھ چھپا رہی ہوں۔۔

www.urdu novelsmania.com

۔۔۔
 آج آفس میں کام کرتے ہوئے اسے کچھ زیادہ دیر ہو گئی تھی۔۔۔ سارا آفس تقریباً خالی ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن جس کام کو کرنے کے لیے وہ روکی تھی وہ تو یوں لگ رہا تھا جیسے اب بھی اتنے کا اتنا ہی ہے۔۔۔
 ۔۔۔ اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں رات کے دس بج رہے تھے۔
 ایمانے جلدی سے اپنی ساری چیزیں سمیٹی اور آفس سے باہر نکل گئی

 "اب واپس کیسے جاؤ؟؟؟ او گاڈ۔۔۔ ٹیکسی ہی مل جائے" وہ پیدل چلتے وہ خود سے بولی۔۔
 ابھی وہ ٹیکسی کی تلاش میں پیدل چلتے ہوئے آفس سے تھورا آگے ہی گئی تھی کہ ایک کالی گاڑی اس کے بالکل قریب آکر روکی۔۔۔۔۔
 گھبرا کر جلدی سے وہ دو قدم دور ہوئی۔۔۔
 اسی وہ وقت اس گاڑی کے بلیک شیشے نیچے ہوئے اور نیلی آنکھیں نظر آئی۔۔۔
 "کم ان" جان نے سنجیدہ لہجے میں آڈر دیا۔۔۔

"نو تھنکس۔۔ میں خود چلی جاؤگی۔۔" ایسا سے منع کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگی کہ پھر سے آواز آئی۔۔۔

"Isaidsitinthecar"

اب کی بار جان ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔
 www.urdu novelsmania.com

"AndIsaid..No"

اور جان کو اس کا بار بار منع کرنا ضد دلا گیا۔۔

""Okayasyouwish""

اب کی بار وہ بولا تو اس کا لہجہ اور انداز پر سکون تھا۔۔۔

ایسا بھی پر سکون ہوئی کہ وہ جانے لگا ہے لیکن اگلا لمحہ اس کے لیے شک ڈٹھا۔۔

جب دو مضبوط ہاتھوں نے اسے اپنے بازوؤں میں لے کر اٹھیا اور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا۔۔۔
یہ سب اتنا اچانک تھا کہ ایما کو سمجھ نہیں آیا۔ وہ اس سچویشن میں کیسے ریٹ کرے۔۔۔ ہوش تو تب
آیا جب گاڑی سٹارٹ ہوئی۔۔۔
اس نے گاڑی کا ہینڈل کھینچنا مگر بے سود۔۔۔
جان کو پہلے ہی اس سے اس کی حرکت کی امید تھی اس لیے وہ اس کا انتظام بھی کر چکا تھا سہی سمجھے چائلڈ
لوک۔۔۔

جان نے ایک جھٹکے سے گاڑی سپیڈ سے چلاتے ہوئے ٹرن لیا
ایما جو دروازہ کھولنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی اس جھٹکے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ اس لیے
وہ سیدھے جان پر گری۔۔۔
جان نے اس کی جانب تسخّر آمیز انداز سے دیکھا۔۔۔

ایمانے اس کے اس طرح دیکھنے سے پلکیں نیچے کی اور جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔

اس کے گال اس وقت لال انگارہ ہو رہے تھے۔۔۔۔
جان نے ڈرائیو کرتے ہوئے گہری نظر اس پر ڈالی۔۔۔

"گاڑی روکیں" جب ایما تھوری دیر بعد سنبھلی تو بولی چاہنے کے باوجود اس کا لہجہ سخت نہ ہو سکا۔۔

جان نے نہ گاڑی روکی نہ اس کو کوئی جواب دیا۔۔

اسی طرح خاموشی سے ڈرائیور کرتا رہا جیسے گاڑی میں وہ اکیلا ہے۔

اس کا یہ انداز دیکھ کر ایما دانت پیس کر رہ گئی۔۔

"باس ہونے کا زیادہ ہی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ڈیش" ایما دل میں سوچتی ہوئی غصے سے جان کی جانب مڑی

--

"گاڑی روکیں۔۔۔۔۔" اب کہ ایما تقریباً چنچتے ہوئے بولی۔۔ جان کو اس کا پیچھا ناگوار گزرا تھا یہ بات اس کے ماتھے پر پڑی شکن سے صاف پتا لگ رہا تھا۔۔۔

"مس ایما۔۔ مجھے اب آپ کی آواز نہ آئے" اس کا سرد لہجہ میں بولا گیا جملہ سن کر ایک پل کو وہ بھی ڈر گئی لیکن جلد ہی سنبھل کر بولی۔

"آپ گاڑی روکے اور مجھے جانے دیں اس کے بعد آپ کو میری آواز نہیں آئے گی"

ایما تلخ لہجے میں بولی۔

جان نے گاڑی اشارے پر روکے اور اس کی جانب غصے سے دیکھا جو گاڑی کے روکتے ہی ایک بار پھر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

جان اس کی جانب جھکا اور اس کے بازوں کو اپنی مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لے کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ ایسا اس کی سانسیں اپنی چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔
 "میری بات سنو میں تمہیں اغوا نہیں کر رہا جو تم اتنا شور کر رہی ہو۔۔۔ میں تمہیں تمہارے گھر ہی ڈراپ کرنے جا رہا ہوں لیکن اگر تم نے اب شور کیا تو میں نے واقعی تمہیں اغوا کر لینا ہے" جان اس کی جھکی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔۔
 اس کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ ایسا نے اب چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔

جان اس کے مزید قریب ہوا۔۔۔۔ بازوں وہ اس کا چھوڑ چکا تھا۔۔
 ایسا اس سے دور ہوتے ہی دروازے کے ساتھ چپک گئی۔۔۔
 ان کے درمیان بس ایک انچ کا فاصلہ تھا۔۔ ایسا نے اس کے اتنے قریب ہونے کی وجہ سے ڈر کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔

جان نے ایک نظر اس کے کانپتے ہونٹوں اور پلکوں پر ڈالی اور اپنا کام کر تا واپس اپنی ڈرائیو گنگ سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔

ٹلٹلک۔۔۔۔۔ کی آواز سے اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔ اب اسے سمجھ آیا کہ جان اس کی سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا۔۔۔

اب کے باقی کا سفر خاموشی سے گزرا۔۔

اس کے گھر کے آگے گاڑی روکتے ہوئے جان آہستگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔
 "کل ٹائم پر اور کمپلیٹ کام لے کر آنا ورنہ دوسری صورت کا پتا ہی ہوگا۔۔۔۔۔"
 "پتا ہے"

ایما بیگ سے چابی نکالتی گاڑی سے باہر نکلی اور جلدی سے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی

جان نے گاڑی تب تک وہاں روکے رکھی جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی۔۔ اس کے اندر جاتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے چلا گیا۔۔
 ایما نے کھڑکی سے اس کو جاتے دیکھا۔۔۔۔۔

ایما کو جان آج عجیب شخص لگا جس کو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔
 اس نے سر جھٹک کر اپنا دھیان اس پر سے ہٹایا۔۔

اب وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح کام مکمل کرے۔۔۔۔۔

کسی خیال کے آتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک آئی اس نے جلدی سے موبائل پکڑا اور کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

حور جو سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔ کہ اس کا فون بجا۔۔ اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ایما کی کال آ رہی تھی۔۔

ویسے عموماً ایما کی کال اس وقت نہیں آتی جب سے اس کی جاب شروع ہوئی تھی۔۔۔
حور نے کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا۔
اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ایما بول پڑی۔

"ہاے ہے سوئی تو نہیں تھی؟؟ اگر نہیں سوئی تو اچھی بات ہے۔۔۔ اگر سو رہی تھی تو کوئی بات نہیں اب جاگ گئی ہو"

اتنے ٹینس دن میں حور اس وقت مسکرائی تھی ورنہ سارا دن الجھن میں ہی گزارتا۔۔۔

"اسلام و علیکم... نہیں میں جاگ رہی تھی۔۔ تم بتاؤ خیریت سے فون کیا؟؟؟"

"ہاں مجھے تمہاری مدد چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایمانے بھی دیر ناک اور سارا معاملہ اس کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں کردوں گی مدد"

حور کی بات سن کر ایما کا دل کیا کہ وہ خوشی سے ناچے۔۔۔ ساتھ ہی اس کو خود پر افسوس بھی ہو رہا تھا اگر یہ خیال اس کو پہلے آگیا ہوتا تو وہ اب تک کام مکمل بھی کر چکی ہوتی۔۔

"تم ایسا کرو میری طرف آ جاؤ"

"سوری ایما تم آ جاؤ میں نہیں آ سکتی وہاں تمہیں پتا ہے نا"

ایما کو کیسے نہیں پتا تھی وجہ اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

"اچھا میں ہی آتی ہوں"

دھیرے سے بولتے ایما نے فون بند کیا۔۔۔

حور کی بات سن کر ایما کو آج اپنا ماضی یاد آیا تھا۔۔۔

اسا بیلا اور البرٹ کے دو بچے تھے پیٹر اور ایما۔۔۔

ان لوگوں کی زندگی بہت اچھی اور ہنسی خوشی گزر رہی تھی۔۔۔

لیکن البرٹ کی اکسڈنٹ میں ڈیٹھ نے ان سب کو توڑ کر رکھ دیا۔۔۔

اسا بیلا اپنی شوہر کی جدائی کو بہت محسوس کرتی تھی اور ہر وقت اس کو سوچتی رہتی انہی دنوں وہ بیمار پڑ گئی اور گھر کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے۔۔۔ پیٹر اور اسے مجبوراً جاب کرنی پڑی۔۔۔

اس وقت حور ہی تھی جس نے مشکل وقت میں اس کی مدد کی تھی حور اور اس کی دوستی سکول کے دور

سے تھی۔ حور نے ہی اس کی کیفے میں جاب دلوانے میں مدد کی ایما کا یہ وقت بہت مشکل تھا کہ پڑھائی

کے ساتھ جاب بھی کرنا لیکن اسے کرنی پڑی تھی پیٹر اور اس کے جاب کرنے سے حالت کچھ بہتر

ہوئے تھے۔۔۔

لیکن یہ صرف کچھ عرصے کے لیے ہی تھے۔۔۔ پیٹر کی گل فرنڈ اس کو جب چھوڑ کر گئی تو وہ جو اپنے باپ کی موت پر پہلے ہی ٹوٹا ہوا تھا مزید ٹوٹ گیا ایسے میں اس کے دوستوں نے اسے نشے کی طرف لگا دیا۔۔۔ یہ بھی انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن حور ایما کے بلانے پر اس کے گھر گئی تھی ایما اس کو بیٹھا کر خود اوپر اپنا بیگ لینے گئی تھی اس کا ارادہ حور کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا تھا۔۔۔۔

پیٹر جو نشے میں ہی تھا اپنے کمرے سے نکلا اور اس کو حور میں اسی لڑکی کا چہرہ نظر آیا۔۔۔ وہ حور کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کرنے لگا حور کی چیخ سن کر ایما جلدی سے نیچے آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے حواس گم ہو گئے لیکن جلد ہی اس نے اپنے حواس پر قابو پایا اور پیٹر کو تھپڑ مارتے ہوئے حور سے دور کیا۔۔۔ اس وقت سے حور اس کے گھر آنے سے کتراتے تھے

novels mania
www.urdu novels mania.com

ایما بھی زیادہ اسرار نہیں کرتی تھی۔۔۔ اس کے بعد پیٹر تب ہی گھر آیا جب اس کو نشے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی۔۔۔ اور پھر اس کو جب تک پیسے نہیں ملتے تھے وہ گھر میں توڑ پھوڑ کرتا تھا۔۔۔ آخری بار جب وہ آیا تھا تو مجبوراً اس کو پولیس کو کال کرنی پڑی تھی۔۔۔ ایسے حالات میں یہ جاب اس کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھی۔۔۔

آج ایما بہت خوش تھی۔۔۔ اس نے کل حور کے ساتھ مل کے ساری رات لگا کر کام کیا جواب مکمل تھا۔ مطلب اب یہ جاب اس کی کنفرم تھی۔۔۔

جلدی آفس جانے کے لیے اس نے شارٹ کٹ لیا۔۔۔ یہ راستہ تھوڑا سناں تھا لیکن جلدی آفس پہنچا دیتا تھا

"آج میرا الکی ڈے ہے" راستے سے گزرتے ہوئے وہ چمک کر ہواؤں سے بولی۔۔۔
ہوائیں اس مستانی کی خوشی دیکھ کر ہنس دی۔۔۔

جبکہ وقت طنزیہ انداز میں ہواؤں کو بولا۔۔۔ تم کیوں بھول جاتی ہو۔۔

جہاں ڈیول ہو وہاں صرف بیڈلک ہوتی ہے۔۔۔

ہوائیں بھی اس کی بات سمجھ گئی اور اب کی بار وقت کا کہا ٹھیک ہوا۔

اور یہ ایما گئی ٹریش کین کے ڈبے میں۔۔۔۔

"کہا تھا نا۔۔۔۔ سی یو" www.urdu novels mania.com

کوئی ٹریش کین کے پاس کھڑا شرارتی لہجے اور شیطانی مسکراہٹ لیے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

"کہا تھا نا۔۔۔۔ سی یو"

کوئی ٹریش کین کے پاس کھڑا شرارتی لہجے اور شیطانی مسکراہٹ لیے بولا

ایمانے جب اس شخص کی جانب دیکھا تو اس کا دل کیا کہ اس کا منہ نوچ دے جو اس کو دھکا دینے کے بعد ایسے کھڑا تھا جیسے اس کا کوئی من پسند شولگا ہو۔۔

""یو۔۔۔۔۔"" غصے سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"اووو میں سمجھ گیا تم میرا نام پوچھ رہی ہونا ڈنیر۔ ڈیریک.. مائی نیم از ڈیریک اینڈ یور"

ایمانے غصے سے ادھر ادھر دیکھا وہ اب بھی ٹریش کین میں ہی گرمی تھی جس میں زیادہ تر کوڑا بڑے بڑے کالے رنگ کے لفافے میں بند تھا صرف کچھ لمبے اور کیلے کے چھلکے ہی شاہر سے باہر گرے ہوئے تھے۔۔

"سائیکو۔۔۔" ایسا وہ ہی رہیرس اور کیلے کے چھلکے اس کی طرف پھینکتے ہوئے چیخا۔۔

"واہ کوئیٹ یونیک نیم آئی لائک آٹ" ڈیریک اس کی پھینکی گئی چیزوں سے بچتے ہوئے بولا۔

اب ایما کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب جب اسے کچھ نہیں ملا بیٹھنے کو تو اس نے اپنا جو گر اتارا اور اس کی طرف پھینکا۔۔

ڈیریک فوراً دوسری طرف ہو گیا جس کی وجہ سے بچ گیا۔۔

"مس سائیکو آپ کے ساتھ مل کر بہت اچھا لگا۔۔ لیکن کیا ہے نہ مجھے آفس جانا ہے اس لیے سی یو"

اس کو مزید تپتا تو وہ وہاں سے چل پڑا مگر جاتے جاتے وہ ایسا کاجوگر بھی ساتھ لے گیا۔۔

ایمانے غصے اور بے بسی سے اس ڈھیٹ کو جاتے دیکھا جو اس کا جوگر بھی لے گیا تھا۔۔

اور ٹریش کین سے باہر نکلی۔۔۔ اپنی فائیل اور بیگ جو کہ زمین پر گرے تھے۔۔۔ وہ اٹھی اور ڈیریک کو
کوستے ہوئے ابھی تھورا آگے گئی تھی کہ۔۔۔۔۔

دھڑ دھڑ

اور یہ پھر گری ایما۔۔۔۔۔
اب کی بار کسی نے اسے دھکا نہیں دیا بلکہ وہ کیلے کے چھلکے سے سلپ ہوئی تھی جو اس نے ڈیر نیک پر پھینکا تھا۔۔

یہ تو شکر تھا کہ آس یا س کوئی نہیں تھا ورنہ اس کے اس طرح گرنے پر اچھا خاصا مزاق بننا تھا۔

"Thisismyworstdayever"

ایمانے کھڑے ہوتے ہوئے خود کلامی کی۔۔

کھڑے ہوتے ہوئے اسے دائیں پاؤں میں اتنا درد ہوا کہ وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔

اب کہ دیوار کا سہارا لے کر وہ ایک پاؤں پر کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ دیوار کو پکڑ کر آفس کی جانب بڑھی۔۔

اب آفس تو جانا ہی تھا نا۔۔۔

ایما کے جانے کے بعد حور سو گئی۔۔

رخسار بیگم جب اس کے کمرے میں گئی اور سوتی ہوئی حور کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔۔

ان کو اپنی بیٹی کے مستقل کی فکرا ب سکون سے سونے نہیں دیتی تھی

حور کو دیکھتے ہوئے وہ سوچوں میں گم ہو گئی۔۔

رخسار بیگم کی شادی ان کے والد (رافیق بٹ) نے اپنے دوست کے بیٹے سلمان سے کروائی تھی جو باہر کے ملک سٹیل تھے۔

رافق بٹ اور رائیسہ کی دوہی اولادیں تھیں بلال اور رخسار۔
بلال کی شادی انہوں نے اپنے بھائی کی بیٹی بلقیس سے کروائی تھی۔۔

بلال صاحب کا ایک ہی بیٹا آہل تھا۔۔۔ جو کہ کافی منت مرادوں کے بعد آیا تھا۔۔
آہل رخسار بیگم سے بہت اٹیچ تھا۔
خیر شادی کے بعد وہ تو باہر چلی گئی۔۔۔ لیکن سال میں ایک دو بار چکر ضرور لگاتی تھی۔۔

حور کی پیدائش کے بعد جب رخسار بیگم پہلی بار پاکستان آئی تھی تو رافق صاحب نے حور اور آہل کی
بات کچی کر دی تھیں اس بات سے سب خوش تھے سوائے بلقیس بیگم کے۔ آہل تب پانچ سال کا تھا
۔۔ اور حور آٹھ ماہ کی تھی۔

آہل کے بعد ان کے بلال صاحب کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ گھر میں اکلوتا ہونے کی وجہ سے اس کی ہر
بات مانی جاتی دادی۔۔ دادا۔۔ ماں۔۔ باپ سب کا تو وہ لاڈلہ ٹھا۔۔

اس کے منہ سے بات نہ کہنے کی دیر ہوتی تھی اور وہ فوراً پوری کر دی جاتی تھی اسی چیز نے اسے خود سر
۔۔ ضدی اور بگاڑ دیا تھا۔ وہ کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔

ابھی تین سال پہلے تو حور اور آہل کانکاج ہوا تھا اور شادی حور کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد تہہ پائی تھی

لیکن جب وہ واپس آئی تو مہینے بعد یہ خبر ان کے لیے بم سے کم نہیں تھی کہ آہل نے اپنی کسی یونی فیلو سے شادی کر لی ہے جس کی پاداش میں اسے گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ یہ خبر ان کے جانے والے رشتہ داروں نے دی تھی اس کے بعد وہ کبھی پاکستان نہیں گئی ان کو اندازہ تھا کہ حور کو بھی آہل کی دوسری شادی کا معلوم ہو گیا تھا۔۔

حورین کے کروٹ بدلنے پر وہ ہوش میں آئی۔۔ انہوں نے حورین کا کمر درست کیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔ انہیں معلوم تھا کہ وہ جو فیصلہ کر رہی ہیں بے شک مشکل ہے لیکن بعد کے لیے آسانی ہے۔

ایسا جیسے تیسے کر کے بڑی مشکل سے آفس پہنچی۔ ابھی وہ اپنی چیمبر پر بیٹھی ہی تھی کہ سکون کے دوسانس لے لے۔۔ مگر میری کی بات سن کر اس کا سانس ہی خشک ہو گیا۔

"ایما باس کتنی بار تمہارا پوچھ چو کے ہیں جلدی سے جاؤ"
میری تو اپنے باس کا پیغام دے کر دوبارہ کام میں مگن ہو گئی۔
ایما کوفت سے کھڑی ہوئی اور لنگڑاتے ہوئے جان کے آفس کی جانب بڑھی۔۔

اس نے ڈور نوک کیا۔۔
"یس"

اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔۔ تو سب سے پہلے اس کی نظر اس کی طرف گئی۔۔۔ جو ایک
ہاتھ پیٹ کی پوکٹ میں ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لاگئے کسی سے بات کرنے میں
مصروف تھا اس کی پشت ایما کی جانب تھی۔۔

ایما جا کر چیمبر پر بیٹھ گئی اور اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔
تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ کال سے فارغ ہوا اور اپنی چیمبر پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔۔

"میں نے بیٹھنے کا کہا"
اس نے ایک بار بھی ایما کی جانب نہ دیکھا اور اسی طرح لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے بولا۔۔

"سوری" وہ سوری بول کر دوبارہ کھڑی ہو گئی

ایما کتنی دیر انتظار کرتی رہی کہ اب وہ کچھ بولے اب ۔۔ مگر دوسری طرف تو یہ عالم تھا جیسے ایما وہاں موجود ہی نہیں ۔۔

آخر تنگ آکر وہ خود بول پڑی ۔۔

"سر آپ نے بلایا تھا"

اس کے بولنے پر جان نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی اور پھر جب بولا تو اس کا لہجہ حد سے زیادہ توہین آمیز تھا ۔۔

"جب تک میں مخاطب نہ کرو تو چپ رہا کرو۔ مجھے فضول میں بولنے والے لوگ زہر لگتے ہیں۔"

اتنی انسلٹ اگر مجبوری نا ہوتی تو وہ کب کی اس جاب پر اور جان پر لانت بھیج چکی ہوتی لیکن افسوس یہ مجبوری انسان کو کتنا ذلیل کرواتی ہے ۔۔

جان کے منع کرنے کے بعد وہ ایک لفظ نہیں بولی اسی طرح کھڑی اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی ۔۔

تقریباً گھنٹے بعد اس نے ایما کی جانب دیکھا اور ہاتھ آگے کر کے اسے ایک لفظ بولا

"فائل"

ایمانے فائل اس کی جانب بڑھائی۔۔

"مس ایما آفس کی ٹایمنگ کیا ہیں؟؟" جان اسی طرح سنجیدگی سے فائل کے صفحے آگے کرتے ہوئے بولا۔

"8:00" ایمانے مری آواز میں کہا۔۔

"اب کیا ٹائم ہے؟؟" اب کی بار جان نے فائل سے نظر ہٹا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"10:00" ایما ایک بے بس نظر اس کی جانب ڈالی جو گھٹنے بھر سے کھڑے رکھے ہوئے تھا

- "مگر سر میں صرف پندرہ منٹ لیٹ ہوئی وہ بھی میرے پاؤں میں موج" اس کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی جان نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروادیا۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا جب تک میں نہ کہا کروں تب تک نہ بولا کرو اور دوسری بات مجھے یہ لیم اکیوز نہیں چاہیے"

ایمانے اتنی زور سے مٹھی بھیجنے لگی کہ اس کے اپنے ناخن اس کے ہاتھ میں خب گئے۔۔

"سو یہ لاسٹ وارنگ ہے اس کے بعد لیٹ ہونے کی صورت میں خود ہی اپنا انتظام کہیں اور کر لینا"

نیلی آنکھیں ناگواری لیے اور ماتھے پر بل ڈالے وہ اسی کی جانب دیکھتے ہوئے سنگین لہجے میں بولا۔

اب کی بار ایمانے بولنے کی غلطی نہیں کی بس سر اثبات میں بلا دیا۔

"یو آر نیو۔ اس لیے میں آپ سے نرمی سے پیش آ رہا ہوں ورنہ اب تک میں فارغ کر چکا ہوتا۔"

"یہ نرمی تھی تو سختی کیسی ہوگی۔" ایمانے تلخی سے سوچا

"کچھ کہنا ہے تو کہہ سکتی ہیں" جان نے جیسے اب اسے بولنے کی اجازت دی۔

"ناتھگ۔۔۔"

ایما کو تو کچھ بولنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔ جتنی انسلٹ اس کی آج ہوئی تھی اس کے بعد تو دل کر رہا تھا کہ خود کو یا سامنے بیٹھے شخص کا کچھ کر دے۔۔۔

"او کے تو اب نیکسٹ ویک سے پروپریٹی جوائن کر سکتی ہیں۔۔۔ اب جائیں""
ایما اٹھ کر آہستہ سے لگڑاتے ہوئے دووازے کی جانب بھڑی۔۔۔

"ایسے کیوں چل رہی ہیں؟؟؟" جان کو اس کے ایسے چلنے سے الجھن ہو رہی تھی۔۔۔

ایما رک گئی مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟؟" اس کو جواب نہ دیتے دیکھ کر جان سخت لہجے میں بولا

"بولنے کی اجازت نہیں دی گئی" ایما کی بات سن کر جان نے الجھ کے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بات نہ سمجھا ہو۔۔۔۔۔ لیکن پھر یاد آیا کہ اس نے خود کہا تھا کہ جب تک میں نہ کہا کرو نہیں بولنا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"اب ایسی بھی بات نہیں آپ بول سکتی ہیں۔۔۔۔۔" اب کی بار جان نے نرم لہجے میں پوچھا۔۔۔

"پاؤں بریک ڈانس کے موڈ میں یے"

"پاؤں بریک ڈانس کے موڈ میں یے؟؟؟"

جان نے اس کی بات دوبارہ دہرائی جیسے اس سے کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے یہی کہا تھا۔۔۔
"جی"

جان نے ایک ٹھنڈی سانس لی ایسا کی بات سمجھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی اس لیے اس نے ایسا
کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

ایسا نے ایک شکوہ کرتی نگاہ سے اس کی جانب دیکھا اسی وقت جان نے بھی اس کی جانب دیکھا۔۔

نیلی آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی۔۔۔ وقت جیسے ایک پل کے لیے روک گیا۔

بھوری آنکھیں جاچکی تھی لیکن نیلی آنکھیں اب بھی ان گیلی شکوہ کرتی بھوری آنکھوں کے صحر میں
تھیں۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ایسا ٹیکسی کروا کر گھر پہنچی۔۔۔

اس کا ارادہ اپنے کمرے میں جا کر خوب رونے کا تھا۔۔۔ آج اسے اپنے باپ کی یاد شدت سے آئی
تھی جو ہمیشہ اور ہر حال میں اسے اور پیٹر کو ایک دوست کی طرح سپورٹ کرتے تھے۔۔۔

لیکن کمرے میں جانے سے پہلے ہی اسے اسیلا کو دیکھ کر اسے روکنا پڑا۔۔

اس کی ماں جو ایک بہت ہی دلکش عورت تھی اس وقت صوفے پر بیٹھی ہڈیوں کا ڈھانچہ ہی لگ رہی تھی۔۔

ایمانے خود کو کمپوز کیا اور جا کر اسابیلا کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"ہاے سے مام" اسابیلا جو کسی سوچ میں کھوئی ہوئی تھی ایما کی بات سن کر اس کی جناب دیکھا۔۔ اس وقت ایما کو اپنی ماں کی آنکھوں سے خوف آیا جہاں اس کے لیے کوئی شناسائی نہ تھی۔

لیکن کچھ دیر بعد اسابیلا کو یاد آیا کہ یہ اس کی بیٹی ہے
"اوہ ایما تم آج جلدی آگئی" اسابیلا اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی نرمی سے بولی۔۔

"آج زیادہ کام نہیں تھا اس لیے" ایما ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹتے ہوئے بولی۔۔

"اچھا۔۔ بھوک لگی ہے" اسابیلا پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئی بولی۔۔

"نہیں میں نے سونا ہے اب۔۔ کچھ دنوں سے نیند نہیں پوری ہوئی کام کی وجہ سے" ایما آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔۔

آ نکھیں بند کی تو نیلی آ نکھیں سامنے آ گئی۔۔۔ ایمانے گھبرا کر جلدی سے آنکھیں کھول لیں۔۔۔
 "کیا بات ہے" اسابیلا اس کے اس طرح آنکھیں کھولنے پر بغور اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس نے نامیں سر ہلایا جیسے کہ رہی ہو کچھ نہیں اور پھر آنکھیں بند کر لی اس بار بھی اسے وہ نیلی آنکھیں نظر آئی مگر اب اس نے آنکھیں نہیں کھولی اور پھر وہ وہی اسابیل کی گود میں سر رکھے وہ وہی صوفے پر سو گئی۔۔۔

اسا بیلا نے ایما کو سہی سے صوفے پر لیٹایا۔۔۔

اسا بیلا کو برین ٹیو مر تھا۔۔ برین ٹیو مر بھی ایسا کہ وہ اکثر کوئی نہ کوئی چیز بھول جاتی تھیں جس کی وجہ سے اسے کوئی کام بھی نہیں ملتا تھا ایسے میں ایما ہی ان کا سہارا تھا۔۔۔

پیٹر تو شراب یا نشے میں ہی گم رہتا تھا۔۔

www.urdu novels mania

پیڑ کا خیال آتے ہی اس ابلا مزید اداس ہو گئی۔۔ اپنے بیٹے کو دیکھے اسے کتنے دن ہو گئے تھے

کچھ ٹونے کی آواز سے اس کی آنکھ کھولی۔۔ اس نے آس پاس کا جائزہ لیا ہر چیز اپنی جگہ سلامت پڑی ہوئی تھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ان آوازوں کو اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ سو جاتی۔۔

ط ط ح ح ه ه ه ه ط ط

کی آواز آئی جیسے کوئی بھاری چیز کسی نے پوری قوت سے زمین پر پھینکی ہو۔۔۔
یہ آواز اسابیلا کے کمرے سے آرہی تھی۔۔۔ گھبرا کر وہ صوفے سے جھٹکے سے اٹھی کہ اس طرح
اٹھنے سے اس کے پاؤں میں درد کی شدید لہر اٹھی۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی درد کو ضبط کرتے ہوئے اسابیلا
کے کمرے کی طرف بڑھی اس وقت ایما کو بس اپنے ماں کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔
وہ دیوار کے سہارے چلتے ہوئے کمرے میں پہنچی۔۔۔ جلدی میں وہ جوتا پہنا بھی بھول گئی۔۔۔
اسابیلا کے کمرے کا دروازہ آد کھلا تھا۔۔۔ جسے پوار کھول کر وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔
اندر کمرے کا منظر یوں تھا جیسے کوئی طوفان آیا ہو۔۔۔ بیڈ کی چادر زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔ کپڑے
سارے الماری سے باہر ابلے ہوئے تھے۔۔۔ چھوٹے سارے ڈیکوریشن پیس اور فریم بھی زمین پر
گرے ہوئے تھے اور کچھ جو بہت نازک تھے وہ ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔
اسابیلا بیڈ کے ایک طرف کھڑی خوفزدہ نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں پیڑاب دراز کھول
کھول کر اس میں سے چیزیں نکال رہا تھا۔۔۔
ایما کو پتا تھا کہ وہ کیا ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔
"پیڑیہ کیا ہے؟؟" ایما چیخنے کے انداز سے بولی۔۔۔
اس کی آواز سن کر پیڑ نے اپنا چہرہ اس کی جانب کی۔۔۔
ایما تو اس کا چہرہ اور حالت دیکھ کر سکتے میں ہی چلی گئی تھی۔۔۔

آنکھیں لال انگار اور ان کے نیچے پڑے ہلکے، زرد رنگت، اور اس کی صحت بھی نا ہونے کے برابر تھی۔ اس کی جینز اور شرٹ بھی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس کو دیکھ کر جو پہلانیال دماغ میں آتا تو وہ بھکاری کا تھا

"مج۔۔۔ھ۔۔۔ے پیس۔۔۔پیسے چاہیئے" وہ اٹک کر بول رہا تھا۔۔۔جیسے اسے بولے عرصہ ہو گیا ہو۔

"کیا کرنے ہیں پیسے ؟؟" ایما آہستہ سے اس کی جانب بڑھتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔

"ت۔۔۔۔۔ تم م۔۔۔۔۔ جھے۔۔۔۔۔ مار۔۔۔۔۔ وو۔۔۔۔۔ گی" اس کو اپنے جانب بڑھتا دیکھ کر وہ بچوں کی طرح ڈرتے ہوئے بولا وہ اس کو پچھلی بار کا حوالہ دے رہا تھا جب ایما نے اس کے سر پر گلہ ان سے وار کیا تھا۔۔۔

"نہیں مارو گی پکا" ایسا اس کو پیار سے پچھارتے ہوئے بولی۔۔ اس کا سارہ دھیان پیٹر کی طرف تھا جس کی وجہ سے وہ نیچے گرے کانچ کے ٹکڑے کو نہیں دیکھ پائی اور اگلے ہی پل وہ کانچ کا ٹکڑا اس کے موچ والے پاؤں میں کھب گیا۔۔

”اے“ تکلیف اتنی تھی کہ وہ وہی پاؤں پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

اس دوران اسابیل حرکت میں آئی اور جلدی سے ایما کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا۔

جبکہ پیٹر کسی بت کی طرح کھڑا پوری آنکھیں کھولیں ایما کے پاؤں سے نقلتاً خون دیکھ رہا تھا۔۔

"پیٹر۔۔" ایما کی آواز سن کر پیٹر نے اس کی جانب دیکھا اور ایما نے عرصے بعد اس کی آنکھوں میں وہی تکلیف دیکھی جو اکثر ایما کو چوٹ لگنے پر پیٹر کی آنکھوں میں نظر آتی تھی۔۔

"پلیز یہ سب چھوڑ دو۔۔۔۔۔ مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔۔۔ پلیز میرا بھائی مجھے واپس کر دو۔" وہ پر غم لہجے میں بولی۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کا چہرہ ابھگور رہے تھے۔۔

"ایما!!!!!!"

پیٹر جو اس کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ کسی مرد کے اندر داخل ہونے پر وہ وہیں اسی کمرے کی کھڑکی سے کھود کر نکل گیا۔۔ اس دوران ایک آنسو چپکے سے اس کی آنکھ سے نکلا تھا۔۔

"ایما" وہ شخص جو پر جوش سا ہو کر اندر داخل ہوا تھا۔

"حان ہم یہاں ہے" سب سے پہلے اسبیل کو ہوش آیا اس نے ایک نظر ایما کو دیکھا جو بس کھڑکی کو دیکھی جا رہی تھی جہاں سے پیٹر کود کر گیا تھا۔۔

حان اسبیل کی آواز سن کر اس کے کمرے میں آ گیا لیکن اندر کا منظر دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا

"ایما تم ٹھیک ہو" وہ ایما کے پاس پہنچوں کے بل بیٹھ کر بولا۔

"حان اس کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے" اسبیل گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔ اگر وہ نہ بھی بولتی تو بھی حان کی نظر اس کے پاؤں کی جانب پر چلی تھی۔۔

اس کی یہ حالت دیکھ کر خان نے ضبط کرنے کے لیے اپنی مٹھی بھیجنے لگی۔

"ایما" خان نے اس کے سر سے اس کا چہرہ اپنی جانب موڑا۔

ایما دو منٹ تک تو اس کو ایسے دیکھتی رہی جیسے پہچانے کی کوشش کر رہی ہو۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر خان کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔

"ح۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔پیٹ۔۔۔" اس کو پہچان کر وہ آنسو بھری آنکھوں سے کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

خان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ جو اسبیلہ کے سہارے ہی تقریباً تھی بلکل ڈھیلی ہو کر اسبیلہ کے ناتواں بازوؤں میں گر گئی۔

"ایما۔۔۔۔۔" اسبیلہ اور خان دونوں نے گھبرا کر ایک ساتھ اس کا نام پکارا مگر ایما کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

www.urdu novels mania.com

حور لپٹاپ پر مصروف تھی جبکہ اس کے ساتھ والے صوفے پر علی بیٹھا سیب اور امرود سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے ساتھ میں موبائل پر گیم بھی کھیل رہا تھا۔

یہ وہ پھل تھے جو رخسار بیگم نے خاص طور پر حور کے لیے کاٹے تھے۔۔۔

"علی۔۔۔۔۔" علی جو مزے سے سیب کی آخری رسومات اپنی منہ میں ڈال چکا تھا۔ رخسار بیگم کی غصے سے بھرپور آواز سن کر سپرنگ کی طرح سیدھا ہوا۔

"ج۔۔۔ جی امی" علی اپنی دل کی دھڑکن کو نورمل کرتے ہوئے بولا۔۔۔ ہوتا ہے نا ایسے جب امی غصہ سے بولیں تو دل 170 کی رفتار سے دوڑنے لگتا ہے اس وقت علی بھی اسی دور سے گزر رہا تھا۔

"یہ سیب اور امرود حور کے تھے" وہ خونخوار نظروں سے اس کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا امی۔۔۔ ویسے یہ کوئی نئی کمپنی کھولی ہے؟؟ پہلے تو اس کا نام نہیں سنا تھا۔ مطلب حور کے امرود اور سیب۔۔۔ کافی اچھا نام ہے"

اس کو سارا پتا تھا کہ رخسار بیگم کس بارے میں بات کر رہی ہیں لیکن مجال ہو جو وہ سیدھا جواب دے۔ جب تک اگلے کو غصہ نہ دلا کر اس کا بی پی ہائی نا ہو جائے تب تک یہ پاکستانی لڑکوں کی بیماری ہے کہ اگلے کو ذچ کر کے رکھے گے۔۔۔ چاہیے وہ جہاں بھی چلے جائیں رہے گے وہی۔۔۔

"نالائیک اولاد۔۔۔ بے شرم۔۔۔ پتا نہیں کس پر چلا گیا ہے۔" رخسار بیگم کی بات پہ علی نے فرضی کالر بجاڑے۔۔۔ جیسے رخسار بیگم نے کوئی بہت بڑا خطاب دیا ہو اسے۔۔۔

"امی نانا تو کہتے ہیں کہ شکل باپ پر اور مزاج بلکل ماں پر گیا ہے"

علی تو بول کر ریلکس ہو کے دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ لیکن فلائنگ چپل نے دوبارہ اسے صوفے پر سے چلانگ لگا کر دوڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"رک بے غیر تا۔۔۔ تینو تے میں ہلے دس دی یاں۔۔۔۔۔ کھلو یا بندرا۔۔۔"

علی جواب ادھر ادھر دور کر رخسار بیگم کا نشانہ خراب کر رہا تھا۔۔۔ رخسار کی بات سن کر اس کی زبان پر پھر سے کھسکی ہوئی۔۔۔

"امی مجھے آپ گل دس دی بس۔۔۔ مطلب اولی 10 روپیس کی بات اتنی سستی" وہ ان کے نشانے سے بچتے ہوئے بولا۔

اب رخسار بیگم کی دونوں جوتیاں اس کو مارنے کے چکر میں دور گری ہوئی تھیں۔۔

علی نے بھی سکون کا سانس لیا کہ "شکر ہے امی کی گولیاں تو ختم ہوئیں" یہ بات اس نے دل میں بولی تھی لیکن زبان سے بھی نکل گئی۔۔۔

اس نے زبان دانتوں تلے دبائی اور ڈرتے ڈرتے رخسار بیگم کی طرف دیکھا جو کہ اسی کو دیکھ رہی تھیں لیکن علی کا تراہ تو تب نکلا جب رخسار بیگم نے سلمان صاحب کی جوتی پکری جو ان کے لیے تھوڑی دیر پہلے حور نے نکالی تھی۔۔۔

"امی یہ نہیں یہ بہت زور سے لگتی ہے" علی ڈرتے ہوئے پیچھے کی جانب قدم آٹھاتے ہوئے منمایا۔۔

رخسار کچھ نہیں بولیں بس ہاتھ اونچا کیا اور نشانہ لے کر پھنک دیا۔۔۔ علی جو دروازے کے پاس ہی تھا فوراً نیچے جھک گیا اور جوتا اندر داخل ہوتے سلمان صاحب کے سر پر لگا۔۔

انہوں نے چونک کر پہلے نیچے جھکے علی کی جانب دیکھا پھر اپنی بیگم کی طرف جو جوتا ان کو لگتا دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھیں۔ پھر ان کی نظر اپنی لاڈلی حور کی طرف گئی۔ جو مسکراتے ہوئے یہ سب دیکھ رہی تھی لیکن ان کو پتا تھا کہ یہ مسکراہٹ اس کے آنکھوں کا ساتھ نہیں دیتی

ان کو معاملہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ضرور رخسار بیگم کو تنگ کرتے لیکن آج ان کے ساتھ موجود شخص کی وجہ سے پہلے ہی اپسٹ تھے۔۔۔

"اندر آ جاؤ"

انہوں نے اپنے پیچھے موجود شخص کو آنے کے لیے راستہ دیا۔۔

اندر آتے شخص کو دیکھ کر پورا لانچ میں موت کی سی خاموشی ہو گئی سب اپنی جگہ سٹل تھے۔۔ سوائے سلیمان صاحب کے۔۔

سب سے پہلے حور کو ہوش آیا اور وہ لیپ ٹاپ کو یہیں صوفے پر پھینک کر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔۔۔

اس کے جاتے ہی گویا سب ہوش میں آئے۔۔

سلیمان صاحب تو اسے لے کر سٹڈی میں لے گئے جب کہ رخسار بیگم حور کی جانب چل دی۔۔ علی نے افسوس سے یہ سب دیکھا اس کو پتا تھا کہ اس کی بہن اندر رو رہی ہوگی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ڈاکٹر کیا ہوا ہے اسے" خان جو ہسپتال کے بیچ پر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے تھا کہ ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی بے تابی سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔

"وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ بس ٹینشن اور بی پی لو ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔"

ڈاکٹر اس کا کندھا تھپکاتے ہوئے بولے۔

"اور اس کا پاؤں؟؟؟؟" خان کے دماغ میں ایما کا خون سے بھرپاؤں گھوما۔۔

"اس کی بھی ہم نے ڈریسنگ کر دی ہے۔۔۔ کانچ زیادہ اندر نہیں گیا تھا۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر اس کی پریشانی کم ہوئی لیکن ختم نہیں بار بار اس کے دماغ کی سکرین پر ایما کا زرد چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔ بھلا وہ کہاں دیکھ سکتا تھا اس کو زرہ بھی تکلیف میں۔۔۔

ڈاکٹر اس کو ضروری ہدایات دے کر چلا گیا۔۔۔ تو خان بھی اس کمرے کی جانب بڑھا جہاں ایما تھی اسابیلا پہلے ہی وہاں جا چکی تھیں۔۔۔۔۔
"کیا کہہ رہے تھے ڈاکٹر"

اسابیلا نے اس کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر جلدی سے پوچھا

خان نے بھی ڈاکٹر کی جو ساری بات تھی ان کو بتا دی۔۔۔۔

"تو کب تک یہ ہوش میں آئے گی۔" اسابیلا ایما کے بے ہوش وجود کی جانب دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔

"بس ابھی آجائے گی۔۔۔ میں زرہ دوائی وغیرہ لے آؤ۔"

خان ان کو تسلی دیتا ہوا بولا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

اسابیلا تشکر سے اس کی جانب دیکھا جو بلیک جیکٹ اور بلیک ہی پینٹ پہنے وجہ لگ رہا تھا۔۔۔

خان اسابیلا اور ایما کو سہارا دیتے ہوئے باہر لائے۔۔۔ جب خان نے دیکھا کہ ایما کو اس میں بھی تکلیف ہو رہی ہے تو اس نے نرس سے کہہ کر اس کے لیے وہیل چیئر منگوائی اور بڑی احتیاط سے اس کو چیئر پر بیٹھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو۔۔۔۔۔

کسی اور نے بھی یہ منظر اپنی لال انگار آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

خان نے اس کے اور اسابیلا کے بیٹھنے کے بعد گاڑی کا رخ ایما کے من پسند رسٹورانٹ کی جانب موڑ دیا۔۔

جہاں کچھ ایسے ہونے والا تھا جسے دیکھ کر ایما کی اداسی ایک دم فٹ ہونی والی تھی

بارش کی وجہ سے موسم مزید ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ شام کا وقت تھا لیکن ابھی بھی وقفے وقفے سے بارش برس رہی تھی جس کی وجہ سے یوں لگ رہا تھا کہ رات ہو گئی ہے۔۔۔

سردی میں اتنی شدت ہو گئی تھی کہ سانس بھانپ کی صورت میں منہ سے نکل رہی تھی۔۔۔ لوگ چھتری پکڑے جلدی جلدی اپنی منزل کی طرف رواں تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ایسے میں بیک شوز اور بلیک ہی ڈنر سوٹ پہنے وہ گاڑی سے نکل کر ہاتھوں میں لال رنگ کے گلاب پکڑے رسٹورانٹ میں داخل ہوا۔۔۔

باہر کے مقابلے اندر کا ماحول گرم اور خوابناک تھا۔۔۔ ہر ٹیبل پر کینڈل سیٹڈ رکھا ہوا تھا۔۔

اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے رسٹورانٹ میں دوڑائی اور مطلوبہ شخص پر نظر پڑتے ہی اس نے اپنے پہلے سے درست بالوں کو پھر سے سہی کیا۔۔۔ اور اس کی جانب بڑھا۔۔

"ہے بیوٹیفل" اس نے گھنگرلے بالوں والی لڑکی کے کان کے پاس جھک کر رومانی انداز میں کہا

"اوہ ڈیریک۔۔۔" اولیو اس کے گلے ملتی وئی پر جوش انداز میں بولی۔
ڈیریک نے گلدستہ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔ جس کو اس نے نزاکت سے پکڑا۔۔۔
"تھینکس"

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے بولی جس سے اس کے گال میں گھڑا نمایا ہوا
ڈیریک نے اس کا بھرپور جائزہ لیا۔۔۔ کالے رنگ کی پینٹ اور اس پر کالے رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے
تھی جس کا گلا حد سے زیادہ گہرا تھا۔۔۔ لال رنگ کی پلسٹک اور سلیکی سے میک آپ کیے بلاشبہ وہ ہوش
اڑانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اور اپنے اس حسن سے اچھی طرح واقف بھی۔۔۔

اس کے بیٹھنے کے بعد اس نے خود کرسی سنبھالی۔۔۔

"لوکنگ ہاٹ"

"سیم لائیک یو"

وہ بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس ڈیریک کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اس کی بات سن کر ڈیریک نے صرف مسکرا نے پر اکتفا کیا۔۔
اس وقت اس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی شیطان صفت لڑکا ہے جو لوگوں کا جینا حرام کر دیتا ہے۔۔۔۔

"ویٹر" ڈیریک نے پاس سے گزرتی ویٹر کو بلایا۔
ایک بیس سال کی ویٹر جو ان کے پاس ہی کھڑی تھی فوراً وہاں آئی۔۔
ڈیریک نے کھانے کا آڈر لکھوایا اور دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔

اولیویا نے محسوس کیا کہ وہ بار بار اس کے بالوں کی جانب دیکھ رہا ہے۔۔۔ اس کے بال لگ بھی اتنے اچھے رہے تھے اب اتنے پیسے لگوا کر بھی بال اچھے نہ لگے۔۔۔

تھوڑی دیر ان دنوں کے درمیان خاموشی رہی۔۔۔ جسے ڈیریک نے توڑا۔۔
 "تم نے وہ مووی دیکھی ہے lighting theif؟"

اولیویا جو تعریفی جملے کی امید سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی اس کی بات سن کر بد مزہ ہو گئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔" اس نے منہ ٹیرا کر کے جواب دیا۔

"اس میں ایک لڑکی تھی۔۔۔" اولیویا سمجھی کہ وہ اب اس کی تعریف کرے گا۔۔۔ اس لیے دوبارہ
 دلچسپی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ لیکن اس اگلی بات سن کر اس کی ساری خوش فہمی ہوا ہو گئی

"جس کے سر میں بالوں کی جگہ سانپ تھے۔۔۔"

اس کے کچھ اور بولے بغیر ہی اولیویا کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ اس کے بالوں کو سانپ سے ملا رہا ہے
 ۔۔ غصے سے اس کا برا حال ہو گیا

۔۔ آج تک اس نے صرف تعریف ہی سنی تھی یہ پہلی بار ہوا تھا کہ کسی نے اسے اس طرح کہا غصے
 آنا تو بنتا ہے نا پھر۔۔۔

دوسری طرف ڈیریک نے ثابت کر دیا کہ اس کا ہر کام ہمیشہ الٹا ہی ہوگا بے شک اس نے تعریف کی تھی لیکن جس انداز میں کی تھی اسے صرف وہ خود ہی سمجھ سکتا ہے۔۔۔

اولیویا اشتعال میں کھڑی ہوئی اور گلاس میں موجود ساری ڈرنک اس پر گرادی۔۔

ڈیریک جو اس کے اس طرح کھڑے ہونے پر پریشان ہو گیا تھا کہ اس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اولیویا وائن اس پر گرا چکی تھی۔۔

اس کے گلاس خالی کرتے ہی وہ ویٹر جس کو سختی سے آڈر تھا کہ کسی بھی کلائنٹ کا گلاس خالی نہ ہو اس نے جلدی سے پھر گلاس بھر دیا جیسے اولیویا نے پھر سے ڈیریک پر گرادیا۔۔

اب صورتحال یہ تھی کہ ویٹر گلاس بھری جا رہی تھی اور وہ گڑائی جا رہی تھی۔۔ دوسرے ٹیبل پر موجود لوگ بھی ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے کچھ تو ویڈیو بنانے لگ گئے تھے

ڈیریک سپاٹ چہرے کے اور آنکھوں سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اولیویا کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کس بلا کو اپنے پیچھے لگا چکی تھی۔

"میم یووانٹ مورڈرنک" اسنے جب ایک پوری بوتل ڈیریک پر خالی کردی تو ویسٹر نے اس سے پوچھا

"تم جیسا انسان میرے ساتھ ڈیٹ ڈیزرو ہی نہیں کرتا" اولیویا نے ویسٹر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔ تمسخر آمیز انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

ڈیریک کچھ نہیں بولا۔ بس ایک خاموش مگر گہری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے رسٹورانٹ سے باہر نکل گیا

--

الیویا بل پے کر کے باہر نکلی۔۔۔ جہاں ہلکی ہلکی بارش ابھی بھی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اپنی کار کے پاس جانے لگی تھی کہ اسی وقت بلیک کمر کی اکسپنسو گاڑی اتنی تیز رفتار سے اس کے پاس سے گزری کہ بارش کا پانی جو نیچے جمع ہوا تھا وہ سارا اس پر گر گیا۔۔۔ وہ شاکڈ سی کھڑی رہ گئی

اسی پل وہ بلیک گاڑی دوبارہ اس کے پاس آکر روکی اندر موجود شخصیت کو دیکھ کر اولیویا کو ہوش آیا

--

"ڈرنک کیسی لگی" ڈیریک اس کی حالت انجوائے کرتے ہوئے بولا۔۔

"ہسنابند کرو یو فوول" ایویا کو اس کی ہنسی زہر لگ رہی تھی۔

اس کی بات سن کر ڈیریک نے تابعدار بچوں کی طرح اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی یہ اور بات ہے کہ زچ کرنے والی مسکراہٹ اب بھی اس کے چہرے پر موجود تھی۔۔

ایویا چڑ کر اسے اسکے حال پر چھوڑتے ہوئے دوبارہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی کہ جا کر اپنی حالت

درست کرے کہ ایک بار پھر وہ گاڑی اس پر پانی گراتے ہوئے وہاں سے گزری۔۔۔۔۔

ایویا کا دل کیا کے وہ اونچی اونچی سلواتے سنائیں اسے لیکن اپنی حالت کی وجہ سے وہ پہلے ہی سب کا سامنا کر رہی تھی۔۔

"تمہیں اس کا حساب دینا ہوگا" وہ خود سے بولتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اسا بیلا اور خان پریشان نظروں سے ایما کی طرف دیکھ رہے تھے جس کی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی

خان جو اسے اس کے من پسند ہوٹل میں لے کر آیا تھا کہ کچھ کھائے تاکہ اس کا موڈ سہی ہو۔۔ مگر ایسا ویسے ہی ادا اس بیٹھی رہی تھی لیکن جب اس لڑکی نے لڑکے پر واٹن پھینکی تب سے ایسا ہنسی جا رہی تھی جبکہ خان کو اس لڑکے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔

اب وہ لوگ واپس جا رہے تھے۔

"ایما تم کیوں اس بے چارے پر ہنسی جا رہی ہو۔۔۔" خان کے بچا را کہنے کی دیر تھی ایما کے ماتھے پر بلوں کا جال بن گیا۔

"یہ جسے تم بچا رکھ رہے ہو نا اس کی وجہ سے ہی میرے پاؤں میں موج آئی تھی اور۔۔۔۔۔"

پھر ایمان نے اس کو سارا کچھ بتایا۔

"اچھا۔" خان جوس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے بس اتنا بولا یہ اور بات ہے کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آگئی تھی۔۔۔

"تمہیں ہنسی آرہی ہے" ایمانے ناراض نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"نوپ" اس کی بات سن کر خان فوراً سیدھا ہوا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا وہ تو اس کی ہنسی دیکھ چکی تھی

ایمانے ناراض ہو کر اپنا چہرہ پورا ریستورینٹ کے شیشے کی جانب موڑ لیا۔۔۔

اس کے اس طرح کرنے سے خان کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ آئی اس سے پہلے کہ وہ ایسا کو مناتا اس کا فون بجنے لگا۔۔۔

اس نے جیب سے موبائل نکالا جہاں ۔۔ "موم کالنگ آ رہا تھا" اس نے ایک نظر ایما کو دیکھا اور موبائل کان سے لگا لیا ۔۔

"ہانی ڈنیر کہاں ہو" شازیہ بیگم لاڈ سے بولیں ۔۔

"مام میں ایما کے ساتھ ہوں ۔۔۔۔"

خان کا ایما کے ساتھ ہونا ان کو ناگوار گزرالیکن انہوں نے ظاہر نہیں کیا ۔۔۔

"آپ نے آج ہمارے ساتھ ڈنر پر جانا تھا"

"اوہ سوری موم میں بس ایما کو گھر ڈراپ کر کے ابھی آتا ہوں"

"تم رہنے دو وہ خود چلی جائے گی" اب کی بار انہوں نے اپنی ناگواری چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی

۔۔۔

ان کی بات سن کر خان کو بھی دھک ہوا۔

"موم میں آ رہا ہوں" اتنا کہہ کر اس نے مزید ان کی بات سننے بغیر فون بند کر دیا ۔۔

www.urdu novelsmania.com

اور اٹھ کھڑا ہوا ایما سمجھی نہیں ہو کیا ہے وہ کچھ پوچھتی اس سے پہلے خان نے ویٹر کو اشارہ کیا بل پے کیا اور ایما کو آنکھوں سے چلنے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔

ایما کچھ بولے بیغیر اٹھ گئے اور خان کی پیروی کی ۔۔۔

اس نے گاڑی ایما کے گھر کے آگے روکی۔ اور جلدی سے گاڑی سے نکل کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کو سہارا دینا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل چکی تھی۔ اور اب اس بیل کا سہارا لے کر چل رہی تھی۔۔

"ایما" خان نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔
ایما نے اس کی جانب دیکھا مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔
"ناراض ہو"

"تم جاؤ حان"

اور حان کو اندازہ ہو گیا کہ وہ ناراض ہے
"جب تک تم یہ نہیں کہہ دیتی کہ تم نہیں ناراض ہو میں نہیں جاؤنگا" خان سینے پر بازو باندھ کر وہیں گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔
ایما نے چڑ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اسے پتا تھا کہ وہ بھی ضد کا پکا تھا۔۔۔
"نہیں ناراض اب خوش"

"ہاں خوش"

"چلو اب جاؤ"

ایما اسے اپنے جانب بڑھتا دیکھ کر بولی۔۔۔
"پہلے تمہیں اندر تک تو چھوڑ آؤ"
"نہیں تم جاؤ موم میرے ساتھ ہیں"

ایما کی بات سن کر وہ وہیں رک گیا اسے اندازہ ہو گیا تھا اب ایما اس کی نہیں سنے گی اس لیے وہ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد ایما نے بھی شکر کا سانس لیا۔۔۔ اقراسا بیلا کے سہارے گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

اونچی آواز میں گانے لگے ہوئے تھے۔۔۔ لڑکے لڑکیاں شراب کے نشے میں ڈانس فلور پر ڈانس کر رہے تھے لیکن ان لڑکیوں میں سے زیادہ تر کا دھیان بار کے اس کونے کی طرف تھا جہاں وہ مغرور بادشاہ ایک ہاتھ سے سگریٹ اور دوسرے میں شراب پکڑے اپنی ہی دنیا میں گم تھا۔۔۔

اس وقت اس کے بال بکھرے ہوئے تھے شرٹ کے بٹن بھی کھلے ہوئے تھے کوٹ اس کا گاڑی میں پڑا تھا اس بے ترتیب حلیے میں بھی وہ لڑکیوں کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔ اس کی نیلی آنکھوں میں اب لال ڈورے پر رہے تھے۔۔۔

وہ بے تاثر نظروں سے سامنے ناچتے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔ کہ تبھی ایک لڑکی لال چھوٹا سا ٹاپ پہنے اس کے ساتھ بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ سے گلاس لے کر خود اس میں سے ڈرنک کرنے لگی۔

جان بے تاثر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ لڑکی بے باکی سے اس کے گال پر بوسا دیا جان نے اسے نہیں روکا۔۔ جیسے اس کو حوصلہ ہوا۔۔۔

اور اب وہ بالکل جان کے ساتھ جڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

جان ایک نظر اپنے ساتھ جڑ کر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ اور اگلے ہی پل اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اس نے لڑکی کو بھی ساتھ کھڑا کیا اور نیچے موجود بار کے کمرؤں کی جانب چل پڑا اس لڑکی نے بھی کوئی مزمت نہیں کی بلکل اس کے برعکس اس کے چہرے پر جان کے اس طرح کرنے سے چمک آئی تھی

رات قطرہ قطرہ کر کے گزرنے لگی۔۔۔۔۔

صبح 6 بجے کا وقت تھا۔۔ سورج کی ہلکی ہلکی کرن نے ہر طرف اجلا کر دیا تھا۔۔

وہ سوینگ پول میں بڑی تندہی سے تیراکی کر رہا تھا۔۔۔

اس کے پاس ہی بلیک پینٹ اوپرٹی شرٹ اس پے بلیک ویسٹ کوٹ پہنے ایک بازو میں ٹاول ڈالے جبکہ دوسرے ہاتھ میں ٹرے میں جو س کا گلاس رکھے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا

بالآخر اس کا انتظار ختم ہوا۔۔۔ جان نے سویمنگ پول سے نکل کر اس سے ٹاول لے کر پہلے خود کو

خشک کیا پھر جس کا گلاس پکڑ کر سویمنگ پول کے پاس پڑی لکڑی کی چھیر پر بیٹھ کر پینے لگا۔ اس کی

نہلی آنکھیں اس وقت جیسے کسی گہری سوچ میں تھیں۔۔

اس کی نظر پول میں پرتی سورج کی کرنوں پر تھی۔۔

اسنے جس کا گلاس ختم کر کے ملازم کو جانے کا اشارہ کیا اور خود وہیں بیٹھا رہا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہی لڑکا اس کا موبائل لے کر دوبارہ اس کے پاس آیا۔ چونج رہا تھا۔

اس کے موبائل پکڑتے ہی وہ لڑکا وہاں سے چلا گیا۔

جان نے پرو فائل پر دیکھا جہاں روزی کالنگ آ رہا تھا اس نے کوفت سے آنکھیں گھومائی اور کال پک کر کے کان سے لگائی

"ہائے تم کہاں ہو؟"

روزی ایک امیر بزنس مین کی اولاد تھی۔ جان اور روزی کا فیئر بھی چلاتا لیکن جلد ہی جان اپنی طبیعت کے باعث بے زار ہو گیا تھا۔ وہ لوگ پہلی بار اسی بار میں ملے تھے جہاں کل رات انہوں نے رات گزاری تھی۔

"کام کی بات کرو۔ کیوں فون کیا ہے؟" وہ اپنے ازالہ سرد لہجے میں بولا۔

اس کے اس طرح بولنے پر روزی کو انسلسٹ فیل ہوئی لیکن وہ نظر ادا کر کے دوبارہ اپنا سیت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

"میں بریک فاسٹ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔"

اس کی باتس کوفت سے سنتا جان اس کی یہ بات سن کر تمسخر آمیز انداز میں مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔
"کس نے کہا ہے انتظار کرو"

ایک پل کو تو اسے سمجھ نہیں آیا کیا بولے۔۔۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ زرہ سمبھل کر بولی

"کل رات۔۔۔ مجھے لگا سب ٹھیک ہو گیا ہے"

"تمہیں لگا تو میں کیا کروں" وہ ہلکے سے کندے اچکاتے ہوئے بولا۔

"تو تم نے مجھے یوز کیا تھا" دوسری طرف وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی۔

اسکے اس طرح چیخ کر بولنے پر جان کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"میں نے۔۔۔۔۔ تم نے بولا تھا تم خود آئی تھی۔۔۔ جو بھی ہوا تھا اس میں تمہاری بھی مرضی شامل تھی

"سخت لہجے میں بولتے ہوئے مزید اس کی سننے بغیر اس نے کال بند کر کے اس کا نمبر بلیک لسٹ پر

ڈال دیا۔۔۔

اور تنفر سے سر جھٹکتے ہوئے اس کو خود پر بھی غصہ آیا کہ کیوں وہ کل اتنا بے خود ہو گیا تھا۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

اس سے پہلے کہ پیچھے موجود شخص اس کو دھکا دیتا وہ فوراً سے پہلے ایک طرف ہو گیا۔۔۔

پیچھے موجود شخص اس کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے جان کی بجائے وہ خود لہرتا ہوا

"شررررب" کی آواز کے ساتھ پول میں گرا۔۔۔۔۔

جان نے مسکراتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا جو بھیگا بلا بنا غصے سے اسی کو گھور رہا تھا۔۔۔

"کوئی نہیں کبھی تو ہاتھ آو گے"

ڈیریک پول سے نکل کر اپنے تیاری کو دکھ سے دیکھا جس پر پانی پھیر چکا تھا۔
"تب کی تب دیکھی جانے گی" جان نے مکھی آڑانے والے انداز سے کہا۔

"میری ساری تیاری اور میرا پیارا ڈریس برباد ہو گیا"

ڈیریک کو تو اپنی تیاری ضائع ہونے کا دکھ نہیں جا رہا تھا۔

اتنے محنت سے جل سے سیٹ کیے بل اس وقت گھوسلا بن چکے تھے۔۔۔ ریڈ موٹی سی ٹی شرٹ نیچے
وائسٹ پینٹ پہنے وہ اپنی ڈیلی روٹین سے ہٹ کر پیارا لگ رہا تھا۔

"تم نے کیا لڑکیوں کی طرح تیاری کا رونا شروع کر دیا ہے"

جان نے ناگواری سے اس کا یہ ماتم کرتا انداز دیکھا۔۔۔ اور اندر کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

"تم تو رہنے ہی دورف ہو لیے میں بھی لڑکیاں تمہارے پیچھے پاگل ہو جاتی ہیں محنت تو ہم جیسے کو کرنا
پرتی ہے"

ڈیریک منہ بسورتا اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ بڑے سے ہال نما لاؤنج سے ہوتے ہوئے اس کے روم پہنچے۔

"اور تم یہ بھی تو دیکھو میں تو صرف لڑکیوں کو اپنی پرسنلٹی کی وجہ سے پاگل کرتا ہوں مگر تم تو لڑکیاں تو لڑکیاں ہر کسی کو سچ مچ میں پاگل کر دیتے ہو۔۔ اس لیے اب یہ ڈرامہ بند کرو"

جان کی بات سن کر ڈیریک کی سبز آنکھیں شرارت سے چمکی۔۔ اور وہ دوبارہ اپنی پرانی لے میں آیا۔۔

"تم سے بہتر مجھے کون جان سکتا ہے"

ڈیریک جان کو سائیڈ پر کرتے ہوئے بولا جو کبڈ سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح کرنے پر جان نے اسے گھورا مگر دوسری طرف تو یوں تھا کہ پرواہ ہی نہیں گھورتے رہو۔۔۔۔۔

"جیمز۔۔۔ جیمز"

"اسے کیوں بلا رہے ہو وہ ناشتہ ریڈی کروا رہا ہے"

ڈیریک اسی طرح الماری میں سرگھسائے سنجیدگی سے اس کو ٹوکتے ہوئے بولا۔۔

اور ناشتہ اگر ڈیریک نے کرنا تھا تو پھر واقعی جیمز بچارے کو ڈسٹرپ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اس لیے جان اس کو گھوری سے نوازتا ہوا اپنے کپڑے لے کر ہاتھ روم گھس گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی ڈیریک نے اس کے سارے کپڑے ایک ایک کر کے نکال کر اپنے ساتھ لگا کر چیک کرتے ہوئے لا پرواہی سے ادھر ادھر پھکنے شروع کر دیے تھے۔۔۔

بالآخر کمرے کا ستیاس کرنے کے بعد اس کو ایک شرٹ پسند آئی تھی۔۔۔

بچارا جیمز جو ناشتہ ریڈی ہونے کا بتانے آیا تھا کمرے کا یہ حال دیکھ کر پریشان ہو گیا۔۔

اسی وقت جان بھی باتھ روم سے نکلا لیکن کمرے کی حالت دیکھ کر اسے ذرہ بھی حیرانگی نہیں ہوئی اسے ڈیریک سے ایسے ہی کسی کام کی امید تھی۔۔

اس لیے اسے کچھ کہے بغیر وہ دروازے کے پاس پہنچا۔۔۔۔۔ اور پھر رک کر اس کی جانب مڑتے ہوئے بولا۔

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے"

ڈیریک جو جان کے پہلے تو کچھ کہے بغیر خاموشی سے دروازے کی جانب چلتا دیکھ کر حیران ہو رہا تھا اس کی بات سن کر تیزی سے اس کی جانب آیا۔

"کیا سر پرانز؟"

"3 منٹ ہے کمر اصف چاہیے مجھے۔۔۔ پھر میں تمہیں سر پرانز کا بتاؤ گا۔۔۔۔۔ اور ہاں پچھلی بار کی طرح کی صفائی نہ ہو۔۔۔"

جائے جاتے اسے وارن کرنا نہیں بھولا۔
اور پھر واقعی تین منٹ سے پہلے ہی وہ کمرہ سمیٹ کر ڈائینگ ٹیبل پر تھا۔ جس کی تصدیق جمیز بھی کروا چکا تھا۔

"اب بتاؤ!!"

وہ بے صبری سے بولا۔۔۔

"ایک نئی موڈل اسٹائن کی ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

ایک نئی ماڈل مین ایک نیا شکار۔۔۔ جان کی بات سن کر اس نے فوراً حساب کتاب کیا۔۔۔۔

اور اس کے چہرے اور سبز آنکھوں میں شرارتی چمک میں آزا فہ ہوا۔

"کون ہے ؟؟" اس نے بے تابی سے پوچھا۔۔

"لائیو دیکھنا چاہوں گے؟؟؟"

"ابھی دیکھنا ہے" ڈیرپک چھوٹے بچوں کی طرح چمیر سے اچھلتے ہوئے خوشی سے بولا۔

"تھورا ویٹ کرو۔۔۔"

"تھورا کتنا" بے تابی سے پوچھا گیا۔۔۔

"کچھ دن"

"ہنسسم۔۔" اور یہ سارا اس کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"چلو اب ناشتہ شروع کرو۔۔۔" جان اس کا اتر اہوا منہ دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ہونٹوں تلے روکتے

ہوئے سنجیدگی سے اس کو سامنے بھری پڑی ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھانے کا کہا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اس وقت ایک مسرور معنی خیز سی چمک تھی۔ جس پر ڈیریک ناشتہ کرنے کی وجہ سے غور نہیں کر سکا ورنہ ضرور چونکتا۔۔۔

یارک میں اس وقت اکثر ہی لوگ واک کے لیے آئے ہوئے تھے۔۔

کوئی ایسے ساز کر رہا تھا تو کوئی جاگنگ۔۔ اور کچھ اپنے بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔۔

حور بھی بلیک کمر کے سٹولر سے حجاب کیساتھ بلیک رنگ کوٹ پہنے ادھر ادھر چکر کاٹتی گیٹ پر نظر رکھے ایما کا انتظار کر رہی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ ایما سے پہلے پارک میں پہنچ کر اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اس نے گیٹ سے نظر ہٹا کر موبائل کی طرف دیکھا کہ کوئی میسج تو نہیں آیا ایما کا مگر موبائل بھی خاموش۔۔۔ اس نے ایک بار پھر سے گیٹ پر نظر ٹکا دی اس بار اسے مایوسی نہیں ہوئی ایما آگئی تھی۔۔۔ حور نے ناراضگی کے اظہار کے طور پر منہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

اس کا یہ انداز دیکھ کر ایما جو اسابیلا کا سہارا لے کر دھیمے قدموں سے اس کی جانب بھر رہی تھی ہنس دی۔۔۔ کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس کی دوست ناراضگی اور غصہ کرنے کے معاملے میں بالکل کوری ہے۔۔۔ "حور! ایما اس کے پاس پہنچ کر اسے بولایا۔

دوسری طرف حور نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی جانب دیکھا۔

"یار دیکھو یہ غلط بات ہے نہ مجھے کل چوٹ آئی تھی پھر بھی میں یہاں آئی اور۔۔۔۔۔"

اس کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی حور فوراً اس کی طرف موڑ کر دیکھا جو اسابیلا کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ کہاں لگی چوٹ؟؟" حور اس سے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے بے چینی سے اوپر سے نیچے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولی اور پھر اس کے بتانے سے پہلے ہی حور کی نظر اس کے پاؤں پر پرچکی تھی۔۔۔

"یہاں بیٹھو" حور نے پاس پڑے بیچ پر اسے بیٹھایا۔

"ڈیسر تم اس کا خیال رکھو میں آتی ہوں" ایما کو اس کے حوالے کرتے ہوئے اسبیلہ اپنے کسی جاننے والی کی طرف بڑھ گئی۔۔

"تم مجھے بتا نہیں سکتی تھی"

حوراس کے پیٹی والے پاؤں کو تکلیف سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا سوری نہ میں بس تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

ایما حور کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے اپنا سیت سے بولی۔۔۔

"میں پریشان تھوری ہوتی۔۔۔ میں تو تمہارے لیے دعا کرنی تھی۔۔۔ کہ اللہ تمہاری مشکلات آسان کر دے"

حور کی یہ بات سن کر ذیما اس کا ہاتھ چھوڑ کر نظریں اپنے ہاتھوں کی لکیروں پر جمادی اور بڑے سنجیدہ لہجے میں بولی۔۔۔

"کیا اس طرح دعا کرنے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔ کیا تمہارا اللہ میری تکلیف بھی کم کر سکتا ہے؟؟"

ایما کا سوال حور کو سمجھ آ گیا تھا۔۔۔

"دیکھو ایما ہم سب کیا تم کیا میں کوئی مسلمان یا کوئی اور مذہب کا اگر سچے دل سے اس سے مانگو تو وہ کبھی مایوس نہیں کرتا...."

حوراس کے دونوں ہاتھ دربار سے پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔ اسے اتنا اندازہ ہو گیا تھا ضرور کل کچھ بڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے ایما کو چوٹ آئی تھی۔۔۔ لیکن وہ چاہتی کہ ایما خود بتائیے

"مگر کیوں۔۔ جب ہم اس کی عبادت نہیں کرتے۔۔ اس کے رولز فلو نہیں کرتے۔۔ پھر بھی ۹۹۹"

ایمانے اپنے اندر مچپتے سوال کو جو وہ کافی عرصے دبائے بیٹھی آج زبان دے دی۔۔۔

"ایک بات بتاؤ؟" حور سامنے اسابیلا کی جناب دیکھتے ہوئے بولی جو اپنی ہم عورت سے ہنستے ہوئے بات کر رہی تھی۔۔۔

"پوچھو۔" ایما بھی اس کے نظروں کے تعاقب میں اسابیلا کو دیکھتے بولی۔۔۔

"تم اپنی موم سے متمیزی کرو۔۔ ان سے ناراض ہو بات نہ کرتی ہو مگر جب ہی کوئی مشکل آتی ہے تو سب سے پہلے تمہیں کس کا خیال آتا ہے؟ یا تمہیں چوٹ لگے تو منہ سے بے ساختہ کس کا نام نکلتا ہے؟" اپنے بات کے بدلے اسے حور کی یہ بات کوئی عجیب لگی لیکن پھر بھی اس نے جواب دیا۔۔۔ "موم۔"

حور دیہرے سے مسکرائی اس وقت ایما کو اس کے چہرے پر عجیب سے روشنی نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اسی طرح ہمارا جو اللہ ہے نا وہ بھی ہم سب سے 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔ اس لیے وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ جس طرح ماں اپنی اولاد کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتی اس طرح وہ بھی اپنے بندوں کو مشکل میں ڈالتا ہے تاکہ اس کا بندہ اسے یاد رکھے۔۔۔ اس کی یاد سے غافل نا ہو لیکن ہر مشکل اللہ کی طرف سے نہیں آتی کچھ لوگ خود اپنے لیے مشکل کھڑی کرتے ہیں۔۔۔"

اس نے آسان لفظوں میں ایما کی پرشانی دور کرنا چاہی۔۔۔۔۔

ایسا اس کی بات سن کر گہری سوچ میں گم ہوگی۔۔۔

"بپ بپ بپ" حور نے موبائل سکرین پر دیکھا تو امی کی کال تھی جس سے اس نے فوراً آئیڈل کر کے کان کے ساتھ لگالیا۔۔۔

موبائل کی بیل سن کر ایسا بھی اپنی سوچ سے نکل کر اس کی جانب متوجہ ہوئی جس کا رنگ کال سن کر زرد سا ہو گیا تھا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے"

"اوکے۔۔ اللہ حافظ"

حور کال بند کر کے اس کی جانب مڑی۔۔

"اوکے ایسا میں چلتی ہوں اب...." ایسا کو اس کے اتنی جلدی جانے کی تک سمجھ نہیں آئی۔۔۔

"مگر اتنی جلدی۔۔۔"

"ہسم۔ اچھا تم اپنا خیال رکھنا۔" حور کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔۔

"ابھی تو میں نے تم سے سسی سے باتیں بھی نہیں کی" ایسا منہ بسورے ہوئے بولی۔۔۔

"کال پر کر لینا یا تم میری طرف"

حور کا دھیان موبائل کی طرف ہی تھا جہاں میسج آیا ہوا تھا۔۔۔ جس کو پڑھ کر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔۔

"اوکے۔۔ بائے"

ایسا کو وہ بے چین سی لگی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔ اللہ حافظ"

حور جلدی سے گیٹ سے باہر نکل گئی جبکہ ایما کو اس کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ باہر نکلی تو اس کی نظر سامنے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے آہل پر پڑی۔۔۔۔۔

لمبا قد جو براؤن لیدر کی جیکٹ اور لائٹ براؤن پینٹ میں مزید نمایاں ہو رہا تھا۔ وہ پہلے کی نسبت اور وجہ ہو گیا تھا۔ ہلکی سی بریڈ اور آنکھوں پر بلیک گوگلز لگائے۔ دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کو دیکھتے ہی حور کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔

آہل نے جب اسے آتا دیکھا تو جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

"مس حور۔"

حور جو گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی اپنے نام کی پکار سن کر مڑی۔۔۔۔۔

اور سوالیہ نظروں سے پیچھے موجود شخص کو دیکھا۔۔ وہ خان تھا

"کیا ایما اندر ہی ہے؟ میں اس کے گھر گیا تو وہ وہاں بھی نہیں۔۔ نہ وہ فون۔۔۔۔۔"

"وہ اندر ہی ہے" حور نے اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بیچ میں ٹوک کر اس کو جواب دیا۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے آہل نے بھی یہ منظر دیکھا لیکن دروازہ اور گاڑی کی کھڑکی بند ہونے کی وجہ سے وہ ان کی باتیں نہیں سن سکا۔

"او کے شکریہ"

حور نے اس کے شکریہ کا کوئی رسپانس نہیں دیا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

اس کے بیٹھتے ہی آہل نے اتنی سپیڈ سے گاڑی چلائی کہ خان پیچھے نہ ہوتا تو ضرور اس کا پاؤں گاڑی کے نیچے آ جانا تھا۔۔۔۔

"اوپس۔۔۔ اینگری مین"

وہ خود سے بولا اور اندر چلا گیا۔۔۔ اسے ایما کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا

تھا۔۔۔

راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔۔۔ آہل نے ایک بار بھی اس پر نظر نہیں ڈالی بس سنجیدگی سے گاڑی چلاتا رہا جیسے وہ گاڑی میں اکیلا ہو۔۔۔

حور کو اس کا یہ انداز بہت کھلاتا تھا۔۔۔ اس کو رخسار بیگم کی بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ انہوں نے کیوں اس کو آہل کے ساتھ آنے کا کہا تھا؟؟۔۔۔ ایسے کون سی بات تھی جو وہ گھر نہیں کر سکتا تھا؟؟۔۔۔

ان باتوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھے اور جس کے پاس تھے وہ تو تب سے خاموش تھا۔۔۔

آہل اس کو لے کر پارک کے قریبی ایک رسٹورانٹ میں لے آیا۔۔۔

ان کے چیمبر پر بیٹھتے ہی ایک ویٹر پھرتی سے ان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"جی سر" وہ آہل کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ صرف وہی نہیں رسٹورانٹ میں موجود اکثر وٹریس اور لڑکیاں مڑ مڑ کر آہل کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

حور کو پتا نہیں کیوں لیکن ان سب کے اس طرح آہل کو دیکھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"بلیک کافی"

آہل نے اپنا آڈر کروا کر اس کی جانب دیکھا۔

"سیم"

وہ بس اس ویٹر کو وہاں سے بھیجنا چاہتی تھی اس لیے اس نے بھی جلدی میں بلیک کافی منگا والی جو کہ اس کو زہر لگتی تھی۔

"ایسی تنگ ایس" وہ آہل کی جانب دیکھتے ہوئے میٹھے لہجے میں بولی۔۔۔

"نا تنگ۔۔۔ یو مے گوناؤ" آہل کے بولنے سے پہلے حور نے اس کو چلتا کیا۔۔۔

ویٹر نے غصے حور کو دیکھا اور پاؤں پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ویٹر کے جانے کا بعد حور کا دھیان آہل کی طرف گیا جو گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا

۔۔۔

آہل کو حور کا اس طرح خود کے لیے پوزا سیو ہونا اچھا لگا تھا۔۔۔

حور نے صرف ایک پل اس کی جانب دیکھ سکی اگلے ہی پل وہ اپنی نظروں کو جھکانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔ اس کو اپنی پلکوں بھاری ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

آہل کافی دلچسپی سے اس کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔ جس کے گال گلابی سے ہو رہے تھی۔۔۔

لیکن پھر کسی خیال کے آتے ہی اس کے چہرے پر سختی سی آگئی۔۔۔۔

اس نے گلہ کھنکارتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔۔

"دیکھوں حور میں صاف اور سیدھی زندگی گزارتا ہوں۔۔ اور جھوٹ مجھے زہر لگتا۔۔ اب جبکہ تم

میری زندگی میں شامل ہو ہی گئی ہو۔ تو میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ بھی مجھ سے نہ چھپانا۔"

حور نے الجھ کو اس کی جانب دیکھا جو کھڑکی سے باہر پتا نہیں کیا دیکھ رہا تھا۔

"میں سمجھی نہیں۔۔۔۔؟"

آہل اپنے جبرٹوں کو بھیج لیا۔۔۔

"اگر تمہارا کسی سے کوئی بھی افیئر۔۔۔ رہا ہے تو مجھے ابھی بتا دو"

اپنی بات مکمل کر کے اس نے حور کی طرف دیکھا جو بے یقینی سے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ کو میرے کردار پر شک ہے؟؟"

حور کو اپنی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس نے بہت مشکل سے خود کو رونے سے روکا ہوا تھا۔۔۔

"اس میں اتنی آوریٹیکٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔ تم لنڈن میں رہتی ہو۔۔ اور یہاں افیئر زبہت معمولی سی بات ہے"

آنکھوں میں ناگواری لیے وہ تسمخ آ میز انداز میں بولا تھا۔۔۔

حور کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔ وہ لڑکی جس نے شروع سے بہت محنت زندگی گزاری۔ کبھی اپنی کردار پر بات نہیں آئی دی آج اس کا شوہر اس سے کیسے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔۔ حور نے اب کی بار کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ اور چہرہ نیچے کر لیا۔۔

اسی وقت وہی ویٹر کافی لے کر آئی تھی۔۔۔ اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ حور کے ضبط سے لال ہوتے جھکے چہرے کو دیکھتے ہوئے مڑ گئی۔

"لگتا ہے بریک ہو گیا ہے۔۔۔ یعنی چانس بن سکتا ہے۔۔۔۔۔" وہ ویٹر خود سے اندازے لگاتے ہوئے واپس چلی گئی۔۔

آہل نے ویٹر کے جانے کا انتظار کیا۔۔۔ پھر ایک نظر سامنے بیٹھی حور کو دیکھا۔۔۔ اس کا اس طرح چہرہ جھکنا آہل کو اچھا نہیں لگا۔۔۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔۔۔ "حورین۔۔۔۔۔ حور" آہل نے نرمی سے اس کا نام پکارا۔۔۔

لیکن حور نے اپنا چہرہ نیچے ہی رکھا۔۔۔۔۔
"حور" اب کی بار ذرہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔

حور نے اس کی سخت آواز سن کر اپنا جھکا چہرہ اٹھایا۔۔۔ اور شکوہ کناں نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

آہل کو اس پل اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں ایک پل کے لیے اپنا دل ڈولتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ دل میں عجیب سی خواہش جاگی کہ ان آنکھوں میں موجود نمی کو اپنے ہاتھوں سے چنے۔ اپنے جذبات سے گھبرا کر اس نے جلدی سے اپنی نظریں اس سے زاویہ تبدیل کیا۔۔

"سمسم۔۔۔۔۔ یہ لو"

آہل نے اپنی پیٹ کی پوکٹ سے رومال نکال کر اس کی جانب کیا۔۔

"تھنکس۔۔" حور نے رومال لے کر اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔۔

"تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟؟"

اس نے۔ دوبادہ اس موزوں پر بات نہیں کی۔۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔ اس کا شوہر ہے اسی کے ساتھ ہی تو رہنا ہے اور تو اور وہ حور کے

لیے صرف شوہر ہی نہیں شوہر سے بڑھ کر تھا لیکن اس کی دوسری بیوی۔۔۔۔۔ یہ سب باتیں اس

نے دل میں سوچی تھیں۔۔

"مگر آپ کی وائف؟" آخر میں اندر مچلتے سوال کو اس نے زبان دی۔

"وہ اب نہیں رہی دو ماہ پہلے اس کی آکسیڈنٹ میں ڈائیٹھ ہوگی تھی" نظریں کافی کے کپ پر جمائے وہ

بے تاثر لہجے میں بولا۔۔

اس کا انداز دیکھ کر حور کو سمجھ نہیں آئی کہ اس پر کس طرح ریکٹ کرے۔۔

"افسوس ہوا" حور چہرہ نیچے کر کے مدھم آواز میں بولی

آہل نے کپ سے نظر ہٹا کر آبرو کو اوپر کر اس کی جانب دیکھا جیسے پوچھا رہا ہو کہ واقعی ایسا ہے۔۔۔۔

"میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔"

اس کا سوال حور کو کنفیوژ کر رہا تھا۔۔

"میرا فضلہ امی ابو کے فیصلے میں ہے"

اب کچھ تو کہنا ہی تھا اور ویسے یہ واقعی ہی سچ تھا کہ اس بات کا فیصلہ اس نے رخسار بیگم اور سلمان صاحب کی مرضی سے ہی کرنا تھا۔۔

حور کو یوں لگا کہ جیسے اس کی بات سن کر وہ ریلکس ہوا ہو۔۔۔
"مطلب ہاں ہے۔۔"

حور نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"میرے ان سے بات ہوگی ہے۔۔ وہ کہہ رہے تھے تم سے پوچھ لو ایک بار ورنہ وہ راضی ہیں" کافی کا سیپ لے کر وہ اسے جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے گہمیر لہجے میں بولا۔۔۔

اور حور کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔۔ اس کو یہ بات نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ آخر ایک رات میں ایسا کیا ہو گیا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔

مگر ان سوچوں سے زیادہ تو اسے آہل کی نظریں پریشان کر رہی تھی جو مستقل اس پے ہی جمعی ہوئی تھیں۔۔

اس کی نظروں سے بچنے کے لیے اس نے بوکا لائٹ میں سامنے پر کافی کا ایک بڑا سپ لیا۔۔۔
بڑی مشکل حور نے کافی کا کڑوا گھونٹ نگلا۔۔

"سرخ۔۔۔" اس نے منہ کر زاویہ ٹیرا کیا۔۔ پورا منہ کڑوا ہو گیا تھا۔۔ لگ رہا تھا جیسے تیزاب پی لیا ہو۔۔

"ویٹر" اس کی آواز سن کر اسے اپنے سامنے بیٹھے آہل کا خیال آیا۔۔

"جی سر" اس کی آواز سن کر ویٹر اپنی دانتوں کی نمائش کرتی آئی۔۔

حور کا من کیا کہ اس کے دانت تو ردے مگر اس وقت منہ کاٹیں اور دل اتنا خراب ہو رہا تھا کہ اس خیال کو اس نے جانے دیا۔۔

"ایک پائین اپیل جوس"

"او کے سر۔۔"

"یہ زہریلی کافی پی کر اوپر سے پین اپیل جوس پینے لگے ہیں۔۔"

دو منٹ بعد جوس حاضر تھا۔۔

"یہ لو۔۔ جوس پیو۔"

اور حور نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو اسے جوس دینے کے بعد موبائیل پر ٹائپ کرنے میں بیزی ہو گیا تھا۔۔

حور کو معلوم نہیں ہوا لیکن وہ حیرت سے پوری آنکھیں کھولے مسلسل اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

"جوس پیو۔۔ مجھے نہیں" www.urdu novels mania.com

آہل کی مسکراتی آواز سن اسے خفت کا احساس ہوا۔ وہ سمجھی تھی کہ آہل اس کی طرف متوجہ نہیں۔

اسے اس بات کی خبر نہیں تھی کہ آہل کا پوری دیہان اس پر ہے۔۔۔

اپنی خفت دور کرنے کے لیے وہ منہ نیچے کر کے جوس کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔ ویسے بھی پائین اپیل تو اس کا من پسند فلیور تھا۔۔

ہمیشہ کی ویک اینڈ کے گزرنے کا پتا نہیں لگا۔۔۔

اور منڈے پھر سے آگیا۔۔۔

آج وہ وقت سے پہلے آفس میں موجود تھی۔۔۔ صرف کچھ لوگ ہی آئے تھے ابھی۔۔۔ جن میں سر

فہرست جان تھا۔۔۔ اور جان کا چچہ۔ ڈیرنیک جو اس کے ساتھ ساتھ ہی رہتا تھا۔۔۔

لیکن ایما کے لیے وہ زہر بھرا چچہ تھا۔۔۔

اس کو کافی کہ شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔ پاؤں پوری طرح سہی ہوا تھا چلنے میں ابھی بھی مسئلہ ہوتا تھا

۔۔۔

وہ ہمت کر کے آفس میں موجود کافی مشین کے پاس گی۔۔۔

ابھی اس نے کپ کاؤنٹر پر رکھا ہی تھا۔۔۔

"میں ابھی دیکھا تھا کہ اس میں سے چپکلی نکلی تھی"

کوئی اس کہ کان کے بالکل پاس بولا۔۔۔

"آہ ہھمھ" ایک دم آواز سن کر وہ ڈر کے پیچھے ہوئی۔۔۔ دل نوے ڈگری کے رفتار سے دوڑ رہا تھا

۔۔۔۔ شکر تھا کہ کپ کاؤنٹر پر پڑا تھا ورنہ وہ اس وقت زمین کو سلامی دے رہا ہونا تھا۔۔۔

اس نے غصے سے اپنے پیچھے کھڑی اس بلا نما ڈیرنیک کو گھورا۔۔۔ جو اسے ڈرنے کے بعد اب دانت

نکالے کھڑا تھا۔۔۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے؟" اس نے ڈیرنیک کی جانب دیکھ کر کہا جو نیچے پتا نہیں کیا اتنے غور سے دیکھ رہا

تھا۔

"میں سائیکو۔۔ پاؤں کو۔ کیا ہوا" ایما اب سمجھ آئی کہ وہ نیچے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔۔

"تمہاری ہی مہربانی ہے؟؟"

"مطلب" وہ اس وقت بلکل سنجیدہ تھا۔۔

"یہ اس دن ہی لگی تھی جس دن تم نے مجھے دھکا دیا تھا اور میرے جاگرز بھی لے گئے تھے۔"

پہلی بار ایما نے اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھی۔

"سوری۔۔"

ایما نے حیرت سے پورا منہ کھول کر اس کی جانب دیکھا اسے اس کا یہ انداز دیکھ کر اچھا نہیں لگ رہا تھا

بلکہ اسے تو یہ ڈیر نیک ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔

"منہ بند کر لو۔۔ ہو سکتا ہے چپکلی تمہارا کھلامنہ دیکھ کر اندر چلی جائے"

"سچ" ایما کو سوچ کر ہی کراہت ہوئی تھی۔۔ وہ تو اسے اس کے کہنے والی تھی لیکن پروگرام کنسل کر

دیا۔

"تم بہت گندے ہو" ایما کا اشارہ اس کی چھپکلی والی بات کی طرف تھا۔۔

"اب دوستوں میں عادتیں تو مل ہی جاتی ہیں... "ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ کے اس پر تالی بجاتے ہ

ہوے دوبارہ اپنی ٹون میں واپس آتا ہوا بولا۔۔۔

"ویٹ ویٹ ہماری دوستی کب ہوئی"

"ابھی جب تمہیں پتہ لگا کہ میرے ساتھ دوستی میں بڑے فائدے ہیں۔۔۔"

بات کو ابجھانے کا فن تو کوئی ڈیر نیک سے سیکھے۔۔

"اففففف فایدے یہ ہی تو نقصان کیا ہو گئے" ایما نے دل میں سوچا۔۔

"او کے مس سائیو۔۔۔ آج میں کافی پیلاتا ہوں۔۔۔"

ڈرنیک اس کو سائیڈ پر کرتے ہوئے خود مشین کے آگے کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟؟؟"

جان کی آواز سن کر ایما فورن سیدھی ہوئی اور اس جانب دیکھا جہاں جان پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔ جبکہ ڈرنیک ایسے ہی کھڑا رہا جیسے اس کو کوئی فرق ہی نا پڑتا ہو کہ کون آیا۔۔۔

"اظہارِ افسوس ہو رہا ہے"

ایما اور جان نے ایک ساتھ حیران کو کر اس افسوس کرنے والے کو دیکھا۔

"اظہارِ افسوس؟؟؟ کس کا"

جان نے ایک نظر ایما پر ڈال کر اس کی جانب دیکھا۔۔

"ایما کا بریک اپ ہو گیا"

www.urdu novels mania.com

"کیا ایاااا"

ایما چیخ کر بولی۔۔ جبکہ جان کے ماتھے پر بھی بل پڑ گئے تھے

"یہ آفس ہے۔۔ اپنے بریک آپ کا غم وغیرہ یہاں سے باہر کیا کریں۔۔۔ ڈرنیک میرے کمرے

میں آؤ"

جان ایما کی کر جا چکا تھا۔۔ اس کے جاتے ایما نے غصے سے اس بتمیز کو گھورا۔۔

"کس سے ہوا میرا بریک آپ"

"تمہارے پاؤں سے اور کس سے تم نے پتا نہیں کیا سمجھ لیا"

ڈرنیک اس کو کافی کا کپ پکڑا کر ڈبتے ہوئے بولا اور وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا۔۔

جبکہ ایما دانت پیستی رہ گئی۔۔۔

آفس میں وہ ادھر ادھر چکر کاٹ کر ڈرنیک کا انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ تو اسی نمونے کی تلاش میں باہر نکلا تھا۔۔ لیکن اسے ایما سے بات کرتا دیکھ کر روک گیا اور پھر اپنی فطرت کے خلاف جا کر اس نے یہ بھی پوچھ لیا کہ وہ کیا باتیں کر رہے تھے۔۔

"کیا ہوا آج جاگنگ رہ گئی جو یہاں ہی شروع ہو گئے ہو"

ڈرنیک اندر آکر اس کے اس طرح ادھر ادھر چکر کاٹنے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھے پرسنل سیکرٹری کی ضرورت ہے۔۔"

جان اس کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔

"جان میں لڑکا ہوں۔۔۔ تم کیوں مجھے لڑکی بنانے پر ترسے ہو"

ڈرنیک نے بات کو اپنی رنگ میں لیا۔۔

"سٹوپڈ۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں مجھے ڈھونڈ کر دو۔۔۔ مگزین میں نیوز دو۔۔"

جان نے چڑکھاتے ہوئے کہا

"تم نے مجھے ماڈل کے لیے کہا تھا نا۔؟؟ لیکن یہاں تم مجھ سے ماڈلنگ کم آفس کے کام زیادہ کروا رہے ہو۔۔۔۔" ڈائریکٹ تپے انداز میں اس کو گھورتے ہوئے بولا جو آفس کی کھڑی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کر رہے ہو کہ نہیں" اس نے جھملا کر کہا۔۔

"کردوں۔۔ کیا یاد کرو گے تم بھی" کیا شہانہ انداز تھا اس کا۔۔

"اور کچھ پوچھنا ہے؟؟؟"

ڈائریکٹ کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ جان نے اس بات کے لیے اسے ہرگز نہیں بولایا اور ویسے بھی وہ اس کی بے چینی بھانپ چکا تھا۔۔۔

"اور یہ تم مس ایما سے تم کیا باتیں کر رہے تھے؟؟؟" اس نے حتی الامکان کوشش کی اپنے لہجے کو بے تاثر کرنے کی۔۔ جس میں کافی حد تک کامیاب ہو بھی گیا تھا لیکن سامنے موجود شخصیت بھی ڈائریکٹ تھی۔۔۔۔

"کون ایما" اس نے انجان بننے کی انتہا ایکٹنگ کی تھی۔۔ کہ اگر آکسروالے تو تو اسی ہی آواڈ دیتے۔۔۔۔

"وہی جس کے ساتھ وہاں تم باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔"

"اوہ۔ مس سائیو۔۔۔ اچھا تو اس کا نام ایما ہے۔۔۔۔"

اس نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ جان کو دیکھا جو اس کی جانب پشت کیے کھڑا تھا۔۔۔ یہ اس کی ڈرنیک سے اپنے تاثرات چھاپنے کی کوشش تھی۔۔۔ کیونکہ وہ سب سے اپنی کیفیت چھپا سکتا تھا لیکن اس سے نہیں۔۔۔

"بتایا تو تھا۔۔"

اس نے زور سے مھٹیاں بھینچ لیں اس کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔
"کس سے۔۔"

"اس کے پاؤں ساتھ۔۔۔ دیکھا نہیں تھا پٹی بندھی تھی" آخر میں اسے جان کر ترس آ ہی گیا۔۔۔ اس لیے بات سیدھے طریقے سے کی۔۔۔ یہ ڈرنیک کا سیدھا طریقہ تھا۔۔۔
"تم کوئی بات نورمل نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔"

وہ یہ ریلکس ہو گیا جبکہ ڈرنیک اس کی ایک ایک حرکت کا بہت گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں نورمل نہیں ڈرنیک ہوں۔۔۔۔۔"

اور ڈرنیک سے نورمل کی توقع رکھنا۔۔۔ یہ خاصی اب نورمل بات تھی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔" وہ طنزیہ انداز بولا۔۔۔

ڈرنیک نے مزید کچھ نہیں کہا۔۔۔ بس شانے اچکا دئے۔

"اچھا یہ دیکھو۔۔۔ یہ جس تصویر۔۔۔۔۔"

اب وہ اس کا داغ کام کی طرف لگا رہا تھا۔۔۔ ورنہ اس نے اس کا داغ کھا جانا تھا۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا لیکن لنڈن جیسے شہر میں سورج کم ہی اپنی شکل دیکھاتا ہے اس لیے اس وقت دوپہر ہونے کے باوجود دیوں لگ رہا تھا جیسے شام ہونے والی ہے یہ شدید سردی آنے کی علامت تھی۔۔۔
رخسار بیگم نے حور کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔۔ تھوری دیر جواب تک انتظار کیا جب کوئی جواب نہیں آیا تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئیں۔۔۔

کمرے کی دیواروں پر پنک رنگ کا پینٹ ہوا تھا۔ وائٹ ڈریسنگ ٹیبل اور وائٹ ہی بیڈ ساتھ ساتھ ہی سیٹ ہوئے تھے۔۔۔ ہر چیز سلیقے سے اپنی جگہ پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔

انہوں نے چاروں طرف دیکھا کمرے میں کوئی نہ تھا البتہ باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اس کے نکلنے کا انتظار کرنے لگیں وہ حور سے ایک بار تفصیل سے خود بات کرنا چاہتیں تھیں۔۔۔

حور جو نماز پڑھنے کے لیے باتھ روم وضو کرنے گئی تھی جب باتھ روم سے نکلی تو رخسار بیگم کو اپنے انتظار میں بیٹھا ہوا دیکھا۔۔۔

"آپ کب آئیں؟؟"

"ابھی آئی تھی"

حور کو اندازہ تھا کہ وہ کیوں آئیں ہیں۔۔۔

"نماز پڑھنے لگی تھی؟؟"

"جی"

"اچھا پھر تم نماز پڑھ لو بعد میں بات کر لیں گے۔" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولیں۔۔

"نہیں امی آپ بتائیں کیا بات ہے" حوران کو دوبارہ بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے بولی۔۔

وہ دو منٹ خاموشی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھتی رہیں۔۔

"تمہیں یقیناً آہل نے بتا دیا ہو گا کہ وہ کیوں آیا تھا؟؟" رخسار بیگم بغور اس کے چہرے کی جانب

دیکھتے ہوئے مدھم لہجے میں بولیں

"جی۔۔۔۔"

"تو تم نے کیا فیصلہ کیا؟؟"

"امی میرا فیصلہ وہی ہو گا جو آپ کا اور ابو کا ہے؟؟" رخسار بیگم نے فخر سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا

جس نے کبھی ان کا سر جھکنے نہیں دیا۔۔

"بیٹا مجھے اپنی مرضی بتاؤ۔ تمہارا دل راضی ہے کہ نہیں۔۔ مجھے اور تمہارے ابو کو تمہاری خوشی عزیز

www.urdu novelsmania.com

ہے"

"امی میں اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوں" حوران نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے اپنی دل کی بات ان

سے کی۔۔

"آہل نے تمہیں کچھ بتایا۔۔؟؟" وہ اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرنے لگیں۔۔ حوران کو ان

کے اس طرح کرنے سے بہت سکون مل رہا تھا۔

"یہ ہی کہ ان کی وائف کی ڈیٹھ ہو گئی ہے۔" اس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔

رخسار بیگم نے اس کے چہرے کی جانب گہری نظروں سے دیکھا جہاں افسوس تھا۔۔

"بس یہ ہی!!" انہوں نے جیسے تصدیق کی

"جی..."

"ہمسلم" انہوں نے لمبی سانس لی جیسے خود کو بولنے کے لیے تیار کیا ہوا۔۔

"آہل کا ایک تین سال کا بیٹا بھی ہے۔۔۔" اگرچہ حور کو اندازہ تھا کہ کچھ ایسا ہی ہوگا لیکن پھر یہ بات

سن کر ایک پل کے لیے اس کا دل بند ہوا۔۔

"اب بھی تمہارا فیصلہ وہی ہے۔۔۔؟؟؟"

اس نے خاموشی سے سر اثبات میں ہلادیا۔۔ اور آنکھیں بند کر دیں۔۔

آہل نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔ اور سچ جاننے کے بعد ان کو آہل پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔ وہ حور کو

بھی بتانا چاہتی تھی لیکن آہل نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ خود حورین کو سچ بتانا چاہتا تھا۔۔

ویسے بھی اسے دو تین دن تک واپس چلا جانا تھا وہ اس لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کے لیے گیا

ہوا تھا۔۔ رات کو اس نے سلمان صاحب کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے دوست کے ہاں رہے گا

۔۔

انہوں نے حور کی طرف دیکھا جو ان کی گود میں آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔۔

انہوں نے آہستہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

"چلو تم نماز پڑھ لو۔۔۔ میں ذرا اس نچمے کو دیکھ لوں۔" وہ حور کا سر اٹھاتے ہوئے بولیں اور کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

حور نے ان کو جاتے دیکھا۔ اس کو نہیں پتا تھا کہ آیا اس کا فیصلہ صحیح ہے کہ نہیں لیکن جو بھی تھا آہل کی کل کی باتیں اس کو پریشان کی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ ان سوچوں کو دماغ سے جھٹکتے ہوئے نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔۔

جان کام کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا تھا۔ اس دوران وہ آفس ڈرائیو کے حوالے کر گیا تھا۔ اس کا مقصد صرف ڈرائیو کا بزنس کی طرف انٹر سٹ بڑھانا تھا۔۔۔ لیکن اس چکر میں بچارے باقی کلاسٹ کی شامت آگئی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ جان کی چنیر پر بیٹھا۔ ٹانگیں ٹیبل پر رکھے سامنے موجود امپلائے کی سانس خشک کیے ہوئے تھا۔۔۔

"یار مرزہ نہیں آیا کام دیکھ کر۔" اور وہی ہوا جو پیچھے دو دن سے جان کی غیر موجودگی میں ہوتا آ رہا تھا۔۔۔ جب تک ڈرائیو اگلے کو تیگنی کا ناچ نہیں نچا لیتا تھا۔ تب تک اسے مرزہ نہیں آتا تھا۔ کیا میل کیانی میل سب کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔ ان سب کو اب اپنے باس کی سسی سے قدر ہوئی تھی جو بے شک سخت تھا مگر کوئی ایسا کام نہیں کروایا تھا جو ڈرائیو کرتا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے سر میں سسی کرنے کی کوشش کرتا ہوں" امپلائے بھاگنے کے چکروں میں تھا۔

اب پاگل کو کون بتاتا کہ ڈرائیو سے بھاگنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔۔

"ارے رکو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے"

"ج۔۔۔ جی سر" وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن دل میں ایک ہی ورد جاری تھا۔۔۔

"آل تو جلال تو۔۔ آئی بلا کوٹال تو۔"

یہ جو سامنے میکسی پڑی ہے نا "ڈیر نیک نے سامنے پری لال رنگ کی میکسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے منگوائی تھی۔۔

"یہ ذرا پسں کر تو دیکھاؤ" اس کی بات سن کر اس امپلائے کی پوری آنکھیں کھل گئی۔۔

"جی۔۔۔ سر میں کیسے۔۔۔" اس بچارے کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس طرح اس بلا سے پیچھا چھڑایا جائے۔۔۔

"اچھا یہ نہیں پہن سکتے تو وہ جو سامنے شرٹس پڑی ہیں وہ پہن کے دیکھا دو"۔

وہ لیڈیز شرٹ کی جانب آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے بولا جو بیچ وغیرہ پر لڑکیاں پہن کر جاتی ہیں

"سر میں میکسی پہن کر آتا ہو.." وہ جلدی سے میکسی ہاتھ میں پکڑتے ہوئے آفس میں موجود ہاتھ روم میں گھس گیا مباد ڈیرٹیک زبردستی ہی نہ پہنا دے۔۔

"ہاہاہاہاہاہا" امیلانے کے جاتے ہی وہ اس کی شکل پر چھائی بدحواسی یاد کر کے ہنسنے لگا۔

"ٹن ٹن ٹن" موبائل کی بیل سن کر اس نے سکرین کی جانب دیکھتے ہوئے کال پک کی۔۔۔

"ہاے ہے ہے ہے ہے بڑی" کال اٹھاتے ہی وہ چمکتے ہوئے بولا۔

جان نے موبائل کان سے ہٹا کر ایک بار پھر سے نمبر دیکھا آیا کسی غلط تو ڈال نہیں کر دیا۔۔۔
مطلب ڈیر نیک اور وہ بھی آفس کا کام کرتے ہوئے اتنا خوش۔۔۔

"کام کیسا جا رہا ہے؟؟" جان ایک ہاتھ سے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے جبکہ دوسرے سے موبائل کان سے دوبارہ لگاتے ہوئے آفس کے کام کے بارے میں اس سے استفادہ کیا۔۔۔
"ایک دم اے ون" وہ سامنے کھڑے امپلاے کو مسکراتے ہوئے انگھوٹا سے ڈن کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اور بیچارہ امپلاے جس کی فیٹ میکسی پسنے کی وجہ سے سانس روکی ہوئی تھی۔ ڈیر نیک کو کوسنے کے سوا کچھ نہ کر سکا۔۔۔

"ڈیر نیک اب تم کسی امپلاے کو تنگ نہیں کرو گے؟؟"
جان لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

"کیا یار۔۔۔ کبھی تو مجھے خوش ہونے دیا کرو... "اس نے بچوں کی طرح منہ بسورا۔۔۔۔ لیکن نظریں اس کی اب بھی اس امپلاے کا تنقیدی جائزہ لے رہی تھیں۔

"تم جہاں مرضی مزے کرو مگر آفس میں نہیں" اس کے سنجیدہ لہجے میں وارنگ تھی۔۔۔
"تم نے کیمزے کہاں لگائے ہیں" اب کی بار اس نے امپلاے سے نظر ہٹا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جیسے کیمز تلاش کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

[illegible]

"ایڈویا ہے۔۔۔ لیکن کوئی بھی ایسی نہیں ملی جو زیادہ دیر ٹک سکے" سبز آنکھوں کی شرارت چمک کر اس وقت مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"ہمم۔ اچھا میں رکھتا ہوں۔۔۔ اور ہاں اب کسی بھی امپلائے کو تنگ نہیں کرنا" فون بند کرنے سے پہلے جان نے اسے پھر سے تنبیہ کی۔۔۔

"اُممم اوکے" وہ حیرت انگیز طور پر وہ مان بھی گیا۔۔۔

فون بند کر کے اس نے ہاتھ تھوڑی کے ساتھ لگاتے ہوئے پرسوں پر سوچ نظروں سے سامنے کھڑے امپلائے کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

جو اس وقت نہایت ہی مزاحیہ خیز لگ رہا تھا۔۔۔

"تم جاؤ"

جانے کا اشار ملتے ہی وہ وہاں سے اپنے کپڑے چینگ کر کے گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہوا۔۔۔

ڈیرنیک بھی کچھ سوچ کر جان کے آفس سے نکل کر اس جانب بڑھا جہاں انٹرویو ہو رہے تھے۔۔۔

ایسا سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ڈیرنیک نے اس کو انٹرویو پر لگایا ہوا تھا۔۔۔ کبھی وہ خود بھی اس کے پاس بیٹھ جاتا اور اس وقت تو ایسا کے لیے انٹرویو لینا زیادہ بمشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

ابھی کل کی بات تھی کہ انٹرویو کے لیے آنے والی لڑکیوں سے وہ عجیب و غریب سوال پوچھنے لگتا۔۔۔ جیسے کہ ایک لڑکی کی آنکھیں کچھ چھوٹی تھیں تو اسے اس نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا "ایک شخص کو دیکھنے کے لیے کتنا وقت لیتی ہو" اور اس بچاری کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا جواب دے۔۔۔

اسی طرح ایک لڑکی کی ہائٹ بہت اچھی تھی اس سے ڈیرنیک نے کیا کہا "سورج بٹ ہماری ہاں لفٹ کا انتظام ہے"

اور ایسے موقعوں پر ایسا جتنی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کرتی تھی یہ اسے ہی پتا تھا ابھی بھی بریک لے کر بیٹھی ہی تھی کہ ڈیرنیک پھر سے نازل ہو گیا۔۔۔

"اور بھئی سائیو۔۔۔ ملی کوئی"

اس کی آواز سن کر ایمانے ہاتھوں سے سر اٹھا کر خمش نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

جو واقعی میں اس کو سائیو کرنے کا پکا ارادہ کیے ہوئے تھا۔۔۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ میرا کام نہیں ہیں پھر بھی تم نے مجھے یہاں بیٹھا دیا" وہ اس جانب دیکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں بولی۔۔۔

"مطلب نہیں۔۔۔ ہمسم" وہ اپنے تھوڑی پکڑتے ہوئے خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے بولا۔۔

"تم میرا پیچھا چھوڑنے کے لیے کیا لو گے" ایما نے تنگ آ کر اس سے پوچھا۔۔

"ارے ے تم تو میری دوست ہو۔ تو اس لحاظ سے تمہیں میری مدد کر کے خوش ہونا چاہیے۔" وہ

اس کے ساتھ بڑھی خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مصنوعی افسوس چہرے پر سجاتے ہوئے بولا۔

"پہلی بات۔۔ میں تمہاری دوست نہیں۔۔ دوسری میں جو بھی لڑکی سلیکٹ کرتی ہوں تمہیں وہ پسند

نہیں آتی۔ تیسری بات اگر ایسا ہی چلتا رہا تو مل گئی سیکڑی"

ایما کی بات سن کر اس کے چہرے پر سے مصنوعی افسوس غائب ہوئی۔ اور شیطانی مسکراہٹ واپس

اپنی جگہ پر آئی۔۔

"امم تم انٹرویو سے جان چھڑا سکتی ہو۔۔" وہ سسپینس پھلانے والے انداز میں بولا۔۔

"کیسے؟؟" ایما بے تابانی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔ وہ مسلسل تین دن سے انٹرویو لے

کر فیڈ آپ ہو گئی تھی۔۔

"لیکن تم وعدہ کرو تم منع نہیں کرو گی" سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ چئیر پر ٹیک لگاتے ہوئے لا پرواہی سے

بولا

اس کی بات سن کر ایما مشکوک ہوئی۔۔

"اس طرح نہ دیکھوں۔۔ کوئی غلط کام یا تنگ نہیں کر رہا میں تمہیں۔۔ لیکن اگر تم نہیں چاہتی تو

تمہاری مرضی ہے۔ لیتی رہو انٹرویو"

ڈیر نیک اپنی باتوں سے اسے چاروں جانب سے گھیرے ہوئے تھا۔۔

"آئی تھنک تمہیں میری شرط منظور نہیں۔۔۔ تو میں چلتا ہوں"

اس کو سوچ میں پڑا دیکھ کر ڈیریک چمیر سے اٹھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔
"اوکے۔۔ اوکے منظور ہے"

اس کو جاتے دیکھ کر ایما جلدی سے اس کے سامنے آ کر اسے روکتے ہوئے بولی۔۔۔
ڈیریک کو پہلے ہی پتا تھا کہ وہ مان جائے گی

آخر ڈیریک کوئی کام کرنے کی ڈھان لے اور پھر وہ کام پورا نہ ہو ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔
"دیٹس دی سپیرٹ" وہ خوشی سے ہاتھوں پر تالی مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"اب بتاؤ کیا کرنا ہے مجھے؟؟" جب ڈیریک نے اسے کچھ نہیں بتایا تو مجبوراً ایما کو خود ہی پوچھنا پڑا۔۔۔
"اب سے جان کی سیکڑی کی پوسٹ پر تم سلیکیٹ۔۔۔؟؟؟؟"

یہ وہ بم تھا جس میں ایما کو لگا کہ اب اس کے حواس کام کرنا بند کر دیں گے۔۔۔
لیکن اس کے حواس تو پوری طرح کام کر رہے تھے۔۔۔

مطلب اس کو سہی سنائی دیا۔۔ وہ اسے جلاد کے ہاتھوں مروانے کے پلان کیے ہوئے تھا۔
"کیا!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!" صدمے سے وہ بس یہ ہی کہہ پائی۔۔۔۔۔

آج ہر امپلا سے ایسے خوش تھا جیسے ان کو دوبارہ زندگی مل گئی ہو۔۔۔

ویسے اگر دیکھا جائے تو انہیں دوبارہ زندگی ہی ملنے والا ہی حساب تھا۔ آخر جان جو آج واپس آ گیا تھا
جس کا مطلب تھا ڈیریک سے ان کی جان چھوٹی تھی

جان اپنے آفس میں بیٹھ کر پتا نہیں ڈیر نیک سے کیا باتیں کر رہا تھا۔۔

مگر انہیں اس سے کیا تھا ان کی تو جان خلاصی ہوئی تھی۔۔

ایما پرشانی سے ابھی اپنے کین میں ہی بیٹھی تھی

ڈیر نیک نے اس کو منا کر ہی دم لیا۔ یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا ڈرا دھمکا کر۔۔

اور آج کا اس کا بطور سیکڑی پہلا دن تھا۔ اس نے ڈیر نیک سے پوچھا بھی تھا کہ اسے کیا کام کرنے

ہیں؟؟ جواب میں ڈیر نیک اسے یہ کہتے ہوئے "کہ وہ جان تمہیں خود بتا دیں گا" ریلیکس ہونے کا کہا۔

مطلب کتنا اچھا تھا نا وہ اس کی زندگی عذاب میں ڈال کر ریلیکس ہونے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

آخر تھوڑی دیر بعد اس کو پیغام ملا کہ باس اسے آفس میں بلایا ہے۔۔

وہ خود کو پرسکون کرتے اجازت لیتے اندر داخل ہوئی۔۔

اندر صرف جان تھا جو فائیل پڑھ رہا تھا۔ ڈیر نیک نہیں تھا کسی۔۔

اس کے اندر آنے پر جان نے ایک سرسری مگر گہری نگاہ اس پر ڈالی جو گھبرائی ہوئی تھی۔۔

www.urdu novelsmania.com

"جی سر"

جواب میں جان نے اس کو اپنے بالکل سامنے پڑی چیر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

ایما اس کی چیر کی بجائے دوسری پر بیٹھنے لگی۔۔ مگر جان کی گھوری کی وجہ سے گھبراتے ہوئے واپس

اس کے سامنے والی چیر پر بیٹھ گئی۔۔۔

"تو مس ایما آج کا پہلا دن ہے میری سیکڑی کے طور پر اس لیے میں آپ کو پہلی اور آخر بار آپ کے کرنے والے کام بتا رہا ہوں۔۔۔" جان فائل کو بند کر کے اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

(کہہ تو ایسے رہا کہ اس کے بعد میں کبھی سن ہی نہیں سکتی) ایما نے دل میں اس کو یہ کہا مگر اس کے سامنے صرف سر ہلایا۔۔۔ منہ سے کہہ کر اسے اپنی شامت تھوری بلوانی تھی

"میرے آفس میں آنے سے پہلے آپ یہاں موجود ہوں"

(میں یوں کرتی ہوں۔ گھر ہی نہیں جاتی اسی آفس کو اپنا گھر بنا لیتی ہوں۔۔۔ مسئلہ ہی موقع) اس نے پھر سے دل میں سرٹھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"میں صبح بلیک کافی پیتا ہوں۔۔۔ تو وہ یہاں موجود ہونی چاہیے۔۔۔"

(غلط صبح آتے ہی سب سے پہلے ہمارا خون پیتا ہے) اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

پھر جان اس کو اس کے سارے کام بتاتا گیا اور ایما دل میں اس کو جواب دیتی گئی۔۔۔

مگر اس کے سامنے منہ نیچے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے سر ہلاتی رہی۔۔۔

"مس ایما آپ نے سنا بھی ہے کہ میں نے کیا کہا ہے؟؟"

اس کو ایک ہی زاویے میں بالکل خاموش محسوس کی طرح بیٹھا دیکھ کر جان نے کنفرم کرنا چاہا کہ آیا اس نے کچھ سنا بھی ہے کہ وہ دیواروں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

ایما اس بار بھی کچھ نہیں بولی بس سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

"منہ کھولیں اپنا" ایما نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ جو بری سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

- اسے جان کی دماغی حالت سہی نہیں لگ رہی تھی۔

"میری طرف بعد میں دیکھنا اس وقت جو کہا ہے وہ کریں" ایمانے تابعدار بچوں کی طرح منہ کھولا۔

"زبان باہر نکالیں" اور ایما کو اس وقت یوں لگ رہا تھا جیسے جان میں ڈرنیک کی روح آگئی ہے۔

منہ کھولنے کی وجہ سے آنکھیں بھی اس کی پوری کھل گئی تھی۔ زبان بھی باہر نکالے وہ اب جیسے

جان کے دوسرے حکم کی منتظر تھی۔

جان کو وہ اس وقت اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ اس کو اپنے حواس قیام رکھنا مشکل لگ رہا تھا۔

"امم زبان تو موجود ہے۔ اور ہل بھی سہی رہی ہے۔ تو بولنے میں کیا مسئلہ ہے؟؟؟"

اپنے حواس کو قائم کرتے ہوئے اس نے جیسے ایما پر طنز کیا تھا

"سر آپ نے ہی تو کہا تھا۔ کہ جب تک میں نہ کہوں نہیں بولنا" ایمانے اپنی بڑی بڑی آنکھیں

ٹپٹپاتے ہوئے معصوم سا چہرہ بنا کر بولی۔

اس بار اس نے دل کی بات کو زبان دے ہی دی تھی۔

اور جان کو وہ دن یاد آیا جب اس نے اسے یہ کہا تھا۔ وہ تو یہ بات بھی بھول گیا تھا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں آپ بول سکتی ہیں"

"اوکے۔۔ پر سر ابھی کے لیے میں کیا کروں؟؟؟"

"ابھی کے لیے آپ ایسا کریں کہ گل کی پارٹی کے لیے میرا ڈریس جا کر لے آئیے؟؟؟"

جان دوبارہ فائل کھولتے ہوئے بولا۔

"مگر سر میں.. میں کیسے؟؟" ایما کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے۔ بھلا اسے کیسے جان کی پسند کا پتا ہوگا کہ وہ کیسے ڈریس پہنتا ہے۔۔

"آپ کو ہی کہا ہے۔۔ اب جا سکتی ہیں اب"

ایما اسے کوستے ہوئے ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ دوبارہ جان کی آواز سن کر اسے روکنا پڑا۔۔
 "اور مس ایما کل پارٹی میں مجھے آپ ایسے ڈریسنگ میں نہ دیکھے تو اس لیے اپنے لیے بھی ڈریس لے لیجئے گا"

جان کا اشارہ اس کی ڈارک بلیورنگ کی کھولی سی جرسی اور پیٹ کی جانب تھا۔۔

ایما نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔ اس کا واقعی ہی ایسی ڈریسنگ کرنے کا ارادہ تھا۔۔ بلکل اس نے شروع سے ہی ہر موقع پر ایسی ہی ڈریسنگ کی تھی۔۔

"مس ایما میرے خیال میں کافی دیکھ لیا ہے آپ نے مجھے اب آپ جا سکتی ہیں"

جان فائیل کے صفحے پلٹتے ہوئے بولا۔۔

ایما اس کی بات سن کر بوکھلا گئی اور فوراً سے پہلے باہر نکلی۔۔

"توبہ میری۔۔ لگتا دو آنکھیں سر پر بھی ہیں"

وہ آفس سے نکلنے کے بعد اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے بولی۔۔

وہ ڈیر نیک کی منتیں کر کے اپنے ساتھ لائی تھی۔ کہ وہ جان کے لیے سوٹ سلیکٹ کرنے میں مدد کر

دے۔۔ اس چکر میں اسے آفیشلی ڈیر نیک کو دوست ماننا پڑا تھا۔۔

مگر اسے ساتھ لانے کا فائدہ بھی ہوا کہ اسے زیادہ خوار نہیں ہونا پڑا۔

ایک بلیک رنگ ڈیزن سوٹ اسے پسند آیا جسے بعد میں ڈیرنیک نے بھی اوکے کر دیا۔

"اب کہاں جا رہے ہیں؟؟" ایما جس کا خیال تھا کہ کام ہو گیا تو انہیں اب واپس آفس جانا چاہیے۔

ڈیرنیک کو لیڈس ڈرسنگ کی شاپ میں گھستا دیکھ کر مشکوک لہجے میں بولی۔

"تمہارا ڈریس بھی تو لینا ہے" ڈیرنیک لاپرواہی سے بولتے ہوئے اندر داخل ہونے لگا۔

"میرے پاس ہیں۔ واپس چلو" اس کی یہ بات سن کر وہ جو اندر جانے لگا تھا واپس اس کی جانب

مڑتے ہوئے بولا

"جان نے تمہیں بھی شاپنگ کرنے کا کہا تھا"

"تمہیں سر نے کہا؟؟"

"نہیں میرے شاگردوں نے بتایا" ڈیرنیک مزے سے بولتا اسے کنفیوژ کر گیا

"کون شاگرد؟؟"

"شیطان اور کون" یہ کہہ کر وہ اندر داخل ہو گیا مجبوراً ایما کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔

وہ سیل گرل کو کچھ ہدایتیں دی۔ جس کے جواب میں وہ سر ہلا کر اس کی بات کو سمجھتے ہوئے شاپ کے

اندر کسی چلی گئی۔

ایما نے کچھ نہیں کہا بس کوفت سے اس کی جانب دیکھا اس کا کوئی بھی سوٹ لینے کا ارادہ نہیں تھا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ واپس آئی تو اس کے بازو پر جوڑے تھی۔

"میم آپ یہ رٹانے کر لیں آپ کون سالیں گیں" سیل گرل وہ سارے کپڑے اس کی جانب کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولی۔۔

جبکہ اس دوران ڈیرنیک صوفے پر بیٹھ کر موبائل استعمال کر رہا تھا۔

ایمانے غصے سے اسے دیکھا جو اسے عذاب میں ڈالنے کے بعد خود مزے سے موبائل یوز کر رہا تھا۔ سیل گرل سے کپڑے لے کر چیخ روم کی طرف بڑھ گئی۔

پہلا جمپ سوٹ تھا جو لیور ریڈ کمر کا تھا۔۔ بازوں بھی پورے تھے مطلب سردی کا بھی مسئلہ نہیں تھا ایما کو تو یہ ہی پسند آیا تھا۔

لیکن جب باہر نکلی تو ڈیرنیک نے ایک نظر دیکھتے ہی ریجکٹ کر دیا۔۔ وہ منہ بناتی ہوئی واپس گئی۔۔

دوسرا چیک کیا۔ اب والا بلو کمر کا گھٹنوں تک آتا ٹاپ تھا جس کے بازوں سرے سے تھے ہی نہیں۔۔ یہ تو اس نے خود ہی ریجکٹ کر دیا۔۔ کیونکہ یہ کیری کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

تیسرا پرل کمر کی لمبی سی مکھی تھی جس کے ایک سائیڈ پر بہت لمبا کٹ تھا اور گلا بھی ڈیپ تھا۔۔ "نوپ اس کا تو کمر ہی عجیب ہے" واہ کیا کمنٹ تھا ڈیرنیک کا۔

"چھوٹا ڈریس بلیک کمر کا لونگ ٹیل فراک تھا۔ جس کے بازوں بھی پورے تھے۔

"واہ یہ بیسٹ ہے۔۔" ڈیرنیک خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

"تم یہاں رکو میں آیا" ایما جب چیخ کر کے واپس آئی تو ڈیرنیک سوٹ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے بولا

اففف کھی اس ڈریس کی وجر سے میں گر گئی تو۔۔

ایمانے تصویر میں خود کو پارٹی میں کرتے دیکھا اور پارٹی میں۔ موجود سارے اس پر ہنس رہے تھے
"بھاوووووو" اس کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر ڈیر نیک نے اس کو ڈرایا۔

ایمانے ڈر کر ایک ہاتھ دل پر رکھا۔ اس کے بھاؤ نے واقعی اس کی جان نکال دی تھی۔
"یو آر سچ آڈیول"۔۔

"اٹس ہونز فارمی" اس نے بھی جواب میں سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے آنر و اصول کیا۔۔۔
"اففف مین یو آر امپاسبل"

ایمانے کو کہہ کر پے مینٹ کرنے جانے لگی۔۔
"کہاں"

"پے مینٹ کرنے جا رہی ہوں" ایمائیگ سے والٹ نکالتے ہوئے مصروف انداز میں بولی۔

"پے مینٹ کر دی ہے۔۔ اب چلو" اس کو باہر جانب ہاتھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔
"میں خود بھی پے کر سکتی تھی۔" وہ ناراض لہجے میں بولی۔

"اوہ پریشان نہ ہو۔ میں بھی کسی پر ادھار نہیں رکھتا۔ بدلے تم مجھے جو چاہے کھلا سکتی ہو" واہ کتنا سخی
تھانا وہ۔۔

"زہر نہ کھلا دو؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"نہیں میں جھوٹا نہیں کھاتا" وہ منہ بنا کر بولا۔۔

ڈیر نیک سے جیتنا آسان تھوری تھا۔۔

"یہ مجھے دو۔" ایما سے جب کوئی جواب نہ بن پایا تو غصے سے اس کے ہاتھ سے شاپر کھینچے ہوئے وہ مال سے باہر نکل آئی۔

"آؤ گاڑی میں بیٹھو۔" وہ ٹیکسی روکنے کا سوچ رہی تھی جب ڈیر نیک گاڑی اس کے پاس روکتے ہوئے بولا۔۔

ایما کا اس کے ساتھ جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیے وہ نہ تو گاڑی میں بیٹھی اور نہ ہی اس کی جانب دیکھا۔۔

اسی طرح سینے پر ہاتھ باندھے سامنے سڑک کی طرف دیکھتی رہی۔۔

"اگر تم لیٹ ہوئی تو جان تمہیں ہی بولے گا مجھے کیا۔۔" وہ لا پرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے گاڑی موڑنے ہی لگا تھا کہ ایما اسی وقت گاڑی میں بیٹھی اور اپنی ساری بھڑاس گاڑی کے دروازے پر نکالی۔۔

"اوے اوے اوے جو کہنا ہے مجھے کہوں میرے بے بی پر کیوں غصہ نکلا رہی ہو۔" ڈیر نیک گاڑی کے ڈیش بورڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔

کوئی لڑکی تمہاری بے بی بن بھی نہیں سکتی۔۔

ایما نے یہ بات دماغ میں سوچی

شکر تھا کہ راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔۔

ایما کا دل کر رہا تھا کہ اپنا سر پھاڑ لے۔۔

وہ پارٹی کے لیے تیار ہونے لگی تھی کہ جب جان کا فون آیا۔۔

"مس ایما کیا آپ نے مجھے لیڈی ڈریسنگ کرتے دیکھا ہے کبھی؟؟"

"جی۔۔۔ میں نے۔۔۔ نو سر" ایما کو سمجھ نہیں آئی کہ اس نے یہ سوال کیوں پوچھا تھا۔۔

"تو پھر اس بلیک فراک کا مقصد؟؟"

جان کی بات سن کر اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔۔

اس نے جلدی سے وہ بیگ کھولا جس میں اس کا ڈریس تھا۔۔

اور پھر وہی ہوا جس کا اس کو ڈر تھا۔ وہاں جان کے لیے جو سوٹ لیا تھا وہ پڑا تھا۔۔ بیگ کا برینڈ وہی تھا

جس میں اس کا ڈریس آیا تھا۔ ایما کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ یہ کام کس کا ہے۔۔

"ڈیر نیک۔۔۔"

پھر اس نے جان کو ڈریس ایکسچینج ہونے کا بتایا تو جواب میں نیا آڈر ملا کہ اس کا ڈریس لے کر اس کے

www.urdu novels mania.com

پینٹ ہاؤس پہنچے۔۔

اس لیے اب وہ اس کے پینٹ ہاؤس کے دروازے پر کھڑی ایک ہاتھ میں بیگ پکڑے دروازہ کھلنے کا

انتظار کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا۔۔

ایما نے نظر اٹھا کر جب دروازہ کھلنے والے کو دیکھا۔ تو اس نے جلدی سے اپنی پلکوں کی جھالر نیچے کر لی

۔۔

آنے والا جان تھا جو اس وقت جان شرٹ لیس تھا۔۔ اس کے بوڑھی کے مسل بھی نمایاں ہو رہے تھا۔

ایمانے نظر اس لیے نیچے نہیں کی تھی کہ اسے شرم آرہی تھی بلکہ اس لیے کہ اس کو ڈر تھا کہ اگر اس کی نظر مستقل جان کی طرف رہی تو اسے جان سے کوئی نیا طعنہ سننے کو ملے گا۔۔

اس کو اندر آنے کا راستہ دینے کے لیے وہ ایک طرف ہوا۔۔

ایمانے جھجکتے ہوئے اندر آئی۔۔

"یہ لیں" ایمانے اس کی جانب کرتے ہوئے جھکے سر کے ساتھ بولی۔۔

اس کی نظریں اپنے پاؤں کی طرف تھی

"ہممم" جان بغور اس کا جھکے ہوئے سر کی جانب دیکھتے ہوئے اس سے بیگ پکڑا۔۔

"ایسا ہے کہ آپ اس کمرے میں جا کر چیخ کر لیں۔۔ میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا"

جان اس کے پشت کی جانب موجود کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

اس کے جاتے ہی ایمانے تب کار کا سانس اب لیا تھا۔۔

اب جب وہ تھوڑا ریلکس ہوئی تو اس نے آس پاس کا جائزہ لیا۔۔

پینٹ ہاؤس کافی کشادہ تھا۔۔ ایک طرف کچن تھا اس کے پاس کی ڈانگ اور تین کمرے تھے

پورے پینٹ ہاؤس پر وائٹ پینٹ تھا۔ وہ خود جس صوفے پر بیٹھی تھی اس کے بالکل سامنے ایک

لارج سائز LED تھی۔۔

بلاشبہ پینٹ ہاؤس بہت شاندار تھا۔۔

"امیروں کی زندگی۔۔۔"

وہ پیٹ ہاؤس پر کیمٹ کرتے ہوئے جان کے بتائے ہوئے کمرے کی جانب چل پڑی۔۔۔ تاکہ چیخ کر سکے۔۔۔۔۔

"یہ کیا؟؟"

وہ لوگ گاڑی کے پاس پہنچے ہی تھے جب گاڑی کی چابی سے لوک کھولتے جان کی نظر ایما کھلے پاؤں کی طرف گی۔۔۔

"شوز ہیں" ایما نے اس کی نظر اپنے شوز کی طرف محسوس کرتے ہوئے سادگی سے جواب دیا۔۔۔ بلیک لونگ ٹیل فراق۔ بالوں کو جوڑے میں باندھے جس میں اس کچھ لیٹیں منکل کر اس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھے۔ چہرہ میک آپ سے عاری تھا۔ وہ بلاشبہ اس سادگی میں بھی بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن۔ اس کی ساری تیاری کو وہ وایٹ سپورٹ شوز بہت اوکوارد لک دے رہے تھے۔۔۔ "سیریلی مس ایما۔۔ سپورٹ شوز" جان طنزیہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ "جی سر۔۔ سپورٹ شوز۔۔ مجھے یہی پہننے کی عادت ہے۔۔۔ اوپر سے دیکھیں ناسردی کتنی ہے۔۔۔ ایسے مجھے سردی میں نہیں لگے گی۔۔" ایما نے اس کی مختصر بات کا تفصیلی جواب دیا۔۔۔

اب کی بار وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔ بس پر سوچ نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔
ایمانے بھی شکر ادا کیا کہ جان نے جلد ہی اس کی جان خلاصی کر دیا۔۔۔ اس کے ساتھ والی گاڑی کی سیٹ
سنبھال لی۔۔۔

لاہور پاکستان۔۔۔

تین سالوں بعد وہ یہاں آیا تھا۔۔۔ اس حویلی جہاں اس کا بچپن گزرا تھا۔۔۔ جہاں اس کے لاڈ اٹھائے
گئے۔۔۔ جہاں اس کی ہر فرمائش اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی پوری کر دی جاتی۔۔۔ وہ یہاں سب
کی آنکھوں کا تار رہا تھا۔۔۔

آج وہی اسے غمیروں کی طرح ڈرانگ روم میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔ کتنا عجیب تھا نا۔۔۔
کہ کچھ پل پہلے ہی آپ آسمان پر تھے اور پتا ہی نہ چلا پل جھپکتے ہی آپ زمین پر آ گئے۔۔۔
ملازم چاے وغیرہ رکھ کر جا چکا تھا۔۔۔ لیکن اس نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔۔
بس خاموشی سے سامنے پڑی بندوق کی طرف دیکھی گیا۔۔۔

بچپن کی یادیں پھر سے تازہ ہو رہی تھی۔۔۔

"دادی۔۔۔ می بھی۔۔۔ ڈش ڈش کرے گا۔۔۔" (داجی میں بھی ڈش ڈش کرو گا..)

ایک تین سال کا کیٹو سا بچا اپنے دی جی کے بازو کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ہلاتے
ہوئے اپنی توتلی زبان میں فرمائش کر رہا تھا۔۔۔

داجی جو اس وقت بلال کے ساتھ (آہل کے ابو) حویلی کے لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔ جب وہ وہاں آتا تھا۔۔

"دو گندے ہوتے ہیں؟" (جو گندا ہوتے ہیں) اس نے اپنے چھوٹی ناک چھڑا کر سمجھداری سے سے جواب دیا۔۔

جبکہ بلال صاحب ان دنوں دادا پوتے کی ویڈیو بنانے لگ گئے تھے۔۔

"اوہ تو توں گندے ہے؟" حاجی اس کے گال پیار سے کھینچ کر بولے تھے۔۔

"وہ دو میرے ڈول کو مد سے لے کر دائے گا۔۔۔ پھر میں اوتھے۔ ڈش ڈش کروں دا۔۔۔ بٹل ویسے جیسے کل وہ تہ تی میں آنتل گندے انکل کو کر رہے تھے"

اس کی پوری بات سن کر بلال صاحب جو مزے سے ویڈیو بنا رہے تھے سٹیٹا کر سیدھے ہوئے۔۔۔ جبکہ
داجی بھی چونکے تھے۔۔۔

"اور یہ آپ نے کہاں دیکھا؟؟" اب کہ انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ انہیں اس طرح کی کیا کوئی بھی فلم پسند نہیں تھی۔۔

"بابا کے ساتھ" وہ تو مزے سے جواب دے کر فارغ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر بلال صاحب کی شامت آگئی تھی۔۔۔۔

اور پھر بلال صاحب کی جو داجی سے کلاس ہوئی تھی وہ بھی اس ویڈیو میں سیو ہوئی تھی۔
 پھر جب یہ ویڈیو اس نے ہوش سنبھالنے کے بعد بلال صاحب اپنا حصہ ایڈیٹ کر کے دیکھائی تھی۔ تو
 اسے کتنا عجیب لگا تھا کتنا چھڑا تھا۔۔۔ بلکہ بلال صاحب تو اکثر اسے چھڑتے بھی تھے۔۔۔ وہ تو بعد میں
 داجی نے پوری ویڈیو دیکھائی تو پھر وہ خود بلال صاحب کو چھڑتا تھا۔۔۔ گھر میں وہ سب سے زیادہ بی اماں
 اور بلال صاحب کے ہی قریب تھا۔۔۔

داجی تھوڑے سخت طبیعت کے مالک تھے۔ اس وجہ وہ ان کے سامنے زرہ سنبھل کر رہتا تھا۔۔۔
 پچھلی باتیں سوچتے ہوئے ایک ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔۔۔
 داجی کے اندر آتے ہی وہ دوبار سنجیدہ ہو گیا

داجی کے پیچھے عافیہ بی بی داجی کی بہن جو شادی کے مختصر عرصے میں اپنی بدحاضی اور تیز زبان کے
 بعض اپنے دو بیٹوں سمت واپس اپنے میکے آگئی۔ وہ بھی تھی۔۔۔
 ان کو یہاں دیکھ کر آہل کونا گواہی ہوئی۔۔۔
 آہل ان کے آتے ہی احترامِ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔

"بیٹھو"

اس کو واپس بیٹھنے کا کہتے ہوئے وہ خود بھی بیٹھ چکے تھے۔۔۔ جبکہ عافیہ بی بی بھی ان کے ساتھ والے
 صوفے پر جگہ سنبھال چکی تھی۔۔۔۔

آہل کوان کی فطرت کا اچھی طرح پتا تھا کہ وہ ایک کی دولگاتی ہیں۔۔۔ اور تو اور اسے اس بات کا بھی پرکا یقین تھا کہ اُنہوں نے ہی داجی سے کچھ ایسا کہا ہونا ہے جس کی وجہ سے وہ ان سے اتنے بدگمان ہو چکے ہیں۔۔

"کیسے آنا ہوا بر خوردار۔۔" کیسا بے گانہ لہجہ تھا۔۔۔

"میں نے آئی جان سے بات کر لی ہے۔۔۔ وہ رخصتی کے لیے راضی ہیں" اس نے ان نے بھی بے گانہ لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے بنا کسی تمسید باندھے جو بات کرنی تھی وہی کی۔۔ اس کی بات سن کر داجی بھی چونکے تھے لیکن ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی۔۔ عافیہ بی بی بول پڑی۔۔

"کی کیا ہے تو آؤ کے وہ آنکھوں ویکھیں مکھی نکلنے نوں تیار اے۔۔۔" ان کے لیے یہ بات حضم کرنا مشکل ہو رہی تھی۔۔ کہ رخسار بیگم اتنے جلدی رخصتی کے لیے تیار ہوگی۔۔ وہ تو ان کی طرف سے خلاص کے نوٹس کی امید میں تھی۔۔۔ داجی کوان کا انداز پسند نہیں آیا لیکن سوال ان کا بھی وہی تھا۔۔

"باقی کے معاملات آپ خود ان سے تہ کر لیجیے گا" عافیہ بی بی کے سوال جواب دینا اس نے ضروری نہیں سمجھا۔۔

اپنے سوال کا نظر انداز ہونا انہیں آگ بگولہ کر گیا۔۔ اس سے پہلے کو۔ وہ پھر سے اپنے زبان سے زہر لیے تیر نکالتی داجی بول پڑے۔۔

"ہمم ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ لیکن تمہیں ہماری شرائط یاد ہے نا؟؟ اس حویلی میں ہمارے ساتھ رہنے کی۔۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے وہ اپنے ازالی سخت اور مغرور اندر میں بولے تھے۔
 "جی داجی۔۔۔ اچھی طرح یاد ہیں" وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔
 ان دونوں کی باتوں کے دوران عافیہ بی بی تو بس ہونک بنی ان کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
 ان کو اپنا نظر انداز ہونا بھی بڑا گراں گزرا تھا۔۔۔
 آہل داجی سے اجازت لے کر بی جان اور باقی گھر والوں سے ملنے جا چکا تھا۔۔۔

"سر ہم یہاں کیوں آئے ہیں... "جان کو گاڑی شاپنگ مال کے آگے روکتے دیکھ کر اس نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔
 جان نے کوئی بھی جواب دیئے بغیر گاڑی سے اترا اور اسے بھی گاڑی سے اترنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود اندر داخل ہوا۔۔۔

مجبوراً ایما بھی جلدی سے گاڑی سے نکل کر اس کے پیچھے ہوئی۔۔۔

"سر ہمیں پارٹی سے لیٹ نہیں ہو رہا۔۔۔" ایما بڑی مشکل سے اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
 "نہیں۔" اب کی بار شکر ہے جواب تو آیا تھا۔۔۔

جان کے ساتھ چلنے کی کوشش کرنے میں اس کا سانس پھول گیا تھا مگر پھر بھی وہ اس کے برابر چلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ یکدم اس کو اپنا ہاتھ کسی مضبوط مگر نرم گرفت میں محسوس ہوا۔ چونک کر اس نے اپنے ہاتھ پکڑنے والے شخص کی جانب دیکھا۔۔۔ جہاں جان سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑے لیڈر شوز شاپ میں داخل ہوا تھا۔۔۔

ایما بھی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی اتنی تیز کہ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں موجود سب لوگ اس کے دل کی دھڑکن سن رہے ہو۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ اس نے پہلے کبھی کسی مرد سے ہاتھ نہیں ملا یا لیکن کسی کہ بھی ہاتھ ملانے سے اس کو ایسی فیلنگ کبھی نہیں آئی جیسے جان کے پکڑنے سے آئی تھی۔۔۔

جان اس کو بیٹھا کر خود سینڈل دیکھنے لگا جبکہ ایما ابھی بھی اسی احساس میں گم تھی۔۔۔

دل بار بار یہ خواہش کر رہا تھا کہ جان پھر سے اس کا ہاتھ تھام لے اور کبھی نہ چھوڑے۔

(بس کرو ایما بوس ہیں وہ تمہارے۔۔۔ تم کہاں اور وہ کہاں) بڑی مشکل سے اس نے اپنے دل کو ڈبے ہوئے جان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

جو اس سے سائز پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے سیل بواے پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ایما کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایما کو لگا کہ وہ اس سوٹ میں عجیب لگ رہی ہے اس لیے وہ اسے دیکھ کر ہنس رہا ہے۔۔۔

"ٹرائے کرو" جان سیل بوائے کے ہاتھ میں موجود نازک اور نفیس سے بلیک ہیل والے سینڈل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔

"بٹ میں نہیں کبھی ہیل نہیں پہنی۔۔" جان کی بات سن کر ایما کے توطوطے کی اڑ گے تھے۔

وہ تصویر میں خود کو یہ سنڈل پہن کر ملنگوں کی طرح چلتا دیکھ رہی تھی۔۔

"میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔۔" اب کی بار وہ سختی سے بولا۔۔

مجبوراً منہ بسورتے ہوئے اس کو ماننے ہی بنی۔۔

"میم میں ہیلپ کروں۔۔۔۔۔" سیل مین سنڈل اس کے پاؤں کے پاس کرتے ہوئے بولا۔۔

"اس کے ہاتھ ہیں" ایما کے بولنے سے پہلے جان سرد مہری سے اسے ٹوکا۔

سیلر بوائے اس کے بعد نہیں بولا۔۔ بس سنڈل اس کے پاؤں کے قریب رکھ کے ایک طرف ہو گیا۔۔۔۔۔

"پرفیکٹ۔۔ اب زرہ چل کر دیکھو۔۔۔" اس کے پاؤں میں وہ سینڈل واقعی بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔

www.urdu novelsmania.com

ایما ڈرتے ہوئی کھڑی ہوئی اور ایک دو قدم چل کر اس کی بس ہو گئی۔۔

ایک تو ہیل۔۔ وہ بھی پہلے بار پہنی۔۔ دوسرا فلوار پر ٹانگ لگی تھی۔۔ جس پر پاؤں بار بار سلب ہو رہا تھا۔۔۔

"میں گر جاؤں گی اس میں۔۔" ایما دوبارہ صوفے پر بیٹھ کر اس کی جانب دیکھتے روہان سے منہ بنا کر بولی۔

۔ جو کریڈٹ کارڈ سے پے مینٹ کر رہا تھا۔۔

"نہیں گرتی۔۔۔" جان اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کرتے ہوئے بولا۔

"میں گرجاؤں گی۔۔۔ مجھے پتا ہے نا۔۔۔" وہ دوسری بار سلسپ ہوتی بچی تھی۔۔۔ اگر جان نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو اس نے واقعی ہی گرجا نا تھا۔۔۔

"میں ہوں نا" وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ لگا کر بولا۔۔۔۔۔

وودنوں سے وقت رونٹک کپل کی طرح چل رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد ایسا کچھ نہیں بولی۔۔۔ ہاں لیکن گرنے کا خدشہ اسے دوبارہ نہیں ہوا۔۔۔ پتا نہی کیوں اس کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے واقعی جان اس کو گرنے نہیں دے گا۔۔۔

پارٹی شروع ہو چکی تھی۔۔۔ پارٹی کا انتظام ولا کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔ پول کے پاس ہی ڈیک۔۔۔ اور ڈانس فلور۔۔۔ ایک طرف بیٹھنے کا انتظار تھا۔۔۔ دوسری طرف کھانے کا۔۔۔ لایٹ سامیوزک اور ڈیکوریشن بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

ڈیرٹیک کب کا وہاں آچکا تھا۔۔۔ لیکن نہ جان وہاں تھا نہ ہی ایسا۔۔۔ وہ اب تک بڑی شرف سے کسی کو تنگ کیے بغیر کھڑا۔۔۔۔۔

"یار کوئی پاٹرن ہی نہیں میرے ساتھ۔۔۔ ایسا بھی نہیں ورنہ اس کو ہی بنا لیتا" ابھی وہ بورہوتے یہی بات سوچ رہا تھا کہ اس کی نظر ایک لڑکی کی پشت پر گئی جس کے گولڈن چھوٹے گردن تک آتے بال سلیقے سے سیٹ تھے۔۔۔ وہ اکیلی ہی ایک طرف کھڑی تھی اور شاید ڈرنک کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔۔۔

"واہ۔۔۔ پہلے کیوں نہیں نظر پڑی" اس نے اپنا گرے کوٹ سہی کیا اور پاس سے گرتے ہوئے ویسٹر سے دو گلاس پکڑ کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"ہہسم۔۔۔۔۔" اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس نے گلہ کھنکارا۔
وہ لڑکی مڑی۔۔۔ اور اس پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں غصہ بلکھورے لینے لگا۔
"تہسم"

اس دیکھتے ہی ویرنیک نے بڑے نامحسوس انداز میں ہاتھ میں پکڑے گلاس ویٹر کو واپس پکڑا دیے تھے۔۔۔ پھر اس لڑکی کے ہاتھ میں دیکھا کہ اس نے کیا پکڑا ہے۔۔ اس کے ہاتھ میں موبائیل تھا۔۔۔۔۔ مطلب مدان صاف تھا۔۔

"جی میں ۔۔۔ نام تو یاد ہی ہوگا۔۔۔ ڈیر اویو۔۔۔" اگر اسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا تو دوسری طرف اسے دیکھتے ہی ڈیر نیک کی سبز آنکھیں ہیرے کی طرح جگمگا اٹھی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے نخوت سے بولی۔۔۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ یہاں ایک بلا آگئی ہے جس کے سر پر سانپ ہیں۔۔۔ تم دیکھا ہے کہیٰ اسے " وہ شرارت سے اس کو پچھلے ملاقات کا حوالہ دے رہا تھا۔۔

اس کی بات سن کر اولیویا نے غصے اپنے مھٹیاں بھیجنے لگی تھی۔۔۔
بھلا کیسے وہ بھول سکتی تھی اس دن کو۔۔۔ گھر جانے کے بعد کتنے دیر شیشے میں اپنے بال دیکھتی رہی تھی
کہ آیا واقعی ایسے لگتے ہیں اس کے بال۔۔۔۔ اسی وجہ سے تو اس نے اپنے بال شورٹ کرواے
تھے۔۔۔ اور اب وہ پھر وہی سب۔۔۔

"ہاں میرے سامنے ہی کھڑا ہے۔۔۔ بلکہ اس کے سر سے ہی نہیں زبان، ناک، آنکھ ہر جگہ ہی سانپ ہیں" ترخ کر جواب آیا تھا۔

"ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔" اولیویا نے ناگواری سے اسے ہستے ہوئے دیکھا اس کا بس نے چل رہا تھا۔ کہ وہ واقعی سانپ لاکر اس کے منہ میں ڈال دے۔۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے ؟؟" جان کی سنجیدہ آواز سن کر وہ دونوں ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے ۔۔۔
 "اوام جی ۔۔ یہ میس سائی کو ہے ؟؟؟" جان کے ساتھ گھبرائی سی کھڑی ایما پر نظر پڑتے ہی ڈیر نیک خوشی سے پر جوش انداز میں بولا ۔۔۔

"ڈیر نیک !! تم مس اولیویا سے کیا کہا ؟؟" جان اولیویا کے چہرے پر چھائی بے ناگواری نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ اس لیے ڈیر نیک کے سوال نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اپنا سوال پوچھا۔۔۔

"میں تو جسٹ تعریف کی تھی۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر مزے سے بولا۔۔

اس کی تعریف کیسی ہوتی ہے اس بات کا جان کو اچھی طرح پتا تھا۔ -

"ڈیر نیک یہ وہی نئی ماڈل ہے جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا۔" "جان دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا۔۔۔"

”مطلب میرے ساتھ جو ماڈل ہے وہ یہ ہے۔۔۔ یس ڈیر نیک کی تو خوشی سے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔۔۔

"نووے میں اس کے ساتھ کام۔۔ نہیں بلکل نہیں کر سکتی"۔ ایویا نے فوراً انکار کیا۔۔

"اگیر مینٹ سائین ہیں۔۔۔ اب تم منع نہیں کر سکتی۔۔۔" جان اسے ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا چھوڑوں سب۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اس لڑکے کو لڑکی کیسے بنایا؟" ڈیرنیک اور اس کے عجیب سوال۔۔۔

"ڈیر نیک تم جیسے آفس میں لڑکے کو لڑکی بنا لیتے ہو۔۔۔ تو تمہیں تو پھر سب پتا ہو گا نا۔۔" ایما بار بار اس کے اس طرح کہنے سے تنگ آ کر بولی۔۔

ایک تو پہلے ہی اسی ہیل اور ڈریس کی وجہ سے عجیب لگ رہا تھا۔
"تم سب لوگ باتیں کرو میں ابھی آتا ہوں۔۔"

جان جعفر صاحب اور شازیہ بیگم کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔

"آپ وہی ہونا جس نے اس دن ہوٹل میں اس کی طبیعت صاف کی تھی" ایما ڈیرنیک کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اولیویا کی طرف اشتیاق سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ڈیرنیک نے منہ ٹیٹھرا کیا۔۔۔

"ہاں۔۔ بس سوچ رہی ہوں اس وقت وائسن کی جگہ تیزاب ہوتا تو وہ پھنک دیتی۔"

"واہ۔۔ تم دونوں ہی وہ عظیم ہستیاں ہوں جنہوں نے پہلی ہی ملاقات میں ڈیر نیک پر کچھ پھکنے کا شرف حاصل کیا۔۔ ایک نے کوئی پھینکی۔۔ وہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ کافی ٹھنڈی تھی۔۔ ورنہ میرا یہ حسین چہرہ خراب ہو چکا ہوتا تھا۔۔ اور دوسری محترمہ۔۔ نے تو واین کی پوری بوتل قسطوں میں پھینکی تھی۔۔ اب وہ دنوں ہستیاں میرا شکریہ ادا کرنے کی بجائے مجھ پر ہنس رہی ہیں۔۔۔ کیا وقت آگیا ہے"

ڈیر نیک لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ ہلاہلا کر پوری تقریر ہی کر ڈالی۔۔

وہ دونوں پہلے تو حیرت سے اس کا لڑاکا انداز دیکھتی رہی پھر ہسنے لگی۔۔۔

"جو بھی ہے۔۔۔ لیکن دل کا بہت اچھا ہے۔۔۔" ایما نے اپنے ساتھ کھڑی اولیویا سے سرگوشی میں

اس کی تعریف کی جسے سن کر اس نے منہ بنایا۔۔۔ مطلب صاف وہ ایما کی بات پر ایگری نہیں تھی۔۔

"آہہہہ۔۔۔ فائنلی کسی نے تو مجھے پہچانا۔۔۔۔۔ اس لیے تو تم مجھے اچھی لگتی ہو۔۔۔ مگر ڈیر تعریف کرنے ہے تو کھل کر کرو۔۔۔"

ڈیر نیک ڈرامائی انداز میں جھومتے ہوئے بولا۔۔۔

بھلا ڈیر نیک سے کوئی چیز چھپی جاسکتی ہے۔۔

"مجھے آپ سب کی توجہ چاہیے۔۔۔۔۔" جعفر صاحب مانک پر بولے۔۔۔ جس سے سارے ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

"آج کی شام میں ہمارا ساتھ دینے کا بہت شکریہ۔۔۔ یہ پارٹی ایک تو ہم نے اس ڈیل کو حاصل کرنے

کی خوشی میں رکھی ہے۔۔۔۔۔ جو جان نے بلیک سٹار گروپ آف انڈسٹری سے کی ساتھ کی ہے۔۔۔

اور دوسری کہ میرا دوسرا بیٹا۔۔۔ خان جعفر بھی اب سے آفس جو ان کر رہا ہے۔۔۔"

وہ خان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے فخر سے بولے۔۔۔ ان کی دوسری

طرف جان کھڑا بے زار سا چہرہ بنا کھڑا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سارے رفراشمنٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

ڈیر نیک پتا نہیں کہاں غایب ہو گیا تھا۔ - اولیویا بھی جان کے جانے بعد تھوڑی دیر بعد وہاں سے چلی کی گی۔ -

بچی ایما۔۔ جسے آج پتلا لگا تھا کہ اس کا دوست حنان اس کے باس کا ہی بھائی ہے۔۔۔
یہ بہت اس کے لیے شوکنگ تھی۔۔۔

"ایما۔۔۔!!!" وہ ایک کونے میں بیٹھے تھی۔۔۔ اس نے زیادہ چلنے سے پرہیز ہی کیا تھا۔۔۔
ابھی یہی بات سوچ ہی تھی کہ جانی پہچانی آواز سن کر سامنے دیکھا جہان خان کھڑا تھا۔۔۔
اوامانی گاڈ۔۔۔ یار تم بالکل ڈفرنٹ لگ رہی ہو۔۔۔ پہچانی ہی جا رہی۔۔۔۔۔"

"جان سر۔۔۔ تمہارے؟؟؟" اس کا سوال سن کر خان کے چہرے پر چھائی خوشگواہی جو اسے دیکھ کر آئی تھی وہ غایب ہو گئی اور اس کی جگہ ناگواہی لے لی۔۔

"بھائی ہے۔۔۔ سوتیلہ بھائی۔۔۔" وہ آہستہ آواز میں بولا۔۔۔ اس نے آنکھیں نیچے کر کے بتایا۔۔۔ اور لمحہ بھی حتی الامکان نورمل رکھا۔۔۔

اگر وہ ایسا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا تو وہ دیکھ لیتی کہ جان کے ذکر سے اس کی آنکھوں میں کیسا زہر سا اتر اٹھا۔۔

"سواس کا مطلب میرے باس تمہارے بھائی ہیں۔۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔"

ایسا اس کے ناگواری کو محسوس کیے بغیر آکسائیڈ انداز میں بولی۔۔

"تم۔۔ جان کے آفس میں کام کرتی ہو؟؟؟" خان کے لیے یہ انکشاف حیرت انگیز تھا۔۔

"ہاں۔۔۔ سر۔" اس کی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی شازیہ وہاں آگئی۔۔۔

"اوہ۔ ہانی ڈانگ تم یہاں ہو۔ آؤ میرے ساتھ مجھے آپ کو کسی سے ملاوانا ہے" وہ ایما کو سر اے سے نظر انداز کر کے اس کو اپنے ساتھ لے گی۔۔۔

ایما کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ انہوں نے جان کر حنان کو اس کے پاس سے ہٹایا ہے۔۔

"میں بھی نکلتی ہو" ایما جب اکیلے بیٹھ کر بور ہوگی تو جانے کے ارادے سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔

"سر پہلے پوچھ لوں۔۔۔۔" وہ اپنے جگہ سے اٹھ کر جان کو تلاش کرنے لگی۔۔

بلا آخر اس کی نظر تھوڑے دور کھڑے جان پر پڑی جو ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرا سے

گلاس پکڑے بڑی توجہ سے اپنے سامنے کھڑا آدمی کی بات سن رہا تھا۔۔

وہ اگر ایک نظر سامنے اٹھتا تو اس کی نظر سیدھا ایما پر جاتی۔۔

"بلیک بیوٹی۔۔۔" وہ جان کے پاس جانے ہی لگی تھی کہ اسی وقت کوئی اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔

وہ کوئی 33 کی عمر کا آدمی تھا۔۔ کالی آنکھیں۔ کالی گھڑی۔۔۔ کالے بوٹ۔۔۔ کالے بال۔۔۔ وہ دیکھنے میں بڑی شاندار شخصیت کا ملک لگ رہا تھا۔۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس نے سب کچھ

اس نے کالا پہنا ہوا تھا

ایما کو اس کے پاس آ جانے سے خوف سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"واٹ یور گڈ نیم" وہ سیدھے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"ای۔۔ ایما" اس نے اٹکتے ہوئے بڑی مشکل سے اپنا نام مکمل کیا۔۔

"سوایما میرا نام دلان ہی ہے۔۔" ایما نے کچھ نہیں کہا بس ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی اور سائیڈ سے ہو کر جانی لگی کہ وہ پھر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔۔

"سوایما۔۔ میرے ساتھ ڈانس کریں گی!!!" وہ اپنا ایک ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔
ایما جس کا دل کر رہا تھا کہ وہ بس کسی طرح اس کی نظروں کے سامنے سے ہٹ جائے اس کی ڈانس کی آفر سن کر پریشان ہوگی۔۔

"elleestàmoimreDylan"

اس کے جواب دینے سے پہلے جان وہاں آیا اور اس کے کندھے کو اپنے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے بڑے چبتے ہوئے لہجے میں اُس آدمی سے گویا ہوا۔۔

ایما کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی سوائے اس سے اُس آدمی کا نام Dylan تھا۔۔ کیونکہ وہ کسی اور زبان میں بولا تھا۔۔

اس نے آدمی نے مسکراتے ہوئے ان کو جانے کا راستہ دیا۔ لیکن یہ مسکراہٹ صرف ہونٹوں تک تھی۔۔ آنکھوں میں اس سے کے پراسراریت تھی۔۔

جان اس کو لے کر ڈانس فلور پر لے آیا جہاں پہلے سے دوسرے جوڑے لایٹ کپل ڈانس کر رہے تھے۔۔۔

جان نے اپنے ہاتھ اس کی نازک کمر پر رکھ کر ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔
اگر ایما بروقت اس کے سینے پر ہاتھ نہ رکھتی تو اس نے سیدھا جان کے سینے ٹکڑا دیا۔۔

اب کہ جان نے اس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا اور دوسرے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر آہستہ آہستہ سٹپ لے رہا تھا۔۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟؟" جان ایسا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سلگتے لہجے میں بولا۔۔

"کچھ خاص نہیں۔" ایما نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔۔۔

جان نے یکدم اس کے ہاتھ پر اپنے گرفت مضبوط کی اتنی کہ ایما کو درد ہونے لگا تھا۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔؟" وہ سرد مہری سے بولا۔۔

"وہ نام پوچھ رہا تھا۔۔۔ اور ڈانس کی آفر کر رہا تھا۔" اس کا یہ انداز دیکھ کر ایما کو اس سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

جان کی پکڑ اس کے ہاتھ پر اور مضبوط ہوئی۔۔ اتنی کہ درد کی وجہ سے اس کے آنکھوں میں نمی آگئی۔۔

"سرپلیز۔۔۔۔۔" ایما کی گلوگیز آواز سن کر وہ ہوش میں آیا۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے وہاں سے نکلتا۔

اس کے اس طرح جھٹکا دینے سے اس نے بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے روکا تھا۔۔

ڈیرنیک کھانے سے انصاف کر رہا تھا۔۔ اس کا ہاتھ اور منہ مصروف تھے لیکن۔۔ شطانی دماغ اور

آنکھیں ادھر ادھر دیکھ کر جیسے اپنے شکار کی تلاش میں تھیں۔۔

سب اس وقت کچھ نہ کچھ کھا ہی رہے تھے۔۔ یا کچھ صرف ہاتھ میں واہن پکڑے باتیں کرنے میں

مصروف تھے۔۔۔

اچانک اس کی آنکھوں میں مخصوص چمک آئی۔۔۔ وہ چمک جوشکار ملنے کی خوشی میں اس کی آنکھوں میں آتی ہے۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔۔۔

"چلو یار تمہیں کوئی بہت مس کر رہا اور تمہارے دیدار کے لیے ترپ رہا ہے۔۔۔" وہ شیشی اپنے آنکھوں کے بالکل سامنے کر کے سرگوشی کے سے انداز میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"وہ چیز بھی یوں لگ رہا تھا اس کی بات سن کر خوش ہوا تھا۔۔۔ اور لڈیاں ڈالنے لگا تھا۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھوں سامنے سے ہٹائی اور چمیر سے اٹھتے ہوئے اس طرف گیا جہاں اس کا شکار کسی سے مسکراتے ہوئے بتائیں کر رہا تھا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کہ وہ خطرے میں پڑ چکا ہے۔۔۔ یا پھر یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ خطرے کی نظر اس پر پر چلی ہے۔۔۔۔۔

اس نے اس شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے بڑے طریقے سے اس میں موجود چیز اس پر پھینکی جو اس کے کندھے پر گری۔۔۔

وہ خود وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر اطمینان سے اس طرف کھڑا ہو گیا جہاں سے اس کو سارا نظارہ سہی سے نظر آ رہا تھا۔۔۔

"اور تمہیں پتہ۔۔۔" ایویا جسے اپنی کالج کے دور کی دوست مل گئی تھی اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔ کہ ایک دم اس سے بات کرتے کرتے وہ شل ہو گئی۔۔۔ اور آنکھیں پوری کھولے اس کی طرف

دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایویا نے اس کا چہرہ سفید ہوتا دیکھا۔۔۔ اس کی نظر اس کی کندھے پر تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" ایویا کو سمجھ نہیں آیا کہ ایک دم بات کرتے ہوئے اسے ہو کیا گیا۔۔۔

"وہ وہہہ.." لڑکی اس کی کندھے کی طرف اشارہ کر کے ہکلاتے ہوئی بولی۔۔

"کیا وہہہ۔۔۔؟" ایویا نے اس کے اشارے پر جب اپنے کندھے کی طرف منہ کر کے دیکھا۔۔ تو اس کی حالت اس لڑکی سے بھی خراب ہو گئی۔۔

اس کے چہرے کا رنگ آڑ گیا۔۔ آس پاس کی آوازیں آنا بالکل بند ہو گئی۔۔
بس اس کی نظر اپنے کندھے پر بڑے مزے سے پیٹھی اس چیز کی طرف تھی۔۔ جو بڑی میٹھی میٹھی نظروں سے اس کو تک رہا تھا۔۔

ایک۔۔

دو۔۔۔

تین۔۔

ان سے تھوری دور کھڑے ڈیرنیک نے انہی پر نظر ٹکاتے تین تک گنتی کی۔۔
"کا کرووو پچھ" اس کی تین کی گنتی مکمل ہوتے ہی ایویا زور سے اچھل کر چیخ مار کر اچھلی تھی۔۔۔ اور ساتھ موجود لڑکی کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ اتنی زور سے چیخ کر اچھلی تھی کہ وہ بچارہ کا کروچ بھی جو اس کے کندھے پر ایزی ہو کر بیٹھا تھا۔ اور پیار سے منہ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے دیکھ رہا تھا۔ اسنے بھی ڈر کر اس کے کندھے سے پھلانگ مار لی۔۔۔

آس پاس موجود کچھ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔ لیکن ان دونوں کو اس طرح گلے لگ کر کھڑے دیکھ وہ یہ سمجھے کہ کافی ٹائم بعد ملی ہے اس لیے خوشی سے چیخ نکلی ہوگی۔۔ سو وہ دوبار اپنی باتوں میں لگ گئے۔۔۔

”کہ۔۔ کہاں۔۔ گی۔ گیا۔۔۔“ ایلیو! اپنے ساتھ موجود لڑکی سے اٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔ کیونکہ کا کا کا کر کر کوچ کو گرتے اس نے خود دیکھا تھا۔۔۔

"وہ ہے۔۔ ایسا کرو۔۔ اسے جوتی سے مار دو۔۔" اس لڑکی نے نیچے گراس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے کہا۔۔

"نہیں میری۔۔۔ جوتی۔۔ خراب ہو جائے گی" ایویا منہ بناتے ہوئے بولی

"میررر۔۔۔ می۔۔۔ سے۔ مار۔۔۔ مار دو۔ مگر مار دو۔۔۔"

"نہیں میں نہیں۔۔۔ مارتی۔۔۔ تم ہی مار لو۔۔۔ پھر چرگیا میرے پر تو کیا ہوگا" وہ دونوں اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر کھڑی تھی۔۔۔

"پاس نہ جانا۔۔ یہی سے شوٹ لے کر مار دو۔۔"

الیویا کو اس کا یہ مشورہ اسے پسند آیا۔۔ اس لڑکی نے اپنی ہیل اتار کر اسے دی

الیو پانے کا نیتے ہاتھوں سے ہیل اس سے لی اور نشانہ لے کر کا کروچ کی طرف پھینکا ۔

اس کا نشانہ سہی رہتا۔۔۔ اگر کوئی بروقت اس کی ہیل نہ پکرتا۔۔۔

الیویا نے خونخوار نظروں سے اس کو دیکھا جو ایک ہاتھ سے ہیل پکڑے اور دوسرے سے ہاتھ سے

اب وہ کا کروج پکڑ رہا تھا۔

اس کا منہ نیچے کی طرف تھا اس لیے ایویا اس کی شکل نہیں دیکھ سکی تھی۔۔

"کیا کر رہے ہو؟؟؟" ایویا نے تعجب اور ڈرتے ہوئے اس کی حرکت دیکھی۔۔۔

"میں اپنے پاٹرن کو بچا رہا ہوں۔۔۔؟؟؟ نظر نہیں آ رہا۔۔۔ کتنی دیر سے اس کی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ اور یہاں تم

اس کے قتل کے منصوبے بنا رہی تھی۔۔۔؟؟؟"

ڈیرنیک اس کی جانب دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

"تو اس کا مطلب۔۔۔ تم نے یہ سب کیا...؟؟؟" ایویا جو اس کو دیکھ کر پہلے ہی آگ بگولہ ہو رہی

تھی اس کی بات سن کر بالکل ہی آپے سے باہر ہو گئی۔۔۔

"کیوٹ۔۔۔۔" ایویا کے ساتھ کھڑی لڑکی نے ڈیرنیک پر کمینٹ پاس کیا۔۔۔

"تمس یہ کیوٹ لگتا ہے؟؟؟" ایویا نے حیرت سے ڈیرنیک کی طرف اشارہ کر کے اس سے پوچھا۔۔۔

جبکہ ڈیرنیک سٹائل سے اپنے بال سنوارنے لگیا۔۔۔

"ہائے۔۔۔ میں ڈیرنک۔۔۔ یہ شاید آپ کی ہے۔۔۔؟" ڈیرنیک نے ہیل اس لڑکی کی جانب

بڑھاتے ہوئے لگے ہاتھوں اپنا تعارف بھی کروادیا۔۔۔

"میں Zoey ہوں؟؟؟؟" اس لڑکی نے اس شرماتے ہوئے ڈیرنیک سے سینڈل پکڑا۔۔۔

ایویا تو بس حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"واہ کیا نام ہے۔۔۔ مل کر خوشی ہوئی۔۔۔"" ڈیرنیک نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے۔۔۔ یہ اس کا

وہی ہاتھ تھا جس میں اس نے کاروچ پکڑا ہوا تھا جیسے وہ لوگ بھولی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ آگے کرتے ہی یاد آیا اور وہ دونوں ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"پہلے اسے تو مارو" ایویا تپتے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔

"تمہیں نہ مار دو۔۔۔" ڈیرنیک کا کروچ کی پشت اپنی انگلی سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

"اتخ" اس کی حرکت دیکھ کر ایویا نے منہ بنایا۔۔۔

جبکہ Zoey وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میرا یہ پاٹرن میرے مدد کرنے آیا تھا اس بلا کو پکڑنے کے لیے۔۔۔"

وہ کس بلا کی بات کر رہا تھا اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔۔۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ گو۔۔۔ ٹو۔۔۔ ہیل" ایویا کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے۔۔۔ تو لڑکیوں کا فیمس جملہ

استمال کیا

"وہی سے آیا ہوں۔۔۔ انہوں نے ہی بھیجا ہے کہ تمہیں لے کر آؤ"

جواب فوراً سے پہلے حاضر تھا۔۔۔

"اوفف تمہاری زبان اتنی لمبی کیوں ہے؟؟؟" ایویا نے تنگ آ کر اس سے پوچھا جواب کا کروچ کو

واپس شیشی میں ڈال رہا تھا۔۔۔

"میں پہلے ہی اس دینا میں آنے لگا تھا وہ تو گاڈ نے کہا ڈیرنیک تمہاری زبان تو بہت چھوٹی ہے اس

لیے مجھے رکنا پڑا۔۔۔ میرے زبان پوری نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ ورنہ انہوں لوگوں کا بھی تو حق تھا نا کہ وہ

ڈیرنیک کی صحبت سے فیضیاب ہوں جو گزر چکے ہیں؟؟؟" ڈیرنیک شیشے کی بوتل پینٹ کی جیب میں

ڈال کر اب پورا اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

""آئی وش کے تمہاری اولاد بھی تمہاری جیسی ہو۔۔۔ پھر تمہیں پتا لگے گا۔۔" ایویا تنگ آ کر بولی

"اوہ مطلب میں تمہیں اتنا پسند آیا ہوں کہ تم چاہتی ہو کہ ہمارا بے بی بھی مجھ پر جائے۔۔" ڈیرنیک
چمک کر بولا۔

"اوہ ہیلو۔۔۔ ہمارا بے بی۔ تمہارا دماغ تو سیٹ ہے۔۔" ایویا تڑپ ہی تو اٹھی اس کی بات سن کر

"بلکل سیٹ ہے۔۔۔ اب جب ہم دونوں کی شادی ہوگی تو بے بی بھی تو ہمارے ہی ہوں گے۔""
ڈھیٹ ہو تو کوئی ڈیرنیک جیسا۔۔۔

"میں مر کر بھی تم سے شادی نہ کرو۔۔۔؟" ایویا تھنیک آمیز انداز میں بولی۔۔

"اس لیے تو زندہ سلامت موجود تمہیں سے شادی کروں گا" ڈیرنیک پینٹ کی دنوں پوکٹ میں ہاتھ
ڈالے شہانہ انداز میں دانت نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں۔۔۔" ایویا اس سے جان چھڑانے کے لیے بولی۔۔۔ ورنہ عرصہ

بیت گیا تھا اس کا کسی سے بھی کوئی ریلیشن بنائے ہوئے۔۔۔

"کسی اور میں ہوں یا میرا آنے والا بے بی۔۔۔ اگر کوئی اور ہو نا تو اس پر میں اپنی کاروچ اور چوہے کی

فوج بھیج دینی ہے۔۔۔" ڈیرنیک اس کو ڈراتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہی ہی ہی ہا ہا ہا" ایویا اور بولتے اس سے پہلے ہی یہ عجیب ڈرائی آواز گونجی یوں لگ رہا تھا جیسے یہ کسی
کی رنگ ٹون ہے۔۔۔

اس نے ڈیرنیک کی طرف دیکھا جو موبائیل نکال کر کال اٹھا رہا تھا۔۔۔ مطلب یہ رنگ ٹون اس نے لگائی ہوئی تھی۔۔۔ بھی اٹنے کام کی امید اسے سے ہی کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ "ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔" کال اٹھا کر وہ شوخی سے بولا۔۔۔

"کیا۔۔۔ کب سے۔۔۔ اچھا میں آ رہا ہوں۔۔۔" سامنے والے نے پتا نہیں کیا کہا کہ ایویا نے پہلی بار اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی دیکھی

ڈیرنیک ایک آخری نظر اس پر ڈالی۔۔۔ اور جلدی سے وہاں سے چلا گیا اس کا رخ باہر کی طرف تھا۔۔۔ وہ دوڑنے کے انداز سے وہاں سے نکلا تھا

اور ایویا کو اس کی وہ ایک نظر حیران کر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ ڈیرنیک کی سبز آنکھوں میں اس نے ڈر اور کچھ کھودینا کا خوف دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے اس سے کیا" وہ خود سے بولتی دوبارہ پارٹی میں موجود لوگوں سے ملنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

وہ گاڑی فل سپیڈ میں چلا رہا تھا۔۔۔ پھر بھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کے جان کے پاس پہنچ جائے۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ابھی آدھا راستہ ہی ہوا تھا کہ ایک تقریباً سنسان سڑک پر گاڑی چلا تے ہوئے۔۔۔ ایک اور گاڑی نے اسے اوور ٹیک کیا اور بالکل سامنے ترچھی کھڑی کر دی۔۔۔ یوں کہ اس کا راستہ بند کر دیا۔۔۔ ڈیرنیک دانت پیستے رہ گیا۔۔۔

اس گاڑی سے دوبندے نیلے چہرے پر ان کے نقاب تھا اور ہاتھ میں پستول اور چاکو۔۔۔ ان لوگوں نے پورے سیاہ کپڑے پہنے تھے جس کی وجہ سے وہ اندھیرے کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔۔۔

"گاڑی سے اُتر اور کوئی بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو تیرا بھیجا اڑا دوں گا..."

وہ دونوں اس کی گاڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس کو نشانے پر لیے ہوئے تھے۔۔۔

ان کا انداز پرویشنل تھا۔۔۔

ڈیرنیک ان کی بات پر گاڑی سے اُتر اور ہاتھوں کی مٹھی بنا کر ہاتھ سر کے پیچھے باندھ لیا۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ اب وہ لوگ کوئی مطالبہ کریں گے لیکن اس کے برعکس انہوں نے گن کی نالے سے اس کی پشت کو دھکا دے کر اسے آگے چلنے کا کہا۔۔۔

وہ اسے اغوا کرنا چاہتے تھے۔۔۔ یہ بات اسے سمجھ آ گئی۔۔۔ اب جو بھی کرنا تھا بہت سوچ سمجھ کر کرنا تھا۔۔۔

اس کی گن بھی دوسری گاڑی میں تھی۔۔۔

چلتے چلتے وہ ایک دم مڑا اور ہاتھوں میں موجود لیموں کا رس ان کی آنکھوں میں ڈالا۔۔۔

وہ لوگ اس کے لیے تیار نہیں تھے ان کا خیال تھا کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔

لیموں کا رس ان کی آنکھوں میں پرتے ہی وہ لوگ ترپنے لگے تھے۔۔۔

ڈیرنیک ان کو موقعہ دیے۔ بغیر ان کی ہنجی ہوئی آنکھ پر بھی لیموں کا رس ہچھڑکا۔۔۔ اس نے لیموں پر مصالحہ بھی لگایا ہوا تھا۔۔۔ جو زیادہ تکلیف دہ تھا۔۔۔ یہ لیموں اس نے پارٹی میں سے پکڑے تھے۔۔۔

کہ بعد میں کچھ لے کر اس پر استعمال کرے گا۔۔۔ لیکن یہ ابھی اس کے کام آ گئے۔۔۔

اس نے ان کے ہاتھ سے ہتھیار لیے اور ان کو انہی کی گاڑی میں بندھ کر دیا۔۔۔ اس نے صرف اتنا نہیں کیا بلکہ اس نے ٹیپ سے (رسی نہیں تھی نا) ان کو پہلے اچھی طرح باندھا۔ اور پھر وہ لیموں کو ان کی آنکھوں پر ٹیپ سے چکا دیا۔۔۔

"آئندہ مجھ سے پنکا لینے سے پہلے سو بار سوچو گے۔۔۔ میرے پاس وقت نہیں اس لیے تم لوگوں کو بلکہ میں فارغ کر رہا ہوں۔۔۔" عرصے بعد وہ غصے میں آیا تھا ورنہ وہ بہت ٹھنڈا رہنے والا بندہ تھا اور جلدی غصہ بھی نہیں کرتا تھا بلکہ ایسی سپوشن میں اسے مزے آتے تھے لیکن آج اسے اپنے دوست کی فکر تھی۔۔۔

وہ ان لوگوں کو تڑپتا چھوڑ کر اپنی گاڑی کی طرف مڑا۔۔۔ لیکن پھر واپس آیا اور ایک بار پھر ان کی آنکھوں میں لیموں پھوڑا۔۔۔۔۔

"نام بتاؤں جس نے تمہیں بھیجا ہے۔۔۔۔" اس کا ایک ہاتھ ابھی بھی ان کی آنکھ پر بندھے لیموں پر تھا۔۔۔۔

"ہمیں نہیں پتا۔۔۔ ہمیں بس تمہیں مارنے کی سپاری ملی تھی" وہ لوگ تڑپتے ہوئے بولے۔۔۔۔
 "ہمم۔۔۔ اب تم لوگ اس لیموں کی سپاری کے مزے لو۔" وہ سرد لہجے میں بولتے ہوئے ایک بار پھر لیموں پھوڑتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا، اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جان کے جانے کے بعد وہ بھی ٹیکسی کروا کر خود ہی گھر آ گئی۔۔۔۔
 اس کا ارادہ ازیبلا کے ساتھ تھوڑا وقت گزرنے کا تھا لیکن وہ سوچکی تھی۔۔۔۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر لیٹی ہوئی تھی اور جان کے آج کے رویے پر غور کر رہی تھی۔۔۔

جان کی شخصیت اسے شروع سے ہی الجھی اور پراسرار سی لگتی تھی۔۔۔ لیکن آج جو کچھ ہوا۔۔۔ مطلب جان کا اس کو شاپنگ پر لے کر جانا۔۔۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑنا۔۔۔ اور جوبات اسے زیادہ تنگ کر رہی تھی وہ ان نیلی آنکھوں کی چمک تھی۔۔۔

کچھ سوچ کر اس نے موبائل پکڑا اور گوگل آن کر کے ابھی اس نے جان ہی لکھا تھا کہ زلٹ شو ہونے لگا۔۔۔

اس کے انٹرویوز۔ اس پر جو کالم لکھے ہوئے تھے وہ سب پڑھے۔۔۔

جہان جعفر تھا۔۔۔ جنہوں نے بہت جلد ہی اپنی ذہانت کی بنا پر برنس کی دنیا میں اپنا ایک نام اور مقام بنالیا۔۔۔

وہ لڑکیوں میں لیڈر کیلر کے نام سے مشہور ہیں۔۔۔۔۔ جس کی نیلی سمندر جیسی آنکھیں کسی کو بھی ڈھبونے کا فن اچھی طرح جانتی ہیں۔۔۔۔۔

جن کے کافی مشہور ماڈل کے ساتھ ریلیشن بھی چلے مگر کوئی بھی ایک مہینے سے زیادہ آگے نہیں چل سکا۔۔۔

اس طرح کی کافی باتیں اس میں لکھی تھیں۔۔۔ یہ پڑھ کر ایسا کو اپنا دل خراب ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ "کہیں سر مجھ سے فلرٹ کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہے؟؟" اس نے موبائل سینے پر رکھ کر خود سے پوچھا۔۔۔

"نہیں میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ میں سر کو خود سے کھیلنے نہیں دوں گی" خودی سے باتیں کرتے ہوئے کب اس کی آنکھیں لگی اسی پتا نہیں چلا۔۔۔

اور وہ یونہی آدھی بیڈ پر اور ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے سو گئی۔۔۔۔

کمرے کی لائٹ اور کھڑکی کھولی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے سرد ہوائیں اندر آ کر اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

کوئی کھڑکی سے اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے منہ پر رومال باندھا ہوا تھا۔۔۔

سب سے پہلے اس نے لائٹ آف کی۔۔۔ لائٹ آف ہوتے ہی اب صرف کمرے میں چاند کی ہلکی سی روشنی تھی جس میں وہ شخص سایہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے پھر ایما کو سیدھا کر کے بیڈ پر لٹایا۔۔۔

وہ یہ کام اطمینان سے کر رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ ایما کی نیند بہت پکی ہے۔۔۔

اس کو سیدھی کر کے اس نے اس پر بلیکٹ دیا۔۔۔

"میرا وعدہ ہے۔۔۔ میں۔۔۔ میں جلد ہی واپس آؤں گا۔۔۔ پھر سب پہلے جیسا ہوگا" وہ اس سے سرگوشی کے انداز سے بول رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ بولنے میں بھی اس کو تکلیف ہو رہی تھی

وہ شخص حسرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک آخری نظر ایما پر ڈالی اور اس کے ماتھے پر بوسا دیتا ہوا کھڑکی سے ہی واپس چلا گیا۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔۔ جان کے پیٹ ہاؤس کا ایک کارڈ اس کے پاس بھی تھا۔۔۔

اس کا سانس بڑی طرح پھولا ہوا تھا۔۔۔

"سر اچھا ہوا آپ آگئے۔۔۔" جیمز جو اسی کے انتظار میں ادھر سے آدھر چکر لگا رہا تھا اس کو آتا دیکھ کر اس نے شکر کا سانس لیا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟ دروازہ کھولا۔۔۔ کہ نہیں۔۔۔ کوئی آواز۔۔۔ کوئی جواب اندر سے آیا۔۔۔؟؟" ڈیرنیک نے پریشانی میں کئی سوال ایک ساتھ پوچھ لیے۔۔۔

"سر جب یہاں تھے تو ایک ساتھ کافی وائین پی لی۔۔۔ پھر پتا نہیں کیا ہوا انہیں کہ انہوں نے ہاتھ میں پکڑا گلاس زمین پر پھینکا پھر جو جوان کے ہاتھ آتا گیا پھینکتے گئے۔۔۔ یہ سب کرنے کے بعد انہوں نے اپنے روم کا رخ کیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ آپ کو تو پتا ہے کہ ان کا روم ساؤنڈ پروف ہے۔۔۔ میں نے دو تین بار نوک کیا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔" جیمز کی باتوں کے دوران ڈیرنیک آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔ جو واقعی کافی ابتر حالت میں تھا۔۔۔ جگہ جگہ کانچ کے ٹکڑے گرے ہوئے تھے۔۔۔ صوفے پر پڑے کشن زمین پر تھے۔۔۔ LED کی سکرین بھی ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔ شیشے کی میز بھی۔۔۔ غرض یہ پیٹ ہاؤس کباڑ خانے کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

ڈیرنیک جیمز کو صفائی کرنے کا کہہ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

"بڈی۔۔۔" اس نے دروازے پر نوک کیا۔۔۔ کوئی جواب نہیں آیا اندر سے۔۔۔

"بڈی۔۔ اوپن دی ڈور۔۔" اس نے جیسے التجاء کی۔۔ اب کی بار بھی کوئی جواب نہ پا کر ڈیرنیک کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔۔۔

"بڈی۔۔ تم دروازہ کھول رہے ہو۔۔ کہ میں جا کر ان سب لوگوں کو مار دوں گا جو تمہاری تکلیف کا باعث ہیں۔۔ پھر میں خود کو بھی ختم کر لوں گا۔۔" اسے اپنی آواز بگی ہوئی لگ رہی تھی۔۔ بس دل میں ایک ہی خیال تھا کہ جان ٹھیک ہو۔۔۔

بار بار اس کی نظروں کے سامنے کچھ ایسا منظر ہی چل رہا تھا۔۔

اب کی بار اس کی دھمکی کام کر گئی۔ اور اندر کچھ ہلچل ہوئی۔۔۔

دروازے کھلنے پر ان نے شکر کا سانس لیا۔۔ اور اس طرف دیکھا جہاں جان دروازے میں کھڑا تھا۔۔

اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آنکھیں پوری لال تھیں۔۔۔ شرٹ کے اوپر والے بٹن ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

ڈیرنیک دو منٹ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔ پھر کچھ بولے بغیر ایک زور کا گھونسا اس کے جبرے پر مارا۔۔

جان اپنی جگہ لرہی لڑکھڑیا مگر ہلا نہیں نہ ہی کچھ بولا بس سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھے گیا۔۔۔

جو خود بھی غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک اور بار اس کو گھونسنہ مارنا چاہا مگر جان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے کے وار کو اپنے منہ سے پیچنے سے پہلے ہی روک لیا۔۔۔

ڈیرنیک نے دوسرے ہاتھ سے اس کے پیٹ پر حملہ کیا۔۔۔ جان پیچھے کو گرتا اگر دیوار کا سہارا نالیتا

وہ دونوں کچھ بھی بولے بغیر ایک دوسرے سے گتھم گتھا تھے۔۔۔۔

جیمز اپنے کام میں مگن رہا اس نے ان کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ اسے پہلے ہی اندازہ تھا کہ کچھ ایسا ہی ہوگا۔۔۔

کافی دیر لڑنے کے بعد اب وہ دونوں کارپٹ پر لیٹے لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔۔۔

جان کا ہونٹ زخمی تھا۔ آنکھ بھی ہلکی ہلکی پر پل ہو رہی تھی۔۔۔

ڈیرنیک کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔

"جان۔۔۔ آج جو یہ حرکت ہوئی ہے نا اگر دوبارہ ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔" ڈیرنیک اسی طرح کارپٹ پر لیٹ کر لمبے سانس لیتے ہوئے بولا۔۔۔ جان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا

بس دانت پیستے چھت کو گھوری گیا۔۔۔

ڈیرنیک دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا مجھے بھی تیری زبان کھلوانی آتی ہے" ڈیرنیک دل ہی دل میں جان سے مخاطب تھا۔۔۔

"مجھے مارنے کی سپاری دی گئی ہے۔۔۔" ڈیرنیک کی بات سن کر جان جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا اور اس کی

طرف مڑا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا ہوا تھا؟" اس کے ماتھے پر شکوں کا جال پھیل چکا تھا۔۔۔

"پہلے تم میرے بات کا جواب دو۔ یہ سب کیا ہے؟"

”کیا؟“ جان نے انجان بننے کی اداکاری کی جیسے اسے نہیں پتا تھا کہ ڈیر تیک کس بارے میں بات کر رہا۔۔۔

"یہ توڑ پھوڑ...؟ یہ کمرے میں بند ہونا؟؟ اتنی واٹن۔۔؟ جتنا مجھے تمہارا پتا ہے تو یہ سب تب ہی ہوتا ہے جب تمہارے اندر کا جنونی بند باہر آتا ہے۔۔ اور تمہارا جنونی بند اب باہر آتا ہے جب تمہارا کچھ۔۔۔۔۔۔"

ڈیرنیک جسے اس کو سطح سطح پڑھ رہا تھا۔۔۔

"سٹاپ ڈیرٹیک" جان گھبرا کر اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ اس کے انداز میں واضح بے چینی تھی۔۔۔

"کون ہے وہ۔۔۔؟" ڈیرنیک بنا اثر لیے دوبارہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔ جس کی پشت اس کی طرف تھی اور رخ کھڑکی کی طرف۔۔۔

"سٹاپ" جان پھر بولا۔۔۔۔۔ اب کی بار اس کی آواز نارمل تھی

"لٹ می گیس۔۔۔۔" دماغ پر انگلی رکھ کر اس نے سوچنے کی اداکاری کی۔۔

جان کو اندازہ تھا کہ وہ کس کا نام لینے والا ہے۔۔

"ہاں ایما۔۔" جان نے آنکھیں بند کر کے اپنے تاثرات کو نارمل کرنے کی کوشش کی اسے خود بھی پتا نہیں چل رہا تھا کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔۔

"ایسا کچھ نے۔۔۔" وہ بے تاثر انداز میں بولا۔۔

"میری بات تو ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ تم فوراً صفائی دینے لگ گئے۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ ایما کے ساتھ جب تم آئے تھے تب تو بالکل ٹھیک تھے... "جان نے آنکھیں چورائی۔۔

"تم کب تک خود سے بھاگوں گے" ڈیرنیک اس کے سامنے آتے ہوئے بولا۔۔

"جب ایسا کچھ نہیں تو پھر۔۔ تم کیوں پیچھے پڑے ہو۔۔" جان زچ آکر بولا۔۔ اس کے ہر انداز میں بے زاری تھی۔۔ یا شاید وہ خود سے بھی بے زار تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔ تم کب تک خود سے بھاگتے ہو۔۔" جان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔

"تم بتاؤں۔۔۔ کس نے دی تھی سپاری۔۔ کیا بات تھی؟؟"

"بس اتنا پتا چلا کہ مجھے مارنے کی سپاری ملی تھی ان کو۔۔۔ باقی بھی پتا کر لیتا لیکن تمہاری وجہ سے نہیں کر پایا۔۔ نہیں ان کو سہی سے مل پایا" ڈیرنیک لائٹ آئن کرتے ہوئے افسوس سے بولا

لائٹ آن ہوتے ہی کمرہ کا منظر سامنے تھا۔۔ یہاں باہر کی طرح کوئی توڑ پھوڑ نہیں تھی۔۔
 دیواروں پر نیلا رنگ۔۔۔ فرنیچر سارا وڈ کا تھا۔۔۔ یہ کمرہ اس پینٹ ہاؤس میں موجود باقی کمروں کی
 نسبت سب سے سادہ لیکن سب سے خوبصورت تھا۔۔ ہر چیز جہاں پڑی تھی یوں لگ رہا تھا کہ وہ بنی
 ہی وہاں کے لیے۔۔۔
 بیڈ کے ساتھ والی دیوار پر چار تصویریں لگی تھی۔۔۔
 ایک جعفر صاحب کی۔۔۔
 ایک ایوا (جان کی ماں)
 روکی۔۔۔

ایک چھوٹی سی نو ماہ کی بچی (جان کی بہن)
 "کیا مطلب؟؟ میرے وجہ سے کیوں" جان نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا جواب صوفے پر بیٹھا ہوا
 تھا اور اپنا گال آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا۔۔۔ جہاں اس نے مکا مارا تھا۔۔۔
 پھر ڈیرٹیک نے ساری بات اس کے سامنے رکھ دی۔۔۔
 "ہمممم۔۔۔ وہ پھر آئیں گے" جان بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر اپنا ماتھا انگلیوں سے دباتا ہوا
 بولا۔۔۔ اس کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے سر میں دھماکے ہوئے ہوں۔۔۔
 "مجھے بھی پتا ہے۔۔۔ کیونکہ وہ تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ سے نکل گئے۔۔۔ اس لیے اب سے
 میری حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے۔۔۔"

"ہمسلم۔۔۔" جان کو اس کی آواز گڈمڈ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ آنکھوں کے۔۔۔ آگے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔۔۔

اور اس اندھیرے میں ایک منظر سا چل رہا تھا۔۔۔۔
ایک 5 سال کا بچہ۔۔۔ جو بغیر پلکے جھپکے۔۔۔ ایک جگہ سٹل کھڑا تھا۔۔۔ جس کا چہرہ بے تاثر تھا وہ بے بس خاموش نظروں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔
اس کے سامنے خون میں ڈبی لاش۔۔۔۔ وہ آوازیں۔۔۔۔
ایک آنسو چپکے اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کی کنٹپی میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔

ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔ وہ دوڑ رہی تھی اس اندھیرے سے دور۔۔۔ آس پاس درخت ہی درخت تھے۔۔۔

اس لڑکی کا چہرہ واضح نہیں تھا۔۔۔
اس کے برہنہ پاؤں زخمی تھے۔۔۔
www.urdu novels mania.com

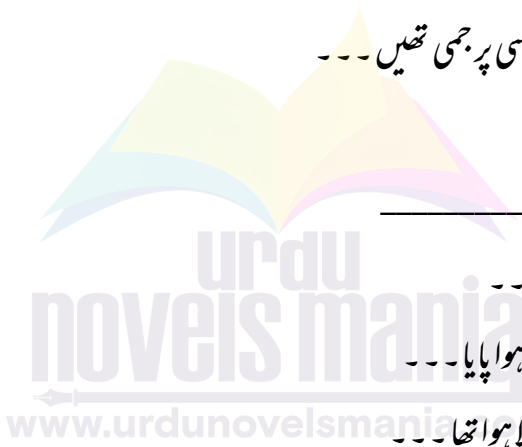
وہ جتنا اس اندھیرے سے دور بھاگ رہی تھی
اتنا ہی وہ اندھیرا اس کا پیچھے کر رہا تھا۔۔۔
اس اندھیرے میں بہت سارے سائے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔
جیسے اسے پکڑنا چاہتے ہوں۔۔۔

ان سایوں کی پہچان بس ان کی لال لال آنکھیں تھی۔۔۔

اندھیرا پہلے سے زیادہ گھپ ہو رہا تھا ۔۔
وہ لڑکھڑا کر گری ۔۔

اور اسی وقت ان سایوں نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا ۔۔
وہ اس کے اوپر جھک رہے تھے ۔۔

وہ چیخنا چاہتی تھی ۔۔۔ لیکن اس کی آواز کسی انجانی قوت سے بند ہو گئی تھی ۔۔
وہ کیوں نہیں چیخ پا رہی تھی ۔۔
ان سایوں کی لال آنکھیں اسی پر جمی تھیں ۔۔۔



ایک دم اس کی آنکھ کھولی ۔۔
اس نے خود کو پسینے میں ڈبو ہوا پایا ۔۔۔
اس کا سانس بڑی طرح پھولا ہوا تھا ۔۔۔
ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے ہوئے تھے ۔۔۔۔
اس نے آس پاس نظر دوڑائی وہ اپنے کمرے میں ہی تھی ۔۔۔
یعنی وہ خواب تھا ۔۔
اس نے شکر کا سانس لیا ۔

اس نے موبائل پکڑ کر وقت دیکھا۔۔ 4 بج کر 34 منٹ یعنی رات کا آخری پہر ختم ہونے کو تھا۔۔
 سورج کسی بھی وقت نکلنے والا تھا۔۔۔
 وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔

اس نے آج سے پہلے کبھی اتنا عجیب خواب نہیں دیکھا۔۔۔
 اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بہت معمول سے تیز تھی۔۔
 اسے یوں لگا جیسے وہ ابھی بھی اس خواب کے زیر اثر ہو۔۔۔
 اب اس کو نیند نہیں آنی تھی۔۔۔
 اس نے بیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کی۔۔۔
 وہ دوبارہ اس خواب کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔
 لیکن پتا نہیں کیوں مگر اس کے دل کو یوں لگ رہا تھا۔۔ کہ جیسے یہ خواب اشارہ ہے۔۔۔
 کچھ برا ہونے کا۔۔۔۔
 کچھ بہت برا۔۔۔۔
 وہ لڑکی کون تھی اسے یہ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔
 یوں لگ رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جانتی ہے۔۔۔
 لیکن وہ کون تھی۔۔۔ اگر وہ اس کا چہرہ دیکھ لیتی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی۔۔ و
 مگر یہ تو خواب ہے نا۔۔۔۔۔ اس کے دماغ نے اسے تسلی دی۔۔
 نہیں یہ خواب نہیں اشارہ ہے۔۔۔ دل ماننے کو تیار نہ تھا۔۔

اس ادھیڑ سے اس کو ہاتھ میں پکڑے موبائل کی میسج ٹون نے نکلا اسے ۔۔۔
 اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل آنکھوں سامنے کیا اور جوں جوں وہ میسج پڑھتی جا رہی تھی ۔۔۔ ویسے ویسے
 اس کے ماتھے کے بل گہرے ہو رہے تھے ۔۔۔۔

پارک میں داخل ہوئی تو ۔۔۔ روز کی نسبت ایسا اس سے پہلے ہی وہاں تھی اور بیچ کی بیک سے ٹیک
 لگائے بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی ۔۔۔

اس کی نظریں زمین کی طرف تھی ۔۔۔ اور چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا ۔۔۔
 جس سے اسے بخور اندازہ ہو گیا کہ اس کا میسج اس کو مل چکا تھا ۔۔۔

حور خود کو اس کے سوالوں کے لیے تیار کرتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی ۔۔۔۔
 لیکن اس کا بیٹھنے کا نوٹس لیے بغیر اسی طرح زمین کی طرف دیکھتی رہی ۔۔۔
 "ناراض ہو" حور نے کندھے پر ہاتھ رکھا ۔۔۔

ایسا بولی کچھ نہیں ۔۔۔ بس اے آنے آہستہ سے کندھے کو جھٹکا دے کر اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا
 ۔۔۔

مطلب بہت ناراض تھی وہ اس سے ۔۔۔

حور نے بے بسی سے اسے دیکھا ۔۔۔ جو اس کی طرف دیکھنے کی روادار نہیں تھی ۔۔۔

"ایسا میری بات تو سن لو۔۔۔ یوں ناراض تو نہ ہو" ایسا کا ناراض ہونا اسے تکلیف دے رہا تھا ۔۔۔

"میری ناراضگی اگر اہمیت رکھتی ہوتی تو تم یہ فیصلہ نہیں کرتی...." ایما نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔

"تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے تھا؟؟؟" حور نے ایک بار پھر اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا اس بار اس نے ہاتھ نہیں جھٹکا۔

حور کو حوصلہ ہوا۔۔۔

"تمہیں علیحدگی لے لینا چاہیے تھی۔۔۔" حور کے دل کو دھکا سا پڑا اس کی بات سن کر۔۔۔ اس کو یوں لگا جیسے ایما نے اس کی روح کو جسم سے الگ ہونے کا کہہ دیا ہو۔۔۔

"علیحدگی۔۔۔" وہ زیر لب یہ لفظ بولی۔۔۔

"وہ بندہ جس نے دوسری شادی کر لی۔۔۔ پھر تین سال تک پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔ اب وہ آیا ہے۔۔۔ کیوں؟؟؟" ایما نے اس کا چہرہ سفید پر تادیکھا تو اپنے کندھے پر رکھا اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں بولی۔۔۔

اور حور یہ سوچنے لگی کہ ابھی تو اس نے بس ایسا کوئی ہی میسج پر بتایا تھا کہ اس کی شادی آہل کے ساتھ اگلے ماہ ڈن ہو گئی ہے۔۔۔ تو وہ یہ کہہ رہی ہے۔۔۔ اگر وہ اسے آہل کی پہلی بیوی سے اولاد کے بارے میں بتا دیتی تو۔۔۔ اسے آگے حور کی سوچنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"حور کیا کوئی ایسی بات۔۔۔ جو تم نے مجھے نہیں بتائی۔۔۔؟؟؟" ایما اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہممم۔۔۔ ایما میں انہیں چھوڑ نہیں سکتی۔۔۔ یہ جو تین سال میں نے انتظار کیا ہے۔۔۔ یہ تو کچھ نہیں اگر مجھے ساری زندگی انتظار کرنا پڑتا تو وہ بھی میں کر لیتی" حور کھوے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔ جبکہ اس کی باتیں سنتی ایما دنگ رہ گئی۔۔۔۔

"کیا ہے ایسا۔۔۔ اس میں کہ تم اپنی زندگی اس کے پیچھے برباد کرنے پر تلی ہو"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔ لیکن یہ سوچ کر ہی کہ اگر وہ میرے نہ رہے تو مجھے میری سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔۔۔ ایما تمہیں نہیں پتا کہ اگر وہ اب بھی نہ آتے تو بھی میں ان کے نام پر ساری زندگی گزار دیتی۔۔۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ...." حور اب کی بار کھل کر بولی۔۔۔ اسے پتا نہیں چلا کہ بولتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔

"کب جانا ہے۔۔۔ پاکستان؟؟" اس کے آنسو اور باتیں سن کر ایما نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ نہیں روکے گی۔۔۔

"پندرہ دن تک.."

"ہممم۔۔۔ چلو واک کر لیں اب۔۔۔ اس کے بعد آفس بھی جانا ہے۔۔۔ میرا کھڑوس باس زرہ بھی دیر ہونے پر بولنے لگتا ہے۔۔۔۔" وہ پچھلی باتوں کا اثر زائل کرتے ہوئے بیچ سے اٹھتے ہوئے خوشگوار انداز میں بولی۔۔۔

"ارے چلو بھی۔۔۔۔ مجھے بعد میں دیکھ سکتی ہو۔۔۔ لیکن اگر میں آفس سے لیٹ ہوئی تو بعد کی بھی گارینٹی نہیں ہے" ایما نے جب حور کو اس کی جگہ سے ہلتا نہ دیکھا تو ہاتھ کر پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔

"ایما۔۔۔ یار تم بہت اچھی ہو۔۔۔ لویو یار" حور کھڑے ہوتے اس کے گلے لگتے پر نم لہجے میں بولی

۔۔۔

"یار لگتا ہے تم مجھے دوبارہ دیکھنا نہیں چاہتی" ایما نے ٹھنڈی سانس لے کر بے چارگی سے بولی۔۔۔ یہ اور بات تھی کہ آنکھیں اس کی بھی نم ہو گئی تھیں۔۔۔

"بد تمیز۔۔۔۔" حور اس سے علیحدہ ہو کر نم آنکھوں سے ہستے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکے سے موکا مار کر بولی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" ایما نے سر جھکا کر اپنا لقب وصول کیا۔۔۔

"واہ آج تو بڑے بڑے لوگ آئیں ہوئے ہیں" آہل جو اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔ فدی کی آواز سن کر مٹھایاں بھیج کر اس کی جانب مڑا۔۔۔

فدی عافیہ بی بی کے بڑے بیٹے اکرم کا اکوٹا بیٹا تھا۔۔۔ جو انتہاء کا بگڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی اور آہل کی کبھی نہیں بنی تھی۔۔۔ جبکہ عافیہ بیگم کے چھوٹے بیٹے مجیب کی دو بیٹیاں تھیں مہک، مسکان۔۔۔

"ہاں۔۔۔ اور گھٹیا گھٹیا لوگ پہلے ہی سے یہاں ہیں" آہل سرد آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا

۔۔۔

"ارے حورین کو نہیں لائے۔۔۔ ایک بار دیکھ کر دل پاگل سا ہو گیا تھا۔۔۔ بڑی مست چیز تھی۔۔۔" وہ

بڑی بے ہودگی سے بول رہا تھا۔۔۔ آہل کی برداشت یہاں جواب دے گئی۔۔۔ ویسے بھی اس میں

برداشت کی بڑی کمی تھی۔۔۔

ایک زوردار گھونسہ سے اس کو نوازتے ہوئے وہ اپنی آگ برساتی آنکھیں اس پر مرکوز کرتے ہوئے بولا۔۔

"دوبارہ اگر میری بیوی کا نام تیرے زبان پر آیا تو کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گا۔" اس کا گریبان اب بھی اس کے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

"حورین - پوری نشے کی بوتل ہے۔۔۔ بلکہ وہ تو پہلے والی سے بھی زیادہ۔۔۔" اس سے آگے فہم بول نہیں پایا کیوں کہ آمل اس پر مکھوں اور لاتوں کی بارش کر چکا تھا۔۔۔

"ہاے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے۔۔۔ کر رہا ہے۔۔۔ پیچھے ہو۔۔۔" عافیہ بی بی پتا نہیں کہاں سے نازل ہوئی ان کے ساتھ رفیق بٹ بھی تھے۔۔۔ آبل کو فند سے پیچھے کرتے ہوئی بولی۔۔۔

"میرے بچے کی کیا حالت کر دی ظالم نے۔۔۔" عافیہ بی بی فہد کا منہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے ہوئے بن کرنے کے انداز سے بولیں۔۔۔۔

فد کے ناک اور ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔ لیکن ابھی بھی اس کے ہونٹوں سے وہ مکروہ مسکراہٹ نہیں گئی تھی۔۔

"آہل یہ سب کیا۔۔۔؟" حاجی دونوں ہاتھوں کو پیچھے باندھے گرجدار انداز میں بولے۔۔۔
بلال صاحب اس وقت اپنے آفس تھے۔۔۔ دادی سو رہی تھیں دو اکھا کر۔۔۔

ان کے علاوہ باقی سب بھی داجی کی گرجدار آواز سن کر وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔۔
یہاں تک کہ ملازم بھی۔۔۔

"داجی کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میری ہی غلطی ہے۔۔۔ آہل کا کوئی قصور نہیں۔۔۔" ہند منظم سی شکل بنا کر بولا۔۔۔

"پوری بات بتاؤں۔۔۔" داجی دیکھ آہل کو رہے تھے جس کا چہرہ بے تاثر تھا لیکن مخاطب ہند سے تھے

"کچھ نہیں۔۔۔ داجی" ہند نے بھی بات کو ٹالنے کی اداکاری کی۔۔۔

"مجھے جواب چاہیے۔۔۔" داجی سرد آنکھیں لیے غصے سے بولے۔۔۔

"وہ داجی۔۔۔ میں اسے یہ کہہ رہا تھا کہ تمہیں داجی کی بات مان لینی چاہیے تھی۔۔۔"

ہند شرمندہ سا ہو کر آنکھیں نیچے کر کے بولا۔۔۔

"عافیہ لے کر جاؤ اس کو ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔ اور باقی سب بھی جائیں اور شادی کی تیاریاں کریں۔۔۔"

داجی نے سب کے وہاں سے رخصت ہوتے ہی۔۔۔ داجی بھی جانے کو مڑے لیکن پھر روک گئے اور

آہل کو دیکھیے بغیر بولے۔۔۔

"مجھے مجبور نہ کرو کہ میں پھر سے تمہیں نکالنے پر مجبور ہو جاؤں۔۔۔ مجھے پہلے ہی تم بہت شرمندہ کروا

چکے ہو۔۔۔ اگر ابھی بھی یہ ارادہ ہے تو پہلے بتادو" ان کے انداز میں اتنی اجنبیت تھی کہ اس کا دل

کٹ کر رہ گیا۔۔۔ لیکن اس نے اپنے چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔۔

داجی کے جاتے ہی اس نے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔

اس کے اندر نفرت اور غصے کا طوفان اٹھ رہا تھا۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا حویلی سے باہر نکلا۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ کر۔۔ گاڑی گیٹ سے نکال کر روڈ پر لاتے ہوئے اس نے کسی کو فون کیا۔۔۔

"میرا کام ہوا...۹۹۹۔"

"اوکے۔۔ میں آکر دیکھ لیتا ہوں۔۔۔"

آج کہ واقعہ نے اس کا ارادے پختہ کر دیئے تھے۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ جو غصے اور نفرت کا طوفان وہ اپنے اندر دبائے بیٹھا تھا وہ کتنی تباہی لانے والا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی آنے کی۔۔ میں روز کی طرح آج بھی خود آ سکتی تھی" ایما ایک ناراض نظر

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے خان پر ڈالی۔۔۔ اس کو بلکہ اچھا نہیں لگ رہا تھا خان کا احسان لینا۔۔ وہ اپنے کام خود کرنا پسند کرتی تھی۔۔

خان جو بڑی سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ ایما کی بات سہی سے سن نہیں سکا۔۔ اس کا دماغ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

"میں نے کچھ کہا ہے حان" اس کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر ایما نے اب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر متوجہ کیا۔۔۔

"تم کیا کام کرتی ہو۔۔ آفس میں مین۔۔ کس پوسٹ پر۔۔" خان کی بات سے اسے الجھن ہوئی وہ اسے کیا کہہ رہی ہے اور خان کیا بات کر رہا ہے۔۔

"میں فحمال سیٹھری کی پوسٹ پر ہوں۔۔۔ جب تک کوئی اور سیٹھری اپوائنٹ نہیں ہو جاتی۔۔۔ تب تک کے لیے۔۔۔" اس کی بات سن کر خان کی گرفت سڑنگ ویل پر سخت ہوئی۔۔۔

"ایما تم۔۔۔ تم یہ جاب چھوڑ دو۔۔۔ میں کہیں اور تمہیں دلوادوں گا۔۔۔" ایما کو کرنٹ لگا۔۔۔

"تمہیں اچھی طرح پتا ہے کہ میں کسی کا احسان لینا پسند نہیں کرتی۔۔۔ میں جو بھی کرنا چاہتی ہوں اپنے بل بوتے پر کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے تو یہ بات بھی نہیں پسند نہ تم مجھے پک اینڈ ڈراپ کی سروس دو۔۔۔" خان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے ایما کو اپنی بات سمجھائے۔۔۔

"ایما میں تمہاری سیفیٹی کے لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔ کیونکہ تمہیں کچھ ہویہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔" آخر میں تنگ آ کر اس نے گاڑی ایک طرف روکی اور اپنی سیٹ کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ کیونکہ اس کا سارا فوکس اس وقت ایما کو جاب چھوڑنے پر راضی کرنے پر تھا۔۔۔ ایسے میں اس کے لیے ڈراؤ کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ بھلا مجھے کیا ہونا ہے؟؟" اس کے گاڑی روکنے سے ایما چونکی تھی۔۔۔ لیکن اس سے زیادہ وہ اس کی سیفیٹی والی بات پر الجھی تھی۔۔۔

"تمہیں کتنا پتا ہے جہان کے بارے میں۔۔۔؟؟؟" اگر ایمارات کو جان کے بارے میں سرچ نہ کرتی تو اسے نہیں پتا لگتا تھا کہ خان کس جہان کی بات کر رہا ہے۔۔۔

"خان جو بات ہے سیدھی طرح کہو۔۔۔ کیوں پہلیوں میں الجھا رہے ہو۔۔۔" ایما کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کچھ تو تھا جو غلط تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے خان کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا۔۔۔

"ایما۔۔" خان اس کی طرف مڑ کر اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا۔۔۔ اور اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

ایما نے اچھنبے سے اس کی حرکت دیکھی۔۔

"جہان بہت خطرناک ہے۔۔۔ تم پلیز اس سے دور رہو۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا۔۔

"خطرناک سے مراد""خان دو منٹ چہرہ نیچے کیے جیسے خود کو بولنے کے لیے تیار کر رہا تھا۔۔

"ایما اس نے اپنی مدر کا مڈر کیا۔۔۔" خان نے اپنے ہاتھوں میں موجود ایما کے ہاتھ کی لرزش اچھی طرح محسوس کی تھی۔۔۔

"وٹ" ایما بڑی مشکل سے اپنی چیخ کا گلا گھونٹ کر بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔

"یہی نہیں۔۔۔ اس نے اپنی بہن۔۔۔ اور ایک ڈوک جو اس کی مدر نے اسے گفٹ کیا تھا اسے بھی مار

دیا۔۔۔ اس کی بہن کی تلاش آج تک نہیں مل پائی۔۔۔ ایک بار تو اس نے ڈیڈ پر بھی اٹیک کی

کوشش کی تھی۔۔۔ اس لیے ڈیڈ نے اسے بورڈنگ بھیج دیا تھا۔۔" ایما سفید ہوتے چہرے کے

ساتھ اس کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔ اس کو اپنے ہاتھ ٹھنڈے اور خوف کی وجہ سے گلا سوکھا ہوا

لگ رہا تھا۔۔۔

"ایما۔۔ آریو اوکے۔۔۔" خان تو اس کی یہ حالت دیکھ کر پریشانی سے اس کے گال تھپتھپائے۔ جو

بلکل ٹھنڈے پر چکے تھے۔۔۔

"میں کیا کروں پھر۔۔ اب" خان کو ایما کی آواز سن کر سکون ملا۔۔۔

"تم یوں کروں آج ہی ریزائن کر دو۔۔۔" خان گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

ایمانے اس سے پانی کی بوتل لی۔۔۔ اس وقت اس کا گلا سوکھا ہوا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میں ریزائن کر دوں گی۔۔۔" وہ پانی پینے کے بعد سرگوشی کہ انداز سے خود سے بولی۔۔۔ جبکہ اس کی سرگوشی خان کے کانوں تک بھی پہنچی تھی۔۔۔ جیسے سن کر اسے اپنے دل میں اطمینان سا اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

گاڑی دوبارہ اپنی منزل پر رواں ہو گئی تھی۔۔۔

ایما کورات کا خواب پھر سے یاد آیا۔۔۔ (تو کیا یہ خواب اسی وجہ سے آیا تھا کہ میں خطرے میں تھی۔۔۔ مطلب وہ لڑکی میں ہی تھی۔۔۔ اور وہ سایہ جہان تھا)

اس کا دل خراب ہو رہا تھا۔۔۔ صبح کو اس نے صرف جوس ہی پیا تھا۔۔۔ ناشتہ اس نے جلدی کے چکر میں نہیں کیا۔۔۔ کہ خان اس وقت باہر گاڑی میں تھا۔۔۔ اس نے بس چیخ کیا اور بالوں کا جوڑا بنا کر بیگ پکڑ کے گاڑی میں بیٹھنے لگی۔۔۔

اسے بیگ میں موجود چاکلیٹ کا خیال آیا۔۔۔

جلدی سے بیگ کھول کر اس نے چاکلیٹ نکالی اور ریپر اتار کر چاکلیٹ کی ایک بڑی سے بائٹ لی۔۔۔ خان نے ایک نظر ونڈ سکرین سے ہٹا کر اس کی طرف دیکھا جواب بچوں کی طرح چاکلیٹ کھا رہی تھی۔۔۔ ایسے چاکلیٹ کھاتی خان کو وہ بہت کیوٹ اور معصوم لگی۔۔۔

کچھ چاکلیٹ اس کے ہونٹ اور چیک پر لگ گئی تھی۔۔۔

آفس آگیا تھا۔۔۔

گاڑی پارکنگ میں روک کر خان اس کا ہاتھ پکڑا جو بچی چاکلیٹ بیگ میں ڈال کر گاڑی کا ڈور کھول کر نکلنے لگی تھی۔۔۔۔

خان نے ایک نظر ایما کے پیچھے کھولے دروازے پر ڈالی اور پھر ٹشونکال کر اس کے ہونٹ اور چیک سے چاکلیٹ صاف کی۔۔

نرمی سے۔۔

پیار سے۔۔

اس وقت اس کے دل اور دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی کہ آیا چاکلیٹ زیادہ میٹھی ہوگی یا پھر اس کے ہونٹ۔۔۔

"اب تو میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔" ایما اس کی نظروں سے بے خبر اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کے لیے بولی۔۔۔

"ایک شرط پر۔۔۔" خان نے اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔۔ اور شرارت سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔

شرط کی بات سن کر ایما نے اپنی بڑی آنکھیں مزید بڑی کر کے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"کیسی شرط؟؟؟"

"وہ چاکلیٹ مجھے دو۔۔ پھر جانے دوں گا۔۔۔۔" چاکلیٹ کے بارے میں خان اس کے پاگل پن سے اچھی طرح واقف تھا۔۔

"حان پلیر۔۔۔" ایما نے معصوم سی شکل بنائی۔۔۔ کہ کسی طرح وہ اپنی چاکلیٹ بچالے۔۔۔

"نوپ۔۔۔" حان نے اپنے دوسرا فارغ ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا۔۔۔

ایما نے یہ بات محسوس نہیں کی لیکن حان اس کا دماغ بٹا رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو خوف تھا وہ اب نہیں تھا۔۔۔

ایما نے منہ بسورے ہوئے اپنی بچی ہوئی چاکلیٹ بیگ سے نکال کر اس کو دی۔۔۔

چاکلیٹ لیتے ہی حان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

"حان تمہیں پتا ہے تم بہت برے ہو۔۔۔" ایما گاڑی سے نکلنے کے بعد بولی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ تمہارا دوست ہوں۔۔۔ برا تو ہونا ہی تھا۔۔۔" حان بھی اس کے پیچھے گاڑی سے اتر گاڑی لوک کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ایما پاؤں پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"تم نہ سہی۔۔۔"

تمھاری یہ چاکلیٹ ہی سہی۔۔۔

حان نے مسکراتے ہوئے چاکلیٹ کی ایک چھوٹی سی بائٹ لی۔۔۔

اسے چاکلیٹ پسند نہیں تھی۔۔۔ لیکن جب سے وہ اس طرح ایما سے چاکلیٹ لیتا تھا۔۔۔ اسے وہ چاکلیٹ ہر چیز سے زیادہ لذیذ لگتی تھی۔۔۔

"کیا بنے گا تیرا حان۔۔۔" اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر وہ خود ہی اپنے آپ سے بولا۔۔۔

اور VIP لفٹ کی طرف بڑھا گیا۔۔۔

ایما آج ریلکس تھی۔۔۔ اسے پتا تھا کہ وہ لیٹ ہے۔۔۔ لیکن ریزائن کے فیصلے نے اسے ہلکے پھلکے کر دیا تھا۔۔۔

وہ جان کے آفس میں آئی تو خلاف معمول آج وہ آفس میں نہیں تھا۔۔۔

ایما نے پہلے جلدی سے کافی بنائی اور جان کی بتائی انسٹرکشن کے مطابق کام کیا۔۔۔

ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جان اب بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ جان کے آفس سے نکل کر اپنے کیبن میں گئی۔۔۔ جو سیکڑی بنے کے بعد اسے ملا تھا۔۔۔

یہ کیبن جان کے آفس کے بالکل ساتھ تھا۔۔۔ بس درمیان میں ایک گلاس وال تھی۔۔۔

جس کے ذریعے ایما کو اس کے آنے اور جانے کا پتا لگ جاتا تھا۔۔۔

"ریزنشن لیٹر لکھ لیتی ہوں۔۔۔" وہ لیٹر ٹایپ کر رہی تھی۔۔۔ کہ پاس میں پڑا انٹر کام بجا۔۔۔

"اندر آؤ۔۔۔ ابھی۔۔۔" اس نے گلاس وال کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں جان اپنی سیٹ پر بیٹھا اسی کی

طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر ایما کو خان کی بات یاد آئی۔۔۔ اور خوف نے پھر سے اسے گھیر لیا۔۔۔ اس نے ایک نظر

اپنے سامنے لیٹر پر ڈالی۔۔۔ جو آدھے سے زیادہ لکھا جا چکا تھا۔۔۔ پھر ہمت کر کے آفس میں داخل

ہوئی۔۔۔

"تیار ہو جائیں۔۔۔ آج ڈیر نیک اور الیویا کے شوٹ ہیں۔۔۔۔۔ بیچ پر۔۔۔۔۔ تم بھی میرے ساتھ چل رہی

ہو۔۔۔۔۔" جان بغور اس کے خوفزدہ چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ جان نے اسے تم کہہ کر مخاطب کیا تھا۔۔۔

جان کے ساتھ جانے کے خیال سے ہی ایسا کو اپنی روح فسخ ہوتی لگ رہی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اس کے

تم کہنے پر زیادہ غور نہیں کر سکی۔۔۔۔۔

(زندگی پیاری ہے۔۔۔ ایسا تو منع کر دے۔۔۔۔۔) ایمانے دماغ کے کہنے پر عمل کرتے ہوئے اسے

مخاطب کیا۔۔۔ جو اسے اپنی بات کہنے کے بعد دراز سے پتا نہیں کیا تلاش رہا تھا۔۔۔۔۔

"س۔۔۔۔۔ سر" ایسا اٹکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"تم اب تک یہاں ہو۔۔۔۔۔ میں نے ابھی کیا کہا ہے۔۔۔۔۔" جان اس کو وہاں موجود دیکھ کر جھڑکنے

کے انداز سے بولا۔۔۔۔۔ اس کا انداز بہت انسٹنگ تھا۔۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔۔ میں نہیں جاسکتی آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔" انکار سن کر جان کا دماغ بالکل آوٹ ہو گیا ایک

جھٹکے سے وہ سیٹ سے اٹھا اور ٹیبل پر موجود پیپر ویٹ دیوار پر مارا۔۔۔۔۔

آفس میں شیشے کے ٹوٹنے کی آواز گونج گئی۔۔۔۔۔

ایمانے ڈر کی وجہ سے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا کہ جان نے پیپر ویٹ اس پر پھینکا تھا۔۔۔

اپنی پشت پر کسی کی گرفت محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی تو خود کو جان کے حصار میں پایا۔۔۔۔۔ ابھی

وہ اس شکد سے ہی نہیں سنبھلی تھی کہ جان کی اگلی حرکت نے اس کے چودہ تبک روشن کر دیے۔۔۔۔۔

اس کا سانس روک گیا تھا۔۔ اس نے خود کو اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جان نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی دوسرے ہاتھ کی گرفت میں لے کر اس کی کوشش ناکام کر دی۔۔ اسے اپنے ہونٹ پر جلن سی ہوئی۔۔۔

کیا تھا اس کی لمس میں۔۔۔ غصہ۔۔۔ جنون۔۔۔ اور شاید نفرت بھی۔۔۔

بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔۔۔

اس کو اب پکا یقین ہو گیا تھا۔۔ کہ خان بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد جان پیچھے ہوا۔۔ اور گہری نظر سے اسے دیکھا۔۔ جس کا چہرہ الال ہوا تھا۔۔ آنکھیں نم اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔

ایسا کی کمر اور ہاتھ اب بھی اس کی گرفت میں تھے۔۔۔

ان دنوں کے درمیان بہت کم فاصلہ تھا۔۔۔

"آئندہ کے بعد مجھے انکار کرنے سے پہلے سو بار سوچنا۔۔۔" جان اس کے چہرے پر آئی لٹ کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی نیلی آنکھیں اس وقت بے تاثر تھیں۔۔۔

"تمہارے پاس 15 منٹ ہیں۔۔۔ اپنا حلیہ درست کرو۔۔ اور نیچے پارکنگ میں آؤ۔" اس کو آڈر

دے کر وہ خود اپنی پینٹ کی پاکٹ سے سگریٹ نکالتے ہوئے آفس سے نکل گیا۔۔۔

وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لیے زیادہ تر سگریٹ کا ہی سہارا لیتا تھا۔۔۔

اپنے آفس سے نکلنے کے بعد اس نے اپنے کبڈ کو لیکشن کی انچارج کو اس کا ڈریس چیلنج کروانے کا کہہ کر گاڑی کے پاس ہی ٹیک لگا کر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد اس کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ سانس لینا بھول گیا۔۔۔

بلیو سلویلیس ٹاپ اور وائٹ کلر لانگ سکرٹ جو اس کے پیروں تک آتے تھے اس کے سامنے تھی۔۔۔ بال بھی اب اس کے جوڑے کے بجائے کھولے ہوئے تھے۔۔۔ روئی روئی آنکھیں۔۔۔

لال گال۔۔۔ اور زخمی ہونٹ پر لپٹ لگا کر چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ اس وقت وہ انتہاء کی خوبصورت لگ رہی تھی اسے۔

کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ سب سے چھپالے

۔۔ کوئی بھی اس کے سواہ

نہ اسے دیکھ سکے

نہ چھو سکے۔۔۔

یہاں تک کہ یہ ہوا بھی جو اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی یہ بھی اسے بری لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے بڑی مشکل سے اس سے نظر ہٹا کر اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔۔۔ خود بھی گاڑی میں بیٹھ کر

گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کا دھیان اس کی طرف نہ جائے۔ لیکن دل تھا کہ

بار بار اسے دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا

جان کو اپنی فیلنگ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ جو ایسا کو دیکھنے کے بعد سے آتی تھی۔۔۔

کیوں اسے غصہ پھڑپھڑاتا تھا جب کوئی اور اسے چھو تا تھا۔۔۔

جب وہ ہستی تھی۔۔۔ اسے ہر چیز ہستی محسوس ہوتی تھی۔۔۔
 جب وہ اداس ہوتی تو پوری دنیا اسے ویران ویران کیوں لگتی تھی۔۔۔
 اور آج جب اسے اور خان کو قریب دیکھا تو کیوں وہ غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔؟؟
 ان سوالوں کے جواب جو اس کا دل دے رہا تھا۔۔۔ دماغ وہ ماننے پر راضی نہیں تھا۔۔۔
 جان نے دوبار اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔
 گاڑی بڑی تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں تھی۔۔۔

شوٹ کے لیے سب تیار تھا۔۔۔
 ایک طرف کمپنی کی وین کھڑی تھی۔۔۔ اور پاس ہی کمرہ مین اپنا کمیرہ سیٹ کر رہے تھے۔۔۔
 آس پاس بھی اتنا رش نہیں تھا۔۔۔
 اس لیے ایڈ کے لیے یہ جگہ پر فکٹ تھی۔۔۔
 ایویا نے وائٹ و سکوت ٹاپ کے ساتھ شارٹ پینٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔
 اور ڈیرنیک نے ابھی چلنج نہیں کیا تھا۔۔۔
 وہ اپنے سامنے پڑے پھلوں سے انصاف کر رہا تھا۔۔۔
 ایویا نے موقع دیکھ کر پاس سے گزرتے ایک ورکر کو ایک چھوٹا لکڑی کا ڈبہ دیا۔۔۔ اور ساتھ ہی پیسے بھی
 دے کر اس کو اس کا کام سمجھایا۔۔۔
 وہ لڑکا حیران ہوا۔۔۔

لیکن پیسے اس کی ساری حیرانگی ختم کر گئے۔

اسے تو پیسے مل رہے تھے اس کے لیے یہی بہت تھا۔۔۔

اور وہ کام کے لیے راضی ہو گیا۔۔۔

"اب تمہیں پتا لگے گا ڈیر نیک تم نے اولیویا کو بہت بلکہ لے لیا ہے۔۔۔" الیویا ہاتھ جھاڑ کر ڈیر نیک کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت ایک بڑی خوبصورت چمک تھی۔۔۔

ڈیر نیک کا ردِ عمل سوچ کر دل میں گدگدی سے ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے ٹیبل سے چپس کا پیسٹ پکڑ کر کھولا۔۔۔ ابھی دو چپس ہی کھائی ہوئیں گی۔۔۔

کہ ڈیر نیک کسی نا آہنگی آفت کی طرف وہاں ٹپکا۔۔۔

"تھوری مجھے بھی دو۔۔۔" اس نے درخواست کی۔۔۔

"نہیں... درخواست رد ہوئی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ امم چلو۔۔۔ پانچ ہی دے دو۔۔۔" ڈیر نیک کی نظر اس کی پیسٹ پر تھی۔۔۔ اس کا بس

نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح لے کر بھاگ جائے۔۔۔

"مجھے سوچنے دو۔۔۔ نہیں" اس نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جسے سن کر وہ خوش ہوا

۔۔۔ لیکن یہ خوشی بھی الیویا کو پسند نہیں آئی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ 3 ہی دے دو۔۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔۔" ابھی اتنا کچھ کھایا۔۔۔ ابھی بھی بھوکا۔۔۔

الیویا نے اسے گھوری ڈالی۔۔۔ مطلب انکار۔۔۔

"اچھا۔۔ ایک ہی دے دو۔۔۔" اس نے اتنی مسکین شکل بنا کر کہا کہ اسے اس پر ترس آیا اور ایک چپس کا ٹکڑا نکال کر اس نے ڈیر نیک کو دیا۔۔۔

ڈیر نیک نے خوشی سے اس سے وہ پیس لیا۔۔۔ اور اچھی زبان سے چاٹا۔۔۔

الیویا کو اس کے ایسے کرنے سے الجھن کو رہی تھی۔۔ اس لیے اس نے اپنی نظر اس کی طرف سے ہٹا دی۔۔۔

ابھی اس نے ایک پیس اور لیا ہی تھا کہ ڈیر نیک نے اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینا۔۔۔ اور اپنی وہ چاٹی ہوئی چپس اس کے سامنے پیکٹ میں ڈال کر اچھی طرح پیکٹ ہلا کر اس میں مکس کر دی۔۔۔۔

"یہ لو۔۔۔" ان سب سے فارغ ہونے کے بعد اس نے بڑی شرافت سے پیکٹ واپس اسے کیا

"خ۔۔۔۔" الیویا دو بک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"ارے کھا لو۔۔ اس طرح پیار بڑھتا ہے۔۔۔" ڈیر نیک نے پھر سے اصرار کیا۔۔۔

"تم ہی کھاؤ۔۔ تمہارا جھوٹا کھا کر میں مرنا نہیں۔۔۔" الیویا کو کراہت ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی کہنے کی دیر تھی۔۔۔ ڈیر نیک نے اس کے سامنے پانچ منٹ نہیں لگائے اور سارا پیکٹ مزے سے خالی کر دیا۔۔۔

"ا مسمم مزے کا تھا۔۔۔ اور کچھ ہے تمہارے پاس۔۔۔؟؟؟" اب وہ اس کی سامان کی تلاشی لے رہا تھا۔۔۔

"پیچھے ہو۔۔" الیویا نے چڑکرا سے پیچھے کیا۔۔۔

"میں کب تمہارے اوپر چھڑا ہوں۔۔" وہ برامانتے ہوئے پیچھے ہوا

"اففففف۔۔۔ تم کہاں سے آگے اس دنیا میں۔۔۔؟؟؟" الیویا نے زچ کر پوچھا۔۔۔

"تمہارے پیچھے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔ اب تم ہی بتاؤ تم کہا سے مجھے یہاں لائی ہو۔۔۔" ڈیرنیک کے

پاس جواب نہ ہوا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔

الیویا نے اب چپ رہنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔ کیوں سامنے والا سوال سے پہلے جواب تیار کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"اچھا میں ذرہ چیخ کر لو۔۔۔ جان بھی پانچ منٹ تک آنے والا ہے۔۔۔" موبائل کی ٹون سن کر اس

نے میسج دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

الیویا نے کچھ نہیں کہا اس کی بات پر بھی۔۔۔ لیکن اپنی آکسائیڈ منٹ وہ چھپا نہیں سکی۔۔۔

"تم کیوں خوش ہو رہی ہو۔۔۔" ڈیرنیک نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔" جواب میں اس نے کندھے آچکا دیے۔۔۔

ڈیرنیک اس کو شکی نظروں سے دیکھتے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں جان بھی ایما کو لے کر وہاں آ گیا۔۔۔

ڈیرنیک نے وائٹ ٹراؤزر اور ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

ابھی وہ پہن کر باہر ہی آیا تھا۔۔۔ کہ اس کو یوں لگا جیسے اس کی کمر پر کچھ چل رہا ہے۔۔۔۔۔ اس نے کمر

پر ہاتھ رکھا اس کو کچھ ابھرا ابھرا لگا۔۔۔۔۔

پھر کمر کے ساتھ ٹانگوں پر پھریوں لگا۔۔۔ اس نے کمر کے پیچھے ہاتھ لے جا کر اس چیز کو نکلا چاہا۔۔۔

وہ چیز تو نکلنے کی بجائے اب اس کے سینے والی سیڈ پر آگئی تھی۔۔۔

اس کے ہلکے ہلکے ناخون اسے محسوس ہو رہے تھے۔۔

وہ اچھل اچھل کر اس چیز کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

سیٹ اور آس پاس موجود لوگ بھی اس کی عجیب حرکتیں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔ وہ جس طرح

اچھل رہا تھا سرکس کا بندر ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایویا کا تو ہنس ہنس کر آنکھوں پانی آنے لگ گیا تھا۔۔۔

"اب یہ کیا نیا تماشہ ہے۔۔۔؟؟؟" جان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اچھلنے سے روکتے ہوئے باز پرس

کیا۔۔۔

"میرے کپڑے میں کچھ ہے۔۔۔" ڈیرنیک نے اپنی الجھن بتائی۔۔۔

"جاؤ۔۔۔ جا کر دوسرا سوٹ پہن لو۔۔۔" جان اس کو وین میں چھوڑتے ہوئے بولا اور وین کا دروازہ

بند کر دیا۔

اس کے بعد اس نے سارے سٹاف پر ایک سرور نظر ڈالی۔۔۔ جس کا مطلب صاف تھا۔۔۔ اپنے

کام پر توجہ دو۔۔۔

اور سب اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔

جان بھی مڑ کر جانے لگا تھا کہ ایک منظر نے اسے آگ ہی تو لگا دی۔۔۔

ایما کسی آدمی سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔ اس کے سر پر پھولوں کے بنے تاج کا اضافہ ہو

گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کی بیٹی بہت کیوٹ ہیں۔۔۔" ایما نے اس آدمی سے کہا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے اسی کی بیٹی اسے یہ پھولوں کا تاج دے کر گئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ اپنی ماں پر گئی ہے۔۔۔" اس کے باپ نے ایک پیار بھری نظر اپنی مٹی سے کھیلتی بچی پر ڈالی۔۔۔

"وہ نہیں آئی ساتھ۔۔۔؟؟" ایما کی بات پر اس آدمی کے چہرے پر ایک اداس سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

"اس کی نور کی پیدائش پر ہی ڈیٹھ ہو گئی تھی۔۔۔"

"اور آئی ایم سوری۔۔۔" ایما کو حقیقت دکھ ہوا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔؟؟؟" ایما نے جھجھکتے ہوئے بولی۔۔۔

"جی ضرور۔۔۔" اس آدمی نے خوشدلی سے اجازت دی۔۔۔

"آپ مسلم ہیں؟؟؟" اس کے سوال پر اس آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

"جی الحمد للہ۔۔۔ میرا ایک اسلامک سینٹر بھی ہے جو میں نے گھر ہی کھولا ہے۔۔۔ اگر آپ آنا چاہے

۔۔۔ تو یہ کارڈ پرائڈر لکھا ہے۔۔۔" اس آدمی کے چہرے پر وہی روشنی تھی جو ایما کو اکثر حور کے

چہرے پر نظر آتی تھی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" ایما نے اس سے کارڈ پکڑا۔۔۔

کارڈ پر ابراہیم لکھا ہوا تھا۔۔۔

"ویسے بہت پیارا نام ہے آپ کا۔۔۔" ابھی ایما اتنا ہی بولی تھی کہ کسی نے اس کا بازو بڑی

بے دردی سے پکڑا اور اس کو کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گیا۔۔۔

ایمانے جب مڑ کر دیکھا تو وہ جان تھا۔۔

جس کے چہرے سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ اسے غصہ چھڑا ہوا ہے۔۔۔

(اب کیا غلطی ہو گئی مجھ سے) ایمانے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہاں سے اب ہلنا نہیں۔۔۔ اور نہ ہی میرے علاوہ کسی سے بات کرنی ہے۔۔" جان اس کو کھڑا کر

کے سخت لہجے میں بولا۔۔۔

ایمانے فوراً سر ہلا دیا۔۔

جان وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اور کمیرہ فوٹو گرافر کو پکڑا دیا۔۔ آج کا فوٹو گرافی کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا

۔۔۔ ورنہ یہ کام وہ خود کرتا تھا۔۔

"یہ تم نے کیا تھا۔۔۔" ڈیرنیک جواب کے براؤن ٹرازر اور وائٹ شرٹ میں پوز بنا کر کھڑا تھا۔۔

الیویا سے بولا۔۔

جواب میں الیویا کی ہنسی سے بتا دیا کہ یہ کام اسی کا ہے۔۔۔

"میں نے نہیں تمہارا ہی سپاہی چوہا۔۔ اپنے کا مانڈر کی تلاش میں یہاں تک آیا ہوگا۔۔" الیویا ہنسی

دوباتے ہوئے بولی

اگلے پوز میں ڈیرنیک نے الیویا کو ہوا میں گھمانا تھا۔۔۔

ڈیرنیک نے ایسا ہی کیا۔۔۔ بس آخر میں اس نے الیویا کی کمر پر جان کر گرفت ہلکی کر دی۔۔ جس کی وجہ

سے وہ نیچے گر گئی۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ سب کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اٹھتے ہوئے بولی

"اس کا مطلب تھا۔۔۔ زیادہ اونچا نہ اُڑو۔۔۔ ورنہ نیچے گر جاؤ گی۔۔۔" ڈیرتیک ایک ٹیس کرنے والی سمائل اسے پاس کرتے نکسٹ پوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اگلے پوز میں ایویا نے ڈیر نیک کی گردن میں بازوؤں ڈال کر کھڑے ہونا تھا اور ڈیر نیک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالنا تھا۔ -

الیویا اس کی گردن میں بازوؤں ڈالتے ہوئے اپنے لمبے ناخون کا استعمال کرتے ہوئے اس کی گردن زخمی کر چکی تھی۔۔

"اوفن" ڈیرنیک نے بڑی مشکل سے در وضبط کیا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے اتنا ایزی نہ لو"۔ اولیویا اس کے کان کے پاس ہونٹ لے جا کر سرگوشی میں بولی۔۔۔

اگلے پوزسیٹ کرنے سے پہلے ہی ڈیرٹیک اپنے جوگر سے اس کا نازک پاؤں کھل چکا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب یہ ہے۔۔۔ کہ چونٹی کو ہاتھی سے بڑگا نہیں لینا چاہیے کہ اس کے کچلے جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔" ڈیرنیک نے بھی اسی کے انداز سے جواب دیا۔۔۔

ان دونوں کے بیچ کیا جنگ چل رہی تھی وہاں موجود سوائے ایک شخص کے کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔

جان نے سرفی میں ہلایا جیسے کہہ رہا ہوں گا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

راہِ پلہ عشق۔۔

قسط نمبر 15

از قلم ضحیٰ قادر۔۔

پارک سے آنے کے بعد حور کتنی دیر اپنے اور ایما کے درمیان ہوئی باتیں سوچتی رہی۔۔ ایما کے لیے یہ کہنا آسان تھا کہ حور آہل کو چھوڑ دے۔۔

لیکن حور کے لیے یہ بات سوچنا بھی جان لیوا تھی۔۔ آہل اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا جس کو اس نے حد سے زیادہ چاہا اور محبت کی تھی۔ یہ سب نکاح کے بولوں کا ہی جادو تھا۔۔ آہل کی شادی کی خبر سن کر وہ ٹوٹ ضرور گئی تھی۔۔ لیکن پھر وقت اور اپنے رب کی مدد سے اس نے خود کو سنبھال لیا۔۔ اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آہل کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آگے چل کر یہ رشتہ کس موڑ پر آجائے گا۔۔ وہ یہ بات جانتی تھی کہ اس کی جگہ کوئی اور عورت آہل کی زندگی میں لے چکی ہے اور اس سے اس کا بیٹا بھی ہے۔۔ کیا وہ کبھی اس بچے کو ماں کا پیار دے پائے گی۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس کی ماں نے اس کی جگہ لی یا وہ بھی عام عورتوں کی طرح اس سے بدلہ لے گی۔۔ انہی سوچوں میں گم جب اس کی نظریڈ کے سامنے ڈرسنگ ٹیبل پر پڑی تو اس نے حیرت سے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔

اسے معلوم نہیں ہوا کہ کب اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہوئے۔۔

باتھ روم میں جا کر اس نے چہرے پر پانی پھیرا۔۔ واپس آئی تو اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔۔

اس نے ابھی سینٹر بھی جانا تھا۔۔ اور وقت پہلے ہی اوپر ہو گیا تھا۔۔ اس نے جلدی سے جواب لیا۔۔ اور سنٹر کے لیے نکل گئی کچھ کھانے کا وقت تھا نہیں۔۔ رخسار بیگم جب سے شادی کی بات پکی ہوئی تھی شاپنگ میں مصروف تھی۔۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے علی کھیلنے چلا گیا تھا۔۔

اس نے میسج کر کے علی کو اپنے جانے کا بتایا اور چل پڑی۔۔ وہ اپنی سوچوں میں تیز رفتاری سے کب سڑک پر چلنے لگی اس معلوم نہیں ہوا۔۔ جب معلوم ہوا تو دیر ہو چکی تھی ایک بلیک گاڑی اس کی جانب آرہی تھی فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔۔۔ حور کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔۔

خان جو جعفر صاحب کے ساتھ میٹنگ میں گیا تھا اور اب واپس آرہا تھا۔ گاڑی کی رفتار اس نے تیز رکھی تھی۔۔ اس نے جب ٹرن لیا تو سامنے ہی ایک لڑکی منہ نیچے کیے اس کے گاڑی کے بلکل سامنے آرہی تھی۔۔ اس نے دو تین بار ہارن دیا۔۔ لیکن وہ لڑکی شاید کچھ زیادہ ہی سوچوں میں گم تھی۔۔ جب چوتھی بار اس نے ہارن دیا تو اس لڑکی نے سر اٹھایا۔۔

اس کا چہرہ دیکھ کر وہ چونک گیا۔۔

"حور۔۔"

خان نے گاڑی روکنے کی پوری کوشش کی لیکن گاڑی رکتے رکتے بھی حور کو لگ چکی تھی۔۔ "اوہ شٹ۔۔" خان سیٹ بیلٹ سے خود کو آزاد کر کے گاڑی کا دروازہ کھول کر جلدی سے حور تک پہنچا۔۔

"حور۔۔" خان نے اس کے گال تھپتھپائے۔۔ مگر اسے ہوش نہیں آیا وہ یونہی سڑک پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔۔

آس پاس راہ گزر کا گھیرہ ہو گیا تھا۔۔

خان کو اس صورتحال سے کافی الجھن کو رہی تھی۔۔ اسے معلوم تھا کہ حورایما کی زندگی میں کتنی اہمیت رکھتی ہے۔۔ اگر حور کو کچھ ہوا تو ایما اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔

خان نے اس کی نبضیں پکڑ کر چیک کی۔۔ وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔۔ باقی بظاہر اسے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی۔۔ خان نے شکر کا سانس لیا۔۔ اور حور کو بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی کی بیک سیٹ میں لٹایا۔۔ اور گاڑی ہسپتال کی طرف موڑ دی۔۔۔

"ٹیشن کی کوئی بات نہیں انہوں نے کچھ کھایا نہیں تھا۔۔ اور کچھ خوف کی وجہ سے یہ سب ہوا یہ باقی سب ٹھیک ہے" چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے اسے تسلی دی۔۔۔

"اور ان کو ہوش کب تک آئے گا۔۔" ڈاکٹر کی بات سن کر اس کو اطمینان ہوا۔۔

"کچھ ہی دیر میں ان کو ہوش آجائے گا۔۔" ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں اس بتا کر کے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد اس نے حور کے فون سے اس کے گھر انفارم کیا۔۔۔ اور وہیں رک گیا۔۔۔

"خان بھائی۔۔؟؟" علی بے حواسی سے وہاں پہنچا۔۔ وہ ایک دو بار پہلے بھی خان سے مل چکا تھا اس لیے اسے خان کو پہچاننے میں مشکل نہیں ہوئی۔۔

"آپنی کیسی ہیں۔۔؟؟" علی اس کے پاس پہنچ کر اس کا بازوؤں ہلاتے ہوئے بولا۔۔

اس وقت وہ کہیں سے بھی وہ شرارتی لڑکا نہیں لگ رہا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے کچھ دیر میں اسے ہوش آجائے گا تو لے جاسکتے ہو۔۔ میں نے پے مینٹ کر دی ہے

۔۔ اب میں چلتا ہوا۔۔" خان اس کو تسلی دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ علی خان کے بتائے ہوئے کمرے میں چلا گیا جہاں حورین تھی۔۔

ایمانے ایک بار پھر جان کا آج کاشیڈول دیکھا۔۔ جو اس نے اپنے پاس رکھی چھوٹی سی ڈائری میں لکھا ہوا تھا۔۔

اب وہ بورہور ہی تھی اس کا یہاں کچھ خاص کام نہیں تھا۔۔ جب کہ جان کمیرہ مین کو آنکھل سمجھا رہا تھا۔۔

اس نے موبائل نکالا اور حور کا نمبر ڈائل کیا۔۔ اس کا ارادہ آج جو ہوا وہ حور کو بتانے کا تھا۔۔ بیل جا رہی تھی۔۔

"ہیلو حور۔۔ پتا ہے آج کیا کیا کرنے۔۔" کال اٹینڈ ہوتے ہی ایمانے دوسری طرف بولنے کا موقعہ دیے بغیر آج جو ہوا وہ حور کو بتانے لگی۔۔

"اس کی ہمت کیسے ہوئی یہ کرنے کی؟؟" خان جو حور کا فون واپس کرنا بھول گیا تھا۔۔ ایما کی کال آنے پر اس نے اٹینڈ کر لیا کہ اسے بتا دے کہ حور کا فون اس کے پاس رہ گیا ہے۔۔ لیکن اس کے بتانے سے پہلے جو ایمانے بتایا اس نے اس کا دماغ گھما دیا تھا۔۔

"خان۔۔!!" ایما جو حور کی طرف سے جواب کی منتظر تھی خان کی آواز سن کر حیرت زدہ رہ گئی۔۔ "میں نے۔۔" ابھی خان اتنا ہی بولا تھا۔۔ کسی نے ایما کے ہاتھ سے موبائل لے کر کان سے لگایا۔۔

ایمانے الجھ کر دیکھا منہ موڑ کر جہاں جان چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے اس کا موبائل کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔ اس کی گرفت موبائل پر بہت مضبوط تھی۔۔

"ایما میں نے کہا تھا کہ تم یہ جاب چھوڑ دو۔۔ وہ شخص خطرناک ہے۔۔ میں نے بتایا تھا نا اس کے قتل کا۔۔" خان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح وہ ایما کو جان سے دور کر لے۔۔

جبکہ جان سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی اپنے بارے میں کی جانے والی ساری بکواس سن رہا تھا

"ہو گیا تمہارا۔۔" اس کے چپ ہوتے ہی وہ ٹھنڈے انداز میں بولا۔۔

"ایما کہاں ہے۔۔۔۔ اس کا فون تمہارے پاس کیا کر رہا ہے؟؟؟؟" خان کو اور تپ چڑھی۔۔۔

جان کچھ نہیں بولا۔۔ وہ بس خان کے لہجے میں محسوس کی جانے والی بے چینی سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔

"ڈیم اٹ۔۔ ایما کہاں ہے۔۔ کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔۔ اگر اسے ایک بھی آنچ آئی۔۔ میرا وعدہ ہے۔۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔" خان بالکل ہی آوٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا۔۔ اس کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ بولی جا رہا تھا۔۔

"موت سے مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔ اس لیے تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ اور میں نے جو کرنا ہے میں تو وہ کر

کے رہوں گا۔۔ اوہ ڈونٹ وری میرا تیسرا قتل تم واقعی میں بہت پسند کرو گے۔۔" جان کا سرد

طنزیہ لہجہ اس کو سن کر چکا تھا۔۔۔

جبکہ ایما کو بس قتل کے علاوہ کوئی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔" خان وارنگ دینے والے انداز سے بولا لیکن اس کے لہجے میں موجود

لرکھراہٹ جان نے اچھی طرح محسوس کی تھی۔۔۔

"جب میں کروں گاتب دیکھ لینا۔۔۔" یہ کہہ کر جان نے کال بند کر دی۔ اسے اپنے اندر سکون اتراتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایما کی طرف دیکھا جس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور وہ پوری آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے ہونٹ بھی نیلے پڑ رہے تھے۔۔۔ اور جسم ہلکے سے کانپ رہا تھا۔۔۔

اب پتا نہیں یہ سردی کا اثر تھا۔۔۔ کہ خوف کا غلبہ۔۔۔

جان گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اپنی جیکٹ کی زپ کھولی۔۔۔

اس کی توجہ اپنی جانب محسوس کر کے ایما نے آنکھیں اس پاس گھمانا شروع کر دی۔۔۔

وہ جو شروع سے بہت بولڈ تھی۔۔۔ لڑکوں کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔ سب کو منہ توڑ جواب دیتی تھی۔۔۔

جان کے سامنے پتہ نہیں اسے کیا ہو جاتا تھا۔۔۔

جان نے بڑی دلچسپی سے اس کی آنکھیں چرانے والی ادا کو دیکھا۔۔۔ اور اپنی بلیک لیدر کی جیکٹ اس کے کندھے پر ڈال دی۔۔۔ ایما اس کے پاس آ جانے سے ڈر کر اچھلی۔۔۔ لیکن پھر اپنے آس پاس Caron Poivre کی خوشبو سونگھ کر وہ سیدھی ہوئی تو خود کو جان کی جیکٹ میں پا کر حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

(کیا تھا وہ شخص۔۔۔ اسے بالکل سمجھ نہیں آیا)

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ بہت ہنڈ سم لگ رہا ہوں کیا۔۔۔" جان ایما کے بال اس کے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے نرمی سے بولا جو بار بار تیز ہوا کی وجہ سے اس کے چہرے پر آرہے تھے۔۔۔۔۔

ایما کو بے ساختہ اپنی اور جان کی پہلی ملاقات یاد آگئی۔ تب بھی جان نے کچھ ایسے لفظ ہی بولے تھے

ایمانے جلدی سے نظروں کا زاویہ تبدیل کیا۔۔۔ پتا نہیں کیوں لیکن جان کی نظروں کی تپش سے اسے اپنے گال لال ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

"آج نہیں کچھ کوگی۔۔۔" جان وہیں سینی پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ باقی سارے اب چیزیں سمیٹ رہے تھے۔۔۔

ایمانے محسوس نہیں کیا لیکن جان اس کا موبائل اپنے پینٹ کی جیب میں ڈال چکا تھا۔۔۔
 "ارے ارے۔۔۔ میں ڈسٹرٹ تو نہیں کیا۔۔۔؟" ڈیرنیک ڈریس چلیج کر کے ان کی جانب آتے ہوئے ڈرامائی انداز میں بولا۔۔۔

"وہ تو تم جبکہ آئے ہو تب کہ ہیں ہم۔۔۔" جان نے بھی آخر اپنی نظریں اس سے ہٹا کر ڈیرنیک کی جانب موڑ لی۔ ایمانے شکر کا سانس لیا اور وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔
 "خیر تو ہے جناب۔۔۔ بڑی میٹھی میٹھی نظروں سے لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔" ڈیرنیک اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کہ تمہیں دیکھوں۔۔۔؟" جان نے سوالیہ نظروں سے اس ڈھیڈھی کو دیکھا

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ تم مجھے دیکھنا اور میں تمہارے طرف سے ایما کو دیکھ لوں گا"
 "ڈیرنیک۔۔۔۔۔" جان نے تنبیہ کری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"کیا ڈیر نیک -- میاں جو بات ہے وہ مان کیوں نہیں لیتے --" ڈیر نیک بھی چڑ کر بولا۔

جان اس کو جواب میں کچھ کہتا اس سے پہلے اس کی پینٹ میں موجود ایما کا فون بجنے لگا -- اس نے نکال کر دیکھا تو خان کی پھر سے کال آرہی تھی -- جان نے کال کینسل کر دی --

"ایما کا فون ہے نا -- ؟؟" ڈیر نیک فوراً پہچان گیا --

"تم یہ چھوڑ اور مجھے یہ بتاؤ کہ یہ شوٹنگ کے دوران کیا تم لوگ بچوں والی حرکتیں کر رہے تھے --"

جان نے بڑی ہوشیاری سے موبائل واپس پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے بات کا رخ تبدیل کیا --

"اب اپنے فوجروائف کو تنگ نہیں کروں گا تو کسے کروں گا --" ڈیر نیک کندھے آچکا کر بولا --

"مطلب تم سرریس ہو -- ؟؟؟"

"ہاں -- مجھے وہ پسند ہے -- یہ ماننے میں مجھے کوئی عار نہیں --" وہ درپردہ جان کو سن رہا تھا --

ایک بار پھر فون بجا -- جان نے غصے سے موبائل نکالا اس کا خیال تھا کہ پھر سے خان ہوگا -- لیکن

موم کالنگ دیکھ کر اس کے ماتھے پر وٹ آئے --

اس نے کال ایڈنڈ کر کے کان کے ساتھ لگائی --

دوسری طرف سے پتا نہیں کیا کہا گیا کہ جان پھر چونک گیا -- اس کا یہ چونکا ڈیر نیک نے بھی محسوس کیا

تھا --

"کیا ہوا -- ؟؟"

"میں آکر بتاتا ہوں --" فحالی تم ایما کو بھجوں میں گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا ہوں -- "وہ تیزی سے

بول کر وہاں سے چلا گیا --

تھوڑی دیر بعد ایما جان کے ساتھ گاڑی میں تھی۔۔۔ جان اتنی سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ کہ ایما کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں بچ ہی نہ جائے۔۔۔

"سر ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟" جان نے جب گاڑی ہاسپٹل کے سامنے روکی تو ایما نے الجھ کر اس سے پوچھا۔۔۔ جواب میں جان نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ بس اس کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کر کے خود بھی اتر اور اس کا ہاتھ تھام کر اندر داخل ہوا۔۔۔

ایما کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔۔۔

ہسپتال سے تو اسے ویسے ہی ڈیڈ کی ڈیٹھ کے بعد وحشت ہوتی تھی۔۔۔

"اوہ ایما۔۔۔ شکر ہے تم آگئی۔۔۔" اس کے اندر داخل ہوتے ہی مسسز وائز جو ان کی ہمسائی تھی وہ بولی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟" ایما کے دماغ میں جو خیال آرہے تھے وہ ان کو جٹک کر ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔

"تمہاری مام کی کنڈیشن سہی نہیں۔۔۔ میں نے کھڑکی سے ان کو اپنے گھر کے سامنے گرتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ شاید کہیں جانے لگی تھیں۔۔۔ تو میں ان کو یہاں لے آئی۔" ایما کا اگر جان نے ہاتھ نہ پکڑا ہوتا تو اس نے گر جانے تھا۔۔۔

"کہاں ہیں وہ اس وقت۔۔۔؟" جان نے ایما کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سنبھالا جو گم سم سی ہوگی تھی پھر عورت کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ جو ستائشی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جان کے لیے یہ ستائشی نظریں عام بات تھی۔۔۔

"آئیں میرے ساتھ۔۔۔" وہ عورت انہیں لے کر روم میں چلی گئی۔۔۔ جہاں ازابیلہ تھی۔۔۔
 "مام۔۔۔" ایما جب کمرے میں داخل ہوئی تو اس کی نظر اپنے ماں کی طرف گئی جو مشنوں کے ذریعے
 سانس لے رہی تھی۔۔۔

ایما کی آواز سن کر انہوں نے آنکھیں کھولی اور ہاتھ کے اشارے سے اسے پاس بلایا۔۔۔
 جان اسے چھوڑ کر پتا نہیں کہاں جا چکا تھا۔۔۔ ایما نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔۔۔ اس کا سارا
 دھیان اس وقت ازابیلہ کی طرف تھا۔۔۔

اس نے ازابیلہ کے پاس جا کر اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں کر کے اس پر بوسہ دیا۔۔۔
 "مام سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ ہلانکہ دل اس کا کسی
 انوفی ہونے کا پتا دے رہا تھا۔۔۔

"ایما۔۔۔" ازابیلہ اپنے منہ پر سے ماسک اتارتے ہوئے بولی۔۔۔ ایما نے روکنا چاہا مگر انہوں نے
 اشارے سے منع کر دیا۔۔۔

www.urdu-novelsmania.com

اس دوران روم کا دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔۔۔ مگر ایما کو پتہ نہیں چلا۔
 "ایما۔۔۔ پیٹر کو ڈھونڈ کر۔۔۔ اس کا خیال۔۔۔ رکھنا۔۔۔ تم دونوں ہی۔۔۔ ایک دوسرے کا سہارا
 بننا۔۔۔" ازابیلہ کو بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی پھر بھی وہ بول رہیں تھیں۔۔۔

ایما کی آنکھوں میں ان کی باتیں سن کر آنسو آگے جنہیں وہ پیچھے دھکیل کر ان سے بولی۔
 "مام ہم مل کر پیٹر کو ڈھونڈیں گے۔۔۔ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔" ایما نے ان کا ہاتھ مضبوطی
 سے تھام کر بولی۔۔۔ آ یا جیسے وہ ابھی کہیں چلی جائے گی۔۔۔

"وعدہ کرو۔۔ تم اپنا خیال رکھو گی۔۔ اور پیٹر کا بھی۔۔"

"مام وعدہ۔۔ کرتی ہوں میں۔۔" ایما کی بات سن کر ان کے چہرے پر سکون آیا۔۔ اس وقت ڈاکٹر اور نرسیں اندر آئے اور ازایلا کو لے کے ICU کی طرف چلے گئے۔۔

ایمانے نوٹ نہیں کیا لیکن دروازہ کھول کر اندر آنے والا جان تھا۔۔ جان نے ایما کو باہر رکھی چیر میں بیٹھایا اور اس کے سامنے سینڈوچ کیا۔۔

"نہیں۔۔۔" ایمانے روتے ہوئے سر نہ میں ہلایا۔۔۔

"کھالو۔۔ ورنہ میں زبردستی کھلاؤ گا۔۔ جان کو سختی کرنے پڑی کیونکہ اس کو پتا تھا اس کے بغیر گزرا نہیں تھا۔۔۔

ایمانے اس سے سینڈوچ لیا اور چھوٹے چھوٹے بانٹ لے کر کھانے لگی۔۔

جان اس کو کھاتے دیکھ کر ریلکس ہوا اور اس کے پاس ہی بیچ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ایما کی اور ازایلا کی باتیں سن کر اس کو اپنی مام کی یاد آ گئی تھی۔۔ وہ آنکھیں بند کر کے سر دیوار سے ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

بند آنکھوں کے سامنے منظر سا چلنے لگا تھا۔۔

"جہان۔۔۔ آپ گڈ بوائے کی طرح یہاں روکو اور ڈول کا دھیان رکھنا۔۔ میں ابھی آپ کے لیے

آسکریم لے کر آتی ہوں۔۔" ایوا جان کے سر کے بال پیار سے بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

"بٹ مام میں بھی جانا ہے۔۔" چھوٹے سے جان نے منہ بسورا۔

"پھر ڈول کہاں جائے گی۔۔" ایوانے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"ڈول بھی ہمارے ساتھ جائے گی نا۔۔" جان نے جھجھک کر حل پیش کیا۔۔

"آپ یہی روکو۔۔ میں آتی ہوں۔۔" اب کی بار ایوا سختی سے بولی۔

"مجھے آپ نہیں پسند" اعلان کیا گیا۔۔

"افس یہی روکو۔۔ اور ڈول کا خیال رکھو میں آتی۔۔" ایوا کہہ کر آگے چلنے لگی۔۔

سامنے روڈ کراس کر کے وہ دکان تھی جہاں کی اسکریم اس نے لیٹی تھی۔۔ وہاں کافی رش بھی تھا اس لیے ایوا اسے ساتھ لے کر جانے سے کتر رہی تھی۔۔

ایوا کے جاتے ہی جان نے بے بی کاٹ میں لیٹی اپنی بہن کو دیکھا جو پینک چھوٹی سی فراق میں ہاتھ ہلا ہلا کر کھیل رہی تھی۔۔ اس نے بے بی کاٹ ایوا کے پیچھے لگا کر خود بھی چلنے لگا۔۔

ابھی اشارہ بند ہی تھا اور ٹرافک زروں سے گزر رہی تھی۔۔ کہ ایوا کو پیچھے سے کسی نے دھکا دیا اور وہ سامنے سے گزرتی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا کر گری۔۔ گرتے ہی اس کے سر سے اور ناک سے خونے نکلنے لگا۔۔ جو سڑک پر پھیلنے لگا تھا۔۔

جان نے بے یقین نظروں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جس سے اس نے اپنی ماں کو دھکا دیا تھا۔۔

"جان۔۔"

"جان"

کوئی اس کا کندھا ہلا رہا تھا۔

"ہاں۔۔" جان نے آنکھیں کھولی تو سامنے ڈیرنیک اس پر جھکا اس کا کندھا ہلا رہا تھا۔۔

"تم کب آئے۔۔" جان نے منہ پر ہاتھ پھیرا۔۔

"تمہارے فون کے فوراً بعد میں نکل پڑا تھا۔۔ ساتھ اولیویا کو بھی لے آیا" ڈیرنیک اس کے پاس ہی بیچ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

جان نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں الیویا ایما کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ ایما اب پہلے سے بہتر لگ رہی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر کیا کہہ رہیں ہیں۔۔۔؟"

"10٪ چانس ہے بچنے کے۔۔ وہ بھی اس صورت میں کہ میموری لوس ہونے کا خطرہ ہے۔۔۔" جان نے بے تاثر انداز میں اسے بتایا۔۔۔

"اوہ۔۔۔"

"میں آتی ہوں۔۔ ایما کسی خیال کے آتے ہی ایکدم سے اٹھی۔۔۔"

"کہاں" الیویا اس کے ایکدم اس طرح اٹھنے سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"واش روم" ایما کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔ دراصل وہ باتھ روم نہیں فیس پتا کرنے گئی تھی۔۔۔ ریسپشن سے جس اس نے فیس کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ جمع ہو چکی ہے۔۔۔

"کس نے کی۔۔ ایما نے الجھ کر پوچھا

"آپ کے ساتھ جو ہنڈسم تھا اس نے۔۔۔ ایما کو زہ اندازہ نہیں تھا کہ جان نے جمع کروائی ہے۔۔۔ اس نے انفورمیشن کے لیے رقم پوچھی کتنی کے تو اس کے ہوش اڑ گئے۔۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ رقم جمع کر کے جان کو واپس کر دے گی۔۔ لیکن جتنی رقم ریسپشن نے بتائی اتنی تو وہ سالوں لگا دیتی تو بھی جمع نہ کر پاتی۔۔۔

یہ ایک پراویٹ ہسپتال تھا۔

وہ گم سم سی واپس آئی تو دیکھا ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر تھا۔۔۔ لال بیٹی بند تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ آپریشن ختم ہو چکا ہے۔۔۔

وہ تینوں افسوس سے ڈاکٹر کی بات سن رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ ایما کو کیسے بتائیں گے۔۔۔ لیکن ان کو ضرورت ہی نہیں پڑی اور کچھ گرنے کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا جہاں ایما فرش پر بے سدگری ہوئی تھی۔۔۔ شاید گرتے وقت اس کے سر پر چیر لگی تھی جس کی وجہ سے اس سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

جان پتھرائی نظروں سے یہ دیکھ رہا تھا اس کو یوں لگا جیسے ایوا کی طرح ایما بھی۔۔۔ نہیں اس کے آگے وہ سوچ نہیں سکا۔۔۔

ڈاکٹر ایما کو اندر لے کر جا چکے تھے۔۔۔ جبکہ جان کی نظریں اب بھی اس جگہ پر تھی جہاں سے کچھ دیر پہلے ایما تھی۔۔۔ پر اب وہاں صرف خون تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

آہل صبح کا گیارہ کو واپس آیا تھا۔۔۔

اس کا پورا دن اتنا مصروف گزرا تھا کہ اس کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملی تھی۔۔۔

حوالی میں اس وقت سب سو گئے تھے۔۔

فد کے منہ سے حور کے بارے سن کر آہل کو پتا نہیں کیوں غصہ چھڑا تھا۔۔ اس کو حور سے کوئی شدید قسم کی محبت نہیں تھی۔۔ پر حور اس کے نکاح میں تھی۔۔ اس کی بیوی تھی۔۔ وہ تو اپنی چھوٹی سی چھوٹی چیزوں کے بارے میں اتنا ٹچی رہتا تھا۔ کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا۔ یہ تو پھر اس کی بیوی تھی۔۔ داجی کے رویے کے بارے میں اب اس نے محسوس نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ آیا کچھ غلطی اس کی بھی تھی۔۔ لیکن اس کی اتنی بڑی سزا اسے نہیں بنتی تھی۔۔

انہی سوچوں میں گم وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔۔۔ کھانا اس نے باہر ہی کھا لیا تھا۔۔ اس نے فریش ہونے کے بعد موبائل پکڑا۔۔۔ تو وہاں سڈنی نام کے نمبر سے کچھ تصویریں آئی ہوئی تھی۔۔

اس نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے وہ تصویریں دیکھیں تو اس کے ماتھے پر موجود بلوں پر مزید اضافہ ہو گیا۔۔

اس نے کسی کو فون کیا۔۔ اور کمر پر ہاتھ رکھ کر بے صبری سے فون اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔۔ دوسرے طرف فون اٹھایا گیا۔۔ اس نے کچھ کہے بغیر بس خاموشی سے دوسری طرف کی بات سنی اور بنا کچھ کہے اس نے اپنا فون زور سے دیوار پر مارا۔۔

اس کو شدید غصہ آ رہا تھا۔۔

اور آنکھیں لال ہو رہی تھی۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔"

وہ غرانے کے انداز میں کسی کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے بولا۔۔

یہ ایک سادہ سا کمرہ تھا۔۔ چاروں دیواروں پر سفید رنگ ہوا تھا۔۔ کمرے میں آرائش کی کوئی چیز نہیں تھی سوائے اس کیلو گراف کی اور ایک خانہ کعبہ کی تصویر کے۔۔ وہاں موجود شخص کالی ہوڈی پہن کر اب ماسک سے اپنے چہرے کا جلسہ ہوا حصہ چھپا رہا تھا۔۔ اس کی آنکھیں سو جی ہوئی اور لال تھی۔۔

اب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

"جار ہے ہو۔۔" وہ بوٹ کے لیسس بند کر رہا تھا جب ایک اور آدمی کمرے میں آیا۔۔ وہ دیکھنے میں کافی گریس فل تھا۔۔ اور جوان ہی لگ رہا تھا۔۔

"جی ڈیڈ۔" اس نے منہ نیچے کیا ہی جواب دیا۔ اب وہ اپنے دوسرے شوز کے لیسس بند کر رہا تھا۔۔

"میرے خیال میں تمہیں اسے بتا دینا چاہیے۔۔" اس کی بات سن کر وہ سیدھا ہوا اور چل کر ان کے برابر کھڑا ہوا۔۔

اس کا کندھا ان کے کندھے سے اوپر تھا۔۔

"وہ برداشت نہیں کر پائے گی۔۔"

"اب بھی کر رہی ہے۔۔ یہ بھی کر لے گی۔۔" انہوں نے سمجھانے کی پھر سے کوشش کی۔۔

"نہیں مجھے پتا ہے۔۔" وہ اب بھی انکار ہی تھا۔۔

"اس کو تمہاری ضرورت ہے۔۔"

"مجھے بھی تو ضرورت ہے" اس کی آوازیں دکھتھا۔۔ خالی پن تھا۔۔

"تمہارے پاس میں بھی تو ہوں۔۔۔" ان کی اس بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

"کب تک چھپاؤ گئے۔۔؟" انہوں نے جیسے اس کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔۔

"جب میں پہلے جیسا ہو جاؤں گا۔۔" اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف وہ اس کی بات کا مضموم سمجھ کر خوش ہو گئے تھے۔۔ کیونکہ پہلے وہ تیار نہ تھا۔۔

اب وہ راضی ہو گیا تھا۔۔۔

وہ بلیک ہوڈی پہن کر چپکے سے اپنے گھر آیا۔

اس نے دیکھا۔۔ ازابیلا کے کمرے سے روشنی آرہی تھی۔۔ اس نے کھڑکی سے جھانکا۔۔

تو ایما وہی بیڈ پر لیٹی تھی۔۔

اس کے سر پر پیٹی بندھی تھی۔۔

وہ اندر نہیں جاسکا کیونکہ اندر ایما اکیلی نہیں اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔۔۔

وہ شاید کوئی لڑکی تھی۔۔ جس کی پشت اس کی طرف تھی۔۔ کیونکہ وہ کھڑکی والی طرف موجود کرسی پر بیٹھی

تھی۔۔

اس بار وہ دور سے دیکھ کر ہی آگیا تھا۔۔

اندھیرا پھر سے اندھیرا۔۔

جنگل۔۔

سائے پھر اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔۔

انہوں نے پھر سے اسے پکڑ لیا تھا۔۔

اب کی بار وہ سائے ایک ایک کر کے اس لڑکی کے وجود میں جا رہے تھے۔۔

اس لڑکی کے ہاتھ بھی ان سائوں کی طرح کالے ہو رہے تھے۔۔

اوپر چاند چمک رہا تھا۔۔

لیکن اس کی روشنی اس تک نہیں پہنچ رہی تھی۔۔

ان سائوں کی لال آنکھیں۔۔۔ اس کو ڈرا رہیں تھیں۔۔

وہ ان کی گرفت سے نکلنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔۔

رات سے دن ہو گیا تھا۔۔۔

خان کی بے چینی حد سے سواتھی۔۔ کیونکہ اس نے کل سے ایما سے بات نہیں کی تھی۔۔

کل بھی وہ کال بند کر کے۔۔ سیدھا اس سائیڈ پر گیا جہاں شوٹنگ ہو رہی تھی۔۔ مگر ایما نہیں تھی وہاں

۔۔

پھر اس نے آفس پتا کرایا ایما وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔

اس کے گھر پر تالا لگا ہوا تھا۔۔

تھک آ کر وہ واپس گھر آ گیا تھا۔۔

گھر آ کر اس نے ڈین کو میسج کیا۔۔ ایما کا لاپتہ ہونا کافی پریشانی کی بات تھی۔۔

سراسر اس کا درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

اس نے پین کھری۔۔ اور تھوڑی دیر آنکھیں بند کر لی۔۔ کب آنکھ لگی اسے پتا نہیں لگا۔۔

فون کی بیل سے اس کی آنکھیں کھولی۔۔

اس نے نیند میں ہی کال اٹھائی تھی۔۔

اور ہیلو ہیلو کیا۔۔

جب کوئی جواب نہیں آیا تو خود سے بڑبڑاتے ہوئے "لوگوں کو تنگ کرنے کا مزہ آتا ہے" پھر سے سو گیا۔۔

پھر اس کی آنکھ صبح 11 بجے کھولی۔۔

آنکھ کھولتے ہی جو پہلا خیال اس کے ذہن میں آیا تھا وہ ایما کا ہی تھا۔۔

جلدی سے چیخ کر کے وہ پھر ایما کے گھر کی طرف گیا۔۔

اس بار تالا نہیں لگا تھا۔۔ لیکن گھر کے باہر لوگ کھڑے تھے۔

لوگ کالے لباس پہنے ہوئے تھے۔۔

(جان نے واقعی میں۔۔ تو ایما کو) اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔ وہ دوڑتے ہوئے اندر

گیا تو ایما کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر پر سکون ہو گیا۔۔

ایما گم سم سی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

خان نے اس کا ہاتھ ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

تو اس نے اپنی ویران آنکھیں اس کی طرف موڑ لی۔۔

خان کو اس کی حالت دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔۔

لوگ آتے جا رہے تھے۔۔۔

حور کو بھی کسی نے خبر دی تھی وہ بھی وہاں آ گئی تھی۔۔

اور اب اس کے پاس بیٹھی اسے سنبھال رہی تھی۔۔

اس کی کوشش تھی کہ وہ روئے۔۔ مگر وہ تو پتھر کے مجسمے کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

کل اس کی پٹی کے بعد ڈاکٹر نے تھوری دیر اس رکھ کر ڈسچارج کر دیا تھا۔۔ زخم گہرا نہیں تھا۔۔

بس انہوں نے اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے دوائی میں نیند کی گولی آید کر دی تھی۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھولی۔۔ تو ایلیویا اور ڈیرنیک پہلے سے وہاں تھے۔۔

ایسا پہلے تو بے تاثر نظروں سے انہیں دیکھتی رہی۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ کیا ہوا ہے۔۔

لیکن تھوری دیر بعد کل کا سارا دن فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگا تھا۔۔

وہ از ابیلا کے کمرے میں گئی۔

اس امید میں کہ شاید وہ جو اس نے دیکھا وہ خواب ہو۔۔ لیکن از ابیلا اس کے کمرے میں نہیں تھی۔۔

اس کے اس طرح دوڑنے سے ڈیرنیک اور ایلیویا بھی اس کے پیچھے آئے تھے۔۔ ان دونوں نے

کالے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔۔

"میرے موم کہاں ہیں۔۔؟" وہ آنکھوں میں ڈر لے کر ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ڈیرنیک اور ایلیویا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔ ان کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہیں۔۔

لیکن ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی جان جو ابھی ابھی آیا تھا اس نے بے تاثر انداز میں کہا

"شی از ڈیٹ۔"

"ہوتے کون ہو یہ کہنے والے۔۔" وہ بھپراہی ہوئی شیرنی کی طرح اس کا گریبان پکڑتے ہوئے بولی

"واچ یور ہینڈ لیڈی۔۔" جان اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے سخت لہجے میں بولا۔

"مجھے نہیں پرواہ۔۔ میں بس اپنے اپنی مام چاہیے۔۔" وہ پچھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"موم کو دیکھنا ہے۔۔ آؤ پھر۔۔" جان اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ لے کر چلنے لگا۔۔

"جان ویٹ۔۔ وہ اس وقت سٹریس ہے۔۔" ڈیرنیک جان کے سامنے آکر اس کا راستہ روک کر

سمجھانا چاہا۔۔

جان نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔۔ بس اسے سائیڈ پر کر کے ایما کو ازبیللا کے تابوت جس میں اسے

لٹایا ہوا تھا۔۔ اس کے پاس لا کر اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔۔

"یہ لویہ ہیں تمہاری امی۔۔" اس کے بعد اس ایما کی یہی حالت تھی۔۔ وہ گم سم سی ہو گئی تھی۔۔

کس نے اس کے کپڑے چیخ کرنے کو دیے۔۔

کب ازبیللا کا کوفن اٹھا کر لے کر گے۔۔ کب اسے دفنایا۔۔ ایما کو کچھ معلوم نہیں تھا۔۔

بس سب کے جانے کے بعد اس نے اپنے باپ کے ساتھ موجود اپنی ماں کی قبر کو دیکھا۔۔

کتنی دیروہاں کھڑی دیکھتی رہی۔

پھر کسی نے اسے کندھے سے تھاما تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔۔ جہاں حوراس کے ساتھ کھڑی تھی

۔۔

(10 دن بعد۔۔)

انڈیلا کی ڈیٹھ سے لے کر وہ اب تک ایک بار بھی نہیں روئی تھی۔۔ نہ بولی تھی۔۔ اس کے سارے احساسات جیسے جم سے گئیے تھے

اس آفس سے دو تین بار فون آچکا تھا کہ وہ آفس اب جوائن کر لیے۔۔ نہیں تو اسے نکال دیا جائے گا۔۔ مگر وہ تو یوں تھی جیسے پرواہ ہی نہیں۔۔ اس یہ بھی یاد نہیں تھا کہ حور نے پرسوں چلے جانا ہے۔۔ وہ بس کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی کہ جب دروازے پر نوک ہوا۔۔ اس نے دروازہ کھولا۔۔

"میم سر نے کہا ہے کہ آپ کو لے کر آؤ۔۔" وہ وائٹ شرٹ جس پر کمپنی کا لیبل بھی بنا ہوا تھا اور بلیک پینٹ پہنے ہوئے مہذب انداز میں بولا۔۔

"کون سے سر۔۔" اس کے سوال پر ڈرائیور نے عجیب نظروں سے دیکھا۔۔

"جان سر۔۔۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آپ کو یہ دوں۔" ڈرائیور نے ایک سفید رنگ کا انویلیپ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے انویلیپ اس سے لیا۔۔ اور کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ ہاسپٹل کا بل تھا۔۔ ساتھ میں ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر نوٹ لکھا ہوا تھا۔۔

(یہ پیسے مجھے ابھی واپس کرنے ہے۔۔ میں کسی پر ادھار نہیں رکھتا۔۔ نہ ہی میں نے چیرٹی دینے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔۔ ہاں لیکن ایک آپشن اور بھی ہے ایک رات میرے نام کر دو۔۔۔)۔۔ لفظ تھے یا

زہرا سے سمجھ نہیں آیا۔۔ اتنی توہین۔۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے پاؤں انگاروں پر کھڑی ہے

۔۔۔

"چلو۔۔" ایمان نے اپنا بیگ پکڑا اور اس کے بال جو جوڑے میں بند تھے جنہیں اس نے صبح ہی بنایا

تھا اور بغیر وہی ڈریس جو کل حور نے زبردستی اس کو چیلنج کروایا تھا ویسے ہی چل پڑی۔۔

ڈرائور حیران ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ ابھی ایمان تیار ہونے میں بھی ٹائم لگائے گی۔۔ لیکن اس کے

طرح چلنے پر وہ حیران کے ساتھ پریشان رہ گیا۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔

آفس پہنچ کر ایمان نے جارحانہ انداز میں گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔

اور لفٹ میں جا کر مطلوبہ فلور کا بٹن دیا۔۔۔

لفٹ کا دروازہ کھولتے ہی وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتی جان کے آفس آئی۔۔

آس پاس گزرتے ورکرز نے روک کر اسے دیکھا۔۔

اور دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔ جہاں جان وائن پیتے ہوئے ساتھ میں کام کر رہا تھا۔۔

وہ سیدھا اس کی طرف گئی۔۔

"چٹاخ۔۔" اس نے تھپڑ اتنی قوت سے مارا تھا کہ اس کا اپنا ہاتھ درد ہونے لگا گیا تھا۔۔۔

اس کی تھپڑ سے جان بھی چیر کے پیچھے دھکیل کر اس کے سامنے کھڑا ہوا

ایمان نے ایک بار پھر اس کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔۔ لیکن اس بار جان اس کا ہاتھ اپنے

چہرے پر پہنچے پہلے ہی اس کا تھام چکا تھا۔۔

"میں وہ ہاتھ توڑ دیتا ہوں جو مجھ تک آتے ہیں۔۔ لگتا ہے تمہیں اپنے ہاتھ پیارے نہیں۔"

اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ تکلیف کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔
 "تو تم نے کیا سب کو اپنی لیگل پراپرٹی سمجھ رکھا ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں یہاں کام کرنے آتی ہوں۔۔۔
 کوئی ہو کر نہیں ہو۔۔۔ سمجھ کیا رکھا ہے خود کو۔۔۔ ارے میں لانت بھیجتی ہوں تم پر۔۔۔ اور تمہاری اس
 گھٹیا جاب پر۔۔۔ میری طرف سے تم دونوں جہنم میں جاؤ۔" اتنے دنوں سے اندر موجود غبار اب باہر
 نکل رہا تھا۔۔۔

"میں نے آپشن رکھا تھا۔۔۔ لیکن اب تو آپشن بھی نہیں رکھوں گا۔۔۔ تمہارے پاس پانچ دن ہے
 ۔۔۔ میرے پیسے واپس کرنے کے لیے۔۔۔ اگر تم نے اس دوران پیسے واپس کیے۔۔۔ دین اس گڈ
 ۔۔۔ ادروائس۔۔۔ یونویل۔۔۔" جان نے جلد ہی اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔ اور سچویشن کو پھر سے اپنے
 کنٹرول میں لیا۔۔۔

"اوکے ڈن۔۔۔ ناؤ لیومانی بینڈ" ایما نے تھوڑے دیر سوچا پھر جواب دیا۔۔۔

جان نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور فائیل سے ایک پیپر نکال کر اس کی جانب بڑھیا۔۔۔ جو اس کے اپنے ہاتھ
 سے اپنی کلائی سلرا رہی تھی۔۔۔ جہاں جان کی مضبوط پکڑ کی وجہ سے نشان پڑا ہوا تھا۔۔۔

"ارے اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔ پہلے اس اگیرینٹ پے سائن کرو۔۔۔" پیپر اس کی جانب بڑھاتے
 ہوئے بولا۔۔۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے سے ہی تیار تھا ان سب کے لیے۔۔۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔؟؟؟" ایما اس کے ہاتھ سے پیپر لے کر مشکوک نظروں سے اس کی جانب دیکھتے
 ہوئے بولی۔۔۔

"یہی کہ جب تک تم میرے پیسے واپس نہیں کر دیتی تم شہر سے باہر نہیں جاسکتی۔۔۔ اگر تم میرے پیسے وقت پر واپس نہیں کرتی تو تمہیں میری ہر بات ماننی ہوگی۔۔۔ جب تک میں کہوں۔۔۔ ہاں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تم نے واپس کر دیے تو میں تمہارا راستہ دوبارہ کبھی نہیں روکوں گا۔۔۔ اگر یقین نہیں تو خود پڑھ لو۔۔۔" ایمانے پڑھا وہاں واقعی یہی لکھا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے اس کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ اسے یہ سائن نہیں کرنا چاہیے پھر کچھ سوچ کر اس نے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر میں پیسے وقت پر واپس نہ کر پاؤں تو میری بھی ایک شرط ہے۔۔۔"

"کیسی شرط۔۔۔؟" اگیرینٹ ابھی بھی جان کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

"وہ میں بتا دوں گی۔۔۔ اور ہو سکتا ہے اس کی ضرورت ہی نہ پڑے۔۔۔" ایمانے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے ایگریمنٹ پر ڈالی۔۔۔

"کونفیڈنس۔۔۔ اوکے پھر دیکھتے ہیں۔۔۔"

جان کے مان جانے پر اس نے سائن کر دیا۔۔۔

اس سب کے دوران جان کی نظر اسی پر تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔" ایما سائن کر کے جانے لگی کے جان ٹیبل پر ہی بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ابھی میرے پاس پانچ دن ہے۔۔۔ سو میں جواب دینے کی پابند نہیں۔۔۔" ایمانے بنا روکے جواب دیا۔۔۔

"اور جاب بھی ہے تمہاری۔۔۔؟؟"

"میرا استیضہ مل جائے گا۔۔۔"

جواب دے کر وہ جا چکی تھی۔۔۔

جبکہ جان پر سوچ نظروں سے دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جہاں سے ابھی وہ گئی تھی۔۔۔

وہ مال آیا تھا۔۔۔ اسے کچھ شاپنگ کرنے کے لیے۔۔۔

آس پاس لوگ گزر رہے تھے۔۔۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر اسے خارش سی ہو رہی تھی۔۔۔

مطلب کیسے لوگ اتنے آرام اور سکون سے شاپنگ کر رہے تھے وہ بھی ڈیر نیک کے ہوتے ہوئے۔۔۔ کتنی غلط بات تھی نا۔۔۔

وہ سامنے موجود شو شاپ کی طرف گیا۔۔۔

اس نے ایک جوگر کا پیر لیا اور دونوں پاؤں میں پہن کر اس کے تسمے اچھی طرح بند کر کے چیک کیا۔۔۔
ور کر اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔۔۔

ایک دم وہی شوز جو اس نے چیک کرنے کے لیے پہنے تھے۔۔۔ اُسے میٹ شاپ سے باہر ہی طرف
دوڑ لگائی۔۔۔ وہ ور کر بھی بدحواس سا اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

شاپ سے تھوڑا آگے جا کر وہ روکا اور مڑ کر دوبارہ شاپ کے اندر آیا اور اچھالا۔ یوں جیسے جوتے بیک
کر رہا ہو۔۔۔ شاپ میں موجود باقی ور کر اور کسٹمر نے اچھنبے سے اس کی یہ حرکت دیکھی۔۔۔

جبکہ وہ ور کر جو اس کے پیچھے بھاگا تھا وہ اب کھسیا نا سا ہو کر واپس اس کی طرف آیا تھا۔۔۔

"یہ پیک کر دے۔۔۔" جوتے اتار کر اس کی جانب کرتے ہوئے وہ یوں بولا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

مطلب کسی کی سانس خشک کرنا۔۔۔ کچھ نہ کرنے کے مترادف تھا اس کے لیے۔۔۔

شوزپیک کروا کروہ باہر نکلا تو اس کی نظریو یا پر گئی۔۔۔

وہ لیڈس ڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔

ڈیرنیک اس کے پاس جا رہا تھا کہ ایک بے بی ٹو ائز شاپ کے سامنے سے گزرا۔۔۔ لیکن پھر واپس ہوا

۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر ایول سائل آئی۔۔۔

ایو یا ڈریس دیکھ رہی تھی کہ اس کو اپنے کندھے پر وزن سالگا۔۔۔

اس نے منہ موڑ کر دیکھا تو دیکھا ایک لمبا سا کالے رنگ کا سانپ تھا۔۔۔

"آہہہہہ" ہاتھ سے وہ سانپ کو سائیڈ پر کر کے چیخ مار کر پیچھے ہوتی۔۔۔

اس کی چیخ سن کر آس پاس موجود باقی لیڈیز بھی متوجہ ہوئی۔۔۔ کچھ پہلے ہی ہنستے ہوئے اس دیکھ رہی تھی

۔۔۔

جیسے ہی باقیوں کی نظر اس سانپ کی طرف گئی۔۔۔ تو وہ سب بھی چیخنے لگی۔۔۔

شاپ پر یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں چیخنے کا کمپیٹیشن ہو رہا ہو۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایو یا نے غور کیا کہ وہ سانپ ہل نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ دھیرے سے کانپتے قدم اٹھاتے وہ سانپ تک پہنچی اور جھک کر اسے ہلایا۔۔۔

اسے اپنی بے وقوفی کا احساس اس وقت شدت سے ہوا۔۔۔

کیونکہ وہ سانپ نگلی تھا۔۔۔

لیکن اس کی بناوٹ اس طرح کی تھی کہ وہ بالکل اصلی لگ رہا تھا۔۔

"ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا " مردانہ ہنسی سن کر اس نے سامنے کی طرف دیکھا۔ - جہاں شیطان

-- (ڈیریک) اس کی شکل دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔

اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی یہ کس کا کام تھا۔۔

وہ غصے سے باہر نکلی۔ ڈیر نیک بھی نیچے سے سانپ اٹھا کر اس کے پیچھے گیا۔۔ جواب مال سے باہر نکل رہی تھی۔۔

جاتے جاتے بھی۔۔۔ اس نے پاس سے گزرتی دواڑکیوں میں سے ایک کے بیگ پر وہ سانپ پھر سے رکھ دیا۔۔۔

مشکل سے دو منٹ ہی گزرے ہو گئے کے ۔۔ مال کے اندر سے پھر بیچوں کی آواز آئی ۔۔۔
یہ تھی ڈیریک کی شاپنگ ۔۔

جو کرتا تھا دوسروں کو شاکنگ۔۔

وہ ایلیو یا تک پہنچا۔۔ اور اس کے ساتھ قدم ملا کر چلنے لگا۔۔

"تم میری جان چھوڑنے کا کیا لوگے۔۔۔؟" الیویا رک کر اس کی جانب مڑی۔۔

"تمہیں۔۔۔" ڈیرنیک بھی اس کی جانب اسی طرح مڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے مزے سے بولا۔۔۔

"ہائے ہائے ہائے بیٹھ۔۔" ایک اٹھیس سال کا خوش شکل نوجوان ایویا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاے" الیویا نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔۔ جس سے اس لڑکے کو حوصلہ ہوا۔۔

ڈیرٹیک کو اپنا نظرنہ از کرنا بالکل اچھا نہیں لگا۔۔

ڈیر نیک نے اس لڑکے کی طرف دیکھا جو بہانے سے ہستے ہوئے ایویا کو بار بار پٹچ کر رہا تھا۔۔۔

کسی خیال کے آتے ہی اس کی سبز آنکھیں جگمگا اٹھی۔۔۔

اب وہ اس لڑکے کی طرف بڑی میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاے ہے ہنڈسم۔۔۔ وٹس یور نیم۔۔۔؟" وہ لڑکی جیسی پتلی آواز نکالتے ہوئے بولا۔

لڑکے نے اس کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

اسے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا تھا۔

جبکہ ایویا تو بس منہ کھولے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔

اگلے ہی پل ڈیر نیک ایویا کو اس کے پاس سے ہٹا کر خود اس کے بالکل ساتھ جڑ کر کھڑا ہوا۔۔۔

ایک ہاتھ اس نے اس لڑکے کے سینے پر رکھا۔ جبکہ دوسرے ایک کی انگلی سے اس کے ماتھے سے

لے جا کر ہونٹوں تک لکیر کھینچتے ہوئے بڑے سیکی انداز میں ہونٹوں کو اندر کرتے ہوئے بولا۔

"تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔ تاکہ ہم وہاں جا کر۔۔۔ بھرپور طریقے سے وقت گزار سکے۔۔۔"

وہ لڑکا گھبرا گیا۔۔۔ اور اس کو دھکا دے کر دوڑا۔

ڈیر نیک بھی تھوڑی دور تک اس کے پیچھے گیا۔۔۔ پھر واپس آیا تو ایویا جاچکی تھی۔

"شٹ۔۔۔"

وہ بس یہی کر سکا تھا۔

اسے پھر اس لڑکے پر غصہ آیا جس کی وجہ سے ایویا کے ساتھ وہ وقت نہیں گزار سکا

آفس سے وہ سیدھا گھر گئی تو حور کو پہلے سے دروازے کے پاس اپنے انتظار میں پایا۔۔

حور کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی۔۔

ایمانے چابی سے دروازہ کھولا۔۔ حور بھی خاموشی سے اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔ ان دنوں

کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ اندر آئی۔۔ اس کے پیچھے حور بھی اندر داخل ہوئی۔۔۔

ایمانے چابی بے دلی سے ٹیبل پر پھینکی اور خود صوفے پر ٹیک لگا کے بیٹھ گئی اور آنکھیں پر بازو رکھ

لیا۔۔

حور اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی۔۔ اس نے اس کا بکھر اعلیٰ بھی نوٹ کیا تھا۔۔ جس میں

پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔

"کل میرے فلائٹ ہے پاکستان کی۔۔ پھر پتا نہیں میرا آنا کب ہو۔۔" حور بھی اس کے ساتھ

صوفے پر بیٹھ گئی اور اس کے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔۔۔

بازو کے ہٹتے ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ لیکن آنسوؤں کو نکلنے سے روک نہ پائی۔۔۔

"ایمانے۔۔ حور نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اس کے ہاتھ رکھنے کی دیر تھی ایمان کی برداشت جواب دے گئی اور وہ اس کے گلے لگ کر اور شدت سے

رونے لگی۔۔۔۔

"میرا۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔ ہے۔۔۔ تم بھی۔۔۔ چلی جاؤ گی۔۔۔" اس کے گلے لگے وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔۔۔ یہ انیبلہ کی ڈیٹھ کے بعد پہلی بار تھا کہ وہ کھل کر روئی تھی۔۔۔ اور کسی کو اپنے احساس بتا رہی تھی۔

حور دیکھنے سے اس کی پیٹھ سہلانے لگی۔۔۔

"ایما تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔ تم جب چاہو مجھے فون کر لینا۔۔۔ یا اگر چاہو تو تم بھی میرے ساتھ آ جاؤ۔۔۔" حور اسے نرمی سے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔
رونے کی وجہ سے اس کے گال اور ناک لال ہو گئے تھے۔۔۔ آنکھوں میں بھی سرخ ڈوریاں پڑی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے پیٹر کو۔۔۔ ہاں موم نے مجھے پیٹر کو ڈھنڈنے کا کہا تھا۔۔۔ انہوں مجھ سے وعدہ لیا تھا۔۔۔ اوہ۔۔۔ مائی۔۔۔ گاڈ۔۔۔ میں۔۔۔ میں یہ کیسے بھول گئی۔۔۔ میں یہ بات کیسے بھول سکتی ہوں۔۔۔" ایما اب رونا بھول گئی۔۔۔ ایک اور پریشانی۔۔۔ وہ اپنا سر دنوں ہاتھوں سے پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔
حور کو اس کی یہ حالت دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا۔۔۔ اس کو اپنی آنکھیں بھی گیلی ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن اس نے جلد ہی خود کو سنبھالا۔۔۔ کیونکہ اگر وہ خود بھی رونے لگتی تو ایما کو کون سنبھلتا۔۔۔
"ایما ریلکس۔۔۔ پیٹر بھی مل جائے گا۔۔۔ ابھی مجھے یہ بتاؤ تم نے کچھ کھا یا ہے؟؟" حور کی بات سے ایما کو بھوک کا احساس ہوا۔۔۔

کبھی کبھی کسی کے بتانے سے یا پوچھنے سے ہمیں اپنا احساس ہوتا ہے۔۔۔
پھر چاہے وہ بھوک ہو۔۔۔

غلطی ہو۔۔

یا پھر۔۔۔

نادانی ہو۔۔۔

اس کی شکل دیکھ کر حور کو پتا لگ گیا تھا کہ اس نے کچھ نہیں کھایا ہوا۔۔ اس لیے وہ ٹھنڈے سانس لے کر کچن گئی۔۔ اور فریج کھول کر دیکھا۔۔ مگر فریج میں فحشاں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ جو وہ ایما کو دے سکتی۔۔

اس نے کیبنٹ کھول کر دیکھا تو وہاں اسے وہاں نوڈل کا پیکٹ ملا۔۔ اس نے اسے ہی غنیمت جانا۔۔ اور وہ پیکٹ نکال کر نوڈل بنانے لگی۔۔

ایما بھی کچن میں آگئی۔۔

"ایما ایسا کرو۔۔ جب تک یہ نوڈل تیار ہوتے ہیں۔۔ تم تیار ہو جاؤ۔۔ آج کا دن ہم دونوں ساتھ گزرے گیں۔۔" حور پین میں چمچہ ہلاتے ہوئے مصروف انداز میں بولی۔۔

ایما نے ایک پیار بھری نظر حور پر ڈالی جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی تھی۔۔ چاہے مشکل وقت ہوتا یا پھر خوشی کا موقع اس نے اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔

ایک بار پھر اس کی آنکھیں نم ہونا شروع ہو گئی۔۔ یہ سوچ کر کہ اب اس کی یہ مخلص دوست بھی چلی جائے گی۔۔

"ارے تم ابھی تک گئی نہیں۔۔" حور جو باؤل پکرنے کے لیے مڑی تھی اسے وہیں کھڑا دیکھا کر حیرت سے بولی۔۔

"ہاں۔۔ میں جاہی رہی تھی۔۔" ایما ہر براہٹ میں کچن سے نکل کر اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔
تھوڑی دیر بعد جب حور ٹیبل پر جوس اور نوڈلز کا باؤل رکھ رہی تھی تو ایما بلیک جیکٹ اور پیٹ زیب تن
کیے وہاں آئی۔۔ اس نے سر پر ریڈ ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔۔۔ چہرے پر بھی تھوڑی تازگی آئی تھی اس
کے۔۔۔

حور نے نوڈلز اس کے آگے کی۔۔ نوڈلز کو دیکھ کر ایما کی بھوک بھی چمک اٹھی تھی۔۔۔
اب وہ بھرپور طریقے سے نوڈلز سے انصاف کر رہی تھی۔۔
جبکہ حور مسکراتے ہوئے اسے کھاتے دیکھ رہی تھی۔۔ اسے خوشی تھی کہ ایما نورمل لائف کی طرف
آ رہی تھی۔۔۔

ڈیرنیک نے اپنے ڈارک گرین جگور ایک بہت خوبصورت سے ولا کے سامنے روکے۔۔۔ اسے
دیکھتے ہی گیٹ پر موجود گارڈز نے گیٹ کھول دیا گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے وہ باہر نکلا۔۔
وہ ولا باہر سے پورا سفید رنگ میں رنگا ہوا تھا۔۔
وہ اب گاڑی سے نکل کر بے نیازی سے چابی انگلی میں گھماتے ہوئے اندر جانے لگا کہ گارڈن میں
موجود گارڈز نے اسے دیکھ کر۔۔۔ گریٹ کیا۔۔
"گڈ مارننگ سر" جس کا اس نے مسکراتے ہوئے سر کے اشارے سے جواب دیا۔۔
دروازہ کھول کر وہ اندر انٹر ہوا۔۔۔

سامنے ہی ایک بڑا سا لاونج تھا۔۔۔ جس میں بڑے بڑے صوفے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ باہر کی نسبت لاونج میں ووڈ کا کام ہوا تھا۔۔۔

صوفے کے سامنے ہی ایک بڑی سے LED لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ آگے گیا تھا۔۔۔ اس نظریں مسلسل آس پاس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ گھر کی بیک سائیڈ پر گیا۔۔۔ جہاں پول اور سیٹنگ آر بنجینٹ تھا۔۔۔

وہیں پول کے پاس میں کرسی پر۔۔۔ ایک عورت بیٹھی ہوئی۔۔۔ دھوپ سیکھ رہی تھی۔۔۔ اس عورت

کی آنکھیں بند تھیں لیکن شکل ڈیر نیک سے ملتی جلتی تھی۔۔۔

وہ بلی کی چال چلتے ہوئے ان کی کرسی کے پاس گیا۔۔۔ اس سے پہلے وہ ان کے کان کے پاس چیخ کر

انہیں ڈراتا کسی نے اس کے کان پکڑ کر اسے پیچھے کیا۔۔۔

"خواہش ہی رہے گی ہماری کہ کبھی تم کوئی کام سیدھا کر لو۔۔۔" کان پکڑنے والے نے جیسے افسوس

www.urdu novels mania.com

کیا۔۔۔

جبے سن کروہ چیر پر بیٹھی عورت بھی مڑی اور اسے دیکھ کر خوش ہو گئی۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ میرے کان پکڑنے سے کون سی آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔۔۔؟" اس کی بات

سن کر انہوں نے ہنستے ہوئے اس کے کان کو چھوڑا اور آگے بڑھ کے گلے لگایا۔۔۔

مس تھا مسن مسکراتے ہوئے ان دنوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"اس بار کافی ٹائم بعد آئے ہو۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔۔ جواب اپنے ماں کے گلے میں بازوں ڈال کر کھڑا تھا۔۔۔

"کافی ٹائم رہوں گا بھی۔۔ جب تک اگلے بار آپ مجھ پر غصہ نہیں ہو جاتے۔۔" اس کی بات سے ثابت تھا کہ وہ باز نہیں آنے والا۔۔

"کیا بنے گا تمہارا۔۔؟؟" انھوں نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا۔۔ یہ اور بات ہے کہ یہ افسوس مصنوعی تھا۔۔۔

مس تھا مسن انٹرکام سے لیپچ ریڈی کرنے کا آڈر دے رہی تھیں۔۔ انہیں پتا تھا۔۔ ان کا بیٹا کھانے کا کتنا شوقین ہے۔۔

"جو بننا تھا۔۔ وہ بن چکا۔۔ اب جو میرے لیے بنی ہے۔۔ اس کے بارے میں بات ہو جائے۔۔؟؟" ڈیرنیک پہلے شوخ انداز میں بولتے ہوئے اس نے اپنے مطلب کی بات کی۔۔ اس کی بات سن کر وہ دنوں بھی سیدھے ہوئے۔۔ کیونکہ یہ پہلے بار تھا کہ ڈیرنیک کسی لڑکی کا اس طرح ذکر کر رہا تھا۔۔۔

"کون ہے۔۔ وہ؟؟" مسٹر تھا مسن نے سنجیدہ ہو کر انوسٹی گیشن شروع کی۔۔۔

"لڑکی ہے۔۔۔" یہ تو شکر تھا کہ اس نے لڑکی پسند کی ورنہ جیسے اس کے کام تھے نا لے انہیں ڈرتھا کہ کہیں کوئی لڑکا ہی نہ پسند کر لے۔۔

"نام۔۔۔" دوسرا سوال مس تھا مسن کی طرف سے آیا۔۔

"ایویا۔۔۔" یہ نام لیتے ہوئے اس کی سبز آنکھوں میں روشنی سے کوندی جسے مس تھا مسن نے نہیں لیکن مسٹر تھا مسن نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

"وہ بھی یہ چاہتی ہے۔۔۔؟" مسٹر تھا مسن پر سوچ انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔
 "مان جانے گی۔۔۔" ڈیرنیک پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔۔۔

وہ دنوں جو پر خوش سے تھے۔۔۔ مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔ ان کا خیال۔۔۔ تھا کہ لڑکی بھی راضی ہوگی۔۔۔
 "میں بھی کہوں۔۔۔ کوئی اندھی ہی ہوگی جو۔۔۔ تم جیسے پاگل کو پسند کرے گی۔۔۔" مسٹر تھا مسن چیر پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے بولے۔۔۔

ان کی اس بات پر مس تھا مسن نے ان کو گھوری ڈالی۔۔۔
 کہ کیوں ان کے ہونہار بیٹے کو ایسا کہا۔۔۔

"بلکل ڈیڈ جیسے موم نے آپ کو پسند کیا تھا۔۔۔ ویسے ہی نا۔۔۔" شرارت سے اتنا بول کر وہ چیر سے اٹھ کر دور ہوا۔۔۔ کیونکہ اسے پتا تھا کہ اب کیا ہونا ہے۔۔۔
 اس کی بات پر مس تھا مسن کا منہ کھل گیا

مسٹر تھا مسن جو اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لینے کے لیے اٹھے تھے اس کے اس طرح دور ہونے پر ہاتھ مل کر رہ گئے۔۔۔

"روک میں بتاتا ہوں۔۔۔"

اب وہ دنوں باپ بیٹے دوڑ رہے تھے۔۔۔

اور مس تھا مسن مسکرا رہی تھیں۔۔۔

آخر گھر کی رونق واپس آئی تھی۔۔۔ ورنہ تو وہ دنوں میاں بیوی تو اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔۔

آج پھر آہل صبح ہوتے ہی حویلی سے نکل گیا۔۔

حویلی میں ویسے تو زوروں شور سے شادی کی تیاریاں ہو رہی تھی۔۔ لیکن وہ کوئی خاص دلچسپی نہیں دیکھا رہا تھا۔۔۔

گاڑی اپنے مطلوبہ گھر کے آگے روک کروہ باہر نکلا۔۔ اور بیل بجا کر۔۔ پینٹ میں ہاتھ ڈالے
دروازے کے کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

"اہل۔۔ آجاؤ یا رہ۔۔" ایک خوش شکل نوجوان نے جب دروازے کھولا تو اہل کو دیکھ کر اسے اندر آنے کی دعوت دی۔۔

آہل اس کے پیچھے اندر آیا۔۔ اور ادھر ادھر دیکھا۔۔ جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔۔

وہ لڑکا اسے لیے ڈرائنگ روم میں آگیا۔ اور اسے بیٹھا کر خود کچن میں چلا گیا۔۔

اس کی واپسی ۔۔ کوک کی بوتل اور ساتھ میں کچھ لوازمات کے ساتھ ہوئی جو اس نے ٹرالی میں رکھی ہوئی تھی۔۔۔

"اس کی کیا ضرورت تھی۔۔" آمل اس کو ٹیبل سہی کرتا دیکھ کر بولا۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔ روزِ روز کہاں تمس میری سرویس ملے گی۔۔۔ آج مل رہی فائدہ اٹھا لو۔۔۔" وہ لڑکا گلاس اس کی طرف کرتے ہوئے شوخی سے بولا۔۔۔

"شر جیل۔۔ دیان کہاں ہے۔۔؟" آخر اس نے جب محسوس کیا کہ دیان گھر نہیں تو اس نے خود ہی پوچھ لیا۔۔

"وہ رو رہا تھا۔۔ تیرے پاس جانا ہے۔۔ اس لیے عائشہ اسے لے کر باہر پارک تک گئی ہے کہ بہل جائے۔۔" شر جیل نے اپنی بہن کا نام لیا۔۔

آہل اس کی بات سن کر پرسکون ہوا۔ تھوڑی دیر گزری تھی وہ دنوں باتیں کر رہے تھے۔ کہ ایک بچہ باہر سے چمکتے ہوئے اندر آیا۔۔

"بابا۔۔ بابا۔۔" یقیناً وہ باہر اس کی گاڑی کو دیکھ چکا تھا۔۔

وہ آہل کو ڈھونڈتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آیا۔۔

اسے دیکھ کر آہل نے بھی باہیں کھول کر اپنے پاس بلایا۔ اس وقت آہل کے چہرے پر بہت پیاری مسکراہٹ تھی۔۔

دیان بھاگ کر اس کے بازوؤں میں آیا۔۔ آہل نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔

ہر بار جب وہ اسے گلے لگاتا تھا۔۔ اسے اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوتا تھا۔۔

"بابا۔۔ میں ساتھ جانا ہے" اس کی بات سن کر آہل کا دل کیا کہ واقعی ہی اسے ساتھ لے جائے۔۔

لیکن ابھی نہیں۔۔ ابھی کچھ کام ادھورے تھے جنہیں اسے پورا کرنا تھا۔۔

"اگلے بار پکا۔۔" آہل اس کے سلکی لائٹ براؤن بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔ جو اس کے ماں پر گئے تھے۔

"السلام وعلیکم۔۔" آہل نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں عائشہ کھڑی اسے سلام کر رہی تھی۔

ایک وقت تھا کہ وہ اس کا خواہشمند تھا۔۔ مگر اس نے اس بات کا اظہار کبھی اس سے نہیں کیا تھا۔۔ ایک تو وہ اس کی دوست کی بہن تھی۔۔ دوسرا اس نے ابھی یونی ختم کی تھی اسے سٹیبل ہونے کے لیے ٹائم لگنا تھا۔۔ اس لیے وہ اسے کوئی امید نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

لیکن جب حور سے شادی کی بات ہوئی تو اس نے داجی کو اپنی پسند کا بتایا جسے سن کر وہ آگ بجولہ ہو گئے تھے۔

اسی لیے تو انہوں نے اس کا حورین سے نکاح کرنے میں جلدی کی تھی۔۔ اسے آج بھی یاد ہے آخری وقت تک اس نے کوشش کی تھی کہ یہ نکاح کسی طرح نہ ہو۔۔ لیکن اس کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔ ہونا تو وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔۔ جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے۔۔

اگر اسے پتا ہوتا کہ داجی کہ سامنے اپنی پسند کا بتا کر اسے کیا کھونا تھا تو وہ کبھی نہ بتاتا۔۔ آہل نے اس سے نظر ہٹا کر دوبارہ دیان کی طرف کرچکا تھا۔۔۔ "وعلیکم السلام۔۔" اپنی گبھیر آواز میں اس کو سلام کا جواب دے کر اب دیان کو گود میں لیے کھڑا ہو گیا۔۔

شر جیل بھی ساتھ اٹھ گیا۔۔ کیونکہ اس نے بھی آہل کے ساتھ جانا تھا۔۔ آہل دیان کو لے کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔ جبکہ شر جیل عائشہ کو اپنے جانے کا بتانے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے اس امید پر نکل گئے تھے۔۔ کہ شاہد اس بار ان کی تلاش کامیاب ہو جائے۔۔۔

آج پھر سورج نے لنڈن کے باسیوں کو اپنا مکھرجی دیکھا کر خوش کر دیا تھا۔۔۔ لیکن یہ اور بات ہے بادل بھی سورج کے ساتھ ہی تھے۔۔

ایسے موسم میں اکثر لوگ آؤٹنگ کا پروگرام بناتے ہیں کیونکہ لنڈن میں سورج کم ہی نظر آتا ہے۔۔۔ ان آؤٹنگ کرنے والوں میں ایما اور حور کے ساتھ اب ایویا بھی شامل تھی۔۔ جو انہیں راستے میں ملی تھی۔۔ ایما کا موڈ آؤٹنگ کی وجہ سے کافی بہتر ہو گیا تھا۔۔

ایما کی ایویا سے بھی تھوڑی بہت دوستی ہو گئی تھی۔۔ ایما نے اسے حور کے کل جانے اور شادی کا بتایا۔۔ جس پر ایویا نے اسے مبارک باد دی تھی۔۔

اب وہ تینوں اکٹھی پیدل روڈ پر چل رہی تھیں۔۔ اور دھوپ کا مزہ لیتے ہوئے ساتھ میں باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

"ایما۔۔!!" ایک دم باتیں کرتے ہوئے حور نے ایما کو بولایا۔۔

"ہممم" ایما کے ساتھ ایویا بھی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"میں کل جا رہی ہو۔۔ تو اس لحاظ سے آج کا دن میرا ہوا۔۔ مطلب میری ہر بات مافی جائے گی۔۔

"۹۹"

"ہاں۔۔" ایما کو سمجھ نہیں آئی کہ حور یہ بات کیوں کر رہی ہے۔۔

"تو پھر چلو آج۔۔ تم میرے مرضی کی ڈریسنگ کرو۔۔ بلکہ ہم یوں کرتے ہیں۔۔ ایک جیسے ڈریس لیتے ہیں۔۔" حور اکسٹیڈنڈ میں بولی۔۔ ایویا کو اس کا آڈیا بہت اچھا لگا۔۔ کیونکہ وہ ویسے ہی میک

اپ اور فیشن کی دل دار تھی۔۔۔ لیکن ایما کو کچھ خاص پسند نہیں آیا یہ بات اس کے چہرے سے پتا چل رہی تھی۔۔۔ مگر اس نے کچھ کہنے سے پرہیز ہی کیا۔۔۔

کیونکہ آج واقعی حور کا دن تھا۔۔۔

وہ تینوں لیڈیز شاپ کی طرف گئیں۔۔۔۔

اب مسئلہ یہ ہوتا کہ جو ایما کو پسند آتا وہ ان تینوں کو نہیں۔۔۔ اور جو ایویا کو آتا وہ بہت بولڈ ہوتا۔۔۔

البتہ حور کو کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا ابھی تک۔۔۔

بالآخر حور نے ایک جرسی کا فراک پسند کیا۔۔۔ اس کی لمبائی پاؤں سے تھوڑی اوپر تھی۔۔۔ اس پر کچھ کلیاں

پھر ڈلی تھی۔ باقی کے مقابلے ان تینوں کو یہ پسند آیا تھا۔۔۔

ان تینوں نے یہی فراک غنیمت جانا۔۔۔ اور ایک ہی ڈریس تین کمر میں لیا۔۔۔

ایویا کا گرین تھا۔۔۔

ایما کا براؤن اس کی آنکھوں سے ملتا جلتا۔۔۔ اس پر اس نے اپنی لیدر کی بلیک جیکٹ پہن لے۔۔۔ جس

سے اس کی لوک اور سٹائش لگ رہی تھی۔۔۔

اور حور کا بلیک تھا۔۔۔ جس پر حور نے اپنا بلیک ہی لونگ کوٹ پہن لیا تھا۔۔۔

اب وہ تینوں پھر سے۔۔۔ واک کر رہے تھے کہ ایما کو زوروں کی بھوک لگی۔۔۔

"اب کچھ کھالیں۔۔۔ یہ پھر چلیں جانا ہے۔۔۔ چلیں جانا ہے اور پاکستان پہنچ جانا ہے۔۔۔؟" اس کی

بات سن کر حور منہ نیچے کر کے مسکرا دی۔۔۔ جبکہ ایویا کہہ رہی تھی مسکراہٹ آگئی۔۔۔

"چلیں جناب۔۔ بتائیں آپ کہاں کا۔۔ اور کیا کہنا پسند کریں گی۔۔" حور نے نہایت عاجزی سے اس سے پوچھا۔۔

"جو قریب تر ہو۔۔ کیونکہ ملکہ ایما میں مزید چلنے کی ہمت نہیں۔۔" ایما نے بھی ملکہ کی طرح گردن اکڑا کر شاہانہ انداز میں کہا۔۔

وہ دنوں دو منٹ تو سٹل اس کا شاہانہ انداز دیکھتی رہیں۔۔ پھر ایک دم ہنسے لگیں۔۔ جس میں ایما خود بھی شامل تھی۔۔

وہ تینوں باہر پڑے لکڑی کے بیچ پر بیٹھی تو اسی وقت ایک ویٹر وہاں آئی۔ آڈر نوٹ کرنے کے لیے۔۔ یہ ایک اوپن ریسٹورنٹ تھا۔۔

حور اور ایما نے مینوں سے دیکھ کر اپنے لیے کلب سینڈوچ اور ساتھ کیپوچینو کا آڈر دیا۔۔ اب وہ لوگ ایما کے بولنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔ جو مینوں کو اتنی غور و فکر سے دیکھ رہی تھی۔۔ جیسے وہ کسی خزانے کا نقشہ ہو۔۔ بلا آخر اس نے مینوں ٹیبل پر رکھا۔۔ اور آڈر دینے لگی۔۔

www.urdu novelsmania.com

کلب سینڈوچ۔

ڈونٹ۔

آف ایگ فارٹی۔۔

پین کیک اینڈ ہنی۔۔

اور ایک بلیک کافی

ابھی کے لیے بس اتنا ہی اگر کچھ منگوانا ہوا تو بتا دیں گے۔۔

ایما مینوں ویٹر کو دیتی ہوئی بولی۔۔۔ جبکہ بیچاری ویٹر اس دہی پتلی لڑکی کی شکل دیکھتی رہ گئی۔۔۔ کہ یہ اتنا سب کچھ کھائے گی۔۔۔

(ہو سکتا ہے سب نے مل کر کھانا ہو۔۔۔) ویٹر دل میں سوچتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ کیونکہ بول کر کہنے سے تو وہ رہی۔۔۔

مگر ایویا نے بول دیا۔۔۔

"ایما ہم نے اپنا آڈر دے دیا تھا۔۔۔" ایویا یہی سمجھی کہ اس نے سب کے لیے آڈر دیا ہے۔۔۔

ایما نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا۔۔۔ جیسے کہہ رہی ہو۔ مجھے پتا ہے۔۔۔

"میرا مطلب اتنا سب کچھ ہم نہیں کھا سکتے۔۔۔" ایویا اس کی نظروں سے گربڑا کر وضاحت دی۔۔۔

حور کو اس کی حالت دیکھ کر ہنسی آئی جسے اس نے بڑی مشکل سے روکا تھا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔ تم لوگ نہ کھانا۔ ویسے بھی یہ میں نے اپنے لیے آڈر کروایا ہے۔۔۔" ایما نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔ جبکہ ایویا کو وہ اس وقت ڈیر نیک ہی لگی تھی۔۔۔

اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔ کچھ دیر بعد ان کا آڈر بھی آ گیا۔۔۔

ایویا بیچاری کھانی کیا وہ تو بس منہ کھولے ایما کی کھانے کی سپیڈ دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ حور آرام سے اپنا سینڈوچ کھا رہی تھی۔۔۔

خیر کھا کر جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو بل پے کر کے اٹھی۔۔۔ بل حور نے پے کیا تھا۔۔۔ جس پر بھی ان کی لمبی بحث ہوئی تھی۔۔۔

"اب کہاں جانا ہے۔۔۔؟" حور نے ان دنوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"اسمسم یوں کرتے ہیں۔۔۔ Waterloo Bridge چلتے ہیں۔۔۔ آج سورج بھی نکلا ہوا ہے اور وہاں سے سن سیٹ کے سین کو مس کرنا بہت بڑی بیوقوفی ہوگی۔۔۔!!" ایما گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے آکسائیڈڈ انداز میں بولی۔۔۔

"یہ بات بالکل ٹھیک کسی۔۔۔ چلو پھر وہیں چلتے ہیں۔۔۔ پہلے کیپ بک کروایا لے۔" حور نے بھی اس کی بات کی متفق ہوئی۔۔۔

"ہیلو گرلز ایک گاڑی پہلے سے جو موجود ہے۔۔۔۔۔ تو پھر کیپ کی کیا ضرورت۔۔۔؟؟" ایویا جو کب سے خاموش ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ اپنی گاڑی کی چابیاں انگلی میں گھماتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلو پھر جلدی چلو گاڑی میں۔۔۔" ایما جلدی سے بولی۔۔۔

"آرام سے۔۔۔ ابھی ہمیں گاڑی تک پیدل جانا ہے۔۔۔" ایویا اس کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے بولی۔۔۔

"افن پھر چلو۔۔۔" ایما کو بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ وہاں اڑ کر چلی جائے۔۔۔ اس کا آکسائیڈڈ اور نورمل انداز حور کو کتنا سکون دے رہا تھا۔۔۔ یہ وہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

"اچھا چلو۔۔۔" ایویا ان کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

گاڑی تک پہنچ کر اس نے اپنی ڈائمنڈ بلیک Renault Clio کا دروازہ کھولا اور ان دنوں کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔

ان کے بیٹھتے ہی اس نے اتنی سپیڈ سے گاڑی چلائی کے اگر ایما نے سیٹ نہ باندھی ہوتی تو اس کا سر ڈیش بوڈ سے لگتا تھا۔۔۔ جبکہ حور نے ایویا کی سیٹ کو پکڑ کر اپنا بچاؤ کیا۔۔۔
ایما نے اسے گھوری ڈالی جس پر اس نے ہنسی روک کر شانے اچکائے تھے۔۔۔
گاڑی فرائے بھرتے ہوئے اپنی منزل پر رواں تھی۔۔۔ ایما بھی فاسٹ ڈرائیو اب انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

بس حور ہی تھی جس کا سانس سوکھ رہا تھا۔۔۔

ایویا نے سونگ لگایا اور اس کا والیوم فل کر دیا تھا۔۔۔۔۔
جان ابھی میٹنگ میں جانے کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔ جب اینٹریس پر موجود شخصیت کو دیکھ کر اس کے اعصاب تن گئے۔۔۔

وہ شخص بھی اس کی جانب بڑھا۔۔۔

"جہان!!!" جان جو اس کو انگور کر کے نکلنے کا تھا۔۔۔ اپنا پورا نام سن کر ایک پل کو اس کو رکنا پڑا۔

یہ نام صرف اس کی ماں استعمال کرتی تھی۔۔۔ اور اسے نفرت تھی

ہاں نفرت تھی اپنی ماں سے۔۔۔

وہ شخص بھی اسے رکنا دیکھ کر دیہرے سے چلتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔ اس کے بال اور

دھاڑی کا رنگ کالا تھا۔۔۔ جس میں کہیں کہیں سفید بال بھی نکلے ہوئے تھے۔۔۔ اس کے چہرے کا

رنگ صاف تھا۔۔۔ لیکن اس کی شخصیت میں ایسا کچھ ضرور تھا کہ سامنے موجود بندہ مہذب ہونے پر مجبور

ہو جاتا تھا۔۔۔

"میرا نام جان ہے۔۔ اور مجھے کتنی بار بتانا پڑے گا۔۔ کہ مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔"

وہ شخص اب اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا تو جان اپنے چہرے کا رخ دوسری سمت کرتے ہوئے بولا۔۔

اس کے لہجے میں نفرت تھی اور آنکھیں سپاٹ

"ایک بار میری پوری بات سن لو۔۔" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا۔۔

"میری بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔ فضول باتیں سننے کا میرے پاس وقت نہیں۔۔" ان کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتے ہوئے سنگدلی سے بولا اور گاڑی کی طرف بڑھا جہاں گاڑی پہلے ہی چوکنسا اس کے لیے دروازہ کھولے کھڑا تھا۔۔

اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ دروازہ بند کرتے ہو اب ڈراونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ شخص بس خاموشی اور بے بسی سے اس کو جاتا دیکھتا رہا۔۔

اس کو اپنا کیا وعدہ پورا کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔

جان کچھ بھی سننے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔ وہ جب سے لنڈن واپس آئے ہی اسی کے لیے تھی۔۔

وہ تھکے ہوئے قدموں سے واپس گھر آ گئے۔۔

وہ ناامید نہیں تھے بس جان کی نفرت انہیں تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟" تبھی وہی نوجوان جس کا چہرہ جلا ہوا تھا ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

"کچھ بھی نہیں۔۔" انہوں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اور اس کی جانب دیکھا۔۔

"میں پھر کسوں گا کہ تم یہاں رہ کر بھی کروا سکتے ہو۔" وہ فوراً بات بدلتے ہوئے۔۔۔

ان کی اس بات سے سامنے والے کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا۔۔۔

"میں کچھ دیر کے لیے اپنے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔" اس کی بات سن کر انہوں نے سر اثبات میں ہلادیا۔۔۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

"رات کی فلائٹ ہے۔۔۔؟" انہوں نے ایک طرف اس کے تیار شدہ بیگ پر نظر ڈالنے کے بعد پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔" اس نے بھی مڑ کر بیگ دیکھا۔۔۔ اس کے انداز میں بے چینی تھی۔۔۔ جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہا ہو۔۔۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔۔؟" ان کی بات سن کر وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ لگ جاتا ہے۔۔۔" وہ منہ نیچے کیے دھیمے سے بولا۔۔۔

"بس لگ جاتا ہے۔۔۔ تم یہ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔" ان کی بات پر وہ دو منٹ چپ رہا۔۔۔ اور سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

"ہوسکے تو۔۔۔ اس کا خیال رکھنا۔۔۔" اس کی آواز ہلکی سی نم تھی۔۔۔

اس بات پر انہوں نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔۔۔ بس اس کا کندھا پکڑا اسے خود سے لگایا۔ اور وہ پہلے کی طرح اس بار بھی ان کے سامنے بے اختیار ہو کر رو پڑا۔۔۔

جان ہوٹل میں داخل ہوا تو وہاں دوسری کمپنی کا ایجنٹ پہلے سے ہی موجود تھا۔۔

اس کو دیکھ کر کھڑا ہوا۔۔ اور اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔۔

"سر میں AH کمپنی کی طرف سے سعد ہوں۔۔" جان نے اس کے تعارف کے جواب میں سر ہلایا اور کوٹ سہی کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔۔

اس کے بیٹھتے ہی ایک ویٹر تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔۔۔۔

"بلیک کافی۔۔" اپنا آڈر کروا کر وہ اس ایجنٹ کی جانب متوجہ ہوا جیسے میٹنگ سٹارٹ کرنے کا کہہ رہا ہو۔۔

ویٹر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

میٹنگ کے دوران کافی آگئی تھی جس کے وہ سیپ لے کر غور سے اس کے پوائنٹ سن رہا تھا۔۔

"اوکے سعد اگر کبھی ایسا میرا ارادہ ہوا تو میں آپ کو یہی یاد کروں گا۔۔ اور اگلے بار میں آپ کے سی او سے ملنا چاہوں گا۔۔"

میٹنگ سے فارغ ہو کر اب بل پھر وہ ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔۔۔ اور ہوٹل سے نکل گیا۔۔

"کیا پرسنیلٹی ہے۔۔" اس کے جاتے ہی سعد خود کالمی میں بولا۔۔۔

جان نے باہر آ کر کی ڈرائیور سے لی۔۔

"ٹیکسی کروا کے چلے جانا۔۔" اور خود ڈرائونگ سیٹ سنبھال لی۔۔

اس نے گاڑی سڑک پر ڈال دی۔۔ آج اس کا دھیان کام کی طرف نہیں ہو رہا تھا۔۔ اس لیے اس

نے گاڑی میں بیٹھ کر لونگ ڈرائیو کا فیصلہ کیا تھا۔۔

اس نے سگریٹ نکالی اور ایک ہاتھ سے سٹیرنگ سنبھال کر پیٹ کی پوکٹ سے لائٹر نکلا کر سگریٹ سلگائی۔۔

اب وہ ساتھ ساتھ سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔۔

اس کی نیلی پرسوج آنکھیں سڑک میں جمی تھی۔۔۔

جیسی کسی بہت گہری سوچ میں غرق ہوں۔۔ اس کے دماغ میں کیا چال رہا ہوتا تھا۔۔ کسی کہ لیے بھی پتہ لگنا ممکن نہیں تھا۔۔ کیونکہ اس کا چہرہ زیادہ تر بے تاثر ہی رہتا تھا۔۔

جب وہ لوگ Waterloo Bridge پہنچی۔۔ تو اس وقت سورج تقریباً غروب ہو رہا تھا۔۔

پل کے نیچے بہتا پانی اور اس کی آواز۔۔ اور ڈھلتا سورج کی نارنجی کرنیں ہر طرف پھیلیں ہوئی

تھی۔۔۔ ہلکی ہلکی ہوا جسم کو چھو رہی تھی۔۔

یہ منظر تو ایسا تھا کہ انسان سانس لینا بھول جاتا تھا۔۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا۔۔ کہ یہ منظر دیکھنے والوں کو اپنے ساتھ قید کر لیتا تھا۔۔

وہ تینوں برج پر کھڑی یہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔ بلاشبہ ان کا یہاں آنے کا فیصلہ بالکل سہی تھی۔۔۔

"واہ۔۔۔ یہ جان ہے نا۔۔۔" ایسا اسی منظر میں پوری طرح کھوئی ہوئی تھی جب اپنے ساتھ موجود

لڑکیوں کی آواز سن کر چونک گئی۔۔

اس نے ان لڑکیوں کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

کیونکہ وہاں جان اپنی بلیورنگ کی McLaren coupe سے ٹیک لگا کر بے نیازی سے کھڑا تھا۔۔۔ اس نے اپنے دنوں ہاتھ سینے سے باندھے ہوئے تھے سفید شرٹ اور بلیو پیٹ میں اس کا مضبوط جسم نمایاں ہو رہا تھا۔ سورج کی ڈھلتی کر نیں اس کے وجہیہ چہرے کو اور دلکش بنا رہی تھیں۔۔۔ اس کی نیلی آنکھیں سورج کی روشنی سے چمک رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ اس وقت خوبصورت کا ایک مجسمہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

"آؤ بات کرتے ہیں۔۔۔" وہ لڑکیاں دوبارہ بولیں تو ایما ہوش میں آئی۔۔۔ فوراً اس نے جان پر سے اپنی نظریں ہٹائی۔۔۔ اور دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی کہ کیا ضرورت تھی اسے اس طرح دیکھنے کی۔۔۔

ایما اس کی ابھی صبح والی حرکت اور شرط نہیں بھولی تھی۔۔۔

جان محویت سے ڈھلتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس وقت اس کا دماغ حال میں نہیں ماضی میں تھا۔۔۔ (ماضی۔۔۔)

وہ تیار ہو کر یونی جا رہا تھا۔۔۔ تب اس کا فون بجا۔۔۔ اس نے بیڈ پر بیگ واپس رکھتے ہوئے موبائل دیکھا۔۔۔ وہ کوئی انون نمبر تھا۔۔۔ اس نے فون اٹھایا تو دوسری طرف سے اس نے آواز سنی اسے تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔۔

وہ سٹل ہو گیا۔۔۔۔۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔۔۔۔ "مام۔۔۔" اس نے شاکڈ سی کیفیت سے زیر لب یہ لفظ بولا۔۔۔۔۔

یہ بات اس کے لیے ناقابل یقین تھی۔۔۔ کہ اس کی ماں جو بچپن میں ہی مر گئی وہ زندہ تھی اور اسے بلا رہی تھی۔۔۔

پہلے اسے لگا کہ جیسے کوئی اس کے ساتھ مزاق کر رہا ہے۔۔۔ بھلا مرا ہوا ایک دم سے کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن پھر اس نے اپنے حواس پر قابو کیا۔۔۔

"کیا ثبوت ہے کہ میری ماں تم ہی ہو۔۔۔؟" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ سر دلجے میں پوچھا۔۔۔۔

"تم ایک بار خود آ کر دیکھ لو۔۔۔" دوسری طرف اس کی ماں کی آواز میں وہی عورت فریاد کرنے کے انداز میں بولی۔۔۔ اسے اس عورت کی آواز نم لگی۔۔۔ یا یہ اس کا وہم تھا۔۔۔ اس عورت کی آواز۔۔۔ بولنے کا انداز۔۔۔ سب ہی تو اس کی ماں سے ملتا تھا۔۔۔ اس کا دلکھ رہا تھا کی یہ اس کی ماں ہی ہے۔۔۔ لیکن دماغ نہیں مان رہا تھا۔۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے اگر تم واقعی وہی ہو جو کہہ رہی ہو تو اس پارک آ جانا جہاں ہمیں لے کر جاتی تھی۔۔۔" اپنی بات کہہ کر اس نے دوسری طرف کی سنے بغیر فون بند کر دیا۔۔۔ اب وہ بے چینی سے لاؤنچ میں ادھر ادھر چکر کاٹتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

اس نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی۔۔۔ اور پھر فیصلہ کرتے ہوئے اس نے فلیٹ اور بائیک کی چابی ٹیبل سے پکڑی اور باہر دروازہ لاک کر کے باہر نکل گیا۔۔۔۔

یہ فلیٹ یونی میں اس نے اور ڈیر نیک نے مل کر لیا تھا۔۔۔

جان اپنا خرچا خود اٹھنا چاہتا تھا وہ مزید اپنے باپ کا احسان نہیں لینا چاہتا تھا ویسے بھی وہ ان کی نظر میں ایک خود سر اور بے کار بلکل اپنی ماں کی طرح تھا جو کہ ان کے مطابق ان کے ساتھ ہونے کے باوجود کسی اور آدمی کے ساتھ ریلیشن شپ میں تھی۔۔ اس گھر بھی صرف ایک ہی شخصیت تھی جس کو اس کا خیال تھا اور وہ شازیہ بیگم تھیں جو اسے سپورٹ کرتی تھیں اور کبھی کبھی تو اس کے لیے جعفر صاحب کے سامنے ڈٹ جاتی تھی۔۔

بائیک کو سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے بائیک اس راستے پر ڈال دی جہاں اکثر اس کی ماں اسے اور اس کی بہن کو لے کر جاتی تھی۔۔۔

25 منٹ بعد وہ اس پارک میں موجود تھا۔ اس نے اپنے پھرے کے تاثرات نارمل رکھے ہوئے تھے۔۔ دیکھنے والے کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پارک میں سیر کے لیے آیا ہے۔۔۔ لیکن اس کے اندر طوفان چل رہا تھا۔۔

ٹریک پر چلتے ہوئے اس کی نظریں آس پاس کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔

وہاں اکثر مائیں اپنے بچوں کے ساتھ آئی ہوئیں تھیں جنہیں دیکھ کر اسے پرانے یادیں تازہ ہو رہی تھی اس لیے تو اس نے یہاں آنا چھوڑ دیا تھا۔ اپنی بہن کے ساتھ بھی تو آخری بار وہ اسی جگہ آیا تھا۔۔۔ دل میں چبھن سے ہو رہی تھی۔۔ ابھی وہ آگے جا رہا تھا کہ سامنے نظر پڑی تو اسے کے چلتے قدم روک گئے۔۔ صرف قدم ہی نہیں اس کا دل بھی ایک پل کو رک گیا۔۔

سامنے ہی تو اس کی ماں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ اس نے سر کو ڈھانپا ہوا تھا اس کا سر جھکا ہوا تھا شاید وہ رو رہی تھی۔ اس کے بلنے سے جان کو اس بات کا اندازہ ہوا۔۔ وہ دھیمے قدموں سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسی وقت ایک آدمی اس کی ماں کے ساتھ آکر بیٹھا اور اس کی ماں اس کے کندھے سے پکڑ کر ساتھ تسلی دینے کے انداز اپنے ساتھ لگایا۔۔ اس کی ماں بھی اس شخص کے گلے لگ گئی۔۔ یہ سب دیکھ کر جان کو اپنا آپ انگاروں پر جلتا محسوس ہوا۔ اس کے کانوں میں اپنے باپ کے زہریلے جملے گونج رہے تھے جو اکثر وہ اس کی ماں کے لیے استعمال کرتا تھا۔۔

(وہ گھٹایا عورت کا نام بھی نہ سنوں میں اس گھر میں۔۔)

(پتا نہیں کس کس کے ساتھ وہ میرے پیٹھے پیچھے رنگ رنگیلا کرتی پھرتی تھی۔)

(یہ باہر کی عورتیں ہوتی ہی ایسی ہے۔۔ ان کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ہر طرف منہ ماری کرتی پھرتی ہیں۔۔ بس جہاں کوئی امیر یا خوبصورت مرد دیکھا وہاں اس کے پیچھے پڑ گئی۔)

اور آج جان کو ان کی کسی ساری باتیں سچ لگ رہی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیجنی اور سرخ ہوتے نظروں سے اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں وہ شخص بڑی توجہ اور محبت سے اس کی ماں کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔

وہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتے ہوئے ان کے سامنے جا کر سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی لہو ہوتی

نظریں اپنی ماں کے ہاتھ پہ تھی جو اس شخص کی گرفت میں تھا۔۔

اس کو دیکھ کر اس کی ماں کے ساتھ وہ شخص بھی کھڑا ہو گیا۔ اس کی ماں نے اس شخص کے ہاتھوں

سے اپنا ہاتھ نکلا بازو پھلا کر اسے گلے لگانا چاہا تو وہ دو قدم پیچھے ہوتے سرد انداز میں بولا۔۔

"میرے قریب مت آنالیدٹی۔۔" اس کے انداز میں اجنبیت محسوس کر کے پھر سے ان کی آنکھوں میں پانی آگیا۔۔

"جان بیٹا اپنی ماں سے ناراض ہو۔۔؟" اپنے بازو نیچے کرتے ہوئے وہ ہارے ہوئے انداز میں بولی۔۔ بلکل ویسے جیسے اکثر اس کے چھوٹے ہوتے اس کے ناراض ہونے پر بولا کرتی تھیں "نہیں۔۔ آپ کے زندہ ہونے پر افسوس ہے۔۔؟" اس نے نفرت سے بھرپور نظریں ان پر ٹکا دی۔۔

اس کی بات سن کر اس کی ماں کے چہرے کا رنگ اڑتا اس نے باخوبی دیکھا تھا۔۔
ان کو یہ بات بری لگی تھی۔۔ یہی بات اسے سکون دے رہی تھی۔۔

وہ بے چین تھا تو اسے بے چینی میں مبتلہ کرنے والوں کو بھی وہ چین سے نہیں رہنے دیتا تھا۔۔
"اتنی نفرت۔۔؟ کیوں؟" انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔ جیسے یہ بات سن کر انہیں دل میں تکلیف ہوئی ہو۔۔

"یہ ڈرامے بند کرو۔۔ اور اپنے یہاں آنے کا مقصد بتائے۔۔؟" جان اب پنٹ کی جلیوں میں ہاتھ ڈال کر بے زاری سے ادھر ادھر دیکھا۔۔

اس کے اس طرح کہنے سے ان کی آنکھوں سے آنسو اور تیزی سے گرنے لگے

"یہ ڈرامہ نہیں ہے۔۔ میں اپنے بچوں سے ملنے آئی ہوں۔۔۔" وہ جیسے اس کی اتنی نفرت برداشت نہیں کر پار رہی تھی۔۔

"اوہ لٹ می کیس اب دل بھر گیا ہوگا مردوں کے دلوں کے ساتھ کھیل کر۔۔ اس لیے اپنی یہ موت کا ڈرامہ ختم کرنا پڑا ہوگا۔۔ پھر یاد آیا ہوگا کہ۔۔۔ آہ میری تو اولاد بھی ہے۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ان کے ساتھ کھڑے آدمی کی جانب مڑا۔۔

"لگتا ہے۔۔ آپ بھی اس عورت کے دل بھلانے۔۔۔" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ آدمی جو خاموشی اور ضبط سے ان ماں بیٹی کی باتیں سن رہا تھا مزید جان کی بجواس برداشت نہیں کر سکا دھاڑا

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔ بیوی ہے یہ میری" اس شخص کا چہرہ تو بین کی شدت سے لال ہو گیا تھا۔۔ جبکہ دوسری طرف اس کی ماں اپنے لیے یہ الفاظ سن کر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔

"اوہ امیر ہونگے۔۔ اس لیے کر لی شادی" اس نے پھر سے زہر اگلا

"دفا ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" اس شخص نے جیسے بڑی مشکل سے اپنے غصہ پر قابو پایا۔۔۔
 "مجھے بھی کوئی شوق نہیں۔۔ گھٹیا لوگوں کے ساتھ باتیں کرنے کا۔۔" اب کی بار وہ شخص اس کی جانب بڑھا ہی تھا کہ ساتھ کھڑی اس کی ماں نے اس کا بازو تھام لیا اور سر نفی میں ہلا کر انہیں روکا۔۔۔

"اسے کچھ نہیں پتا۔۔۔" وہ بڑی مشکل سے آنسو روکتے ہوئے بولی تھی۔۔ ان کے اس طرح کرنے سے انہیں رکنا پڑا۔۔

"اور نہ ہی میں کچھ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ مڑا اور جانے لگا کہ پیچھے سے پھر وہ بولی۔۔۔
 "ٹھیک لیکن مجھے اتنا بتا دو۔۔ مریم (جان کی بہن) کیسی ہے" ان کی آوازیں التجا تھی۔۔۔

اس کے قدم ان الفاظوں پر زنجیر ہوئے آنکھوں کے سامنے اپنی بہن کا چہرہ گھما لیکن اس نے جلد ہی خود پر قابو پایا اور جب بولا تو آواز پہلے کی طرح ہی زہر خند تھی

"بہت دور جہاں چلے جانے کے بعد کوئی واپس نہیں آتا۔۔۔ انفکٹ اس معاملے میں وہ لکی ہے کہ یہ چہرہ اور آواز دیکھنے سے تو محفوظ رہی۔۔۔" بول کر وہ روکا نہیں اور چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

"میری غلطی اتنی بڑی تو نہ تھی" یہ آخری الفاظ جانے سے پہلے جان نے سنے تھے۔۔۔

اس کے بعد وہ واپس آ گیا تھا۔۔۔

وہ جو ڈبوتے سورج کے ساتھ ماضی میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

کسی کے "ہاے" سے "کنے" سے واپس آیا۔ اور گردن دائی جانب موڑ کر اس نے ناگوار نظروں سے ان دولڑکیوں کی جانب دیکھا جنہوں نے اس کے خیالوں میں خلل ڈالا تھا۔

اس کی ناگوار محسوس کر لینے کے باوجود وہ ہوڈھیٹ بنی اب اسے اپنے ساتھ سیلفی لینے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔

لیکن جان انہیں دیکھ اور سن کب رہا تھا اس کی نظر تو ان کے پیچھے کھڑی ایما پر تھی۔۔۔ سورج کی ڈھلتی کرنیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔ جس نے کھلے بالوں پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی کھلے بالوں کی لٹیں بار بار اس کے چہرے پر آکر بوسہ دے رہی تھیں جنہیں وہ پیچھے کر دیتی لیکن وہ پھر آگے آرہی تھیں۔۔۔

جان کو اس کی ان لٹوں سے عجیب سی جلن ہو رہی تھی اس کا ان لٹوں سے دل کہہ رہا تھا کہ ان لٹوں کو اس کے چہرے سے ہٹا کر خود اس کے چہرے پر بوسہ دے۔۔۔

اپنی اس خواہش سے گھبرا کر اس نے جلدی سے اپنی نظریں بڑی مشکل سے اس کے چہرے سے ہٹائی تو دیکھا کہ وہ لڑکیاں ابھی بھی پوری باپچیں پھیلائیں اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ سمجھی کہ جان ان کی جانب دیکھ رہا ہے۔۔۔

"ایک طرف ہو جائیں۔۔۔" وہ فوراً سے پہلے ایک طرف ہو گئی اور موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھول کر پوز سیٹ کر کے کھڑی ہو گئیں تھی اور اب جان کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔ مگر ان کا منہ بن گیا جب جان نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے گاڑی ڈراونگ والی سائیڈ کی جانب آیا اور دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔۔۔

بیٹھنے سے پہلے ایک بار پھر اس کی نظر غیر ارادی طور پر اس طرف پڑ گئی جہاں ایما کھڑی تھی۔۔۔ مگر وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ جگہ خالی تھی۔۔۔

جان کو اپنا آپ بھی اس جگہ کی طرح خالی لگا۔

ایما نے جب محسوس کیا کہ جان مسلسل اس کی طرف دیکھ رہا ہے تو اسے الجھن ہونے لگی۔۔۔ اس لیے وہ حور اور ایویا کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

پھر انہوں نے کافی جگہ اور گھومی اور آخر میں ڈنر کر کے ان کی واپسی ہوئی تھی۔۔۔ واپسی پر بھی ایویا نے ان دونوں کو ڈراپ کیا تھا۔۔۔

"کل کتنے بجے کی فلائٹ ہے۔۔۔؟" جب حور اترنے لگی تو ایما کو خیال آیا کہ اس نے ٹائم تو پوچھا ہی نہیں۔۔۔

"تین بجے ہے دوپہر کے۔۔۔" حور نے ٹائم بتا کر ایک بار پھر ان دنوں کو بائے کیا اور اندر چلی گئی۔۔۔

ایویا ان کو چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ ایما نے اسے اصرار بھی کیا وہ اندر آئے۔۔۔ لیکن ایویا نے منع کر دیا۔۔۔ کہ اس کا کو ضروری کام ہے وہاں جانا ہے۔۔۔

ایما دروازہ کھول کر اندر آئی اور لائٹ آن کی۔۔۔ سارا گھر خالی خالی تھا۔۔۔ اس کا دل گھبرایا تو اس نے لائٹ پھر آف کر دی اور جا کر اس صوفے پر بیٹھ گئی جہاں انیبل اکثر اس کے انتظار میں بیٹھا کرتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں۔۔۔ پھر سے بھیجنے لگی۔۔۔

اسے ابھی بھی یقین نہیں آتا تھا کہ انیبل اب نہیں رہی۔۔۔

روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتا نہیں لگا اور وہ وہی صوفے پر سو گئی۔۔۔

کسی نے آرام سے چابی کے ساتھ دروازہ آہستہ سے کھولا کہ کم سے کم آواز نہ نکلے۔۔۔

اور آہستہ سے اندر آ کر اس کے پاس صوفے کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

جہاں آنسو کے نشان ابھی بھی تازہ تھے ۔۔

کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنے کے اور اٹھا اور اندر جا کر کمرے سے کمبل نکال کر اس پر ڈال دیا ۔۔
اس کے کمبل ڈالنے سے ایما ہلی تو اس نے اپنی سانس روک لی اور جہاں کھڑا تھا وہیں سٹل کھڑا رہا ۔۔
ایما کے ماتھے پر بل پڑے پھر وہ پرسکون ہو کر سو گئی ۔۔

اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور ٹیبل پر اس کے بیگ کے پاس رکھ دیا ۔۔
اس کا دل تو کر رہا تھا کہ جانے سے پہلے وہ اس کے گلے ملے لیکن نہیں یہ مناسب نہیں تھا ۔۔ اس
لیے دل کی خواہش پر قابو کرتے ہوئے وہ جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا گیا ۔۔

"اہل میں کتنے دنوں سے دیکھ رہی ہوں تم روز اس وقت باہر چلے جاتے ہو ۔۔ ابھی کچھ دن ہی رہ گئے ہیں شادی کو لیکن تم تو ایسے پھر رہے ہو جیسے کسی اور کی شادی ہونے والی ہے ۔۔ زرہ جو تم نے کسی کام میں ہاتھ بٹایا ہو ۔۔" اہل جو تیار ہو کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا آج پھر شرجیل کے ساتھ جانے کی تیاری میں تھا ۔۔ لاونج سے گزرتے ہوئے دادی جی کی نظروں میں آ گیا ۔۔
دادی جی جو کتنے دنوں سے اس کی حرکتیں صبر سے دیکھ رہی تھیں ۔۔ آج پھر اس کو وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے باہر جانے کی تیاری میں دیکھ کر ان کا صبر کا پیمانہ لمبیریز ہو گیا ۔۔
ان کی نازا ضنگی سے بھری آواز سن کر وہ بھی الرٹ ہوا ۔۔ اور سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا ۔

"کام تھا۔۔ اسلیے جانا پڑا ہے۔۔ لیکن اگر آپ کہتی ہیں تو نہیں جاتا۔۔ بھلا آپ کی بات ٹال سکتا ہوں میں۔۔" اس نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔۔

"پتر مجھے کام سے کوئی مسئلہ نہیں لیکن توجہ شادی کی تیاریوں سے لاپرواہی دیکھا رہا ہے وہ اچھی نہیں لگ رہی۔۔" وہ اس کے گھنے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیر کر اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

ان کے ایسے کرنے سے اسے اپنے اندر سکون سا اترتا محسوس ہوا تھا۔۔

اس نے تین سال انہیں کتنا مس کیا تھا۔۔ یہ صرف اسے پتا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔ اب جیسا آپ کہیں گی۔۔ ویسا ہی ہوگا۔۔" اس نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔

"ویکھ ذرہ کام کر کر کے آنی جی شکل بن گئی ہے۔۔ میرے پتر کی۔۔۔" وہ اس کی اچھی خاصی صحت کو کمزور کہہ رہی تھیں۔۔۔

آہل نے ان کی اس بات پر کچھ نہیں کہا بس آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔۔۔

"جا مہک۔۔ آہل کے لیے تازمی جو س لے کر آ۔۔" انہوں نے پاس سے گزرتی مہک سے کہا۔۔

مہک جو انکار کرنے کے موڈ میں تھی آہل کا نام سن کر فوراً اندر چلی گئی۔۔

فون کی بیل پر۔۔ اس نے موبائل پینٹ کی جیب سے نکلا۔۔ اور دادی جی کی گود میں ہی لیٹے لیٹے اس نے نمبر دیکھا کس کا ہے۔

وہ کال شر جیل کی تھی۔۔ اس لیے وہ دادی جی کی گود سے اسے اٹھنا پڑا۔۔۔

"میں کال سن کر آتا ہوں۔" ان کو آگاہ کر کے وہ باہر لان میں آیا اور وہاں پڑی کین کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے کال ایڈنڈ کی۔۔

"بابا۔۔۔" کال ایڈنڈ کرنے پر جو آواز دوسری طرف سے آئی۔۔۔ اس نے اس کے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

"جی بابا کی جان۔۔۔" ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر۔۔۔ چمیر کی بیک سے ٹیک لگا کر ایزی ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔ لان میں ہوا چل رہی تھی جو اعصاب کو تقویت دی رہی تھی اس پاس بھی کوئی نہیں تھا اس لیے وہ آسانی سے دیان سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"بابا آپ کب آؤ گے۔۔۔؟" اس کا معصوم سوال آہل کو خنجر کی طرح چبالتھا۔۔۔ داجی کی شرط تھی کہ اگر اس نے اس حویلی اور حور کے ساتھ رہنا ہے تو اسے دیان کو چھوڑنا ہوگا۔۔۔

لیکن وہ بھی انہی کا پوتا تھا اس نے بھی سب کچھ پہلے سے طہ کر لیا تھا۔۔۔

"شر جیل انکل کہاں ہے۔۔۔؟" اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس اس لیے اس نے دیان کا سوال گول کر کے شر جیل کا پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں بول۔۔۔" موبائل شاید سپیکر پر تھا۔۔۔ اس لیے شر جیل نے فوراً جواب دیا۔۔۔

"میں اب نہیں آؤں گا۔۔۔ تم ایسا کروا کیلے چلے جاؤ کو شش کرنا کسی طرح وہ لڑکی مل جائے۔۔۔" انگلیوں سے اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

"اچھا تو ٹینشن نہ لے میں کر لو گا۔۔۔ تو بس اپنی شادی کی تیاریاں کر۔۔۔" دوسری طرف شرجیل کو بھی اپنے دوست کی حالت پر ترس آیا۔۔۔ جو کچھ نہ کرتے ہوئے بھی سب کی نظروں میں قصور وار ٹھہرایا گیا تھا۔۔۔

شرجیل کو پتا تھا کہ آہل ظاہر نہیں کرتا لیکن اندر سے وہ ٹوٹ گیا تھا اس واقعے کے بعد سے۔۔۔

"اچھا میں رکھتا ہوں۔۔۔ شادی پر ضرور آنا۔۔۔" سامنے سے مہک کو آتے دیکھ کر اس نے بات سمیٹی لیکن شادی کے ذکر پر بولتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آئی تھی۔

اس کی سیاہ ذہین روشن آنکھوں میں آگ کی سی لپٹ تھی۔۔۔ اگر شرجیل سامنے ہوتا تو دیکھ لیتا لیکن وہ سامنے نہیں تھا اس لیے اس کو کچھ پتا نہیں چلا۔۔۔ ورنہ شاید وہ اسے سمجھا دیتا۔۔۔

فون بند کر کے اس نے نظریں اس کی سکرین پر ٹکا دی۔۔۔ اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔

مہک جو آہل کے ساتھ اپنی چائے کا کپ بھی لے کر وہاں آئی تھی۔۔۔ اس نے چائے ٹیبل پر رکھ کر خود بھی اس کے ساتھ کی چیمیر سنبھال لی تھی۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔؟" مہک نے جب اسے موبائل پر مصروف دیکھا تو مجبوراً اسے خود ہی آہل کو اپنی طرف متوجہ کرنا پڑا۔۔۔

آہل نے اس کی آواز سن کر سکرین سے نظریں اٹھائی اور اس کی طرف دیکھا جس نے بلیک فنگ والی شارٹ شرٹ ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی۔۔۔ بال اس کے کھولے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے پر میک آپ اور ہونٹوں پر گہری لپ سٹیک وہ اتنی پیاری تھی کہ اگر کوئی اس کو ایک بار دیکھ لیتا تو اس کے لیے اس پر سے نظر ہٹانا مشکل ہو جاتا۔۔۔

لیکن وہاں موجود شخص کوئی اور نہیں آہل تھا اسے اپنے سامنے دیکھ کر بد مزہ ہوا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔ اس کو بلاوجہ اتنا میک اپ اور مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی لڑکیاں زہر لگتی تھیں۔۔

جو خود کو دعوتِ نظارہ بنا کر سب کے سامنے پیش کرتی۔۔ کہ آؤ اور اپنے حواسِ زادہ نظروں سے مجھے دیکھو۔۔

اس نے اپنا چائے کا کپ اٹھایا اور اندر چلا گیا۔۔۔

"کب تک بھاگوں گے۔۔۔" پیچھے مہک اس کے اس طرح اٹھ کے جانے سے دلفریب انداز سے مسکرائی اور چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔۔۔

یہ تو آنے والا وقت بتانے والا تھا کہ کون کتنا بھاگنے والا ہے۔۔۔ کون ہارنے والا ہے۔۔۔

کیونکہ وقت سے بڑا کھلاڑی کوئی نہیں۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

فون کے مسلسل بجنے کی وجہ سے اس کی نیند میں خلل پر رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑے اس نے آنکھیں بند کیے ہی ٹیبل پر ہاتھ ادھر ادھر کر کے موبائل تلاش کیا۔۔۔ موبائل پھڑا۔ اور ادھ کھلی آنکھوں سے اس نے کال کرنے والے کی پروفائل دیکھی۔۔۔ کال آنا اب بند ہو چکی تھی

"حور.. "نام دیکھ کر اس نے پھر آنکھ بند کر لی۔۔ مگر کسی خیال کے آتے ہی اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔۔ اور ٹائم دیکھا۔۔۔

1 بج کر 42 منٹ ہوئے تھے اور تین بجے حور کی فلائٹ تھی۔۔

خود کو کوسے ہوئے وہ اچھل کر صوفے سے کھڑی ہوئی اور کمرے کی طرف بڑھی۔۔ اس کے پاس ٹائم بہت کم تھا۔۔ اس لیے جلد سے فریش ہو کر اس نے چیلج کیا۔۔ بالوں کو ڈرائر سے جتنا ہوسکا اس نے ڈرائے کیا۔۔ اور گلے میں سٹارڈال کر جو گر پہنے اور باہر نکلی۔۔

دروازے بند ہونے کے بعد اسے یاد آیا کہ اس کا بیگ اور موبائل ٹیبل پر پڑا رہ گیا۔۔

سمر پر ہاتھ مار کر اس نے جلدی سے دروازہ دوبارہ کھولا یہ تو شکر تھا کہ چابی اس کے پاس ہی تھی بیگ اور موبائل پکڑتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ایک صفحہ سائیچے گرا۔۔ اس نے وہ اٹھیا اور الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔ اندر کچھ لکھا تھا۔۔ ابھی وقت نہیں تھا اس لیے وہ بیگ میں ڈالا اور دروازہ بند کر کے وہاں سے بھاگتے ہوئے چلی گئی۔۔

www.urduNovelsMania.com

کتنی بس چیلج کر کے وہ وہاں پہنچی اسے ہی پتا تھا۔۔۔

انیر پورٹ کے باہر کھڑے ہو کر اس نے اپنا سانس درست کرتے ہوئے وقت دیکھا ابھی دو بجے تھے۔۔۔

سیدھی کھڑی ہو کر اس نے اپنے بال کان کے پیچھے اڑے جو بار بار پھرے پر آ رہے تھے اور اندر چلی گئی۔۔

اور ادھر ادھر حور کی تلاش میں دیکھ ہی رہی تھی کہ کسی نے زور سے اس کے بال کھینچے۔۔۔

مڑ کر دیکھا تو ایک نوجوان لڑکا کھڑا کافی عرصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک چپس کا پیسٹ بھی تھا۔۔

ایما اسے جانتی تھی وہ حور کا بھائی علی تھا۔۔

"ویسے نا چھوٹا بھائی ہونا ہی غلط ہے۔۔ بلکہ بھائی ہی نہیں گھر میں چھوٹا ہونا۔۔ لوگ چھوٹا ہی سمجھ ہی لیتے ہیں۔۔ جاویہ کر دو۔۔ وہ کر دو۔۔ اور اگر منع کرو تو آپ کے لیے سپیشل چلی کباب تیار ہونگے امی کے۔۔" علی کو شاید حور نے ہی اسے ہی دیکھنے کے لیے یہاں کھڑا کیا تھا۔۔ زیادہ انتظار کرنے کی وجہ سے اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا اس لیے اس نے لمبا سا لیکچر ہی دے ڈالا۔۔

ایما نے اس کے لیکچر کے جواب میں اس کے ہاتھ سے چپس کا پیسٹ لیا اور کھانے لگی۔۔ علی کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔ یعنی دن دھاڑی آنکھوں کے سامنے کتنی دلیری سے اسے لوٹا گیا۔۔ ایک معصوم سے بچے کو۔۔۔

"ایما آپنی۔۔ یہ اچھی بات نہیں۔۔" علی نے منہ بنا۔۔۔

"ابھی تو مجھے حور کے پاس لے جاؤ۔۔ پھر اچھا برا دیکھیں گے" ایما نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔۔

یہ بات علی کو پسند نہیں آئی اس لیے وہ ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

ایما نے حیران ہو کر اس کو اتنا ایزی کھڑا دیکھا اور چپس کھاتے اس کے ہاتھ روک گئے۔۔

"کیا بات ہے۔۔ اب چلو بھی۔۔" علی نے نہیں میں سر ہلا۔۔

"کیوں کیا مسئلہ۔۔" ایما نے ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر لڑنے کے انداز سے پوچھا۔۔

علی نے جواب میں اس کے ہاتھ سے اپنے چہس کا پیکٹ جھپٹا اور بھاگ گیا۔۔

"ارے۔۔" ایما بھی اس کے پیچھے بھاگی کہ اس کا سر زور سے کسی کے سینے سے ٹکریا۔۔۔

ایما کو اپنے سر کے ارگرد تارے ناچتے دیکھائی دے رہے تھے۔۔

اس کا بیگ اور موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا

وہ سر پکڑے اس شخص کے سینے سے پیچھے ہونے لگی کہ لڑکھڑائی تو اسی شخص نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر سنبھالا۔۔

ایما کے حواس تھوڑے سنبھلے تو اسے اپنے ارگرد بڑی جانی پہچانی خوشبو آئی۔۔ اس نے سر سے ہاتھ

ہٹایا تو اس کی نظر سب سے پہلے بوٹوں پر ہی گئی۔ کالے بوٹوں سے ہوتی اس کی نظر اوپر کی طرف گئی

بلیک پینٹ وائٹ شرٹ اور بلیک کورٹ پھر چہرے پر نظر پڑتے ہی اس نے منہ بنایا۔۔

وہ جان ہی تھا جو اس کو خود کا تفصیلی جائزہ لیتا دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے ابھی بھی ایما کا بازو پکڑا ہوا تھا۔۔

"لگتا ہے بریکیں خراب ہو گئی ہیں۔۔ دماغ اور پاؤں کی۔۔" جان نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

www.urdu novelsmania.com

اس کی نظروں نے ایک ہی پل میں ایما کا تفصیلی جائزہ لے لیا تھا۔۔ موٹی سی نیلی جرسی اور نیلی ہی

پینٹ پہنے وہ جان کو اپنے دل سے بہت قریب محسوس ہو رہی تھی۔۔

اس کی بات سن کر ایما سھلگ ہی تو گئی۔۔

اس نے جھٹکے سے اپنے بازوؤں اس کی گرفت سے آزاد کروائے اور انگلی اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔ "میرا دماغ اور پاؤں دنوں بلکل سہی ہیں۔۔۔ ضرورت تمہیں ہے۔۔۔ بہتر ہے چیک کرو۔۔۔"

جان پر سکون سے انداز سے سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔ اسے جیسے ایما کے غصے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

ایما کی بات کے ختم ہوتے ہی وہ اپنے اور اس کے درمیان دو قدم کا فاصلہ مٹاتا اس کے سامنے آیا اور اس کی بھوری آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں ڈال کر اس نے جیسے ایما کو اپنی نیلی سمندر جیسی آنکھوں میں قید کر لیا تھا۔۔۔

"میری توجہ چاہتی ہو جو بات میں طول دے رہی ہو؟؟۔۔۔" جان اس کی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

ایما کو یوں لگا جیسے وہ اس کے ارد گرد کوئی حصار پھونک رہا ہے لیکن اس نے جلد ہی خود کو سنبھلا۔۔۔ اسے جان کی اس بات سے الجھن ہوئی بھلا اس نے کب بات کو طویل دی۔۔۔ اس کی بھوری آنکھوں میں الجھن تیری جو جان نے بغور دیکھی۔۔۔

"چلو پانچ دن بعد ویسے بھی تم نے میرے پاس ہونا ہے۔۔۔" جان نے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔

ایسا اس کے ایسے کرنے سے گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔ اسے جان کی قربت سے ڈر لگتا تھا۔۔۔ جب جب وہ پاس آتا تھا تب اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔ زبان تو جیسے تالوں سے چپک جاتی تھی۔۔۔ جان کو شاید اس بات کا علم تھا اس لیے وہ بار بار اسے امتحان میں ڈالتا تھا۔۔۔

"اتنا خوش قسم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" ایما نے سنبھل کر جواب دیا۔۔۔ اور نیچے سے اپنا موبائل اور بیگ پکڑا۔۔۔

موبائل پکڑ کر اسے افسوس ہوا کیونکہ اس کی سکرین ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اسے یہ موبائل بہت عزیز تھا۔۔۔ یہ اس کے ڈیڈ نے اسے اس کی سالگرہ پر دیا تھا۔۔۔

"ایما۔۔۔" حور جو ایما کی تلاش میں آئی تھی اسے ایک ہنڈسم بندے سے بات کرتا دیکھ کر اس نے دور سے ہی دو تین بار آوازیں دی۔۔۔ شاید آواز اس تک نہیں گئی تھی۔۔۔ اس لیے وہ مجبوراً اس کے پاس آئی۔۔۔

حور کی آواز سن کر ایما نے فوراً اس طرف دیکھا جہاں سے حور کی آواز آئی تھی۔۔۔ اس نے کٹلی نگاہ جان پر ڈالی اور حور کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جان اس کو جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے پتا تھا وہ یہاں اپنی دوست کو سی آف کرنے آئی تھی۔۔۔ ایما کی ہر حرکت پر اس کی نظر تھی۔۔۔

وہ مڑ کر جانے لگا کہ اس کے پاؤں کے نیچے کوئی کاغذ آیا۔۔۔ وہ شاید ایما کے بیگ سے نکلا تھا۔۔۔

اس نے نیچے جھک کر وہ کاغذ اٹھیا اور کھول کر پڑھنے لگا۔۔۔

پڑھتے ہوئے اس کے ماتھے پر بالوں کا جال بن گیا۔۔۔

نیلی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔

اس نے لب بھینچے وہ کاغذ تہہ کراپنی پینٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔۔

اب اس کی پرسوج نظریں اس طرف تھیں جہاں سے ایما اور حور گئی تھیں۔۔

اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔

وہ انیر پورٹ سے نکل کر اپنی گاڑی تک آیا۔۔

وہ یہاں شازیہ بیگم کے اصرار پر خان کو سی آف کرنے آیا تھا جسے کام کے سلسلے میں ڈیڈ نے بھیجا تھا۔۔۔

شہر سے دور سنسان سی جگہ پر ایک عام سا گھر تھا۔۔

اندر جاؤ تو ایک چھوٹا سا تین کمروں کا اور ایک کچن کا عام سا گھر تھا۔۔

لیکن اگر خوفیہ راستے کا استعمال کرتے ہوئے نیچے جاؤ تو نیچے ایک بہت بڑا سا ونڈ پروف ہال نما کمرہ تھا۔۔۔

اسے ٹاچر سیل کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔

مختلف قسم کے آلات وہاں موجود تھے۔۔

ایک سائیڈ پر ایک جیل نما کمرہ بھی تھا جہاں کچھ لوگ بند تھے انہوں نے اپنی سانسیں تک روکیں ہوئی تھی وہ اتنا سہمے ہوئے تھے کہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر بیٹھے تھے۔۔۔ کچھ نے تو آنکھیں بند

کر کے کانوں میں بھی انگلیاں ڈالی ہوئی تھی۔۔۔ ان کے سیل کے پاس ایک دیو قدامت آدمی کھڑا تھا۔۔۔

لیکن وہ لوگ اس سے نہیں ڈر رہے تھے۔۔۔

وہ تو سامنے چلتے منظر سے خوفزدہ تھے۔۔۔

ان کی سانسیں سینے میں اٹکی ہوئی تھیں

سٹیپر پر ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کے ناخن غائب تھے۔۔۔ جسم پر بھی گہرے

گہرے کٹ لگے ہوئے تھے۔ وہ درد سے مسلسل چیخ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کے پاس موجود شخص

دیہرے دیہرے چھوٹی سی سوئی اس کی آنکھ کے اندر ڈالی جا رہا تھا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ اس کی اذیت

سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔ یہ اذیت بھری پیچیں ہی تو اس کا سرور تھیں۔۔۔ وہ آدمی سر بھی

نہیں ہلا سکتا کیونکہ اس کا ماتھا بھی بلیٹ نما ہٹی سے بندھا ہوا تھا۔۔۔

اس شخص نے ایک سوئی ایک جگہ روک دی۔۔۔

اس کے روکتے ہی وہ شخص تکلیف سے کراہتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"ڈمی۔۔۔ جو۔۔۔ چاہے لے لو۔۔۔ لیکن مجھے ایک بار میں مار دو۔۔۔" ڈمی نے اس کی بات سن کر اپنی

کالی آنکھیں اس پر گاڑ دی۔۔۔

"ڈمی کو جو چاہے ہوتا ہے وہ لے لیتا ہے اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔۔۔ اور رہی بات

ایک ہی بار مارنے کی۔۔۔ اس میں وہ مزہ کہاں جو ٹپا ٹپا کر مارنے کا ہے۔۔۔" وہ اب سوئی اس کی

آنکھ سے نکال کر دوسری آنکھ میں ڈال رہا تھا۔۔۔

بیمسٹ پر سے پیچوں سے گونج رہا تھا۔۔۔ وہ اس طرح پر سکون تھا جیسے سوئی سے کوئی کپڑا سی رہا ہے۔۔۔ اس آدمی کا چیخنا جیسے کوئی گانا تھا اس کے لیے۔۔۔

اب تو وہ آدمی بھی خاموشی ہو گیا تھا۔۔۔ شاید تکلیف سے بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔
 "اس کو اندر کرو۔۔۔ اور اسے نکالو۔۔۔ جس نے میرے ڈی کے آدمی کو مارنے کی کوشش کی۔"
 اس کی بات پر وہ دیو قدامت شخص اندر گیا جہاں لوگ قہقہے۔۔۔ اس کے اندر آنے سے وہ لوگ اور ایک دوسرے کہ ساتھ جڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔ اس دیو قدامت آدمی نے مطلوبہ شخص لے کر باہر آیا۔۔۔ جیسے اب ڈی کے اگلے حکم کا منتظر تھا۔۔۔

"اس کو اس پر لٹا دو۔۔۔ اور ہاں ساری کینڈل جلا دینا اور لائٹ بند کر دینا۔۔۔" ڈی اس سٹیچر کے تھوڑی دور چیمبر پر بیٹھ گیا۔۔۔ ساتھ میں اس نے رومال سے اپنا ہاتھ صاف کیا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

وہ دیو قدامت آدمی اسے جس سٹیچر پر باندھ رہا تھا۔۔۔ اس کے اوپر کینڈل ہی کینڈل تھی جو لوہے کی جالی پر رکھی گئی تھی۔۔۔ وہ آدمی اب سمجھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔
 ڈی کے ارادے نے سانس روک دی تھی۔۔۔ وہ اسے قطرہ قطرہ جلا کر مارنے والا تھا۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

"ڈی۔۔۔ مجھے معاف کر۔۔۔ دو۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ آدمی خود کو آزاد کرنے لگا۔۔۔ اس کی نظریں اوپر تھیں۔۔۔ جہاں وہ کینڈل جل رہی تھی۔۔۔

"تم نے میرے آدمی کو پیٹرول سے جلا کر مارنا تھا۔۔۔ آگ سے کھیلنا پسند ہے تو اب کیوں گھبرا رہے ہو۔۔۔" ڈی اپنے بازوؤں کے کف اب نیچے کرتے ہوئے پرسکون انداز میں بولا۔۔۔

"ڈی۔۔۔ آہ۔۔۔ پلیز۔۔۔" موم اب پیگنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ اور اس پر گر رہی تھی۔۔۔

ہال کی لائٹ بند تھی ہر طرف اندھیرا تھا سوائے اس حصے میں جہاں موم بتیاں جلی ہوئی تھیں۔۔۔ اور اس کے نیچے وہ آدمی۔۔۔

ڈی منہ پر انگلیاں رکھے اپنا من پسند منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی کالی پراسرار آنکھیں اس وقت چمک رہی تھیں۔۔۔

وہ دیوقدامت شخص فون لے کر اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

اس نے فون پکڑ کر اسے جانے کا اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔۔۔

فون پر کلائنٹ۔۔۔ 0109 لکھا ہوا تھا

اس نے فون کان سے لگایا۔۔۔

"میرے شرائط یاد ہیں۔۔۔" اس نے دوسری طرف کی بات سن کر پرسکون انداز میں کہا۔۔۔ اس کا پرسکون انداز بھی خطرناک لگتا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ انفورمیشن اور تصویریں بھیج دو۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کیا اور دوبارہ اس آدمی کی طرف دیکھا جو در دے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ کیونکہ گرم گرم موم اس کے جسم پر بارش کی طرح مسلسل مختلف جگہ سے گر رہا تھا۔۔۔

میج ٹون سے اس نے میج کھولا۔۔۔

"آہ اب مزہ آئے گا۔۔۔ جب مقابلہ برابری کا ہو۔۔۔" وہ تصویر پر دیکھ کر خوش ہوتا خود سے بولا۔۔۔
 'جان۔۔۔ عرف جان۔۔۔ جلد ہی یہاں ملیں گے۔۔۔ اس بار بی ڈول ایما کا بھی یہاں ہونا حق ہے۔۔۔"
 ڈی قہقہہ لگاتے ہوئے موبائل پر باقی معلومات دیکھ رہا تھا۔۔۔
 "امید ہے یہ ملاقات پہلے سے زیادہ یادگار رہے گی۔۔۔" ڈی دوبارہ جان کہ تصویر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
 سٹیچر پر بندھے آدمی نے جب تکلیف سے منہ کھولا تو موم اس کے منہ کے اندر بھی چلی گئی۔۔۔ وہ
 اور بری طرح ٹپ اٹھا تھا۔۔۔

ایما حور سے مل کر واپس گھر آئی تو سب سے پہلے اس نے انیلا کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔ اور اس کی کبڈ
 کھول کر اس نے گھر کے پیپرزنکے۔۔۔ اس کا ارادہ گھر پر لون لے کر جان کو اس کے پیسے واپس
 کرنے کا ارادہ تھا۔۔۔ پھر بعد میں وہ آہستہ آہستہ کر کے لون پورا کر دے گی۔۔۔
 لیکن اس گھر کے پیپرز کے ساتھ جو پیپر اس کے ہاتھ آئے انہوں نے اس کی آنکھیں کھول دی۔۔۔
 یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

وہ پیپر لے لیے وہی زمین پر بیٹھتے ہوئے بے یقینی سے بولی۔۔۔
 ان پیپر پر لکھا تھا کہ اس گھر پر لون لیا گیا۔۔۔ اور اس کو جو مہینہ چل رہا ہے اسی میں اس کے پیسے واپس
 کرنے ہے ورنہ بینک اسے قبضے میں لے لے گی۔۔۔
 اس مہینے کے ختم ہونے میں دن رہ کتنے گئے تھے صرف 3۔۔۔

اس نے جلدی سے الماری دیکھی شاید کوئی اور کاغذات ہوں۔۔۔ لیکن اندر کچھ نہیں تھا۔۔۔ اسے پتا تھا اگر بینک نے ایک باریہ گھر لے لیا پھر اس کا کیا ہوگا۔۔۔ اس گھر سے اس کی کتنی یادیں تھی۔۔۔

ڈیڈ۔۔

موم۔۔

پیٹر اور اس کا بچپن۔۔

ابھی تو پیٹر کو بھی اس نے ڈھونڈنا تھا۔۔۔ حور بھی چلی گئی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ایسے حالات میں وہ کرے تو کیا کرے۔۔۔ زندگی۔۔۔ جیسے ایک دم اس پر تنگ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ ہر طرف سے راستہ بند ہو رہا تھا۔۔۔

یوں لگ رہا تھا جیسے ہر طرف اندھیرا ہو گیا تھا۔۔۔ بلکل اس کے خواب کی طرح اور وہ لال آنکھوں والے سائے وہ یہ سب مصیبتیں ہی تو تھیں جو اس کے اندر اسے مار رہی تھیں۔۔۔

خواب میں مطلب وہ خود تھی۔۔۔

تھوڑی دیر اسی طرح وہ سر پکڑ کے بیٹھی رہی پھر کسی خیال کے آتے ہی وہ اٹھی۔۔۔ اپنی ٹوٹی سکرین والا موبائیل پکڑا اور خان کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

ایک بار۔۔

دوبار۔

وہی جواب۔۔ اس نے خان کے گھر کے نمبر ڈائل کیا جو خان نے ہی دیا تھا۔۔ وہ شاہد اس کی موم کا تھا۔۔

کیونکہ دوسری طرف سے کوئی عورت بول رہی تھی۔۔

"آپ حان کی موم ہیں۔۔۔" ایما نے جھکتے ہوئے پوچھا۔۔ اسے شازیہ بیگم سے بات کرتے ہوئے ہمیشہ جبک ہوئی تھی۔۔

"جی۔۔ آپ کون۔۔" دوسری طرف سے نرمی سے بولی۔۔

"میں ایما۔۔ حان کی دوست۔۔ کیا میری اسے سے بات کرادیں گی۔۔" ایما نے درخواست کی۔۔

"وہ تو بزنس کے سلسلے میں گیا ہے۔۔ اور 4 دن اس سے کنٹک کرنا۔۔ ممکن نہیں۔۔۔" اسے یہاں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔۔

"اوکے۔۔ تھینکس۔۔۔" اس نے اپنے ہونٹ اندر کر کے جیسے خود کو رونے سے روکا۔۔ اور فون

کے بند ہوتے ہی اس نے فون سائیڈ پر رکھا۔ اور خالی خالی نظروں سے کبھی موبائل کی سکرین کو دیکھتی رہی اور کبھی پیپر کو۔۔

آنسو ایک ایک کر اس کا گال بھیگنوں لگے۔۔

اسے اس وقت بہت شدت سے اپنے اکیلے ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

"ایما تم یہ۔۔ گھر۔۔ نہیں کھو۔۔۔" اس نے خود کو جیسے خبردار کیا۔۔ "آ نکھیں اس

کی لال ہو رہی تھی۔۔

سردرد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

اس نے اٹھ کر کچن کا رخ کیا۔۔۔ اسے پتا تھا اب جو بھی کرنا ہے اسی نے کرنا ہے۔۔۔ اس کے لیے اسے خود کا خیال بھی رکھنا ہے۔۔۔

اس نے کافی بنائی ساتھ میں ایک اور ٹوس فرائی کیے۔

ایک اور ٹوس ختم کر کہ اور باقی بچی ہوئی کافی پینے لگی کہ اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔۔۔ اس کی نظریں کافی پر تھی اور دماغ کہیں اور۔۔۔

اس کا دماغ جو کہہ رہا تھا۔۔۔ دل اس کے لیے بالکل راضی نہیں تھا۔۔۔

اور کافی کا کپ وہیں اس کے ہاتھ میں پکڑا ٹھنڈا ہونے لگا۔۔۔

دماغ کا فیصلہ بازمی لے گیا۔۔۔ دل منہ بسور تارہ گیا۔۔۔

انہیں پاکستان آئے ہوئے تین دن ہو گئے تھے۔۔۔ حویلی میں شادی کی تیاریاں زوروں سے ہو رہی تھیں۔

ابھی کل رات ہی تو دواجی نے اسے اپنے پاس بلایا اور صبح آہل کے ساتھ جا کر برات اور ولیمے کا ڈریس لانے کا کہا۔۔۔

صبح ناشتے کے بعد آہل نے اسے تیار ہونے کا کہہ کر باہر اس کا انتظار کرنے لگا۔ حور فریش تو پہلے ہی ہو گئی، تھی۔۔۔ اس لیے اس نے گرین سوٹ کے ساتھ سر پر بلیک حجاب لیا اور چادر سے خود کو اچھی طرح ڈھانپتے ہوئے پورچ میں آئی۔۔۔

آہل جوفون پر بات کر رہا تھا جیسے اس کی نظر حورین پر پڑی تو وہ دو منٹ تک بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ اسے حور کے چہرے پر صرف نور ہی نظر آ رہا تھا جو بلیک رنگ کے حجاب میں چاند کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔ حور جو اس کی جانب ہی بڑھ رہی تھی کہ اس کو یوں خود کو بے خود ہو کر دیکھنا اسے کنفیوز کر گیا اسی وجہ سے اس کہ چلنے کی رفتار بھی کم ہو گئی۔۔۔ آہل نے اس کا کنفیوز ہونا اور رفتار کم ہونا محسوس کیا تو ایک ہلکی سی مسکراہٹ اس کے عنابی ہونٹوں پر چھائی۔۔۔

وہ خود بھی کالے رنگ کی شلوار قمیض پر براؤن لیدر کی جیکٹ پہنے ہوئے حور کی دھڑکنیں روک رہا تھا۔ حور گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر آہل کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز سے آہل بھی ہوش میں آیا تو دیکھا کہ کال کب کہ بند ہو چکی ہے۔۔۔ اس نے خود کو سرزنش کی اور جاکر ڈرائنگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔ ابھی اس نے گاڑی سٹارٹ بھی نہیں کی تھی کہ مہک ریڈرنگ کی تنگ سی شلوار قمیض اور کھولے بال اور میک اپ سے لدھڑے چہرے کے ساتھ وہاں آئی۔۔۔ اس نے حور کہ سائڈ والا شیشہ نوک کیا۔۔۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟" آہل نے اپنی کھڑکی نیچے کرتے ہوئے ناگوار سے پوچھا اسے مہک کا آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"مجھے بھی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔" مہک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔ اس نے بہت تیز پر فیوم لگایا تھا۔۔۔

"تو ڈرائیور کے ساتھ جاؤ۔۔۔؟" آہل گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"ڈرائور کو بڑی امی (آہل کی ماں) نے اپنے کام سے بھیجا ہے۔۔۔" مہک ساری تیاری کر کے آئی تھی۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔" اس کے بیٹھتے ہی آہل نے گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔

آہل ماتھے پر بل ڈالے تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

"حور تم کیا دادی اماں بن کر آئی ہوں۔۔۔" حور جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی مہک کی بات سن کر چونک گئی۔۔۔ اس نے ایک نظر آہل کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے فوراً نظر آہل سے ہٹائی۔۔۔

"کیونکہ میں ایسے ایزی فیل کرتی ہوں۔۔۔" حور نے سادگی سے جواب دیا لیکن اسے مہک کی بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ حور کی بات پر مہک طنزیہ انداز میں مسکرائی۔۔۔

"ویسے ایکٹنگ اچھی کر لیتی ہو۔۔۔" حور کو مہک کی اس بات کا مقصد سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

"مجھے اب کسی کی فضول آواز نہ آئے۔۔۔" اس کی بات پر مہک اس سے پہلے پھر کچھ بولتی آہل کی سر د آواز نے اسے خاموش کروادیا۔۔۔

مہک منہ بسور کر گاڑی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی آہل نے سیدھی طرح اس کی آواز کو فضول کہا تھا۔۔۔

ابھی وہ مال سے تھوڑا دور ہی تھا کہ ایک سٹاپ پر حور والی سائڈ کے کھڑکی سے کچھ آکر اس کی گود میں گرا۔۔۔

حور نے چونک کر دیکھا تو اس کی نظر اس چھوٹے سے کاغذ پر پڑی جو چڑمڑ کیا گیا تھا اس نے باہر کی طرف دیکھا جہاں ان کہ ساتھ کھڑی گاڑی میں عجیب سے ہوا لیے میں بیٹھے چار لڑکے اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ ان کی نظروں سے حور کو اپنے اوپر چیونٹیاں سی رہی تھیں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ فوراً پیچھے ہو کر بیٹھ گئی کہ اس وقت اس کی سائڈ کاشیشہ بند ہوا۔۔۔ اب بلیک مرر کی وجہ سے باہر والے کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

حور نے آہل کی طرف دیکھا جو سنجیدہ نظر سے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ حور نے آہل سے نظر ہٹا کر اپنا ہاتھ دیکھا جس میں وہ کاغذ تھا۔۔۔ حور کا دل کر رہا تھا اس کاغذ کے ساتھ وہ ان لڑکوں کو بھی آگ میں جھونک دے جن کی نظریں اسے اب بھی اپنے اوپر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے مٹھی کو اور زور سے بھیجنا ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ لال ہونے لگے تھے چونکی وہ تب تھی جب آہل نے اس کو وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔ اس کا چھوٹا سا ہاتھ آہل کے ہاتھ میں چھپ ہی تو گیا تھا اب آہل ایک ہاتھ سے ڈرایو کر رہا تھا حور کے دیکھنے پر آہل نے اس پر نظر ڈالی اور ہلکی سا مسکرایا۔۔۔

حور نے گڑبڑا کر نظریں آہل سے ہٹائی اسے نہیں پتا تھا لیکن اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔۔ مال کے آنے تک آہل نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔ جبکہ حور نے کوشش کی تھی مگر جب اس نے ہاتھ چھوڑنے کی کوشش کی تب تب آہل کی اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط ہوتی گئی تھی اس لیے اس نے بھی کوشش ترک کر دی تھی۔۔۔

"تم جاؤ اپنی شاپنگ کرو۔۔ جب فروغ ہو جاؤ تو مجھے بیل کر دینا۔۔" مہک کے گاڑی سے اترتے ہی آہل نے سنجیدہ مگر سرد انداز میں کہا حور کا ہاتھ اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا جس پر مہک کی بھی نظر پڑ گئی تھی جس سے وہ جل ہی تو گئی تھی۔۔ ورنہ باقی راستے تو وہ اپنے موبائیل کے ساتھ ہی مصروف رہی تھی۔۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔" مہک کھا جانے والی نظروں سے حور کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔
 "تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔" آہل نے منٹ نہیں لگایا اس کی طبیعت صاف کرنے میں۔۔۔
 "مگر۔۔۔" مہک نے پھر کچھ بولنا چاہا لیکن آہل کی سرد نظروں کی وجہ سے بول نہیں پائی اور پیر پٹھتے ہوئے وہاں سے چلتی بنی۔۔۔

اس کے جاتے ہی آہل حور کی جانب متوجہ ہوا۔۔ حور جو پہلے ہی آہل کے سرد رویے اور اس طرح ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار تھی اس کے اس طرح اپنے طرف پوری طرح متوجہ ہوتے دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔

"مجھے دیں۔۔۔" آہل نے نرمی سے وہ کاغذ حور کے ہاتھ سے لیا۔۔ اس کے انداز میں پہلے والی سرد مہری مقصود تھی اور جو یہ سمجھ رہی تھی کہ آہل نے نہیں دیکھا اپنے ہاتھ سے اسے کاغذ کا وہ چھوٹا سا گولا پکڑتے دیکھ کر شرمندہ ہو گئی حالانکہ اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔

آہل نے وہ کاغذ کھولا تو اندر لکھی تحریر دیکھ کر اس کی رگیں کھینچ گئی۔۔۔۔

جہاں موبائیل نمبر کے نیچے callmebaby لکھا تھا۔۔۔

آہل دومنٹ اس چٹ کو گھورتا رہا۔۔ پھر کچھ سوچ کر موبائل نکال کر گاڑی سے نکل گیا حور بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے باہر نکل آئی یہ اور بات ہے کہ آہل کے تیسرا اس کی سانس خشک کر رہے تھے۔۔۔
 حور کے آہل کے پاس پہنچتے ہی آہل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل کان سے لگاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

حور بھی اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔۔

"میج دیکھ لیا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ جب کام ہو جائے مجھے بتا دینا۔۔۔ تھینکس یار۔۔۔" آہل فون پر بات کرتے ہی بوتیک کے اندر آیا۔۔۔

"یس میم۔۔۔" ورکر اس کی جانب آئی حور نے ایک نظر آہل کو دیکھا جو کال پر مصروف تھا۔۔۔
 "ویڈنگ ڈریس۔۔۔" حور کو خود ہی بتانا پڑا۔۔۔

"میم برات یار سیشن۔۔۔؟؟" ورکر نے شائستگی سے پوچھا۔۔۔
 "دونوں۔۔۔"

حور کا جواب سن کر وہ ورکر اندر چلی گئی تو حور دوسرے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ دیکھیں میم۔۔۔" اس کے ساتھ ایک اور ورکر ڈریس لیے وہاں آئی۔۔۔

کپڑے دیکھ کر حور پریشان ہو گئی کیونکہ وہ سارے بہت ہیوی تھے۔۔۔ اس نے کبھی اتنے ہیوی کپڑے نہیں پہنے تھے۔۔۔

"کچھ پسند آیا۔۔۔؟" آہل بھی کال بند کر کے اب اس کے پاس آکھڑا ہوا۔۔۔

"یہ ساری تو بہت ہیوی ہیں۔۔ میں کیری کیسے کروں گی۔۔۔" حور نے پریشانی سے آہل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں ہوں نا۔۔ میں کردوں گا" آہل کی بات سن کر حور فوراً سیدھی ہوئی جبکہ پاس کھڑی ورکر بھی ہسنے لگی۔۔۔

"یہ والا دیکھیں۔۔۔" آہل نے لائٹ پنک اور میرون لینگے اور چولی کی جانب اشارہ کیا جس کا کام باقیوں کہ نسبتاً کافی کم تھا۔۔

آہل نے لینگے کا ڈوپٹہ لیا اور حور کو شیشے کے سامنے کھڑا کر کے اس کے سر پر ڈالا۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔" بے ساختہ آہل کے منہ سے یہ الفاظ نکلے حور تو آہل کی حرکتیں دیکھ کر پریشان ہوئی جا رہی تھی۔۔ وہ تو آہل کو سنجیدہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والا سمجھی تھی۔۔ لیکن آہل کی بے باکیوں نے اس کے چودہ کیا سولہ طبق روشن کر دیئے تھے۔۔۔

"یہ پیک کر دیں۔۔" آہل کی بات سن کر ورکر پھرتی سے سوٹ پیک کرنے لگی۔۔

"ریسیشن کا ڈریس میں اپنی پسند سے لوں گا۔" آہل اپنا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے نرمی سے بولا۔۔

"تو اب کون سا میری پسند سے لیا ہے۔۔" حور نے یہ بات دل میں سوچی تھی لیکن زبان نے اس کی سوچوں کو آواز دے دی۔۔ حور نے اپنی اس بے ساختہ حرکت پر زبان دانتوں تلے دبائی۔۔ جبکہ دوسری طرف آہل اس کی بات سن کر محفوظ ہوا تھا۔۔

"پہننا میرے لیے ہے تو ظاہر سی بات ہے پسند بھی میری ہی ہوگی۔۔۔" آہل اس کی ہوائیاں اڑے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے مزے سے بولا۔۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔" حور منمنائی

"اچھا۔۔" آہل نے اچھا جو لمبا کر کے کھینچنا اسے حور کی بوکھلائی ہوئی حلات مزہ دے رہی تھی۔۔۔ بل پے کر کے وہ باہر نکلے تو آہل اسے شو شاپ میں لے گیا اور ڈریس سے میچنگ جوتی دلاوائی ابھی وہ جوتی لے کر نکلے ہی تھے کہ مہک کا فون آگیا وہ فارغ ہے اور طبیعت بھی سہی محسوس کر رہی اس لیے اب گھر چلتے ہیں۔۔

اسے پتا تھا مہک ضرور کوئی ایسا کام ڈالے گی اس لیے وہ ڈرائیور کو پہلے ہی بلا چکا تھا۔۔ مہک تو جل کے کوندہ ہی ہو گئی جب آہل نے اس کو ڈرائیور کے ساتھ جانے کا کہا وہ تو ان دونوں کے ساتھ ان کی شاپنگ خراب کرنے آئی تھی لیکن آہل نے موقع ہی نہیں دیا۔۔ آہل کو شاپنگ کرنا دیکھ کر کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس شادی سے کبھی ناخوش بھی تھا اس کا انداز تو یوں تھا جیسے قارون کا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو

شاپنگ سے فارغ ہو کر آہل اسے ریسٹورنٹ لے آیا بلکی پھلکی باتوں کے دوران انہوں نے کھانا ختم کیا۔۔

"تم یہی روکوں میں ابھی آیا۔۔" آہل اسے روکنے کا کہہ کر خود پارکنگ سے گاڑی لینے چلا گیا۔۔

شام کے سائے اب گہرے ہو رہے تھے ویسے بھی سردیوں میں رات ہونے کا پتہ بھی نہیں چلتا ٹھنڈی ہوا موسم کو مزید سرد بنا رہی تھی۔۔۔

حور ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ اس طرف زیادہ رش بھی نہیں تھا ابھی وہ آہل کا انتظار کر رہی تھی کہ وہی لڑکے تھے جنہوں نے اسے پرچی پھینکی تھی۔۔۔

"یہ بلبل یہاں اکیلی کھڑی ہے۔۔۔ ہیروں کہاں گیا۔۔۔" وہ حور کو گھیرے میں لیے اپنی ہوس زدہ نظریں اس پر ٹکائے بار بار اس کو چھونے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"دور رہو۔۔۔۔۔" حوران کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے سخت انداز میں بولی آہل بھی پتا نہیں کہاں رہ گیا تھا۔۔۔

"آہاں اس بلبل میں تو اکڑ بھی ہے۔۔۔ یعنی مزہ ہی دو بالا" ان میں سے ایک حور کا گال سہلاتے ہوئے کینگی سے بولا۔۔۔

حور کی برداشت جواب دے گی "چٹاخ" کی آواز سے ایک تھپڑ اس لڑکے کے گال پر پڑا۔۔۔

"تیری اتنی ہمت سالی۔۔۔" وہ بھپڑا ہوا اس کے بازوؤں کو دبوچ کر اپنا منہ اس کے منہ کے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔ اس کے منہ سے شراب کی سمیل بھی آرہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے حور کچھ کرتی وہی لڑکا جو اس پر جکا ہوا تھا چیختے ہوئے پیچھے کو گرا۔۔۔

آہل نے اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔۔۔ اس کے باقی ساتھی بھی آہل پر پل پڑے جن سے آہل بھی اچھی طرح نبٹ رہا تھا۔۔۔ لوگوں کا رش لگ رہا تھا لیکن آگے کوئی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"روک جا۔۔۔ ورنہ یہ بلبل جانے کی جان سے۔۔۔ وہی لڑکا جسے حور نے تھپڑ مارا تھا اور آہل نے مکا مارا تھا حور کی گردن پر چاقو رکھتے ہوئے دھمکی آمیز انداز میں بولا۔۔۔ مجبور آہل کو رکنا پڑا۔۔۔"

"آہہ۔۔۔" ابھی اسے روکے منٹ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہی لڑکا درد سے چیختے ہوئے نیچے کو بیٹھا کیونکہ حور نے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان پوری قوت سے ٹانگ ماری تھی۔۔۔

اتنی دیر میں پولس اور سٹاف بھی وہاں آگیا اور معاملے کو رُفہ دفعہ کرنے لگ گیا۔۔۔

آہل نے غصے سے حور کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی میں پٹخنے کے انداز میں اسے بیٹھاتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی زن سے لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آفس دوبارہ جوائن کیے تین دن ہو گئے تھے اس وقت وہ آفس کے سامنے بنے کیفے میں بیٹھی کافی پیتی سوچوں میں گم تھی۔۔۔ اس کے سوچوں کا محور جان تھا جس کی شخصیت ایما کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔ وہ جان کے ساتھ ہوئے ایگریمنٹ کے مطابق کام کر رہی تھی اس نے جان کے سامنے شرط میں اپنی کچھ 2 باتیں رکھی جنہیں جان نے بغیر ہچکچاہٹ کے مان لیا۔۔۔

1۔ بات اس نے یہ رکھی کہ جان اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔۔۔

2۔ دوسری کہ جیسے ہی وہ ساری رقم ادا کرے گی ویسے ہی یہ ایگریمنٹ ختم کر دیا جائے گا۔۔۔

جان کا اتنی جلدی مان جانا ہی اس کو الجھا رہا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ نہیں مانے گا۔ سب سے عجیب بات وہ مان بھی گیا تھا اور اس کا رویہ ایما کے ساتھ نور مل تھا جیسے باقی کلائنٹ کے ساتھ ہوتا تھا۔

گھر تو ایسے بھی اب اس کے پاس نہیں رہا۔۔ کچھ ضروری چیزیں پیک کر کے اس نے رینٹ پر رہنا شروع کر دیا تھا ہاں لیکن اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے جو مرضی ہو اس کو اپنا گھر واپس لینا ہے۔ وہ کافی پتی اپنی سوچوں میں اتنا لگن تھی کہ ڈیرنیک کے آنے کا اسے پتا نہیں لگا لیکن خیر طوفان سے کب تک بے خبر رہ سکتا ہے کوئی۔۔

ڈیرنیک نے اسے دیکھا جو ارگرد سے بیگانی کافی کے کپ کو ٹیبل پر رکھے کھڑکی سے باہر پتا نہیں کیا اتنی یکسوئی سے دیکھ رہی تھی۔۔

میکلفٹ اس کے دماغ میں کچھ آیا اس نے پاس سے گزرتے ویٹر کو اپنے پاس بلایا اور کچپ، کچا انڈہ اور نمک اس سے منگوایا ویٹر کو اس کی دماغی حالات پر شک ہوا لیکن ڈیرنیک نے جب اسے گھوڑا تو وہ فوراً چیزیں لینے چلا گیا۔۔

ڈیرنیک نے وہ سب کافی کے کپ میں ڈالا ایسا اپنی سوچوں میں اتنا لگن تھی کہ اسے پتا بھی نہیں چلا کہ اس کی کافی کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔

(لیکن خیر کوئی نہیں جب وہ کافی پیے گی تو اسے لگ پتا جائے گا۔۔)

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد ڈیرنیک نے اپنے موبائل کا کیمرا آن کیا اور ایما پے سیٹ کر دیا اس طرح کے ایما کو اندازہ بھی نہیں ہو گا کہ اس کی ویڈیو بن رہی ہے۔۔

"مس سائیکو۔۔۔" اس کے سامنے والی خالی چنیر پر بیٹھ کر ڈیرنیک نے چونکی بجاتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" اس کے چٹکی بجانے پر وہ اپنی سوچوں سے نکلی تو اپنے سامنے بیٹھے ڈیرنیک کو دیکھ کر
بد مزہ ہو گئی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔" اس کے سوال پر ڈیرنیک نے بھنویں اوپر کو اٹھائی

"پہلے تو لگا تھا کہ تم صرف نام کی سائیکو ہو لیکن آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم پوری سائیکو ہو۔" کہنے
کے ساتھ ہی ڈیرنیک نے اس کے سامنے پڑی کافی کو اپنی طرف کیا مقصد صرف ایما کو کافی کی طرف
متوجہ کرنا تھا جس میں وہ کامیاب بھی رہا۔۔۔

ایمانے جب اسے اپنی کافی پکڑتا دیکھا تو فوراً اس سے پہلے جھپٹنے کے انداز سے اس سے اپنا کپ لیا
اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"میرا نام بھی سائیکو تم نے رکھا تھا۔۔۔ اور اب تمہاری کمپنی کا ہی اثر ہے کہ میں آہستہ آہستہ پوری
سائیکو ہو رہی ہو۔۔۔" ڈیرنیک کو جواب دے کر اس نے کافی کا ایک بڑا سیپ لیا۔۔۔ اور اگلے
لمحے ایما کو یوں لگا جیسے اسے الٹی آجائے گی اس نے جو سیپ لیا تو فوراً منہ سے فوارے کی شکل میں
باہر نکلا جو سیدھا سامنے بیٹھے ڈیرنیک پر گرا۔۔۔

وہ جو ایما کی حلات کا مزہ لے رہا تھا ایما کی اس حرکت کی وجہ سے بد مزہ ہو گیا۔۔۔

"اففف۔۔۔ اففف۔۔۔" ایمانے ڈیرنیک کو ابھی نہیں دیکھا اس کا تو زبان کا ٹیسٹ ہی اتنا خراب ہو
رہا تھا۔۔۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے پاس سے گزرتے ویٹر نے اس کی حالت کو دیکھتے
ہوئے جلدی سے پانی کا گلاس اسے دیا۔۔۔ پانی پی کر ایما کو تھوڑا سکون ملا تو اس نے غصے سے

ڈیرنیک کی جانب دیکھا ظاہری سی بات ہے اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہ کس کا کام ہے لیکن

جب اس کی نظریں ڈیر نیک کی طرف گئی تو اس کی حالت دیکھ اسے مزہ آگیا دل میں یوں لگا کسی نے ٹھنڈی پھوار کر دی ہوں اسے اپنے اندر سکون سا اتراتا محسوس ہو رہا تھا مسکراہٹ تو اس کی منہ سے چپک ہی گئی تھی۔۔

جبکہ دوسری طرف ڈیر نیک کینہ پرور نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔ ایما کی حالت کا مزہ وہ خاک لیتا

"اٹھو تمہیں جان بلا رہا ہے۔۔۔ اور تمہارا فون کہاں ہے۔۔۔" اپنا منہ لٹو سے صاف کرتے

ہوئے ٹیبل سے اپنا موبائل پکڑ کر چیمیر سے اٹھا اور اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

ڈیر نیک کی بات سن کر ایما کے مسکراتے لب سمٹ گئے اور وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے اس کے پیچھے چل

دی ویسے بھی آجکل جان کا ہر بلا وا اس کی سانس خشک کر دیتا تھا

ڈیر نیک کی پشت ایما کی طرف تھی اس لیے وہ ڈیر نیک کی شطانی مسکراہٹ دیکھ نہیں سکی۔۔۔

ایسا ہوسکتا ہے کہ ڈیر نیک کسی کا ادھار رکھے۔۔۔

www.urdu novels mania .com

سردی کی شدت عروج پر تھی۔۔۔ دھند نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔

وہ بھی نیلی سرد آنکھیں اس دھند سے لپٹی شیشے پر ٹکائے کھڑا تھا۔۔۔ آج اس نے کتنے ہی امپائر کی

طبعیت صاف کی تھی۔۔۔ اس کا غصہ دیکھ کر سب دیہان برق رفتاری سے کام کر رہے تھے کہ اگلی

باری ان کی نہ آجائے۔۔۔ اس لیے آفس میں خلاف معمول بہت خاموشی تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی نظریں شیشے پر ٹکائے کھڑا تھا کہ اس کا فون بجا۔۔

اس نے ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل کی سکرین پر دیکھا نمبر انون تھا لیکن پھر بھی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کون ہو سکتا ہے۔۔ اس کی نیلی آنکھیں مزید سرد ہو گئی۔۔ ماتھے پر نمودار بل اس کی ناگواری کا پتا دے رہے تھے۔۔۔

فون ایک بار بج کے بند ہو گیا لیکن جان کی نظریں اب بھی سکرین پر تھی اس کو پتا تھا کال پھر آئے گی اور وہی ہوا اگلے پل سکرین پر پھر سے وہ نمبر آیا۔۔۔

اب کی بار اس نے کال اٹینڈ کر لی۔۔۔ لیکن بولا کچھ نہیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔ ڈر گئے۔۔ ابھی سے۔۔۔" دوسری طرف سے اس کی پہلی بار کال نہ اٹینڈ کرنے پر جیسے چوٹ کی گئی۔۔۔

"میں ڈرا ہوں کہ نہیں۔۔۔ اس کا تو بہت جلد پتا لگے گا تمہیں۔۔۔ لیکن تم مجھ سے ڈرتے ہو۔۔۔ یہ مجھے پتا ہے۔۔۔" اس کی آواز اس کی آنکھوں کے برعکس پر سکون تھی۔۔۔ اس کا یہی پر سکون انداز تو اس کے مخالف کو آگ بگولہ کر دیتا تھا۔۔۔

"ڈی کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ اب تم تیار رہنا۔۔۔" دوسری طرف موجود شخص اس کی بات سے مسکرایا اس کی مسکراہٹ بھی اس کی شخصیت کی طرح پراسرار تھی۔۔۔

"کر لو۔۔۔ جو کر سکتے ہو۔۔۔ جان بھی کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ خاص کر ان سے جو چھپ کر وار کرتے ہیں اور سامنے آنے سے ڈرتے ہیں۔۔۔" اس کا تمسخر اڑانے والا انداز ڈی کو بتا گیا کہ مقابل کسی سے کم نہیں۔۔۔

"لگتا ہے تم مجھے بھول گئے۔۔۔ لیکن کوئی نہیں اب اگلی ملاقات میں سب یاد آجائے گا۔ ابھی تو میں ذرا تمہارے سر پر انز کا انتظام کر لوں۔۔۔" "معنی خیز انداز میں کہتے اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔ یہ چوتھی کال تھی جو اسے آئی تھی۔۔۔ اور ان چاروں بار نمبر نیا ہوتا تھا۔۔۔

کال بند ہو چکی لیکن اس نے کوئی ریکشن نہیں دیا اسی طرح کھڑکی کے سامنے پرسکون انداز میں کھڑا رہا تھا۔۔۔ اس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں جان سکتا تھا کہ اس کے کتنے طوفان ہیں جو زورہ سی چھڑنے کی دیر تھی تباہی مچانے کے لیے تیار تھے۔۔۔

آفس کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"یس۔۔۔۔" اس نے اسی طرح کھڑے ہوئے اجازت دی۔۔۔

اجازت ملتے ہی ایما خود کو پرسکون کرتی اندر داخل ہوئی تو پہلی نظر اس پر گی جو گرے پینٹ کوٹ پہنے اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے تھے۔۔۔

ابھی ایما اس کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی وقت جان اس کی طرف پلٹا۔۔۔ اور اپنی نیلی سرد نظریں اس کی طرف جمائے جیسے اس کے آنے کا مقصد پوچھا۔۔۔

"یس سر۔۔۔" اس کی ایسی نظریں ایما کا حلق خشک کر رہی تھی اس نے گلا تر کیا۔۔۔

جان نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس آہستہ سے اس کی طرف بھڑا۔۔۔ اس کی نیلی آنکھیں جن میں اس وقت سرد مہری ہی سی تھی وہ مستقل اس پر جمی تھی۔۔۔

اس کو اس طرح اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ایما کو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی نا محسوس انداز میں اس نے قدم پیچھے کی طرف اٹھنا شروع کر دیئے۔۔۔ یہاں تک کے مزید پیچھے نہیں جاسکی اور اس کی پشت

دروازے سے لگ گئی۔۔۔ اسی وقت جان اس کے بالکل قریب آگیا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے آئیں بائیں دروازے پر ٹکائے اس کو اپنے گھیرے میں قید کیا۔۔۔

ایما کو جان کے انداز بالکل سمجھ نہیں آرہے تھے۔۔۔ اس کے ہونٹ خشک اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔۔ اس نے ہمت کر کے دوبارہ بولنا چاہا تو جان نے اسی وقت اس کے ہونٹ پر انگلی رکھ دی۔۔۔

اس کے ایسا کرنے سے ایما کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ اسے جو پرسکون تھی کہ جان اس کے ساتھ کوئی ایسی ویسے نہیں کرے گا لیکن آج اس کو یہ اطمینان بھی جاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جان کی نظریں مسلسل اس کے ہونٹوں پر تھی جبکہ ایما کی اس پر۔۔۔

اب جان اس کے ہونٹ کو اپنی انگلی سے ٹریس کرنے لگا۔۔۔ ایما کی برداشت اب کے جواب دے گی۔۔۔ اس لیے جان کے ہاتھ جھٹک کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ جھٹکنے میں ہی بس کامیاب ہوئی تھی لیکن پیچھے کرنے میں نہیں۔۔۔

جان نے اس کا بھپڑا ہوا چہرہ دیکھا تو تمسخر آمیز انداز میں مسکرایا اور اگلے ہی پل اس نے ایما کے دنوں ہاتھ اس کی پشت پر باندھ کر خود سے بالکل قریب کر لیا۔۔۔ اتنا قریب کے ایما کو اس کے گرم سانسوں کے تھپیڑ اپنے چہرے پر محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ اس کی گرفت اس کے ہاتھوں پر اتنی سخت تھی کہ ایما کو اپنے ہاتھ ٹوٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

ایما کو جان کی قربت سے خوف آرہا تھا۔۔۔ کیونکہ جان کا انداز بالکل سپاٹ تھا۔۔۔ ہر احساس سے عاری۔۔۔ جیسے کے اس نے ایما کو نہیں کسی بے جان گڑیا کو پکڑا ہو۔۔۔

لیکن ایما اس کی دھڑکن اتنی تیز ہو گئی تھی کہ اسے لگا کہ ابھی اس کا دل نکل کر بھاگنا شروع کر دے گا۔۔۔ ایما نے خود کو اس کی گرفت سے نکلانے کی کوشش کی۔۔

"سر یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔" آخر ایما جب خود کو اس کی گرفت سے نہ نکال پائی تو غصے سے بولی۔۔۔ اس کا چہرہ اس وقت پورا لال تھا۔۔

"آئندہ۔۔۔ جب تک میں نہ بلاؤ۔۔۔ تم نہیں آؤ گی۔۔۔ لیکن اگر میرے بلائے بغیر آئی تو اس کا مطلب میں یہی سمجھوں گا کہ تم میری قربت کی خواہاں ہو۔۔۔" جان اپنے ہونٹ اس کے کان کے پاس کرتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔۔۔ اس کا انداز حاکمانہ ہونے کے ساتھ مزاق اڑاتا بھی تھا۔

"سر آئی۔۔۔ مجھے آپ نے ہی بلایا تھا۔۔۔" ایما بھی اب کی بار چپ نہ رہی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بنا ڈرے بولی۔۔

جان نے چونک کر اس کا یہ انداز دیکھا۔۔۔ لیکن یہ چونکا اس نے اس سرعت سے چھپایا کہ ایما کو اس کے چونکنے کا بھی نہیں پتا چلا۔۔

"انٹریسٹنگ۔۔۔ اگر تم میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی ہو تو ایسے ہی کہہ دو۔۔۔ اتنا ڈرامہ کریٹ کرنے کیا ضرورت تھی۔۔۔" جان اسے گہری نظروں سے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا۔۔

اس کی یہ بات سن کر ایما بالکل آؤٹ ہو گئی۔۔۔ اس نے ایک زوردار جھٹکا دے کر جان کو خود سے دور کیا اور اس بار جان کی گرفت سے نکلنے میں بھی کامیاب رہی کیونکہ جان نے خود اسے چھوڑا تھا ورنہ جان کی گرفت سے نکلنا ایما کی بس کی بات نہیں تھی۔۔

اس کی گرفت سے نکل کر ایما نے غصے سے انگلی اس کی طرف اٹھی اور بولی نہیں پھنکاری تھی۔

"تمہاری ذہنیت کا اس بات سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں سوائے گند کے کچھ نہیں۔۔۔" شدید جذبات سے اس کا سانس پھول گیا تھا۔ آنکھیں بھی اس کی نم ہو رہی تھیں لیکن پھر بھی اس نے اپنے آنسو نکلنے نہیں دیے۔ اس کی بھوری آنکھیں اس وقت ضبط کی شدت کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جان کے ساتھ کیا کر دے۔۔۔ اگرچہ اسے کوئی روک ٹوک نہیں تھی لیکن آج تک کسی کے ساتھ بھی اس کے تعلقات اس نوعیت کے نہیں ہوئے۔ جو کہ جان بنانا چاہتا تھا وجہ شاید حور کے ساتھ رہنے کا اثر تھا جو خود کو سیپ کے موتی کی طرح سنبھال کر رکھتی تھی۔۔۔ اس کے دل میں بھی یہ خواہش تھی کہ وہ خود اس ایک کے لیے سنبھال کر رکھے جو اس کا حقیقی حقدار ہے۔۔۔

وہ بولنے کہ بعد روکی نہیں تھی اور جان کے آفس سے منگتی گئی۔۔۔ جان نے بھی اسے روکا نہیں۔۔۔ بس پر سوچ نظریں اس طرف ہی تھی جہاں سے ابھی وہ گئی تھی۔۔۔

ڈیرنیک ایما کے آنے سے پہلے ہی آفس سے نکل گیا۔۔۔ کیونکہ اسے پتا تھا کہ جان جب اسے بتانے لگا کہ اس نے بلایا ہی نہیں تو ایما ضرور اس کی شامت لائے گی۔۔۔ ہو سکتا ہے اسے قتل ہی کر دے۔۔۔ ابھی وہ ایما کی حالت کو سوچتے ہوئے سرشار سا ڈرایو کر رہا تھا کہ اس کا فون بجا۔۔۔ اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو ڈیڈ کالنگ آرہا تھا۔۔۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کال کیوں کر رہے ہیں۔۔

"ہائے ڈیڈ۔۔" اس نے کال ایڈنڈ کرتے ہی پر جوش میں کہا۔ لیکن دوسری طرف وہ جو اس کی حرکتوں کی وجہ سے عاجز تھے انہیں اس کا یہ پر جوش انداز پسند نہیں آیا۔۔۔

"ڈیر نیک میں تمہارا کیا کروں۔۔۔۔۔ جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ گارڈز کے ساتھ جانا جہاں جانا تو تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔" انہوں نے جیسے تنگ آ کر کہا۔۔۔

انہیں پچھلے دنوں سے دھمکی آرہی تھی کہ اگر انہوں نے ڈیل سائن نہ کی تو ہر طرح کے نقصان کے لیے تیار رہیں۔۔۔ انہیں اور کسی چیز کی فکر نہیں تھی سوائے اپنے بیٹے اور بیوی کی لیکن مجال ہو جو ان کا بیٹا ان کی بات مان لے۔۔۔ انہوں نے اس کے ساتھ اس کی حفاظت دے کر گارڈز بھیجے تھے جنہیں چکما دے کر وہ نکل آیا تھا اور ایسا ایک بار نہیں کئی بار ہو چکا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔ میری بات سنیں۔۔۔ مجھے نہیں پسند اپنے ساتھ یہ گارڈز کا دم چھلہ لگانا۔۔۔ اور ویسے بھی میں اپنی حفاظت خود کر سکتا ہو۔۔۔" اس نے بھی خلافت معمول سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"مگر۔۔۔" انہوں نے پھر کچھ کہنا چاہا۔۔۔

"ڈیڈ کہنا۔۔۔ آپ پریشان نہ ہو۔۔۔ میں ٹھیک ہو۔۔۔" اس نے انہیں تسلی دی۔۔۔

اب گاڑی جس سڑک سے گزر رہی تھی یہ سنسان تھی۔۔۔ آس پاس درختوں کی قطاریں تھی۔۔۔

"چلو ٹھیک۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔" انہوں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا انہیں پتا تھا کہ اب وہ چاہے جو مرضی کر لیں وہ اپنی بات سے نہیں ہٹے گا۔۔۔

"اوکے ڈیوڈ۔۔۔۔۔" سبز آنکھیں سرک پر ٹکائے اس نے جواب دے کر فون بند کیا۔۔۔ ابھی تھوڑا راستہ مزید تہہ کیا تھا تو اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی اپنی گاڑی کا بونٹ کھولے اس پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ سنسان سڑک۔۔۔ آس پاس گھنے درخت تھوڑی دور ہی جنگل تھا ایسے میں اگر وہ بھی چلا گیا تو کون اس کی مدد کرے گا۔۔۔ یہی سوچتے ہوئے ڈیرنیک نے گاڑی روکی اور کھڑکی کھول کر اونچی آواز میں اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

"ہائے سے۔۔۔ مدد چاہیے" آواز سن کر جب لڑکی نے چہرہ اس کی جانب کیا تو وہ اور کوئی نہیں تھی اولیویا تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر ڈیرنیک کا چہرہ اور سبز آنکھیں جگمگا اٹھی تھیں۔۔۔ جبکہ دوسری طرف اولیویا اسے وہاں دیکھ کر بد مزہ ہو گئی تھی۔۔۔

وہ تو کام سے جا رہی تھی کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔ اس لیے وہ گاڑی چیک کرنے کے لیے ادھر کھڑی تھی۔۔۔ کتنی دیر سر کھپانے کے بعد بھی جب اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تو مدد کے خیال سے اس نے فون کرنے کا سوچا لیکن اسے پہلے ہی اسے پیچھے سے جانی پہچانی آواز آئی اور جب مڑ کر ڈیرنیک کو دیکھا تو دیکھ کر تسلی ہوئی لیکن اس کے سامنے اس نے منہ بیگاڑا تھا۔۔۔

"واہ۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ ابھی میں تمہارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔" ڈیرنیک اپنی گاڑی ایک طرف کھڑی کر کے اس کے پاس آتے ہوئے بڑے رومانٹک انداز میں بولا۔۔۔ یہ اور بات تھی کہ اس وقت اس کی آنکھوں میں شرارت چمک تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر اولیویا نے آنکھیں گھمائی۔۔۔

"ارے پوچھو گی نہیں کہ کیوں یاد کر رہا تھا۔۔۔" ڈیرنیک اب اس کے بلکل قریب آچکا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے پتا تم فضول ہی سوچوں گے۔۔۔ اور مجھے فضول چیزوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔" اولیویا نے تب کر کہا۔۔۔

"تمہارے منع کرنے سے میں کون سا ہو جانا ہے۔۔۔" ڈیرنیک اب اس کو سائڈ پر کر کے خود گاڑی چیک کرنے لگ گیا۔۔۔ اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے وہ یہاں کھڑی تھی۔۔۔

اس کی یہ بات سن کر اولیویا کا میٹر ہی آؤٹ ہو گیا۔۔۔

"تو پھر پوچھنے کا تکلف ہی کیوں کیا تھا۔۔۔" اس کا یہی تپنا ہی تو ڈیرنیک کو مزہ دلاتا تھا۔۔۔

"بس میں کبھی کبھی ایسے تکلف کر ہی لیتا ہوں۔۔۔ یونہی کتنا اچھا ہوں۔۔۔" وہ تاریں چیک کرتے ہوئے خود ہی اپنی تعریف کے مزے لے رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔ اتنے اچھے ہو۔۔۔ کہ دل کرتا ہے جان سے مار دوں۔۔۔" اولیویا نے جل کر کہا۔۔۔ وہ

ایک طرف کھڑی ساتھ اس سے بحث کر رہی تھی اور ساتھ موبائل میں بزی تھی۔۔۔

"میں تمہاری انہی باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا یہ جو تم اشاروں کناروں میں مجھ سے اپنی محبت کا

اظہار کرتی ہونا۔۔۔ قسم سے دل لوٹ لیتی ہو۔۔۔" ڈیرنیک کو پتا اس بات پر اولیویا کی آنکھوں سے

انگارے نکل رہے ہوں گے یہی دیکھنے کے لیے جب اس کی طرف دیکھا تو وہ واقعی اس کو ایسے ہی

نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ بعد میں دیکھتی رہنا۔۔۔ یہ بندہ آپ کا ہی ہے۔۔۔" اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھک

شرارت سے کہا۔۔۔

"فحال میری گاڑی سے ٹول باکس لانا۔۔۔" اس نے چابیاں اس کے حوالے کی۔۔۔ اولیویا انکار کر دیتی لیکن کیوں کہ اس کا اپنا کام تھا اس لیے چپ چاپ چابیاں لے کر وہاں سے چلی گی۔۔۔ وہ جب ٹول باکس نکال رہی تھی تو اسے لگا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی ہے۔۔۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ اپنا وہم سمجھ کر اس نے کندھے اچکائے اور باکس لے کر ڈرائیو کے پاس واپس آئی۔۔۔

باکس اس سے لے کر ڈرائیو کے ٹیپ نکالی اور پھر جھک گیا۔۔۔

اسی وقت ایک نیلے رنگ کی گاڑی ان کے پاس سے ہو کر گزری جس پر اولیویا نے سر اسری نگاہ ڈال کر دوبارہ ڈرائیو کو دیکھنے لگی جو اس کی گاڑی پر جھکا خلاف معمول خاموشی سے کام کر رہا تھا۔۔۔ پتا نہیں کیوں لیکن اولیویا کو اس کی خاموشی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

گاڑی کو یونہی کھلا چھوڑ کر اس نے گاڑی میں بیٹھ کر اس نے چابی گھما کر گاڑی سٹارٹ کی تو وہ چل گئی۔۔۔

"بندہ تھینکس ہی کہہ دیتا ہے۔۔۔" رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس نے اولیویا کو کہا جواب بونٹ بند کر رہی تھی۔۔۔

"میں نے کہا مدد کروں۔۔۔ تم خود ہی آئے تو پھر تھینکس کس چیز کا۔۔۔" اندر بے شک وہ اس کی ممنون تھی لیکن اس کے منہ پر وہ کبھی نہیں کہنے والی تھی۔۔۔

"یہ بھی سہی ہے۔۔۔ تھینکس تو ویسے بھی غیروں کو کہتے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔" اس کے گال زور سے کھینچتے ہوئے ڈرائیو نے اسے پھر سے چھیڑا۔۔۔

"خوش فمیاں ہیں۔۔۔" اولیویا نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔

"اتنا آنکھیں نہ گھمایا کروں۔۔۔ میں تمہارے سامنے ہی ہوں۔۔۔ اور رہی بات خوش فمیسوں کا تو دیکھتے ہیں۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر بعد تم ضرور میرا نام لوگی۔۔۔" کہہ کر ڈیرنیک اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اس کی جانب فلائینگ کس اچھالتا ہوا گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اولیویا کو اس کی اس بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا اس لیے وہ سر جھٹکتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی اور سیٹ پر بیٹھ کر اپنی سیٹ بیلٹ بند کر جب اس نے ہاتھ سٹریٹنگ ویل پر رکھا تو اس کی سانس حلق میں پھنس گئی۔۔۔

کیونکہ سامنے ہی سٹریٹنگ وہیل پر ڈیرنیک کا شاگرد لیٹا سر کے نیچے ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ڈیرنیک۔۔۔" اولیویا نے چیختے ہوئے اس کا نام لیا۔۔۔ اسے اس کی بات کا مطلب اب سمجھ آیا تھا۔۔۔

ڈیرنیک جس نے گاڑی کی سپیڈ سلو ہی رکھی تھی اپنا نام کی صدا سن کر اس کے فیس پر ایول سمائیل آگئی۔۔۔ اس نے اولیویا کو جب ٹول باکس لینے بھیجا تھا تب ہی یہ کارنامہ سرانجام دیا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ اب کہ تیز کر دی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اس کا موبائل واٹس ایپٹ ہوا تو اس نے دیکھا مس سائیکو کالنگ آرہا تھا۔۔۔

اس نے کال اٹھانے کی غلطی نہیں کی۔۔۔

دوسری طرف ایمانے جب دیکھا کہ وہ کال نہیں اٹھا رہا تو اس نے غصے میں میسج ٹائپ کر کے بھیج دیا۔۔۔ "آج حقیقت... میرا دل کر رہا ہے کہ تم میرے سامنے ہو اور میں تمہیں قتل کر دوں۔۔۔ اور تمہیں مار کر زنہ کروں اور پھر ماروں"

ڈرنیک نے اس کا میسج پڑھنے کے لیے جب گاڑی کی سپیڈ کم کرنی چاہیے تو وہ کم نہ ہوئی۔۔ اس نے دو تین بار بریک پر پاؤں رکھا لیکن بریک فیل ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے اپنے حواس کو قائم رکھا۔۔۔ اور سامنے دیکھا جہاں ایک اچھا خاصا موٹا درخت تھا۔۔ اس نے عقل استعمال کرتے ہوئے سیٹ سیٹ کھولی اور گاڑی کا دروازہ کھول کر چھلانگ ماری۔۔۔ اسے کے چھلانگ مارتے ہی گاڑی سامنے درخت سے دھماکے سے ٹکرائی۔۔ اسے بھی تھوڑی رگڑیں آئی تھی۔۔۔ لیکن وہ معمولی تھیں۔۔

اولیویا جو اس کے پیچھے ہی کا کروچ سے بڑی مشکل سے جان چھڑا کر آ رہی تھی یہ سب دیکھ کر حواس باختہ ہو کر گاڑی روک کر اس کی طرف بڑھی اور سہارے سے اسے کھڑا کیا۔۔ اسے پتا نہیں چلا لیکن اس کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔۔

"ہے ہنی۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔" ڈرنیک اس کو اس طرح پریشان دیکھا تو نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے تسلی دیتا ہوا بولا۔۔

"مگر۔۔" اولیویا کا دل بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

"ہے ہے میں ٹھیک ہو۔۔ اتنی جلدی میں مرنے... ڈرنیک نے اس کی بات کاٹ کر ابھی اپنی بات کر رہا ہی تھا کہ اگلے ہی پل اولیویا کہ گلے لگ کر رونے کی وجہ سے اسے چپ ہونا پڑا۔۔۔

اولیو کو نہیں پتا اسے کیا ہوا لیکن اس کہ مرنے کی بات اسے برداشت نہیں ہوئی ابھی تھوڑی دیر پہلے جو ہوا تھا اس نے اس کو ہلا کر رکھ دیا تھا

-- اس لیے اس کے گلے لگ کر اس کہ آنسو میں شدت آگئی -- مگر اسے جھٹکا تب لگا جب ڈیر نیک نے اسے زور سے دھکا دیا -- اس کے اس طرح دھکا دینے اس کا دل بڑی طرح دھڑکا -- دھکا اتنا شدید تھا کہ اس کا سر کی پشت درخت سے ٹکرایا -- تھوڑی دیر کے لیے اس کی آنکھوں کے آگے تارے ناچنے لگے -- لیکن جب حواس تھوڑے کام کرنے لگے تو اس کی نظر اس طرف کی جہاں ڈیر نیک نے اس کو دھکا دیا تھا --

مگر سامنے موجود منظر سے اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں -- سانس روک گیا تھی -- ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے تھے --

وہ سانس روکے ایک ٹمک سامنے دیکھ رہی تھی -- جہاں وہ گاڑی ڈیر نیک کو ٹکمارتے ہوئے دوسری طرف جا رہی تھی --

www.urdu novelsmania.com

اور ڈیر نیک --

وہ نیچے گرا ہوا تھا

بلکل بے جان --

اس کے ارگرد خون ہی خون تھا --

زندگی اور شرارت سے بھرپور آنکھیں --

اب بند تھی --

یعنی ڈیر نیک نے اسے بچانے کے لیے دھکا دیا تھا۔۔۔

وہ اس کے لیے اتنی ضروری تھی۔۔۔

کیا وہ کسی کی زندگی میں اتنی ضروری تھی کہ وہ اس کے لیے جان بھی قربان کر دے۔۔۔

اس نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے درخت کا سہارا لیا۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔۔۔ یہ وقت یہ سوچنے کا نہیں تھا۔۔۔ کرنے کا تھا۔۔۔

حواس کو بڑی مشکل سے قائم کرتے اپنے دھکتے سر کو تھامتے وہ کھڑی ہوئی جب اسے اپنے ہاتھ پر

گیلاہٹ محسوس ہوئی اس نے ہاتھ آگے کر کے دیکھا تو اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

لیکن یہ اس خون کے آگے کچھ نہیں تھا۔۔۔ جو ڈیر نیک کے جسم سے نکل کر پھیل رہا تھا۔۔۔

بڑی تیزی سے۔۔۔

شاید اس کی بدعالمی گئی اسے۔۔۔

نہیں وہ اپنے ڈیر نیک کو بچالے گی۔۔۔

کیا وہ واقعی ہی بچالے گی۔۔۔

جان کا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا کوئی بہت اپنا ازیت میں ہے۔

گھبراہٹ ایسی تھی کہ کسی طور سکون نہیں تھا۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ادھر سے ادھر آفس میں چکر لگاتے اس نے اپنی اندر کی اس بے چینی پر قابو

پانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ کم ہونے کی بجائے مزید ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" آخر تنگ آ کر اس نے خود ہی سے پوچھا۔۔۔ یوں جیسے اس سے اس کو اپنی بے چینی کا سبب مل جائے گا۔۔۔

تھک کر اس نے چیمز کی بیک سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

آنکھوں کے پردے میں ڈیر نیک کی تصویر آئی۔۔۔

صرف ایک پل کے لیے۔۔۔

کیونکہ اگلے ہی پل اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

"ڈیر نیک کو اندر بھیجے۔۔۔۔" اس نے انٹرکام کان سے لگیا۔ ایک ٹانگ مسلسل بے چینی سے ہل رہی تھی۔۔۔

"سروہ تو۔۔۔ کب کے آفس سے جا چکے ہیں۔۔۔" اس نے لب بھیج کر اس کی بات سنی۔۔۔ جبکہ

دوسری طرف بچاری کی جان اٹکی ہوئی تھی کہ آج باس کا موڈ سہی نہیں اس کی شامت نہ آجائے۔۔۔

"ہمم۔۔۔ ایک بلیک کافی میرے آفس میں پہنچائیے۔۔۔" اپنی کپٹی کو ہاتھ سے سہلتے ہوئے اس

نے آڈردے کو انٹرکام جگہ پر رکھ دیا۔۔۔

کچھ سوچ کر اس نے ڈیر نیک کا نمبر ڈال کیا۔۔۔۔ لیکن کافی دیر بیل بجنے کے بعد فون خود ہی بند ہو گیا

۔۔۔

تین چار بعد اس نے کوشش کی۔۔۔ لیکن تینوں بار ہی یہی ہوا۔۔۔

فون سائیڈ پر پٹخنے کے انداز میں رکھ کر اس نے اپنا سر دنوں ہاتھوں میں گرا دیا۔۔۔

اس کی چھٹی جس بار بار خطرے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈور نوک ہوا۔۔۔

"یس۔۔" اجازت ملتے ہی ایسا سپاٹ چہرہ لیے اندر آئی اس کے ایک ہاتھ میں گرم کافی تھی جس سے اب بھی دھواں نکل رہا تھا۔۔

اس نے وہ کپ جان کے سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔

اس دوران جان کی نظر اس کی طرف گئی۔۔ جس کی بھوری آنکھوں میں لال ڈورے پڑے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ وہ کافی دیر روتی رہی۔۔۔

ایک پل کے لیے جان کا دل برا ہوا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر اگلے ہی پل اس نے خود پر دوبارہ بے حسی کا خول چڑھالیا۔۔۔ اور اپنے سامنے پڑے کافی کا کپ پکڑ کر اس سے سپ لیا۔۔ اس دوران اس نے دوبارہ ایسا کی طرف نہیں دیکھا جوڑے ہاتھ میں پکڑے اس کے اگلے حکم کی منتظر تھی۔۔۔ جان کا خیال تھا کہ اگر اس نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں جھانکا تو اس کے لیے خود پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔

"سر میں جاؤں۔۔۔؟" آخر جب جان کچھ نہیں تو ایسا نے تنگ آ کر خود ہی پوچھ لیا۔ اس کا لہجہ البتہ سپاٹ تھا۔۔

"ہم۔۔۔ ہاں جائیں۔۔۔" جان اس کی آواز سن کر سوچوں سے باہر نکلا۔۔ وہ اس وقت واقعی میں تنہائی چاہتا تھا۔۔

"مس ایسا۔۔" وہ جواب بھی پلٹی ہی تھی کہ جان کی آواز سن کر اسے دوبارہ رکنا پڑا۔۔۔

"میری آج کی ساری میٹنگ - پائنٹمنٹ سب کینسل کریں - - اور مجھے اب کوئی ڈسٹر ب نہ کرے

- - - "ایمانے اس کی ساری بات کے جواب میں سر ہلایا اور جانے کے لیے مڑی - -

اس کے لیے جان کو سمجھانا ناممکن سا ہو رہا تھا - -

اس کا مزاج منٹ میں گرم ہوتا تھا اور اگلے ہی سکیڈ وہ ریلکس ہوتا تھا جیسے وہ کوئی اور ہی شخص تھا جو

غصہ کر رہا تھا - -

یہی سوچتے ہوئے وہ آفس سے نکل گئی - - -

ابھی اس نے کافی کا دوسرا سیپ ہی لیا تھا کہ موبائل پر میسج بیپ ہوئی - - اس نے ڈیرٹیک کا سوچتے

ہوئے موبائل اٹھایا - - -

جہاں اسی انونمبر سے تصاویر اور ویڈیو آئی ہوئی تھی - - ساتھ ہی ایک میسج تھا جس میں سر پرانز لکھا ہوا

تھا - - جیسے اس کو سمجھے میں دیر نہیں لگی کہ میسج کس کا ہے - -

لیکن پیچڑ اور ویڈیو دیکھ کر اس کی نیلی آنکھوں میں طوفان سا اٹھا تھا - -

ویڈیو ڈیرٹیک کے اکسیڈنٹ کی تھی - - -

لیکن تصاویر وہ بلر تھی - - - یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس میں لڑکا ہے کہ لڑکی بس اتنا پتا لگ رہا تھا کہ

وہ تصویر کسی انسان کی تھی - - مگر جان نے اس پر غور نہیں کیا - -

کرتا بھی کیسے - - - اس کا دوست - - - اس کا جگر - - - اس کی جان - - - اس کی مسکن - - - خون میں

لت پت تھی تو وہ غور کرتا بھی تو کیسے - -

غصے سے اس نے ہاتھ میں پکڑا کپ درازے کی طرف پھینکا۔ ایما جو حواس باختہ سی اسے اولیو کا میسج دینے آئی تھی۔۔۔۔ کہ وہ اسے ہسپتال لے کر جا رہی ہے اور ساتھ اس نے ہسپتال کا نام بتایا تھا۔۔

لیکن براہِ اواس کے اندر آتے ہی جان نے جو کپ پھینکا تھا جس میں موجود کافی ابھی بھی اچھی خاصی گرم تھی اس کے ہاتھ اور پاؤں پر گرمی۔۔۔ کیونکہ بازو وغیرہ کو رتھے اس لیے ان کی بچت ہوگی۔۔۔ "آہ۔۔۔" ہاتھ پکڑے وہیں بیٹھتی گئی۔۔۔ جلن اتنی تیز تھی کہ لگ رہا تھا کہ کوئی بہت سی سویوں اس کے ہاتھ اور پاؤں میں گھسا رہا تھا۔۔۔

اس کی آہ سن کر جان جو گاڑی کی چابیاں پکڑنے کے لیے جھکا تھا فوراً سیدھا ہوا اور اسے اس طرح ہاتھ پکڑے بیٹھا دیکھ کر پریشانی سے اس کی جانب آیا۔۔۔

"کانوں میں مسئلہ ہے کیا کوئی۔۔۔ جب میں نے کہا کہ جب تک میں نہ بلاؤں تو نہ آنا تو پھر اندر آنے کا کیا مقصد تھا۔۔۔ عزت کیوں نہیں راس آتی تمہیں۔۔۔" اس کے سر پر کھڑے ہو کر وہ سخت غصے میں جھنجھلا کر بولا۔۔۔ ایک تو پہلے ہی ڈیرنیک کی وجہ سے اس کو اتنی ٹیشن ہو رہی تھی۔۔۔

"میں یہاں اولیو کا میسج دینے آئی تھی کہ۔۔۔ ڈیرنیک کا اکیڈنٹ ہو گیا اور وہ اسے ہسپتال لے کر جا رہی۔۔۔" اب تو جیسے اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔۔۔ اسے بھی ڈیرنیک کی ٹیشن ہو رہی تھی اوپر سے یہ جلے کا درد اور سونے پر سہاگا جان کا جلا کٹا انداز۔۔۔ "اور دوسری بات پہلے جا کر سیکھ کر آئی عزت ہوتی کیا ہے؟ کرتے کیسے ہیں؟ اور سب سے ضروری لڑکیوں سے کیسے بات۔۔۔" وہ وہیں

ویسے ہی نیچے بیٹھے پھاڑ کھانے والے انداز میں جو بونا شروع ہوئی تو چپ تب ہوئی جب جان نے اس کو بازوؤں میں اٹھایا تھا۔۔

اس کا منہ اور آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔۔۔ اس کی پرفیوم کی خوشبو ایما کو اپنے حواسوں پر بھاری ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس کے برعکس جان کا انداز سپاٹ تھا۔۔ وہ اسے لے کر لمبے لمبے قدم اٹھتا پرائیویٹ لفٹ میں داخل ہوا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔" اس نے خود کو جان کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی جس پر جان نے اپنی گرفت اس پر اور مضبوط کر دی تھی۔۔

"میرے پاس فالٹو وقت نہیں۔۔ اس لیے یہ ڈرامے بند کرو۔۔ اور مجھے ہاسپٹل کا نام بتاؤ جو اولیو یا نے بتایا تھا۔۔۔" لفٹ سے نکل کر اس نے گاڑی کی جانب قدم بڑھا دیئے جبکہ آج تو جان نے لگتا تھا اس غصہ چڑھا چڑھا کر اس کی دماغ کی نس پھاڑنے کا ارادہ کیا تھا۔۔

"نہیں بتانا۔۔۔ کر لیں جو کرنا ہے۔۔۔" ایما کو اندازہ نہیں تھا کہ اس نے یہ بات کہہ کر کون سے طوفان کو دعوت دے دی تھی۔۔

جان نے اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر اسے ایک دم سے چھوڑا جس کی وجہ سے وہ زور سے زمین پر گری تھی۔۔۔

"یہ کیا حرکت تھی۔۔۔؟" ایما نے غصے سے جان کی طرف دیکھا لیکن جان کے خطرناک تیور دیکھ کر وہ خود ایک پل کو ڈر گئی۔۔

"حرکت تو میں اب کروں گا۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے ایما کا وہی جلا ہوا ہاتھ زور سے پکڑا اور اسے کھڑا کر گاڑی کے ساتھ لگایا۔۔۔

"آآآ۔۔۔" باقی کی چیخ اس کی منہ میں ہی رہ گئی تھی کیونکہ جان نے دوسرا ہاتھ بھی اس کے منہ پر رکھ دیا۔۔۔

ان دنوں کے درمیان ایک انچ کا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔

"اب بتاؤ۔۔۔ نام بتا رہی ہو کہ نہیں۔۔۔؟" اس کی بھگی بھوری آنکھوں میں اپنی نیلی سرد آنکھیں گاڑے بولا تھا۔۔۔

اس کی تیز گرم سانسیں ایما کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔

ایما کو ڈر تو بہت لگ رہا تھا لیکن اسے بھی ضد ہو گئی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے ہٹ دھرمی میں سے نہ میں سر ہلایا۔۔۔

اسے سر ہلاتے دیکھ کر جان نے زور سے اس کا ہاتھ دبایا۔۔۔ ایما نے چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کی فلاحی گرفت سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔ ستم تو یہ تھا کہ وہ چیخ بھی نہیں پار رہی تھی۔۔۔

"بتانا ہے کہ نہیں۔۔۔" اب کہ نظریں اس کے جلے ہوئے پاؤں پر گاڑے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔ اس کے انداز میں سفاکیت سی تھی۔۔۔ جیسے اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو وہ ختم کر دینے کو تھا وہ۔۔۔

اس کی نظروں کا مطلب سمجھ کر ایما کے ہوش ہی اڑ گے۔۔۔ پہلے کی درد ہی برداشت سے باہر تھی اب اگر پاؤں بھی ہوتا تو۔۔۔۔۔ اگے کا سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اس لیے اس نے جلدی سے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔ کہ بتاتی ہوں۔۔۔

اس نے مانتے ہی جان نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اس کے ہاتھ ہٹاتے ہی ایما نے اپنی سانس بھال کی ۔۔ اور اسے ہسپتال کا نام بتایا ۔۔

نام سن کر جان نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے پٹننے کے انداز میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

ایما کا دل کیا کہ اس سے کہے کہ اب تو اس نے نام بتا دیا ہے تو کیوں ساتھ لے کر جا رہا ہے لیکن اس کے تیور اسے خوف کی مبتلا کر رہے تھے ۔۔

باقی ہسپتال کا راستہ بڑی خاموشی سے کٹا ۔۔

حویلی پوری طرح سچی ہوئی تھی۔۔ مہمان بھی سارے تقریباً پہنچ چکے تھے۔۔ آج مایوں تھا پھر مہندی۔۔۔ برات اور ولیمہ تھا۔۔۔

حور کا اس دن کے بعد آہل سے آمنہ سامنے نہیں ہوا تھا۔۔

آہل کا انداز کمیرنگ تھا لیکن وہ کیا چیز تھی جو حور کو بے چین کیے ہوئے تھی اسے نہیں پتا تھا۔۔۔
 پیلے اور سبز رنگ کے سادے فراق پہنے۔۔۔ جس سے اس کا نازک سر اپا مزید دلکش لگ رہا تھا۔۔۔
 کیونکہ اس وقت وہ کمرے میں اکیلی تھی اس لیے اس نے حجاب نہیں لیا ہوا تھا بس دوپٹہ لیا تھا۔۔۔

لسبے بال کچر میں جکڑے ہوئے تھے جس میں سے کچھ شریر لٹیں نکل کر اس کے روی جیسے سفید گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔ اس وقت وہ مکمل سادگی میں تھی مگر اس سادگی میں بھی غذب ڈھا رہی تھی۔۔۔ وہ اس وقت بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کل بھی تقریباً ساری رات لڑکیوں نے اسے گھیرے رکھا تھا جس کی وجہ سے اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"آپی۔۔۔!!" مسکان نے ہلکا سا دروازہ کھول کے اندر جھانک کر اس کا نام پکارا۔۔۔۔۔

"آؤ۔۔۔ مسکان اندر آ جاؤ۔۔۔" مسکان کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔۔

تھی تو وہ مہک کی بہن لیکن اس کے بالکل برعکس تھی بس تھوڑی شرارتی تھی۔۔۔۔۔

"آپی آپ بہت پیاری ہیں۔۔۔" مسکان اس کے پاس بیٹھ کر اس کی جانب اشتیاق سے دیکھتے ہوئی بولی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اس نے ہلکے سے ہنستے ہوئے اس کے گال پیار سے کھینچے۔۔۔۔۔

"تم سے زیادہ نہیں۔۔۔" اپنی تعریف سن کر مسکان کھل اٹھی۔۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔ میں دیکھنے آئی تھی کہ آپ سو تو نہیں رہی نیچے وہ ڈھولکی رکھی ہے۔۔۔ اس لیے اور پھر آپ کو مہندی لگانی ہے۔۔۔" سر پر ہاتھ مارتے اس نے اپنی عقل پر جیسے ماتم کیا۔۔۔۔۔

اس کی باتوں کے دوران ہی حور نے سر پر اپنے دوپٹے سے حجاب سٹ کر لیا تھا۔۔۔۔۔

"آپی یہ رہنے دیں۔۔۔۔۔ آپ کو تنگی ہوگی" مسکان نے اس کو جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"مجھے اس میں آسانی رہتی ہے۔۔۔۔۔" حور نے نرمی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"لیکن آپی وہاں تو کوئی مرد نہیں۔۔۔۔۔"

"میں پھر بھی کرنا ہے۔۔۔ مجھے اس کے بغیر کمفرٹیبل نہیں رہتا۔۔۔" اس کی اس بات کے بعد مسکان نے بھی مزید اصرار نہیں کیا۔۔۔

"اچھا تم یہی روکومیں ایک بار باتھ روم سے ہو آؤں تو مل کر چلتے۔۔۔" حور باتھ کی جانب جاتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کے باتھ روم جاتے مسکان نے وقت گزاری کے لیے ادھر ادھر چیزیں دیکھنے لگی کہ اس کی نظر ڈونٹ کی طرز کے کور پر پڑی جو بیڈ کے سائڈ پر پڑا تھا۔۔۔

"واو۔۔۔" اس نے وہ کور باتھ میں پکڑ دیکھا۔۔۔

"چور رور رور رور۔۔۔" علی جو حور کو دیکھنے آیا تھا اس کے کمرے میں ایک لڑکی کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔ وہ واپس مڑنے لگا کہ اس نے دیکھا کہ وہ لڑکی کچھ پکڑ رہی تھی۔۔۔ اسے لگا کہ وہ کچھ چرا رہی ہے اس لیے وہ دبے پاؤں دوڑا کھول کر اس کے پاس گیا۔۔۔

اس لڑکی کی پشت اس کی طرف تھی اس لیے اسے اس کے آنے کا پتا نہیں چلا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔" مسکان جو دلچسپی سے وہ کور دیکھ رہی تھی اپنی کان کے پاس سے چور سن کر ہڑبڑائی۔۔۔

۔۔۔

جبکہ دوسری طرف علی کو تو اسے دیکھ کر دل ہی چوری ہو گیا۔۔۔ جو سبز رنگ کے گھیرے دار فاروق پہنے۔۔۔ سیاہ رنگ کے کھلے لمبے بال۔۔۔ گھنی پلکیں اور بڑی آنکھیں جو وہ اس وقت پوری کھولے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ارے ارے بھائی کون ہے چور۔۔۔" علی جو گم ہو کر اسے دیکھ رہا تھا بھائی کا لفظ سن کر بد مزہ ہو گیا۔۔۔ اسی وقت حور بھی آواز سن باتھ روم سے نکل گئی۔۔۔۔۔ لیکن علی کو مسکان کے پاس دیکھ کر سمجھ گئی کہ یہ اسی کی شرارت تھی۔۔

"علی۔۔۔ میری جان نکال دی۔۔۔ باز آ جاؤ تم۔۔۔ ہر کسی کو تنگ کرنے لگ جاتے ہو۔۔۔" حور اسے دانٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"آپنی میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں تو بس آپ کے پاس تھوڑا وقت گزارنے آیا تھا لیکن پھر دیکھا کہ ایک لڑکی آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی چیزوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی ہے۔۔۔" علی نے فوراً اپنی صفائی دی۔۔۔

"اے اے اے میں تمہیں چور لگتی ہو۔۔۔" مسکان کو صدمہ ہی ہو گیا۔۔۔

"لگتی کیا ہو۔۔۔ تم ہو۔۔۔" علی دانٹ نکلتے ہوئے بولا۔۔۔

"تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔" مسکان دانٹ پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"بہت نیک خیال ہے۔۔۔ پھر کہا کہتی ہو کچھ نیک کام کرنے لیا جاے۔۔۔" مسکان جتنے غصے میں تھی علی اتنے ہی مزے سے بول رہا تھا۔۔۔

"بد تمیز۔۔۔" مسکان کا غصے سے منہ لال ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ نہایت لگانا بھول گئی۔۔۔" آگے سے علی پھر دانٹ نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

"بس کیا ہو گیا ہے۔۔۔ بچوں کی طرح لڑ رہے ہو۔۔۔" مسکان کے کچھ بولنے سے پہلے حور کو ہی

انہیں چپ کروانا پڑا جو کب سے حیران پریشان ان کی لڑی دیکھ رہی تھی۔۔

"میں بھی یہی کہا رہا تھا آپی۔۔۔ یہ بچوں کو بڑوں کو تمیز سے بات کرنی چاہیے۔۔۔" علی نے مسکان کی اپنے مقابل چھوٹی ہائیٹ پر چوٹ کی۔۔۔

"بلکل سہی میں بھی۔۔۔ کیا کھمبوں سے لڑنے لگی۔۔۔" مسکان طنزیہ مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے ہوئے بولی۔۔۔

حوران کو پھر سے لڑتا دیکھ کر سر پکڑ چکی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔" علی آگے بھی بولتا اگر حوران اس کا کان پکڑ کرنا کھیچتی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔ تم منکو کمرے سے۔۔۔" اسے کمرے سے باہر نکال کر حوران مسکان کی جانب مڑی جو پھولے منہ کے ساتھ ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی تھی۔۔۔

"آؤ۔۔۔ مسکان وہ چلا گیا ہے۔۔۔"

"آپی گول گپے کھانے ہیں کیا۔۔۔۔۔" علی پھر سے منہ کمرے کے اندر کرتے شرارت سے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"روکو ذرا۔۔۔" مسکان اس کے بال کھنچنے کی نیت سے اس کی جانب بڑھی تھی کہ علی اسی وقت وہ ہستے وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا تھا۔۔۔

حوران نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی کیونکہ مسکان کا منہ واقعی گول گپے جیسے بنا ہوا تھا

"آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"

جان ڈاکٹر کے آفس میں ڈاکٹر کے سامنے والی چیمبر پر سر جگائے بیٹھا ایک ہاتھ سے ٹیبل پر پڑا پیرویت گھمراہا تھا۔۔ اس کا چہرہ ہمیشہ کے برعکس سرد تاثرات کے سے پاک تھا تھا۔۔۔ نیلی آنکھیں گھومتے ہوئے پیرویت پر تھا۔۔۔

وہ جب ہاسپٹل پہنچا تھا تو نرس سے ڈیرنیک کی کنڈیشن پوچھنے پر جب اس نے بتایا کہ ڈیرنیک کی کنڈیشن سیریس تھی تو اسے ایما کی ڈریننگ کا کہہ کر وہ سیدھا ڈاکٹر کے پاس آیا بات کرنے لیکن ڈاکٹر کی سیٹ پر موجود شخصیت کو دیکھ کر اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے میلے میں گم ہو جانے والے بچے کو اچانک کوئی اپنا مل جائے۔۔

تب سے وہ آفس میں ہی تھا۔۔۔

"میں یہاں ہی کام کرتا ہوں۔۔ ہاں بس ہوا یہ کہ میں نے ڈیرنیک کا کیس خود دیا تھا۔۔ جب میں نے اسے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔ اس کی کنڈیشن ہے بھی اتنی سیریس۔۔ ہاتھ پاؤں پر بھی فیکچر ہے۔۔ لیکن جس چیز کا زیادہ ڈر ہے وہ اس کی سر کی چوٹ کا ہے۔۔ ابھی بھی بس میں کچھ رپورٹ کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ اندر ڈاکٹر اس کی باقی ڈریننگ کر رہے ہیں"

ڈاکٹر عبدالعلیم اس کے چہرے کے تاثرات کا بغور معائنہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ اسے ساری ڈیٹیل بتا رہے تھے۔۔ اور جیسے جیسے وہ بتا رہے تھے ویسے ویسے جان کو لگ رہا تھا جیسے اس کا دل کچل رہا ہے۔۔ اس کی آنکھوں میں ازیت ہی ازیت ارقم تھی جیسے چھوٹیں اسے آئی ہوں۔۔ تکلیف اسے ہو رہی ہو۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔!!" اس نے کے لہجے میں انجانا سا خوف تھا۔۔۔ کچھ اپنا۔۔۔ کچھ قیمتی۔۔۔ کھو جانے کا خوف۔۔۔ پھر سے تنہا رہ جانے کا خوف۔۔۔ صرف اس کے لہجے میں ہی نہیں اس کی نیلی آنکھیں جیسے اس کے خوف کا پتا دے رہی ہو۔۔۔

دوہی تو لوگ تھی جن کے سامنے وہ اپنا کھولا تھا۔۔۔ ایک ڈیریک اور ایک یہ۔۔۔

اس کا ڈیڈ کنہا پر انہیں ہمیشہ کی طرح اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کے لہجے میں چھپے خوف سے بھی واقف تھے۔۔۔

"اسے کچھ ہوگا تو نہیں نا۔۔۔" جب وہ کچھ نہیں بولی تو اس نے جان نے ان سے خود پوچھا۔۔۔ وہ بلکل وہی بچہ بن گیا تھا۔۔۔ جب اس کی ماں کو آکسیڈنٹ کے بعد یہاں اسی ہسپتال لے کر آیا گیا تھا۔۔۔ بس تب اور اب میں فرق یہ تھا تب وہ اس کے لیے صرف ڈاکٹر تھے لیکن آج۔۔۔ اب ان کا رشتہ تھا۔۔۔ بے شک وہ اس کے سوتیلے باپ تھے۔۔۔

لیکن رشتے میں کچھ سگہ سوتیلا نہیں ہوتا۔۔۔ یہ ہم خود ہوتے ہیں۔۔۔ جو رشتوں کو۔۔۔ محبتوں کو پیمانے پر ناپتے ہیں۔۔۔ حقیقت میں محبتیں بے غرض ہوتی ہیں۔۔۔

"دعا کرو۔۔۔" اپنی سیٹ سے اٹھ کر وہ اس کے پاس آئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ سے تھپکی دے کر اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولے۔۔۔

"میری دعا قبول نہیں ہوتی۔۔۔" منہ نیچے کیے وہ جیسے اپنے پیچھلی دعائی قبول نہ ہونے کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ تلخی۔۔۔ مایوسی۔۔۔ ناراضگی کیا کیا نہ تھا اس کے لہجے میں۔۔۔

"دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔۔۔ بس ہم انسان ہی ہیں جو انتظار نہیں کرتے۔۔۔" ہمیشہ کی طرح اپنے شفیق لہجے میں بولتے انہوں کی بات سیدھا اس کے دل کو لگی تھی۔۔۔ وہ خاموش ہی ہو گیا تھا۔۔۔

"موم کیسی ہیں۔۔۔" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں لال تھی پوری۔۔۔

"وہ ماں ٹھیک ہو سکتی ہے۔۔۔ جس کی اولاد اسے ناراض ہو۔۔۔؟؟" انہوں نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔ انداز کسی بھی طنز سے پاک تھا۔

"کم سے کم وہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔ میرے سے قریب لوگ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔۔۔" اس نے طنزیہ انداز میں کیا۔۔۔

اس کی اس بات پر وہ مسکراے تھے۔۔۔ یوں جیسے کوئی بڑا بچے کی مصعوم سے سوال سے یا بات پر مسکراتا ہے۔۔۔

"لا حاصل کو روتے ہیں۔۔۔"

اور حاصل کو رولاتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے دھیرے سے اُردو میں یہ شعر پڑھا۔۔۔ جان کو اُردو آتی تھی لیکن اتنی نہیں۔۔۔ اس لیے اس نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا جو اس کے پاس پڑی چمیر پر اب بیٹھ رہے تھے۔۔۔

"آپ کی ماں روز آپ کی راہ تنگتی ہے کہ آپ ان کے پاس آؤ گی۔۔۔ میں اکثر رتوں کو اٹھ اٹھ کر اسے آپ کے لیے روتے دیکھا ہے۔۔۔ آپ کامیاب ہو پیسہ ہے آپ کے پاس۔۔۔ مخلص دوست۔۔۔

پھر بھی یہ کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ جو آزمائش ہوتی ہیں نا۔۔۔ یہ امتحان ہے۔۔۔ انسان

کا ایمان دیکھنے کے لیے۔۔۔ اسے مضبوط کرنے کے لیے۔۔۔ جو لوگ ان آزمائشوں کو صبر و شکر سے برداشت کرتے ہیں۔۔۔ ان کا ایمان اور مضبوط ہوتا ہے۔۔۔ ان کو پتا ہوتا ہے کہ اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔۔۔ جیسے ہم سمجھ نہیں سکتے۔۔۔

"قرآن میں ہے۔۔۔ (ممکن ہے جسے تم بڑا سمجھتے ہو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔!!) (سورہ بقرہ آیت 216) اس سے بھی بڑا ہو سکتا تھا۔۔۔ "آگے وہ کچھ کہتے کہ ڈور نوک ہوا۔۔۔ وہ واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گئے۔۔۔

"آجائیں۔۔۔" ان کی اجازت ملتے ہی نرس اندر آئی اس نے ایک نظر جان پر ڈالی اور ہاتھ میں پکڑی فائل ان کی جانب کرتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولی۔۔۔ "سریہ روم نمبر 21 کے پیشنٹ کی رپورٹس آگئی۔۔۔

"اوکے۔۔۔ تھانکس۔۔۔" انہوں نے روپوٹ اس کے ہاتھ سے لی۔۔۔ روپوٹ دے کر نرس واپس چلی گی۔۔۔ وہ روپورٹ دیکھنے لگے۔۔۔ جبکہ جان ان کی باتوں کے سحر میں تھا۔۔۔ رپورٹ دیکھ کر وہ سیٹ سے اٹھے اس کا کندھا ایک بار پھر تھپاتھے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

ایما کو جان کی سمجھ نہیں آ سکتی تھی کہ یہ بات اس نے یہ بات مان لی تھی۔۔۔ ہسپتال میں آنے کے بعد وہ اسے چھوڑ کر نرس کو کچھ کہہ کر اندر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا جیسے کہ وہ اکیلا آیا ہو۔۔۔

ایسا کو پتا نہیں چلا تھا کہ اس نے نرس کو کیا کہا تھا لیکن جب اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ کی ڈریسنگ کی تو اسے سمجھ آگئی تھی کہ اس نے نرس کو اس کی زخم دیکھنے کا کہا تھا۔۔

مطلب وہ اس کے تکلف سے بے خبر نہیں تھا۔۔

نرس اس کے ہاتھ پر کریم لگا کر فارغ ہوگئی تھی اب اس کے پاؤں پر لگا رہی تھی جو اس نے سٹول پر رکھا ہوا تھا۔۔

وہ جان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ وہ اسی کی ذات کو جتنا سلجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ خود ہی اتنا الجھ جاتی تھی۔۔

کبھی وہ بہت زیادہ کرینگ ہو جاتا تھا۔۔

کبھی بہت روڈ۔۔

کبھی سوٹ۔۔۔

کبھی جنونی۔۔۔

اور کبھی بالکل انجانا۔۔

"اور کہنی ہے۔۔۔؟" نرس نے جب اس کے پاؤں پر بھی کریم لگا کر ڈریسنگ کر دی۔۔ اب اس

سے پوچھ رہی تھی کہ کہنی اور ہو تو وہاں بھی لگا دی۔۔

اس نے جواب میں بس نہ میں سر ہلا دیا۔۔

"اسکیوز می۔۔ ڈیریک کیسا ہے۔۔۔" ایما تمام خیالات کو دماغ سے جھکاتے ہوئے چیزیں سمیٹتی نرس سے پوچھا جس کے ہاتھ اس کے سوال سن کر روک گئے اور اب وہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسی کہ رہی ہو کون ڈیریک بہن۔۔۔

"اوہ میرا مطلب وہ جو ابھی آکسیڈنٹ کا کیس آیا تھا۔۔۔" اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ نرس کو کہاں پتا ہو گا کہ ڈیریک کون ہے۔۔۔ اس لیے اس نے زیادہ آسان طریقہ سے پوچھا۔۔۔

"کیس سریس ہے۔۔۔ مین پرو بلم ہیڈ انجری کا ہے۔۔۔ باقی کی تفصیل آپ ڈاکٹر سے پوچھ لینا۔۔۔"

اب وہ ہاتھ سے گلوٹر کر اسے کی طرف پین کھر بڑھاتے ہوئے۔۔۔

ایمانے پین کمرلی اور ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھایا اور دوائی نگل لی۔۔۔ جو کہ وہ پھنک دیتی اگر نرس سر پر کھڑی نہ ہوتی۔۔۔

اس نے دوائی نگل کر ناک چھڑائی۔۔۔ جب اسے کوئی ناپسندیدہ چیز مجبوری میں کھانی پڑے تو وہ ایسے ہی بچوں کی طرح ناک بھنوس چھڑاتی تھی۔۔۔

"تھوری دیر تک پین بھی کم ہو جائے گی۔۔۔" نرس اسے کہہ کر باہر چلی کی۔۔۔ ایمانے ایک بار پھر کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔ عام کمرہ ہی تھا جیسا ہسپتالوں کا ہوتا ہے۔۔۔ چھوٹا سا کمرہ ایک سنگل بیڈ۔۔۔ اس کے ساتھ چھوٹی سی ٹیبل۔۔۔ اور دائیں طرف کھڑکی۔۔۔

اس کے دیکھنے کا مقصد یہ تھا کہ اس کو یوں لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔۔۔

تب کھڑکی والی سائیڈ پر کھڑکا ہوا۔۔۔

سردی کی وجہ سے ونڈو بند تھی۔۔۔ کھڑکی گلاس کی تھی جو دھند کی وجہ سے بلر تھی۔۔۔ اس لیے سہی سے سے نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ مگر اسے یوں لگ رہا تھا جیسے کھڑکی کے اُس پار کوئی ہے۔۔۔ کیونکہ اسے سایہ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔ اور پاؤں آرام سے زمین پر رکھا۔۔۔ نرس نے اسے چلنے سے منع کیا تھا۔۔۔ لیکن ہاے ے ے ے یہ تجسس کے مارے لوگ۔ کہاں باز آسکتے۔۔۔

اس نے کھڑکی کے پاس جا کر آرام سے اپنے بائیں ہاتھ سے کھڑکی کھولی کیونکہ بائیں ہاتھ پر ڈریسنگ تھی۔۔۔ ویسے بھی اس کی حالت جان کی جاہلانہ گرفت کی وجہ سے زیادہ خراب دی۔۔۔

خیر تھوری دیر کی جہد و جہد سے وہ ایک ہاتھ سے کھڑکی کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

لیکن اتنی میں ہی اس کو سانس چڑگی تھی۔۔۔ چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن بھوری آنکھوں اپنی اتنی سی کامیابی پر چمک اٹھی تھی۔۔۔

اس نے کھڑکی کھول کر باہر دیکھا۔۔۔ مگر باہر کوئی نہیں تھا۔۔۔ پھر وہ کھٹکا کیسا تھا۔۔۔

اس نے الجھ کر ایک بار پھر دیکھا اس بار اس نے باہر پورا باہر نکال کر دیکھا ایک تو یہ دھند بھی دیکھنے میں روکاؤٹ بن رہی تھی۔۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟" مزید کچھ دیکھتی کہ پیچھے سے ایک دم جان کی آواز سن کر وہ ڈر کر اچھلی اس سے پہلے اس کا سر اوپر کھڑکی پر پر تا جان نے بروقت اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اس کا سر کو محفوظ کر لیا۔۔۔

جان کے اس طرح ایک دم بلانے کی وجہ سے وہ گھبرا گئی تھی۔۔ یہی گھبراہٹ کے آثار اس کے چہرے سے نظر آرہے تھے۔۔

"آرام سے۔۔۔" جان نے ایک نظر اس کے گھبراے چہرے پر ڈالی اور ایک اس پیچھے کھولی کھڑکی پر۔۔۔ اور اس کے کندھے سے پکڑ کر اسے سہارا دیا بیڈ کی جانب لے کر آیا یوں کہ اس کے پاؤں پر زیادہ وزن نہ پڑے۔۔۔ ایمان نے ایک نظر اپنے کندھے پر رکھے اس کے ہاتھوں پر ڈالی۔۔۔ اور سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔ کیونکہ اتنا تو اسے پتا لگ ہی گیا تھا کہ اسے جتنا منع کرے گی وہ اتنا ہی ضد میں آئے گا۔۔۔

اسے اس وقت وہ اس جنونی شخص کے بلکل الٹ تھا۔۔۔ جو سب کچھ تباہ کرنے کے در پر تھا جبکہ اس وقت وہ پرسکون سمندر کی طرح جو ہزاروں راز اپنے اندر لیے ہوئے تھا۔۔۔ جس کے بارے میں بس سمندر کو ہی پتا ہوتا ہے۔۔۔

جان نے اسے آرام سے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔ یوں جیسے وہ کانچ کی ہو۔۔۔۔۔
 بیڈ پر بیٹھ کر ایمان کی نظر بیڈ کے ساتھ پڑی ٹیبل پر نظر گئی۔۔۔ جہاں کافی کاکپ اور ساندوچ پڑا تھا۔۔۔
 اسے بیٹھا کر جان کھڑکی بند کرنے چلا گیا۔۔۔ جہاں سے آتی سرد ہواؤں نے کمرہ کافی ٹھنڈا کر دیا تھا۔۔۔ ابھی وہ کھڑکی بند کر ہی رہا تھا کہ اس کی نظر ایک شخص کی جانب پڑی جو جلدی سے مڑا تھا۔۔۔ جان کی نظر صرف اس کی بلیک ہوڈی پر پڑی تھی۔۔۔

یہ کھڑکی اس سائیڈ پر تھی جہاں صرف درخت تھے۔۔۔ نہ بیٹھنے کی کوئی جگہ تھی۔۔۔ یہ سائیڈ سنسان سی تھی۔۔۔

وہ پر سوچ نظروں سے اس جانب دیکھا۔۔۔ پھر کھڑکی بند کر کے وہ دوبارہ ایما کے سامنے روم میں پڑی واحد چیئر رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔ اس لیے وہ کیا سوچ رہا ہے کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔

اس نے سائنڈیوچ کا ریپر اکھولا اور اس کے ہونٹ کے پاس کیا۔۔۔

ایما اس کے اس طرح کرنے پر شرمندہ سی ہوگی۔۔۔

"میں کھا لوگی۔۔۔" اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔

جان نے ہاتھ پھر بھی پیچھے نہیں کیے مجبوراً ایما نے چھوٹی سے بائیٹ لی۔۔۔

اس کے بائیٹ لیتے جان نے اب کافی کا کپ پکڑ کر اس کی پلایا۔۔۔ اسی طرح کر کے وہ اس کو سنڈیچ

کھلاتا گیا۔۔۔ اور ایما بھی چپ کر کھاتی گی۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا چہرہ جان کے یوں کرنے کی وجہ

سے لال ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ جان کا چہرہ اس کے برعکس سپاٹ تھا یوں جیسے وہ کوئی formality نبھا

رہا ہو۔۔۔ ایما کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سب کیوں کر رہا تھا۔۔۔

"بتایا نہیں۔۔۔؟؟ کھڑکی کے پاس کیا کر رہی تھی۔۔۔؟؟" جب سائنڈیوچ کی مشکل سے دو تین بائیٹ

رہ گئی تھی۔۔۔ تو جان نے دوبارہ پوچھا۔۔۔ اس کی نیلی آنکھیں گہری سے اس کے چہرے کا جائزہ لے

رہی تھی۔۔۔

ایما جواب ڈیریک کے بارے میں پریشان تھی۔۔۔ کہ وہ کیسا ہوا گیا۔۔۔ جان نے اس طرح پوچھنے پر

اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

اس کا چونکا جان نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔" ایما نے بات کو ٹالا۔۔۔ اسے لگا کہ اس کا وہم تھا اور ایسے کوئی ضروری بات نہیں تھی کہ وہ سب کو بتاتی پھرتی اس لیے اس نے بات کو ٹالا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔" جان کو اس اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ مگر اس نے کہہ نہیں۔۔۔ اس نے ایما کی اس بات سے اپنا ہی مطلب نکالا تھا۔۔۔

جو اس کی سب سے بڑی غلطی بننے والی تھی۔۔۔

ایک تباہی جو وہ خود اپنے لیے تیار کر چکا تھا۔۔۔

پہلے جو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اس میں اس کا قصور نہیں تھا۔۔۔

لیکن اب جو ہونے والا تھا۔۔۔ اس کا زمیداری وہ خود تھا۔۔۔

جان اس کو ساندوچ اور کافی ختم کروائی اور جیب سے موبائل نکالا اور اس میں مصروف ہو گیا۔۔۔

اس وقت اسے سگریٹ کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس وقت ہسپتال میں تھا۔۔۔ اس لیے اس نے خود پر قابو پایا ہوئے تھا۔۔۔ ورنہ اندر ڈیرنیک کی حالت کی وجہ سے جو تباہی مچ رہی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ اس کو ختم کر دے گی۔۔۔ اور اس ویڈیو میں جو حالت تھی اس کے یار کی۔۔۔ وہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آرہی تھی۔۔۔ وہ واحد بندہ تھا پیچھے اتنے سالوں میں جسے وہ چاہ کر بھی خود سے دور نہیں کر پایا تھا۔۔۔ ڈاکٹر عبدالعلیم کی باتوں نے اسے سنبھالنے میں مدد کی تھی۔۔۔ ورنہ اس کا دل۔۔۔ کر رہا تھا کہ ہر چیز تباہ کر کے رکھ دے۔۔۔

"ڈیرنیک کیسا ہے۔۔۔؟؟ وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟" ایما کے لہجے میں ڈیرنیک کے لیے اپنا سیت کے ساتھ فکر مندی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر نے ابھی سہی سے کچھ نہیں کہا۔۔۔" وہ موبائل کہ سکریں کو گھورتا ہوا بولا۔۔۔ جہاں ڈیر نیک کے ڈیڈ نمبر شو ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن اس نے کال نہیں کی تھی۔۔۔

اسے پتا تھا۔۔۔ اس کی کال ان کے لیے بمب سے کم نہیں ہوگی۔۔۔ لیکن پھر بھی ان کو بتانا بھی تو تھا نا

ٹھنڈی سانس لے کر اس نے خود کو کمپوز کیا۔۔۔

ایسا جو اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے ایک پل ہوں لگا جیسے جان کی آنکھیں نم تھی۔۔۔ لیکن اگلے پل جب جان نے لمبی سانس لے کر خود کو کمپوز کیا تب وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں خشک تھی

"ہیلو۔۔۔" فون کان سے لگا کروہ نور مل لہجے میں بولا۔۔۔

واہ۔۔۔ جان۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔ "دوسری طرف مسٹر تھامس کی خوشگوار انداز میں بولے۔۔۔

"میں ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔۔" اس نے بھی جواب ان کی خیریت دریافت کی۔۔۔

"اس نالائق کے ہوتے میں ٹھیک ہو سکتا ہوں۔۔۔ کب سے اسے فون کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن وہ اٹھا نہیں

رہا۔۔۔" انہوں نے ہمیشہ کی طرح ڈیر نیک کی شکایت اس سے کی۔۔۔ وہ جان کو بھی پیٹوں کی طرح ہی

ٹریٹ کرتے تھے بلکہ وہ کہتے تھے جان ان کے بڑا بیٹے جیسا ہے۔۔۔ جس سے وہ اکثر اس کے

چھوٹے بھائی کی شکایتیں کرتے تھے لیکن انہیں نہیں پتا تھا کہ ان کی اس بات نے اس کے دل پر

چھڑایا ہی تو چلا دی تھی۔۔۔

اس کو خود پر سے ضبط ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"سر میں۔۔۔ آپ کو اڈریس سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔ آپ مسسز تھامس کو لے کر آجائیں۔۔۔" اس نے ان کو ڈیریٹ آکسیڈنٹ کا نہیں بتایا۔۔۔ اسے پتا تھا کہ وہ ہارٹ پشٹ ہے۔۔۔ دوسری طرف انہیں بھی اس کا سنجیدہ انداز کھٹکا تھا۔۔۔

"کیا سب ٹھیک ہے؟۔۔۔ ڈیریک کہاں ہے۔۔۔؟" ان کا لہجہ انجانے احساس کے تحت کانپا تھا۔۔۔

"آپ آئیں پھر میں آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔" اتنا کہہ کر اس نے فون بند کیا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔ ایما کو اس کی باتوں سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ڈیریک کے پرنٹس سے بات کر رہا تھا۔۔۔ ایما کا اپنا دل بھی ڈیریک کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

جان باہر نکالا تو اس کی نظر باہر بیٹھی اولیویا پر پڑی جس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور وہ سر جکائے یک ٹک اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔ اور یہ خون کس کا تھا۔۔۔ یہ جان کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ ہاں یہ خون کتنا قیمتی ہے یہ کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔

اس میں مزید دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ اس لیے وہ لمبے لمبے ڈنگ بڑھتا باہر نکالا۔۔۔ اور قدرے سنسان گوشے میں آکر اس نے اپنی اندر کی بے چینی پر قابو پانے کے لیے پینٹ کی جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالی اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں رکھا۔۔۔ پھر لائٹ نکال کر سگریٹ کے قریب لایا۔۔۔ کہ کانوں میں ڈیریک کی آواز گونجی۔۔۔

"اوہ بھائی بس کر۔۔ آگے کم چلے ہوئے ہو جو مزید خود کو جلا رہے ہو۔۔" اسے سگریٹ پسند نہیں تھی۔۔ اسے لیے وہ اکثر و بیشتر جان کو بھی الٹی سیدھی باتیں کر کے ٹوکتا تھا۔۔

لائٹر پکڑا ہاتھ کانپ اٹھا۔۔ لائٹر کا شعلہ کا منکل جل رہا تھا مگر اس سے وہ شعلہ سگریٹ کو نہیں لگایا۔۔ کیونکہ ڈیرییک کہا جملہ اس کے کان میں گونجا۔۔ "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اگر تم نے ایک یہ سگریٹ پینا بند نہیں کیا تو قسمے میں دھواں بن کر کرتیرے اندر چلا جانا ہے اور وہ تباہی مچانی ہے کہ لگ پتے جاے گے تمہیں۔۔"

اس نے سگریٹ ہونٹوں سے نکال کر باہر پھینکی۔۔ اور لائٹر بھی ایک طرف پھینک دیا۔۔ اندر گھٹن بڑھ رہی تھی۔۔

"آہہہہہ۔۔ ح۔۔" ضبط کے خول چھٹک رہے تھے۔۔

اس نے زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا۔۔

ایک بار۔۔

دو بار۔۔۔

تین بار۔۔۔

یہاں تک کے ہاتھ خون پورا لال ہو گیا تھا۔۔۔ دیوار بھی خون آلودہ ہو گئی تھی۔۔ لیکن اسے تکلیف ہو ہی کب رہی تھی۔۔

اس نے تھک کر اپنا سر اسی دیوار سے ٹکا دیا۔۔

"تم ایسا نہیں کروں گے۔۔۔" اس کی آواز نم تھی۔۔۔ نیلی آنکھوں کے سمندر سے پانے نکل کر اس کے گال بھگو رہا تھا۔۔۔

مگر آنکھوں کے سامنے ڈیریک کا اپنا ساتھ بتیا جانے والا وقت تھا چل رہا تھا۔۔۔
ڈیریک کا ہوتا چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔

مہمانوں کی آمد اور رہنے کے انتظام کے لیے جگہ کم پڑگی تو بلقیس بیگم نے مہک اور مسکان کو حور کے ساتھ روم شہر کرنے کہا۔۔۔ مہک نے توصاف منہ پر انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنا کمرہ نہ کسی کو دے گی اور نہ ہی کسی کے ساتھ شنیر کرے گی۔۔۔ جبکہ مسکان آرام سے مان گی۔۔۔

اور اب وہ اپنا بوریا بستر ہاتھ میں لیے کانوں میں ہینڈ فری لگائے جھومتے ہوئے مگن انداز کر اوپر حور کے کمرے میں جا رہی تھی اس ایک کے ہاتھ میں اس کا سہرانا تھا جس کے کے بغیر اسے نیند نہیں آتی تھی۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنا سلیپنگ سوٹ پکڑا ہوا تھا وہ اپنے دیہان میں مست ماحول تھی۔۔۔ کہ ایک دم اس کا ٹکرا اوپر سے نیچے تیزی اترتے علی سے ہوا۔۔۔

"امی۔۔۔" گرنے کے خوف سے اس نے امی کا نام لیتے ہوئے آنکھیں زور سے بند کر لی سامان سارا اس کا ہاتھ سے گرا کانوں سے ہینڈ فری بھی اتر گی۔۔۔ وہ بھی سہریوں گرتی اگر علی بروقت اس کا ہاتھ نہ تھام لیتا۔۔۔

علی جو اوپر سونے کی کوئی جگہ نہ دیکھی تو نیچے آ رہا تھا وہاں جگہ مل جائے گی کہ اسی وقت کوئی اس ٹکرایا اس نے خود کو سنبھالا ساتھ میں ٹکرنے والے کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا تو وہ مسکان تھی۔۔۔

مصعوم چہرہ۔۔۔ بڑی بڑی کالی آنکھیں جو اس وقت بند تھی۔۔۔ چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔۔۔ چھوٹی سی تیکھی ناک۔۔۔ اور پتلے نازک لب۔۔۔ کالے بال جوڑے میں بند تھے۔۔۔ جس میں کچھ لٹیں منگل کر اس کے چہرے پر آئی ہوئی تھی۔۔۔ وہ چھوٹی سی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے سال دو سال چھوٹی ہی ہوگی۔۔۔ خود وہ اٹھارہ کا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ مسکان کے سحر میں گرفتار ہو چکا تھا۔

"امی نہیں علی۔۔۔ ویسے تم نے پی تو میں ہوئی۔۔۔" بامشکل اس سے نظر ہٹا کر علی نے طنز کیا۔۔۔

اس کی آواز سن کر مسکان نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔ اور اسے دیکھ کر اس کی آنکھیں میں ناگوری آئی تھی۔۔۔

"پہلی بات کہ مجھے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم علی یا گندے نالے کی گلی۔۔۔ دوسرا مجھے اپنا پتا ہے کہ میں نہیں پتی لیکن تمہارا کنفرم ہے کہ تم نے ہر وقت پی ہوتی ہے اور آخری مگر سب سے ضروری میرا ہاتھ چھوڑا اور میرے راستے سے ہٹو۔" مسکان نے دانت پیستے ہوئے ناگوری سے کہا۔۔۔

جس کا علی پر کوئی نہیں ہوا تھا البتہ اس کی غصے سے پھولتے ناک دیکھ کر اسے مزہ آ رہا تھا۔۔۔

"پکا میں چھوڑ دوں۔۔۔" علی نے چھوڑنے سے پہلے کنفرم کیا۔۔۔ انداز سنجیدہ تھا۔۔۔ مگر آنکھیں۔۔۔

فل شرارت سے چمک رہی تھی۔۔۔

"کہا تمس چھوڑنے کا مطلب نہیں پتا۔۔۔" Isaid just..leavemyhand.. اس نے علی کی آنکھوں شرارت دیکھ لی تھی جس سے اس کا ناک مزید پھول گیا تھا۔۔۔

اس لیے غصے سے ساتھ اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی ۔۔

علی نے اس کی کوشش دیکھی ۔۔۔

"اوکے ۔۔ جیسے تمہاری مزی ۔۔" یہ کہتے ہوئے علی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ۔۔ وہ جوتب سے علی کے سہارے تھی اس کے ہاتھ چھوڑنے پر گرنے لگی ۔۔ خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اس نے بے حواسی میں اپنے سامنے کھڑے علی کی شرٹ کو اس کے سینے سے مٹھی میں پکڑا ۔۔

"ارے ۔۔ ارے لڑکی کیا کر رہی ہو ۔۔ مجھے چھڑ رہی ہو ۔۔ چلو چھوڑو میری شرٹ "علی مصنوعی حیرت سے اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے کہا ۔

"زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ۔۔ میں بس کو گرنے سے بچانے کے لیے کیا ۔۔" مسکان نے اس کی شرٹ چھوڑی اور اپنی خفت مٹانے کے لیے اسی پر چڑھوڑی ۔۔ اب وہ اپنا سوٹ اور سہرا نا اور سوٹ اٹھانے جھکی تھی ۔۔

جبکہ وہ تو حیرت سے اس کا شاہانہ انداز دیکھتا رہ گیا ۔۔ یعنی چت میں اس کی پت بھی اس کی ۔۔

"واہ کیا بات ہے محترمہ میں بھی اسی لیے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ۔۔" علی نے خود کو سنبھال کر اسے کہا ۔۔

مسکان چیزیں پکڑ کر سیدھی ہوئی اور اس کی بات جو نظر انداز کرتے ہوئے دوبارہ کان میں ہنڈ فیری لگی ۔۔ اور اوپر چلی گی ۔۔

لیکن اب کی بار وہ دیہان سے چل رہی تھی ۔۔

اور پکارہ علی تو اس کے انداز ہی محلا طہ کرتا رہ گیا تھا ۔۔

حور ٹیریس میں کھڑی تھی جو اس کے کمرے کے ساتھ منسلک تھی۔۔۔

ٹیریس میں گملے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ جس میں مختلف قسم کے پھول بھی تھے۔۔۔ ایک طرف جھولا پڑا ہوا تھا۔۔۔ اور اس کی گرل پر شادی کی وجہ سے لائننگ ہوئی تھی۔۔۔ کچھ جگہ دیے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ جو کہ ماحول کو خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

وہ بھی جھولے پر بیٹھی تھی اس کے سفید نازک ہاتھوں مہندی لگے ہاتھوں میں موبائیل تھا جس سے وہ ایما کو ویڈیو کال کر رہی تھی۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا۔۔۔ اس لیے سب تھکے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔۔۔

موبائیل کی سکرین پر ایما کی پرفائل آرہی تھی۔۔۔ جس میں وہ اس نے اپنی پوری فیملی کی پچر لگی ہوئی تھی۔۔۔

کال اینڈ ہوگی تھی۔۔۔ اب کنکٹنگ ٹوڈیو اس آرہا تھا۔۔۔

لیکن دوسری طرف کنیکٹ ہونے کے باوجود ایما کی طرف سے ویڈیوں شونیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ایما....!!!" حور نے پریشانی سے موبائیل کی سکرین پر اس کی پروفائل گھورتے اس کا نام پکڑا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ایما نے دونوں کانوں میں ہنڈ فری لگائی۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔ تمہیں شکویں نہیں ہو رہی۔۔۔" حور کو اس کا اس طرح کیمرہ بند کرنا الجھن میں ڈال

رہا تھا۔۔۔

"کچھ بس موبائل گر گیا تھا۔۔۔ اس لیے۔۔۔ اچھا تم یہ سب چھوڑوں اور دیکھاؤ۔۔۔ تم نے کیا پہنا تھا آج؟؟۔۔۔ کیسی لگ رہی تھی۔۔۔ کیسا رہا فمشن۔۔۔؟؟" اس کی بات پر حور نے موبائل اس طرح کر کے پکڑا جس سے وہ پوری نظر آ رہی تھی۔۔۔

مہندی لگے ہاتھ جو۔۔۔ حجاب کی بجائے سر پر دوپٹہ جس میں ہوا کے زور کی وجہ سے اس کے بال منگل رہے تھے۔۔۔ گھنی لمبی پلکیں۔۔۔ گلابی ہونٹ۔۔۔ اس نے ابھی بھی مایوں کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔۔۔ ٹریس اور چاند کی روشنیوں میں نہایا اس کا وجود دیکھ کر دو منٹ کے لیے ایما بھی مسمرہ ہو گئی تھی۔۔۔ اتنی خوبصورتی لیکن اس کی خوبصورتی میں موجود پاکیزگی اسے زیادہ خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

"تم خود دیکھ لو کسی لگ رہی ہوں کیا پہنا ہے۔۔۔ فمشن بہت اچھا رہا۔۔۔ ہلا گلہ۔۔۔ لیکن میں نے تمہیں بہت مس کیا تھا۔۔۔" اس نے اس کے سارے سوال کے جواب مسکرا کر دیتے ہوئے کہا۔۔۔ "بلیومی حور۔۔۔ تو اس وقت اس دنیا کی لگ ہی نہیں رہی۔۔۔ بلکل انیبل لگ رہی ہو۔۔۔ قسم سے اگر میں لڑکا ہوتی نہ تو تمہیں آج تمہاری شادی سے اغوا کر لینا تھا۔۔۔ مگر اب بھی کوئی مسئلہ نہیں کیا کہتے ہو۔۔۔" حور ایما کی باتوں پر بلبش کرنے لگی۔۔۔ اس کے گال گلابی ہو گئے تھے۔۔۔

"ایما!!!!" حور نے اسے پٹری اترتے دیکھا تو تنبیہ کی۔۔۔

"ہاے ہاے ہاے ہاے ہاے آفت ہے آپ کا شرمانہ۔۔۔ اگر تم اسی طرح اب شرما رہی تو یقیناً مجھے اپنی باتوں کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔۔۔" ایما پھر بھی باز نہ آئی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولتے وہ آج پورے دن اب تھوڑا ایزی فیل کر رہی تھی۔۔۔

"سیر سلی۔۔۔ اگر تم نے اب بھی باز نہ آئی تو میں فون بند کر دینا ہے۔۔۔ پھر کسی بھی فکشن کی کوئی بھی پیک نہیں دوں گی۔۔۔" حور کی دھمکی کار آمد رہی۔۔۔ اب حور جھولے سے اٹھ کر چلتے ہوئے گرل کے ساتھ اپنی بیک لگائی اور اسے فکشن کے بارے میں بتاتی گی۔۔۔

"اب تم بتا۔۔۔ تم کیا رہی ہے آج کل۔۔۔ ہاں تمہارا وہ کیسا جس کا ایکسڈیٹ ہوا تھا۔۔۔ اور تم نے دیا کرنے کا کہا؟؟؟" حور کے سوال پر ایما کی مسکراہٹ سمٹی اور سارا دن اس کی آنکھیں کے سامنے فلم کی طرح دوڑا۔۔۔

"فحال تو ویسا ہی ہے۔۔۔ کوئی امپر وینٹ نہیں۔۔۔" ایما نے اداسی سے کہا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ یہ اس کی بدعا کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ اسی وجہ سے وہ پشیمان بھی تھی۔۔۔

"تم اداس نہ ہو۔۔۔ اللہ بہتر کے گا۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا" حور نے اس انداز میں اداسی محسوس کی تو اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"میرے اداس ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔" وہ تھکے انداز میں بولی تو حور کو اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ ایکسڈیٹ کے علاوہ بھی کوئی بات ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے ڈسٹرب ہے۔۔۔

"ایما سب ٹھیک تو ہے۔۔۔ تم مجھے پریشان لگ رہی ہو؟؟؟۔۔۔ کوئی بات ہوئی کیا۔۔۔؟؟" حور سے کہاں دیکھی جاتی تھی اس کی پریشانی۔۔۔

"کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔۔۔ سب تو اچھا میری لایف میں۔۔۔ باپ پہلے مڑ گیا تھا۔۔۔ ماں بھی کچھ عرصے پہلے گزر گیا۔۔۔ بھائی ہے تو وہ پہلے شرابی تھا اب لاپتہ ہی ہو گیا۔۔۔ پولیس میں بھی روپوٹ کروائی لیکن اب تک کچھ اتا پتہ نہیں۔۔۔ آیا زندہ بھی ہے کہ نہیں۔۔۔" ایما ایک دم تلخ ہوئی تو حور مزید

پریشان ہوگی۔۔۔ اس کے باتوں سے اسے لگا تھا کہ وہ شاید سنبھل گئی لیکن اب اسے اندازہ ہو گیا تھا اس کو ایسا چھوڑ کر اس طرح نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ وہ یہاں خوشیاں منا رہی ہے اور وہاں اس کی بہن جیسے دوست کتنی اکیلی ہے۔۔۔

"سوری ایما۔۔۔ میں ابھی دوست نہیں ہونا۔" ایما جو مزید بول کر۔۔۔ باقی کی باتیں بولتے حور کی آواز پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔ اسے خود پر غصہ آیا۔۔۔ اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں جی حور سے کہ اس نے سوری کیوں کیا۔۔۔ اسے پتا تھا کہ وہ گلی فیل کر رہی ہوگی۔۔۔

"اپنا سوری اپنے پاس مجھے یہ نہیں چاہیے۔۔۔" خود کو کوستے اس نے ہشاش بشاش انداز میں بات کو بدلنے کی خاطر کہا۔۔۔

مقصد حور کا دیخان اپنی باتوں کی طرف سے ہٹانا تھا کہ وہ گلی نہ ہو اور اپنی شادی سہی سے اٹھ کرے۔۔۔

"پھر کیا چاہیے۔۔۔؟؟" حور نے بھی محسوس کر لیا کہ وہ مزید اس بات نہیں چاہتی۔۔۔

"اجازت چاہیے۔۔۔۔۔" ایما کا انداز کافی سرریس اور سنجیدہ تھا۔

"کس چیز کی۔۔۔؟؟" اس کی بات پر حور ابجھن کا شکار ہوئی۔۔۔ کہ وہ کس چیز کی اجازت مانگ رہی ہے۔۔۔۔

"تمہیں اغوا کرنے کی۔۔۔" ایما کی بات پر حور پھر سے سرخ ہوگی۔۔۔

"تم ناممجھ سے اب تب بات کرنا جب تمہاری یہ ٹام بوائے والی حرکتیں جائے گی۔۔۔" اس نے کافی تب کر کہا۔۔۔ اور غصے سے کال بند کر دی۔۔۔

"جانوں ایک بار میرے پاس آوے تو۔۔ پھر جیسے کہوں گی۔۔ ویسے ہی پاؤں گی۔۔" اس کے کال بند کرنے پر ایما نے میسج کیا۔۔ ساتھ میں کس (33) والا اموجی تھا۔۔ وہ اکثر حور کو اس طرح تنگ کرتی تھی۔۔۔

"جواب میں حور نے بھی گھوری (34) والا ایمو جی سینڈ کیا اور لکھا کی اب وہ بھول جائے کہ وہ اپنی شادی کی کوئی پیک سینڈ کرے گی۔۔۔" اس کے ہاتھ تیزی سے موبائل کے کی بورڈ پر چل رہے تھے۔۔ چہرے پر دہی سے مسکراہٹ تھی۔۔۔ صرف اس کے ہی نہیں ایما کے بھی۔۔ یہی تو دوستی ہوتی ہے کہ وہ آپ کو اتنا زچ کرتے ہیں کہ آپ اپنی پریشانی بھول جاتے۔۔۔ "مجھے پک کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔۔ کیونکہ تمہیں تو میں اغوا کر لوں گی" آگے ایما نے شرارتی مسکراہٹ کے لکھا اور آنکھ مارنے (35) والا ایمو جی سینڈ کیا۔۔ اس نے آج سہی معنی میں آج حور کو تنگ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

"ایما کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟؟" حور نے تنگ آ کر لکھا۔۔

"تمہیں اغوا کرنے کا۔۔۔" ایما کا فوراً سے پہلے رپلا آ گیا۔۔۔

"اوکے بائے۔۔۔" حور کو اندازہ ہو گیا تھا اس نے باز نہیں آنا تو اس بھی بات کہہ دیا۔۔۔ دو منٹ کے وقفے کے بعد ایما کا میسج پھر سے آیا۔۔۔

"تم آرام رہنے دو۔۔ تمس اغوا کروں گی۔۔ تم نے بے ہوش ہو۔۔ پھر لمبا سارا آرام کر لینا۔۔۔ ابھی کچھ۔۔ اہم اہم ویسے باتیں جانیں۔۔۔" اس نے ساتھ معنی خیز والا (36) (37) ایمو جی سینڈ کیا۔۔۔

حور کا دل کیا اپنا سر دیوار سے ماڑ لے۔۔

"تم نا اپنے آہم آہم اپنے پاس رکھو۔۔ میں ایسی باتیں نہیں کرتی۔۔" حور نے غصے ٹائپ کر کے بھیجا۔۔ اب کی بار وہ واقعی میں زچ ہو چکی تھی۔۔ لیکن ایما کو ابھی تسلی کہاں ہوئی تھی۔۔

"ارے تم کس طرف جا رہی ہو۔۔ میں تو یہ کہہ رہی تھی شاپنگ وغیرہ۔۔" اگلے لمحے ایما نے انجان بننے کی انتہا کر دی۔۔

"ایما بس کر دو۔۔ یہ دیکھو ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔" حور نے ہاتھ جوڑنے والا ایمو جی سینڈ کیا۔۔

"ارے ڈانگ یہ کیا کر رہی ہو۔۔ یہ ہاتھ اس کام کے لیے تھوری ہیں۔۔ یہ تو دل سے لگانے کے لیے ہیں۔۔" ایما نے ٹھکر کی بننے کی انتہا کر دی۔۔

اگر حور کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس نے یہی سمجھنا تھا کہ دوسری طرف کوئی لڑکا لیکن حور کو پتا تھا۔۔ ایما کی ساری حرکتوں کا۔۔۔

"اللہ حافظ۔۔" لکھ کر اس نے سینڈ کیا۔۔ اور ساتھ ہی نوٹیفیکیشن سے نیت ہی بند کر دیا۔۔

اسے پتا اندازہ ہو گیا تھا کہ ایما میں ٹھکر کی روح آئی ہوئی ہے اس نے اب باز نہیں آنا۔۔

اور وہی ہوا جو ایما چاہتی تھی۔۔ کہ حور خود فون بند کرے۔۔ اور حور کا دماغ بھی بٹ گیا۔۔

فون تھوڑی سے ٹکائے وہ آسمان پر موجود چاند ☾ پر نظر جمائے۔۔ دھمی مسکراہٹ لیے وہ ایما کی حرکتیں سوچ رہی تھی۔۔۔

دو آنکھیں گہری سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

حور کو خود پر کسی کی نظر تپش محسوس ہوئی تو اس نے نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ تو نیچے فند کھڑا تھا۔۔۔ جو اسی کو دیکھ کر رہا تھا۔۔۔

حور کو اس کی نظریں اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اسی پل ہوا کے تیز جھونکے سے اس سر سے دوپٹہ اترا۔۔۔ حور جو جانے کی کر رہی تھی۔ اس سب سے مزید بھوکلاگی۔۔ اس نے جلدی سے سر پر دوپٹہ سہی کیا اور جلدی سے بھاگنے کے انداز میں اپنے کمرے میں گی۔۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اگر اس نے ٹریس پر جانا ہی تھا تو سر پر حجاب ہی کر لیتے۔۔

وہ مہک کی نیند خراب ہونے کے خیال سے وہاں پر گی۔۔ مگر اب اسے اپنے فیصلے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔ اسے وہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔ آج تک کسی نا محرم مرد نے اسے نگے سر نہیں دیکھا تھا۔۔

ڈیریک کا آپریشن ہو چکا تھا۔۔۔ ڈاکٹر ز نے چوبیس گھنٹے کا وقت دیا تھا کہ اگر اس دوران اسے ہوش آ گیا تو کوئی فکر کی بات نہیں لیکن اگر وہ نا آیا تو اس کی زندگی کا بچنا بہت مشکل ہے۔۔۔ چوبیس میں سے 15 گھنٹے گزر چکے تھے۔۔ لیکن ابھی بھی اس کے ہوش کے کوئی آثار نہیں تھے۔۔ اور یہی بات وہاں موجود افراد کا سانس روکنے کا سبب بن رہی تھی۔۔۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔۔ ان سب بھی دھڑکنے آہستہ ہو رہی تھی۔۔۔ جان حلق کو آرہی تھی

ایمارات کو ہی چلی گی تھی۔۔ کیونکہ اسے ہسپتالوں سے وحشت ہوتی تھی۔۔ کیونکہ جب جب وہ یہاں آئی اس نے کسی کو کھویا ہی تھا۔۔۔ مزید کچھ کھونے کی اس میں ہمت نہیں تھی اس لئے اس نے جانا ہی بہتر سمجھا۔۔

البتہ اولیو یا وہی روکی تھی۔۔

اس کی آکسیڈنٹ کی خبر بھی پھیل گئی تھی۔۔۔ جیسے جیسے لوگوں کو پتا چلا تھا وہ وہاں آرہے تھے۔۔ یا فون کر رہے تھے۔۔ ڈیریک کے والدین بھی وہاں تھے۔۔ اسکی ماں کا تو رورو کے بڑا حال تھا جیسے جان نے سنبھال تھا جبکہ مسٹر تھامس کی بھی حالت سہی نہیں تھی لیکن وہ خود کو مضبوط کیے کھڑے تھے۔۔ ان کا فون کتنی بار بجا لیکن انہوں نے ایک بار بھی نہیں دیکھا کہ کس کا ہے۔۔

جان جو مسسز تھامس کے ساتھ بیٹھا ان کو حوصلہ دے رہا تھا۔۔ اس کی نظروں سے یہ اوجھل نہیں تھا۔۔۔

وہ خود بھی ٹوٹ رہا تھا۔۔ لیکن کا خود پر کمال کنٹرول تھا۔۔ وہ اولیو یا کو مسسز تھامس کے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اٹھا ان کے پاس جا کر کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔ وہ جو دیوار سے ٹیک لگائے۔۔ یک ٹک زمین کو گھور رہے تھے۔۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے انہوں نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

ان کی نظریں اس وقت ویران تھی۔۔

ایسی ویرانی جیسے دیکھ کر خوف آتا ہے۔۔۔

ان کے چہرے کی ساری شاد بانی کچھ ہی گھنٹوں میں کہنی کھوسی گی تھی۔۔

وہ جو اس عمر میں کافی چکا چوند تھے اس ٹائم ان کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔۔ ان کا سہارہ۔۔ ان کے گھر کا اکلوتا چراغ جس کی روشنی کی لونجھنے کو تھی۔۔ وہ سب جو کماتے تھے اسی کے لیے تو تھا۔۔ ان کے جینے کا مقصد ہی وہی تھا۔۔ اس کی شرارتوں سے ان کے گھر میں رونقیں تھیں۔۔ وہ ایک ہی 20 کے لوگوں کے برابر تھا جہاں ہوتا تھا۔۔ وہاں خاموشی ہو ہی نہیں سکتی۔۔ وہ کسی کو سکون سے بیٹھنے دیتا ہی نہیں تھا۔۔ سب کی ناک میں دم کرنا تو اس کا کام تھا۔۔

اس وقت وہ چپ۔۔ مگر سکون پھر بھی کسی کو نہیں تھا۔۔

وہ آج خاموش کیا ہوا۔۔ سب کی آوازیں کو بھی خاموش کروا گیا۔۔

آج اس نے کسی کو تنگ نہیں کیا تھا۔۔ لیکن پھر بھی سب کی سانسیں تنگ تھیں۔

"اسے کچھ نہیں ہوگا ہے نا۔۔" تب سے خاموش وہ اب اسے دیکھ کر بولے تھے۔۔ ان کے لہجے میں امید تھی۔۔ لیکن آنکھیں خوف سے بھری ہوئی تھیں۔۔

کچھ قیمتی کھوجانے کے خوف سے۔۔

جان کچھ نہیں بولا۔۔ بس ضبط سے ہونٹ بھیج کر رہ گیا۔۔ اس کی نیلی آنکھیں اس وقت لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔

"تم اسے کہو۔۔ تمہاری بات مانتا ہے وہ۔۔" اب وہ اس کا زخمی ہاتھ جس پر اس نے کوئی پیٹی

نہیں کروائی تھی بس پانی دھویا تھا۔۔ ویسے بھی خون رک چکا تھا۔۔ لے کر بڑی بڑی امید سے بولے

تھے۔۔

جان کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ان کو منع کرتا اس لیے اس نے ان کے ہاتھوں میں قید اپنا ہاتھ نکلا۔۔
جس سے ان کے چہرے کا رنگ کا ایک پل کے اُر گیا۔۔

لیکن جب جان نے ان کے اسی ہاتھ کو اپنے دنوں ہاتھ میں لے کر انہیں حوصلہ دیا تھا۔۔ تو مسکرا اٹھی
۔۔ لیکن ان کی مسکراہٹ میں بھی اداسی تھی۔۔۔

وہ ان کو یہ نہیں کہہ سکا کہ اس میں نہیں ہمت کہ وہ ڈیریک کو اس حالت میں دیکھ سکے وہ تو ویڈیو کو
ایک بار دیکھ کر دوبارہ نہیں دیکھنے کی ہمت نہیں جٹا یا تھا اور تو اب وہ یہ نہیں کر پائے گا۔۔۔۔۔
انسان جتنے مرضی مضبوط کیوں نہ ہو۔۔ وہ اپنے پیاروں کو تکلیف میں دیکھ سکتا۔۔ وہ اس ٹائم سب
سے زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔۔

وہ ان کا ہاتھ آرام سے چھوڑتے ہوئے وہ ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔۔ اور بڑی مشکل سے پندرہ منٹ کی
اجازت لے کر وہ اندر داخل ہوا۔

کمرے میں مشنوں کی آواز تھیں جو اس کی دل کی دھڑکن کا بتا رہی۔۔
سامنے ہی تو وہ تھا۔۔۔ پیوں اور مشنوں میں جکڑا۔۔ سبز آنکھیں جس میں ہو وقت چمک رہی تھی اب
بند کیا ہوئی تھی کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

زرد چہرہ جس پر جگہ جگہ خراشیں آئی ہوئی تھی۔۔۔ مسکراتے لب اس وقت سختی سے بند تھے۔۔ جیسے
اب نہ بولنے کی قسم کھائے ہوئے تھے۔۔

اس کو اس طرح دیکھ کر جان کو وحشت نے گھیرا تھا۔۔ وہ مڑ کر واپس جانے لگا تو مسٹر تھامس کا چہرہ
اس کی آنکھوں میں آیا۔۔

کتنی امید سے کہا تھا انہوں نے اسے۔۔۔

وہ واپس مڑا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھتا اس کے پاس آیا۔۔۔

"ڈیریک۔۔۔!!!" جان نے اس کا نام لیا۔۔۔ مگر کوئی رسپانس نہیں آیا۔۔۔

"یار دیکھ اس طرح تنگ نہ کر۔۔۔ اور جیسے تنگ کرنا کر لیے مگر اٹھ جا۔۔۔" اس نے ایک بار پھر کوشش کی۔۔۔

اس کی اس بات پر پر ڈیریک کی بانیں ہاتھ ہی انگلیاں حرکت میں آئی۔۔۔ چونکہ جان اس کے دائیں طرف کھڑا تھا اس لیے وہ دیکھ نہیں سکا۔۔۔

جبکہ جان اس کو کوئی رسپانس دیتے دیکھ کر ضبط کرتا رہ گیا۔۔۔

"دیکھ اب اگر تو نہ اٹھا۔۔۔ تو بھول جائیں میں تجھ سے کبھی بات کروں گا۔۔۔ اور تجھے پتا ہے میرا۔۔۔" غصے سے بولتے آخر میں اس کی آواز آہستہ ہو گئی تھی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

www.urdu novels mania.com

دو منٹ۔۔۔

تین منٹ۔۔۔

"تم نے کہا تھا کہ تم جلدی جان نہیں چھوڑنے والے۔۔۔ تو اتنی سی جلدی تھی۔۔۔ اٹھ جا۔۔۔ ورنہ

میں تمہارے ڈیڈ کو تمہارے ایک ایک کارنامہ بتانا ہے۔۔۔"

کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ ایک آخری کوشش کی۔۔۔

مگر جواب وہی۔۔۔

اس نے ضبط سے بیٹھی اور ہونٹ بھنچے اور سے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔
اسے کے جاتے ہی۔۔۔

بستر پر لیٹا وجود کے ہونٹوں پر خف سی مسکراہٹ کے ساتھ مسکرایا۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل اس کی
مسکراہٹ سمٹی۔۔۔ ماتھے پر وٹ پڑے
یہ ہارٹ مشین پر۔۔۔ ڈرکھنوں کی رفتار میں بدلاؤ ہوا۔۔۔
مشینوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔۔۔
ڈاکٹر ز اور نرس بھاگتے ہوئے اندر گئے۔۔۔

جان جو ابھی دروازے سے نکلا ہی تھا اس افتاد پر بوکھلا گیا۔۔۔
ایک پھر سارے ڈاکٹر ز اندر تھے۔۔۔

ایک بار پھر لال بتی۔۔۔
ان کا خون خشک کر رہی تھی۔۔۔

سب سانس روکے تھپڑ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔
لیکن اس بار انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔۔۔

20 منٹ بعد ڈاکٹر ز باہر نکلنے۔۔۔ ان کے چہرے بالکل سنجیدے تھے۔۔۔
کسی انہونی کے احساس تہت اولیو یا اور مسسز تھا مس نے منہ پر ہاتھ۔۔۔

کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ وہ ٹھیک ہوگا۔۔۔ آنسو تو اترا ان کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔۔۔ ان کے
چہرے اس وقت پورے آنسوؤں سے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ جان اور مسٹر تھامس ڈاکٹر زکے جانب تیزی سے بڑھے تھے۔۔

ڈاکٹر نے جان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ ان کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔

"سوری۔۔۔۔۔" ڈاکٹر یہ بول کر چپ ہو گئے تھے۔۔

جان بالکل سٹل ہو گیا۔۔

مسٹر تھامس لڑکھڑکے۔

مسٹر تھامس۔۔۔ روتے ہی نہ میں سر ہلا رہی تھی۔۔ انہوں نے اپنی چیخیں روکنے کے لئے منہ پر ہاتھ

رکھا تھا۔۔

اور الاویا گم سم۔۔۔ ہو گئی تھی۔

وہاں اب موت سا سناتا تھا۔۔۔

کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ یہ سناتا تو رو پاتا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اس نے خود کو ایک لال سی غار نما میں دیکھا۔۔۔

جہاں ایک طرف لاوا دیوار کے اوپر سے نکل کر نیچے کی طرف گر رہا تھا۔۔ جس کی گرم لال اور پیلی

روشنی نے غار کو روشن کیا ہوا تھا۔۔۔

عجیب وحشت زادہ کردینے والا ماحول تھا۔۔۔

سناتا ایسا تھا۔۔

کہ اگر سوئی بھی گرتی تو آواز آ جاتی۔۔

گرمی تھی تو انتہا کی تھی۔۔

وہ پیشانی پر آیا پسہ ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے وہ آس پاس کا جائزہ لے رہا۔۔

اصولاً اسی صورتحال سے لوگ گھبرا جاتے ہیں لیکن وہ لوگ تھوڑا تھا۔۔

اس کے انداز میں دلچسپی تھی۔۔

سبز چمکتی آنکھوں اشتیاق۔۔

آخر کو کوئی عام تھوری تھا۔۔

وہ تو ڈیریک تھا۔۔

ڈیول کا سردار۔۔۔

ایک دم کالا دھواں وہاں نمودار ہوا۔۔

جو دیکھتے ہی دیکھتے اونچے چھت کو چھوتے ڈیول کی شکل اختیار کر گیا۔۔

اس کا پورا جسم لال تھا۔۔ آنکھیں پیلے رنگ کی آگ جیسی شولا اگلی۔۔ سر پر دو کالے رنگ کے

سینگ۔۔ بڑے بڑے دانت باہر کونکے ہوئے تھے۔۔ اس کے بڑے بڑے ہاتھ اور پاؤں کے

ناخن کلمے نوک دار اور لمبے تھے۔۔ اس نے ایک ہاتھ میں سٹیک پکڑی ہوئی تھی۔۔ جو نیچے سے

ڈنڈے کی طری سیدھا تھا۔۔ بس اوپر کی طرف سے کانٹے کی طرح تھا۔۔

ڈیول نے ڈیریک کو دیکھا۔۔ اور جھک کر اسے تنظیم دی۔۔

"سرکار آپ آگے۔۔" اس ڈیول کی بھاری اور خوفناک آواز غار میں گونجی۔۔ آواز کچھ زیادہ اونچی

تھی اس لیے ڈیریک کو کان پر ہاتھ رکھنا پڑا۔۔۔

"آرام سے بولو۔۔۔" اس نے ڈیول کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"معافی سرکاری۔۔۔" اب کی بار وہ بچارا منایا۔۔۔

"یہ ٹھیک ہے۔۔۔ اب میرے بیٹھنے کا انتظام کرو۔۔۔" اس کے کہنے کی دیر تھی ایک اور ڈیول وہاں آیا اور کرسی کی شکل ڈھال گیا۔۔۔

"گرمی بڑھی ہے۔۔۔" کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک اور مسئلہ بتایا۔۔۔

اب وہی ڈیول جو سب سے پہلے آیا تھا اسے ہوا دینے لگا۔۔

"سرکار وہ۔۔۔" اس سے پہلے وہ بچارا ڈیول کچھ بوتنا ڈیریک پھر بول پڑا۔۔۔ جس پر ڈیول خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔۔

"کھانا۔۔۔" ایک ابڑو آچکا کر اس نے اس ہوا دیتے ڈیول کو گھورا۔۔

وہ ہوا دیتا ڈیول کے پل کے لیے غائب ہوا۔۔ پھر جب آیا تو بہت سارے کھانے کا سامان بھی اس کے پیچھے ہوا پر آرتا ہوا ڈیریک کے سامنے آیا۔۔۔

کھانا دیکھ کر وہ تو اس پر ٹوٹ پڑا۔۔ جبکہ وہ دنوں ڈیول ضبط کیے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے۔۔

آخر سر کار تھا وہ ان کا اگر کوئی بات بڑی لگتی اسے تو شامت ان کی آنی تھی۔۔

"اب بولوں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔" کھانے سے فارغ ہو کر کرسی سے ٹھیک لگاتے ہوئے آخر اس

نے ان بچاروں کا خیال آہی گیا۔۔۔

"سرکار اب واپس آجائیں۔۔ ہم سے اور نہیں سنبھالا جاتا۔۔ آپ کے جیسا ناک میں دم کوئی کر سکتا

"وہ اس کے بائیں طرف دنوں ہاتھ باندھے سر جکا کر بڑی احترام کے ساتھ بولا۔۔

"سرکار دنیا والوں کو ہم سنبھال لیں گے۔۔ اب ان ہیل والوں کو قابو کر لیں۔۔ ویسے بھی آپ کے

بغیر یہاں کوئی رونق نہیں۔۔۔۔۔" آخر اس بچارے نے اپنا مسئلہ بتا ہی دیا۔۔

"کتنے فخر سے بتا رہے ہو کہ نہیں سنبھالے جاتے ناک کٹوا دی ہے۔۔ اتنا کچھ سیکھا کر گیا تھا وہ سب

بھول گئے۔۔" وہ ڈیول کو گھورتے ہوئے غصے سے بولا۔۔

"جناب وہ سب اب پرانے ہو چکے ہیں۔۔۔ کام نہیں کرتے۔۔۔" اس بات پر ڈیریک کو اور غصہ

آیا اور وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ابھی میں اسی پرانے طریقے سے کر کے دیکھتا ہوں چلو۔۔۔" ڈیریک بول کر اس کے ساتھ جانے

لگا کہ اسے اپنے نام کی پکار آئی۔۔

"ڈیریک۔۔۔" وہ وہنی روک گیا۔۔ اس آواز وہ کیسے نہ پہچانتا۔۔ یہ جان کی آواز تھی۔۔

اس پکار کو وہ نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

اس لیے واپس مڑ گیا۔۔

"سرکار۔۔ کہاں جا رہے۔۔" اسے جاتا دیکھ کر وہ ڈیول بول اٹھا۔۔۔

"واپس جہاں سب میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" ڈیریک روک کر بولا۔۔

"سرکار وہاں۔۔ جہاں آپ کی کوئی قدر نہیں۔۔" وہ ڈیول پھر بولا۔۔ اس کا مقصد اسے روکنا۔۔۔

اسی وقت پھر جان کی آواز آئی۔۔

"یار دیکھ اس طرح تنگ نہ کر۔۔ اور جیسے تنگ کرنا کر لیے مگراٹھ جا۔۔" اس کی اس بات پر ڈیریک مسکرایا اور ڈیول کی طرف دیکھا۔۔

"دیکھ لو۔۔ میری کتنی قدر۔۔ تمہیں کیا پتا میرے لیے کتنے پیارے پیارے ریڈرز مصعوم سی رائٹر سے ناراض اور احتجاج کرنے کی دھمکی دی رہے۔۔ اب یہ جگہ تم لوگوں کی ہی ذمیداری ہے۔۔ مجھے اور کوئی شکایت نہیں چاہیے۔۔" وہ انگلی اٹھا کر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے واپس چلا آیا۔۔ جبکہ ڈیول منہ بنا کر رہ گیا۔۔

اسے ہوش آگیا تھا۔۔۔

مگر سر اور پورے جسم سے میں ٹیسیں آٹھ رہی تھی۔۔

لیکن وہ جاں کی آواز سن اور سمجھ بھی رہا تھا۔۔

اور ساتھ ساتھ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس نے کرنا کیا ہے۔۔

جان کے اٹھتے ہی اس کا شطانی دماغ پھر چلا۔۔ جسے سوچ کر اس کی چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔ اس

حالت میں بھی اسے دماغ کو سکون ہی تھا۔۔۔

لیکن پھر درد کی وجہ سے اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔

جب ڈاکٹر زو غیرہ آئے۔۔ وہ اسے پرسکون کرنے کے لیے نیند کا انجکشن لگانے لگے۔۔ کہ اس

بات سن کر روک گئے۔۔

پھر جو اس نے کہا۔۔ وہ بس حیرت سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔ پھر اس بات میں سر ہلا کر باہر نکل گئے

۔۔ جبکہ وہ اندر پرسکون ہو کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

"سوری۔۔۔ مگر میں اتنی جلدی جان نہیں چھوڑنے والا۔۔۔" ڈاکٹر اب کی بار مسکراتے ہوئے پھر سے بولا۔۔۔

پہلے تو کسی کو سمجھ نہیں اس لیے وہ سب نا سمجھی سے ڈاکٹر کی جانب دیکھنے لگے۔
لیکن اگلے ہی پل ڈاکٹر کی مسکراہٹ اور بات کو سمجھ کر جہاں وہ خوش ہونے کے ساتھ غصہ ہو کر رہ گئے۔۔۔

مطلب اسے اس حال میں بھی سکون نہیں تھا۔۔۔

اتنی کریٹیکل سچویشن میں بھی۔۔۔۔۔

بندہ تھوڑا لحاظ ہی کر لیتا لیکن وہی بات ڈیریک بندہ تھوری تھا۔۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

صبح سورج کی نارنجی کرنیں چاروں طرف پھیلی۔۔۔ پرندوں کی چہچاہٹ۔۔۔ ٹھڈی ہوا۔۔۔ خاموشی جو اپنے اندر سکون لیے ہوئے تھی۔۔۔

یہی سہی وقت ہوتا رزاق کہ تلاش میں نکلنے کا وہ جو اس وقت رزاق کی تلاش میں نکلتے ہیں خالی ہاتھ نہیں رہتے۔۔۔ صرف رزق نہیں۔۔۔ علم۔۔۔ صحت کچھ بھی۔۔۔

آپ جس مقصد کے لیے بھی اٹھے ہو کامیاب ہو گئے۔۔ کیونکہ اس وقت اٹھ کر آپ جو کرتے ہیں آپ کی اسی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔۔ پھر وہ اچھی وہ یہ بڑی یہ آپ پر منحصر ہے۔۔۔

حور بھی فجر پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کر کے کراب لان میں چہل قدمی کے لیے آئی تھی۔ یہ اس کی عادت تھی۔۔ شروع شروع میں اسے یہاں کے وقت میں ڈھلنے میں مسئلہ ہوا تھا۔۔ مگر اب وہ آہستہ آہستہ وہ اس ماحول کی عادی ہو رہی تھی۔۔

لان میں چلتی ہلکی ہوا جب جسم سے ٹکراتی تھی تو سرور سا ہوتا تھا۔۔

کچھ سوچ کر اس نے پاؤں سے جوتی اتاری۔۔ اور پاؤں لگاس پڑ رکھے۔۔۔

پاؤں کے ٹھنڈی نرم لگاس پر رکھتے ہی ایک سکون سا اس اپنے اندر سرعت کرتا محسوس ہوا تھا۔۔

اس نے آنکھیں بند کر کے یہ سکون پوری طرح محسوس کیا۔۔

ایسا سکون جو اس کے دماغ کو پر سکون کر رہا تھا۔۔

آہل جو نماز پڑھنے کے بعد ٹریک سوٹ پہن کر کراب جانگم کر کے واپس آیا تھا۔۔ حور کو دیکھ کر اس کے قدم روک سے گئے۔۔ دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔ آنکھیں بند کیے وہ اسے کسی اور جہاں کی لگ رہی تھی۔۔۔ سفید دوپٹے کے ہالے میں اس کا چہرہ چاند کی چودھویں کی طرح چمک رہا تھا پنکھڑی جیسے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے۔۔۔ آہل کو اپنی طرف بڑھنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ جو آنکھیں بند کیے اس کی آمد سے بے خبر تھی۔ لیکن کسی کہ نظروں کی تپش محسوس کر کے اس کے مسکراہٹ لب سکھڑے اور کل والا واقعہ اس کی دماغ میں لہرایا۔۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولی۔۔ اور بنایہ دیکھے کہ کون اسے دیکھ رہا ہے وہ جلدی اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

آہل جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اس کی مسکراہٹ کا مسٹنا بڑی طرح محسوس کیا۔۔

اس کے مسکراہٹ کے سمٹنے پر وہ جو اس کے سحر میں قید ہوا تھا اسے ہوش آیا۔۔۔

جب اس نے دیکھا کہ حور نے اس کی موجودگی کو جان لیا تو اس کو حور کا اس طرح گھبرا کے جانا ناگوار گزرا اس لیے اس نے جلدی سے جاتی حور کی کلائی پکڑی لیے۔۔

جس سے وہ اور ڈر گی۔۔ اس کی نظروں کے سامنے بس کل کا منظر ہی تھا۔۔ اس آدمی کی نظروں میں جو تھا اس نے اس کو ڈرا دیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا۔۔ لیکن جب اس نے مڑ کر اپنی کلائی آزاد کرنی چاہی تو اس کی نظریں آہل پر پڑی۔۔ ایک اطمینان سا تھا جو اسے رگوں میں اتراتا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔؟" آہل اس کی کلائی اس طرح پکڑے اسے اپنے سامنے کیا اس کی گرفت نرم تھی لیکن پھر بھی اتنی ضرور تھی کہ حور اپنا ہاتھ چوڑا سکتی۔۔ وہ اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو بغور دیکھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

اسے حور کے انداز گہر محسوس ہوئی تھی۔۔

"ٹھیک۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔؟" حور نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنا منہ جھکا لیا۔۔ ساتھ میں اپنی

کلائی چھڑانے کی کوشش کی۔۔ آہل کا اس طرح اس کی کلائی پکڑنا۔۔ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر

رہے تھے۔۔

حور کی گھبراہٹ آہل کو مزہ دے رہی تھی۔۔

"آپ خود کربتاؤ کیسا ہو۔۔" آہل نے اس کی کلائی چھوڑی جس پر اس نے سکون کا سانس لیا لیکن اس کی سانس روک سی گئی جب آہل نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور اس کے ہاتھ پر لگی مہندی غور سے دیکھی۔۔

اسے اپنا دل ہاتھ میں دھڑکتا لگ رہا تھا۔۔ وہ تو پوچھ کر پچھتائی۔۔ چہرہ الگ گرم ہو رہا تھا۔۔ ایسے میں اس میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس کی طرف دیکھتی۔۔

"بتایا نہیں۔۔۔۔؟؟؟" اس کی خاموشی پر۔۔ آہل نے اس کے ہاتھ سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔۔۔ اور دوبارہ پوچھا۔۔

حور اب چپ رہی۔۔ البتہ اس کی کوشش تھی کہ وہ کسی طرح آہل کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ نکال کر اندر جائے۔۔ اسے یہ بھی خوف بھی کھائے جا رہا تھا کہ اگر کسی نے انہیں ساتھ دیکھ لیا تھا کیا سوچے گا۔۔ اس کی سوچوں کو بیک تب لگا جب آہل اس کے ہاتھ پکڑے چلا تھا۔۔ مجبوراً حور کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔۔۔

آہل نے اسے لان پر پڑی چیر پر بیٹھا۔۔ اور چیر کے دنوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اس پر بھکا۔۔ اور بغور اس کی لڑتی پلکوں پر نظریں جمادی۔۔۔

"کیسا لگتا ہوں۔۔" اپنا منہ اس کے کان کے پاس کر کے وہ سرگوشی میں بولا۔۔ اس کے اس طرح کرنے وہ کانپ ہی تو اٹھی۔۔ دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ ہاتھوں میں ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔۔ آہل کے انداز اس کے ہوش اڑا رہے تھے۔۔

"اچھے ہیں۔۔۔" اس نے جلدی سے کہا۔۔۔

"ایسے نہیں۔۔۔ میری طرف دیکھ کر کہوں۔۔۔" آہل اس کے اور قریب ہوا۔۔۔

"کیا کرے کوئی آجائے گا" چمیر کے بلکل ساتھ جڑ کے اس اپنے اس کے درمیان توڑا فاصلہ بنایا

۔۔۔ نظریں بار بار دروازے کی طرف تھی۔۔۔

آہل نے اس ایک ہاتھ چمیر سے اٹھا کر اس کا منہ کا رخ تھوڑی سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔۔۔

اور اپنی کالی سحر انگیز آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر۔۔۔ جیسے اس نے اس پر کوئی اسم پھوکا۔۔۔

وہ تو جیسے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جھپٹنا بھول گئی تھی۔۔۔ بس ایک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھتی

گی۔۔۔ جہاں کالی آنکھوں کتنے ہی راز اپنے اندر چھپے تھے۔۔۔

اور کوئی نیا سا جذبہ تھا ان میں۔۔۔

کچھ نیا احساس جس سے شاید وہ خود بھی بے خبر تھا۔۔۔

"اب بتاؤ۔۔۔"

"بہت اچھے۔۔۔" وہ کسی معمول کی طرح بولی۔۔۔

"کتنے؟"

"جیسے۔۔۔ شدید دھوپ میں۔۔۔ ٹھنڈی بارش۔۔۔ جیسے اچانک اندھیرے میں روشنی کی کرن۔۔۔

جیسے خزاں کے بعد بہار۔۔۔ جیسے دل کے ساتھ ڈھرن۔۔۔" وہ کھوئی ہوئی انداز میں اس کی آنکھوں میں

دیکھتی بولتی گی۔۔۔

اس باتیں سن کر آہل کی آنکھوں میں چمک آئی۔۔۔

ہو نٹوں پر خیف سی مسکراہٹ ۔۔

"یعنی پیار کرتی ہو۔۔۔؟" آہل نے بھی سرگوشی میں پوچھا۔۔

یوں جیسے اونچی آوازیں بولنے سے ان کے درمیان موجود سحر ختم ہو جائے گا۔۔

اس کی اس بات پر حور نے آہستہ سے نہ میں سر لیا۔۔

آہل کی نظریں اس کے گال پر پڑے پلک کے بال پر پڑی۔۔ اس نے اسی طرح اس کی آنکھوں میں

دیکھتے نرمی سے وہ بول اس کے گال سے اپنی سے اٹھا۔۔

"کیوں۔۔۔"

کوئی جواب نہیں آیا۔۔

لیکن حور کے آنکھوں میں پانی آیا تھا۔۔

وہ جو اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔ یکدم اسے لگا اس کے عکس کی جگہ کوئی اور یہ۔۔

وہ اس سے پہلے کسی اور کا ہو چکا ہے۔ یہی بات ہی تو اسے ہر وقت بے چین کیے ہوئی تھی۔۔۔

"حورین۔۔۔" آہل نے جب اس کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو پریشان ہوا۔۔ اس لیے اس کا پورا

نام لیا۔۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔" آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر اس کے گال پر آیا۔۔

اس کا ایک آنسو اسے بے چین کر گیا۔۔۔

آہل دل کیا کے اسے کہا کہ اچھا تو اس نے نہیں کیا۔۔ لیکن وہ جب بولا تو محبت میں گوندا الجھ تھا۔ جس

کا اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔

"کیا کیا میں نے۔۔۔؟" اس نے انگلی سے اس کی آنکھ سے نکلنے اس قیمتی موتی کو بے مول ہونا سے روکا۔۔

"آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔" یہ بولتے اب کی بار اس کی آنکھوں سے آنسو تیزی گرنے لگے۔۔

جنہیں آہل نے اس سے مزید کچھ پوچھنے سے روکا۔۔۔

"شی۔۔۔ بس چپ۔۔۔" پنچوں کے بل بیٹھتے اس نے سامنے گھاس پر بیٹھتے اس نے اپنے ٹراؤز کی پولٹ سے رومال نکلا۔۔۔ اور اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"حور۔۔۔ کس بات کی سزا دی رہی ہو۔۔۔ اور یہ آنسو۔۔۔ مجھے کتنی تکلف دے رہے ہیں کاش میں آپ کو بتا پاتا۔۔۔" وہ کچھ اس بے بسی سے بولا کہ حور رونا بھول کر اسے دیکھنے لگے۔۔۔ جیسے اس کی بات نے اسے حیرت میں ڈالا ہو۔۔

"آپ کو کہاں درد ہو رہی؟۔۔۔ اور اب اس طرح کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔؟" وہ رونا بھول کر یکدم اس کے لیے پریشان ہوگی۔۔۔ اس بس اتنا پتا تھا کہ آہل تکلف میں ہے۔۔۔

"یہاں۔۔۔ یہاں ہے تکلف۔۔۔" اس نے اپنے دل پر اس کا ہاتھ رکھا۔۔۔

حور نے اپنے ہاتھ کے نیچے اس کے دل کی دل کی تیزی سے دھڑکتے دل کی دھڑکن محسوس کی۔۔۔ کچھ کہتی۔۔۔

کچھ بولتی۔۔۔

کوئی بھی نہ کھولتی۔۔۔

حور اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بلش کر گئی۔۔ گھسنی پلکوں کی بارگالوں پر سجدہ ریز ہو گئی۔۔

آہل نے دلچسپی سے اس کا یہ روپ دیکھا۔۔

حور کا اس کو اس طرح دیکھا۔۔ مزید بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔ اس نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا چاہا۔۔

جس سے آہل دیکھان اس سے ہٹ کر اس کے ہاتھ پر گیا۔۔

جس کی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اس کا نام لکھا تھا۔۔

آہل نے انگلی سے اس کے ہتھیلی پر لکھے اپنے پر انگلی پھیری۔۔۔ جس سے حور نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔

اور اسی وقت آہل اپنے دل کی خواہش کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے اس کی ہتھیلی پر لکھے اپنے نام پر لب رکھے۔۔۔

اب کی بار نہ دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔

www.urdu novels mania.com

نہ اونچی۔۔

بلکل بند ہوئی۔۔

اسے لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔ آہل نے اب بھی ہونٹ نہیں ہٹائے۔۔۔

وہ تو لگتا تھا آج حور کے ہوش اڑانے کے کپکپے ارادے کیسے ہوئے تھا۔۔

"اوہ ہہ۔۔۔ صبح صبح یہاں یہ ہوتا۔۔۔" ان کو ہوش دنیا میں فمد کی آواز لائی۔۔

جو خباثت بری مسکراہٹ لیے حور کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ یہاں خاص کر آیا ہی حور کی وجہ سے تھا۔۔۔ ورنہ وہ کہاں اس وقت اٹھنے والا تھا۔۔۔ اس دیکھا تھا کہ حور فجر کے بعد یہاں آتے ہیں۔۔۔ اس لیے وہ آلام لگا کر سو گیا تھا۔۔۔

لیکن یہاں آہل کو حور کے سامنے پنجنوں کے بل، ٹھا دیکھ کر وہ بد مزہ ہوا تھا۔۔۔ اس کی آواز سن کر حور گھبرا کر اپنا ہاتھ آہل کے ہاتھ سے چھڑاتے اندر کی طرف بھاگ گئی۔۔۔ فمد کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔۔۔

"لگتا۔۔۔ تم پچھلے باریک ماڑ بھول گئے۔۔۔" آہل نے جب اسے حور کو گھورتا دیکھا تو اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔۔۔ اور مزید فمد کی آنکھوں میں موجود غظالت نے اس کا دماغ خراب کیا تھا۔۔۔ اس لیے وہ غراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کیا وہ ایسی چیز ہے۔۔۔ کہ اس سے نظر ہٹا سکے۔۔۔ میں تمہاری بے گناہی کا سب کو بتا دوں گا۔۔۔ بس یہ بلبل۔۔۔" وہ مزید بھی کوئی بکواس کرتا اگر آہل کے بھاری ہاتھ کا مکا اس کا منہ نہ توڑتا۔۔۔ ابھی وہ ایک مکے سے نہیں سنبھلا تھا کہ آہل نے دوسرا بھی ماڑا۔۔۔ مکہ اتنا زور کا تھا کہ وہ زمین پر گر رہا تھا۔۔۔ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔۔۔ ناک سے بھی خون نکلنے لگ گیا۔۔۔

آہل کا دل کر رہا تھا کہ اس کی زبان کاٹ دے جس سے وہ اس کی بیوی کے بارے میں بکواس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس نے مھٹوں کو ضرور سے بھیج کر برداشت کیا۔۔۔ مہمانوں سے بھرا پر اگھر تھا۔۔۔ وہ کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے بغیر اس کے منہ لگے اس نے اندر جانا چاہا لیکن پیچھے سے فمد پھر بول اٹھا۔۔۔

"تم ساری عمر بھی لگا دو گے۔۔ تو بھی کچھ نہیں ہوگا۔۔ داجی اور سب کی نظروں میں تم کیا۔۔ مجھ سے بہتر تم جانتے ہو۔۔ اور وہی لوگ نہیں۔۔ حور بھی" وہ ہاتھ کی پشت سے خون صاف کرتا اٹھا۔۔ اور پھر اسی ڈھائی سے بولا۔۔

اس کو حور کا نام لیتا دیکھ کر اس کا دماغ پھر آؤٹ ہوا۔۔ وہ مڑا اور ایک زور کی لات اس کے پیٹ پر مار ڈالی۔۔

وہ جواب بھی اسی کھڑا نہیں ہوا تھا پھر سے گر گیا۔۔

آہل نے اس کو گریبان سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔

"دوبارہ میری بیوی کا نام تیرے منہ سے نکلا تو تمہاری لاش بھی کسی کو نہیں ملنی۔۔ اور دوسری بات۔۔ میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت تجھے نہیں ہے۔۔" اس کا گریبان پکڑے وہ جس جنونی انداز میں بولا تھا۔۔ اس سے فہم بھی ڈر گیا۔۔

کہاں ٹھنڈے مزاج والا آہل اور کہاں یہ جنونی۔۔
www.urdu novels mania.com

وہ گھر کا لاڈلا بے شک تھا۔۔

لیکن سب کی عزت کرتا تھا۔۔

وہ ضدی تھا۔۔ اپنی کر کے ہٹتا تھا۔۔

لیکن کسی کو تکلف بھی نہیں دیتا تھا۔۔

مگر یہ آہل بالکل الگ تھا۔۔

جیسے سب کچھ تباہ کرنے کے در پر ہو۔۔

لیکن شاید وہ بھول رہا تھا۔۔ اس نے ہی تو اسے ایسا بنے پر مجبور کیا تھا۔۔

آہل اس کو چھوڑ کر اندر جا چکا تھا۔۔ جبکہ وہ زمین پر کھرا تارہ گیا۔۔

لیکن یہ سب کسی نے بہت حسد سے دیکھا تھا۔۔

اور حسد کب کسی کو خوش رہنے دیتا ہے۔۔

حسد کرنے والے کا کوئی علاج نہیں۔۔ ان کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ مل جائے۔۔ وہ روے گے اسی کے

لیے۔۔ جو ان کو نہیں ملا۔۔

اور آجکل سب اسی ہی کا تو شکار ہے۔۔

کوئی کہاں کسی کی کامیابی پر دل سے خوش ہوتا ہے۔۔

لیکن بات یہ بھی نہیں کہ کوئی خوش ہوتا ہے کہ نہیں۔۔ کبھی کا ہم خود دوسروں کو حسد پر مجبور کرتے ہیں

--

کبھی انہیں باتیں سنا کر۔

تو کبھی انہیں دوسروں کی کامیابی کا بتا کر۔۔ یہ نہیں دیکھے گے کہ اس نے بھی کچھ کیا ہی ہے۔۔ اور جو

اس نے نہیں کیا ہے۔۔ اس کا میاب ہونے والے نے نہیں کیا۔۔

درحقیقت ہم خود اپنی آنے والی جزیریشن کو اس طرف دھکیل رہے ہیں۔۔ ہم لوگ خود کو خود ہی تباہ کر

رہے ہیں۔۔۔

حور نے کمرے میں آکر جلدی سے دروازہ بند کیا۔ اور اسے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

مسکان ان سب سے بے خبر سوئی ہوئی تھی۔۔۔

حور کا دل ابھی بھی بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

چہرے لال تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا جیسے آہل کی نظریں اب بھی اس کے چہرے پر تھی۔

اس نے اپنا وہ ہاتھ دل سے لگا جس پر آہل نے بوسہ دیا تھا۔۔۔

اس کا لمس اسے اب بھی اپنی ہتھیلی پر محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی شوکی ہلکی ہلکی چوبن کا احساس اب بھی

تھا۔۔۔

حور دروازے سے اٹھ کر شیشے کے سامنے آئی۔۔۔ لیکن پھر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

"نہیں وہ اس کا تو نہیں تھا۔۔۔ اس کے پاس تو بس اس کا نام تھا۔۔۔" دماغ نے فوراً کہا۔

"اور جو آج ہوا وہ کیا تھا۔۔۔؟" دل نے بھی جیسے فوراً دلیل دی۔۔۔

"مجھے تو ہمدردی لگی۔۔۔" دماغ نے بڑی سنگ دلی سے کہا۔۔۔

"اس کے انداز میں محبت تھی۔۔۔" دل نے جیسے دماغ کی عقل پر ماتم کیا۔۔۔

"محبت ایک ہوتی ہے۔۔۔۔۔" دل اس بات پر طنزیہ ہنسا۔۔۔

"نہیں عشق ایک سے ہوتا ہے۔۔۔ جو مجھے ہوا۔۔۔ اور اسے بھی ہوگا۔۔۔ مجھے یقین ہے اپنے عشق پر

۔۔۔" اور یہ ہوئی جیت دل کی۔۔۔

لیکن اب آگے یہ دیکھنا تھا۔۔

کہ یہ عشق ہے عشق ہی ہوگا۔۔

یا بنے گا روگ۔۔

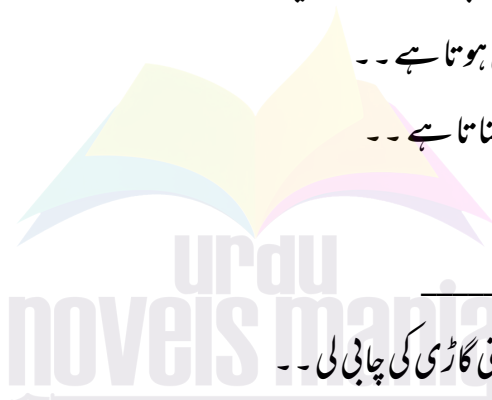
کیونکہ یہ

راہِ پلہ عشق ہے۔۔

عشق کے زینے ہے۔۔ جس پر چھڑنا آسان نہیں۔۔

ہر زینا پہلے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔۔

لیکن پہلے سے زیادہ مضبوط بناتا ہے۔۔



www.urdu novels mania .com

آہل نے کمرے سے آکر اپنی گاڑی کی چابی لی۔۔

اور جیپ لے کر باہر نکل گیا۔۔۔

اسے اس وقت بس تنہائی چاہیے تھی کہ وہ خود کو سمجھ سکے ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اسے خود کی بھی سمجھ

نہیں آرہی تھی۔۔

وہ آج خود سے الجھ رہا تھا۔۔

کتنی دیر گاڑی چلانے کے بعد آخر اس نے ایک جگہ سڑک کے کنارے گاڑی روکی اور سیٹ سے ٹیک

لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔۔

اس کی آنکھوں سامنے بار بار حور کا چہرہ آ رہا تھا۔۔۔

"محبت ہوگی۔۔۔" دل نے جیسے پوچھنے کے انداز میں بتایا۔۔۔

"تمہیں غلط فہمی ہوگی۔۔۔" دماغ کو دل کی بات پر غصہ آیا تھا۔۔۔

"نہیں یہ علامت محبت کی ہے۔۔۔" دل بھی جیسا ڈیٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔

"یہ علامت ہے بیماری کی۔۔۔ اور شکر الحمد میں صحت یاب ہوں۔۔۔" دماغ بھی اپنے تیر لے کر

میدان میں اترا۔۔۔

"یہ بیمار کو اس کی بیماری کا تب پتا لگتا ہے جب اسے تکلف ہو۔۔۔ پہلے جب وہ بیماری ہلکی رہتی ہے

تو کوئی تکلف نہیں ہوتی۔۔۔ لیکن جب بیماری تکلف دے تو ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں پھر دوائوں

کے ہوتے رہ جاتے ہیں۔۔۔" دل کی دلیل جاندار تھی۔۔۔

"اکثر بیمار دوسروں کے منہ سے اس کی بیماری کا سن کر خود میں بھی محسوس ہوتی ہیں کہ مجھ میں بھی

ہے۔۔۔ لیکن کب علاج کرتے ہیں تو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ وہ محظ ایک خود پرلی پریشانی ہوتی ہے۔۔۔"

دماغ نے بھی ثابت کر دیا کہ اس کے پاس دماغ ہے۔۔۔

"یہ حور سے پیار کرتا ہے۔۔۔" دل سیدھی بات پر آیا۔۔۔

"نہیں ہے۔۔۔" دماغ نے بھی تردید کی۔۔۔

"لیکن اُسے تو ہے نا۔۔۔" دل نے پھر کائل کرنا چاہا۔۔۔

"ایک طرف کی ہے۔۔۔" دماغ نے جیسے مکھی اڑنے والا انداز سے کہا۔۔۔

"محبت کی قدر نہ کرنے والے پھر اسی محبت کے لیے پچھتاتے ہیں۔۔۔" دل نے ڈرانا چاہا۔۔۔

"تب یہ محبت کہاں تھی جب اسے ضرورت تھی۔ تب کہاں تھی۔۔ جب علیحدگی چاہیے تھی۔۔ تب کہاں تھی جب کسی غیر کے ساتھ تھی۔۔" دماغ نے دل کو وہ آئینہ دیکھا جو اس کے خیال میں حقیقت تھا۔۔

اور بس جیت ہوئی۔۔۔ دماغ کی۔۔

ایک طرف دل تھا۔۔

تو ایک طرف دماغ۔۔

ایک طرف عشق تھا۔۔

تو ایک طرف بدگمانی۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ جیت کس تھی۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ جب ڈیریک سے ملنے گئی تھی اس وقت وہ یند میں تھا۔۔

اس لیے اس نے آفس کے بعد جانے کا سوچا۔۔

ویسے بھی جس سے اس نے دوسری جانب بھی شروع کی تھی۔۔ اس کی زندگی بہت مصروف ہوگی تھی۔۔

صبح اٹھ کر آفس آنا۔۔ پھر رات کو کلب میں ویٹریس کی جاب۔۔

اس نے ابھی تک اپنی اس جاب کا کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔ نہ اس کا بتانے کا ارادہ تھا۔۔

ویسے سے بھی اسے پوچھنے والا تھا کون۔۔ دو دوست بنائے تھے اس نے اور دونوں ہی اس سے دور

اپنے کہیں میں بیٹھے وہ آج کاشیڈول تیار کر رہی تھی۔۔

اس کا خیال تھا کہ جان آج نہیں آئے گا ڈیریک کہ وجہ سے مگر وہ اس بات سے بے خبر تھی۔۔ کہ وہ آج آیا تھا اور اب میڈنگ کے لیے کہنی گیا ہوا۔۔

براؤں رنگ کے بال جوڑے میں قید تھے۔۔ بھوری آنکھوں پر گلاس لگائے تھے۔۔ چھوٹی سے ناک اور اس کے نیچے پتلے لب جو اب جیسے آہستہ آہستہ بولنا بھول رہے تھے۔۔

گہرے سبز رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ پینٹ پہنے وہ آس پاس کے ماحول سے بے خبر پوری طرح کام میں غرق تھی۔۔ اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔

گزرے وقت اور حادثات نے اسے بہت تلخ اور سنجیدہ بنا دیا تھا۔۔

ڈائری پر شیڈول لکھ کر اس نے لیپ ٹاپ چیک کیا۔۔ کہ کوئی ضروری آئی میل تو نہیں آئی۔۔

اسی وقت اس کی ایک کولیگ پھول اور گفٹ ریپر میں پیک ایک ڈبہ لے کر وہاں آیا۔۔

"ہے ے ے ایما۔۔" اس نے لیٹ نہ ٹاپ پر مصروف ایما کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

"ہے ے جورج۔۔" ایک سراسری نظر اس پر ڈال کر وہ دوبارہ کام مشغول ہو گئی تھی۔۔

"اٹیٹیوڈ۔۔" جورج ہلکے سے منہ میں بڑبڑایا۔۔ اسے ایما کا انداز پسند نہیں آیا تھا۔۔

"اوکے سن۔۔ یہ تمہارا پارسل آیا۔۔ مجھے کام ہے میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔" بائے "وہ پھول اور باکس

ٹیبل پر رکھ چلا گیا۔۔

ایمانے الجھن سے اس باکس کو دیکھا۔۔

"مجھے کون بھیج سکتا ہے۔۔" اس نے سوچتے ہوئے وہ پھول اپنی طرف کیے۔۔ سفید رنگ کے یہ پھول اسے بہت پسند تھے۔۔ اس نے پھول ناک کر قریب کر کے اس کی خوشبو اندر اتاری۔۔ یکدم اس کے اداس لب ہلکے سے مسکریے۔۔ اس پھولوں کے بلکے میں ایک چٹ بھی تھی۔۔

"امید ہے۔۔ یہ پھول۔۔ یہ دیکھ کر تمہاری لب مسکرائے گیے۔۔" ایما کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ یہ الگ قسم کا کیمرنگ انداز صرف ایک کا ہی تھا وہ جب ناراض ہونے کی کوشش کرتے وہ اسے منانے کا انتظام پہلے ہی کر لیتا تھا۔۔۔ (حان۔۔) اس نے زیر لب اس کا نام لیا۔۔

اسی وقت اس کے موبائل کی سکرین روشن ہوئی۔۔ نمبر انجان تھا۔۔

"ہیلو۔۔ پریٹی ایم کیسی ہو۔۔؟" اس کے کال اٹھاتے ہی وہ بول اٹھا۔۔

ایما اس کے ایم کہنے پر مسکرائی۔۔ اسے پتا تھا اکثر جب وہ موڈ میں ہوتا تھا تو وہ اسے ایم کہتا تھا۔۔

"تم سے ناراض ہوں۔۔۔" ایما نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔ یہ اور بات اس کے لب مسکرا

رہے تھے۔۔ وہ کافی ٹائم بعد اس سے بات کر رہی تھی اس لیے اس کے لیے یہ بہت تھا کہ وہ اس

سے بات کر رہا ہے۔۔

اس نے موبائل ایک ہاتھ سے دوسری ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے اپنی چیئر سے ٹیک لگائی۔۔ کی

"بنو مت۔۔ مجھے پتا تم اب بھی مسکرا رہی ہو۔۔" اسے کہ اتنے سہی انداز پر وہ حیران نہیں ہوئی

۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اس کا ہر انداز جان لیتا تھا۔۔

"میں واقعی میں ناراض ہوں۔۔۔" وہ پھر ماننے سے انکاری ہوئی۔۔

دوسری طرف خان تو جیسے جی اٹھا تھا۔۔۔ کتنا مس کیا تھا۔۔۔ اس نے اس کی آواز کو۔۔۔ اس کے اس انداز کو۔۔۔ لیکن کام نہیں اس کو ایسا جکڑا تھا کہ اسے سر کھجانے کی فہرست نہیں تھی۔۔۔ اوپر سے اس کا فون بھی لاپتہ ہو گیا تھا۔

"یعنی تم نے ابھی بوکس نہیں کھولا۔۔۔ گڈ۔۔۔ چلو پھر واپس بھجوا دو۔۔۔" اس نے ہونٹوں کو دبا کر اپنی مسکراہٹ روکی۔ اور بڑی سنجیدگی سے بولا۔۔۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔" ایما نے فوراً سے پہلے وہ ڈبا اپنے طرف کھسکایا۔۔۔ جیسے حیاں ابھی کسی سے آکر ڈبالے جائے گا۔۔۔

"خبردار کھولنا نہیں۔۔۔" وہ اسے منع کرتے ہوئے وہ کھولنے پر اکسارہا تھا۔۔۔

"اب تو میں کھول کر رہوں گی۔۔۔" ایما نے کہتے ساتھ ساتھ ہی اس باکس سے گفٹ ریپر سے ہٹایا۔۔۔

اندر ایک کالے رنگ کا چوکور ڈبہ تھا۔۔۔ جس کے چاروں طرف دوستی اور محبت کی مختلف وش تھی۔۔۔

"یہ کیا حان۔۔۔" وہ ڈبے پر لکھی وش پڑھتی اس سے پوچھ رہی تھی تھوری دیر والی ناراضگی اب کہنی

www.urdu novelsmania.com

نہیں تھی۔۔۔

"تمہیں میں کہا تھا نہ کھولنا۔۔۔" اب وہ بھی اسی کہ انداز میں بولا تھا۔۔۔

"حان میں سیریس ہوں۔۔۔" ایما نے اب تنگ آکر کہا۔۔۔

"ہاں پتا ہے۔۔۔ تم سیریس قسم کا کیس ہو۔۔۔" وہ پھر شرارت سے بولا۔۔۔ اس کا کوئی موڈ نہیں تھا ایما

کو بتانے کا کہ اس میں کیا وہ چاہتا تھا وہ خود دیکھے۔۔۔

"فائین میں خود دیکھ لیتی ہوں۔۔۔ بائے" کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کیا اور ڈبے کو اپنے بلکل سامنے کر کے اس نے اس کا ڈھکن کھولا تھا تو اس کی چاروں سائڈ کھل کر نیچے گریں۔۔۔ اور اس پر جو تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

اس کی چاروں سائڈ پر چاکلیٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔ جو اسے بہت پسند تھی۔۔۔ اس ڈبے میں ایک اور ڈبہ تھا بس کا ڈھکن نہیں تھا وہ ربین سے بند تھا۔۔۔ اس کی بیک کے چاروں طرف خان اور اس کی تصویر لگیں ہوئی تھی۔۔۔ اس نے ربین کھولا تو ایک دفعہ پر سے وہ چاروں سائڈ کھل کر نیچے گریں۔۔۔ یہ بھی چاکلیٹ سے بھری ہوئی تھی۔

اس کا دل اتنی چاکلیٹ دیکھ کر جھوم اٹھا تھا۔۔۔

لیکن ابھی ایک اور ڈبہ تھا جو سائیز اس سے پہلے والوں سے چھوٹا تھا۔۔۔ اس پر بھی ایما اور جان کی تصویریں لگی ہوئی تھی۔۔۔ اور ربین بندھا ہوا تھا

اس نے آکسائیڈ انداز میں وہ بھی کھولا تو اس میں ایک لال رنگ کی ڈبی تھی۔۔۔

ایما کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔۔۔

کہنی اس میں رنگ نہ۔۔۔

اور کیا خان اس کو دوست سے بھر کر۔۔۔

اس نے تھوک نکل کر ہمت کر وہ ڈبی کھولی۔۔۔

لیکن اس میں رنگ نہیں تھا۔۔۔

بلکل کے چابی تھی۔۔

"یہ کس چیز کی چابیاں ہیں۔۔" اس نے وہ چابی ہاتھ میں پکڑ کر دیکھی۔۔

"چابی کس کی ہے۔۔ اس کے لیے تمہیں آفس سے نکل کر باہر دیکھنا ہوگا۔۔" جہاں چابی پری تھی اسی کی نیچے یہ نوٹ تھا۔۔

وہ آفس کی بلڈنگ سے نکل کر باہر آئی لیکن آتے ہوئے چکلیٹ پکڑنا نہیں بھولی۔۔ باہر آئی وہاں کچھ نہیں تھا پھر یہ چابی۔۔ اس نے خان کو کال ملائی۔۔ جسے خان نے کاٹ دیا۔۔

ایمانے موبائل کی سکرین کو گھورا۔۔

کہ اسی وقت کیا نہیں اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔

ایمانے اپنی آنکھوں پر رکھیے ہاتھوں پر ہاتھ رکھا۔۔ جیسے جاننے کی کوشش کر ہو۔۔

"خان۔۔۔" اس نے بے یقینی سے اس کا نام لیا۔۔

اس کے نام لیتے ہی خان اس کی آنکھوں سے ہاتھ اٹھتا اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔

ریڈپینٹ۔۔ وائٹ شرٹ پہنے۔۔ آنکھوں پر چشمہ لگاے۔۔ چہرے پر وہی نرم مسکراہٹ جو اس کی طبیعت کا خاصا تھا۔۔ بلیک سلکی بال لاپرواہی سے اس کے ماتھے پر گرے رہے تھے۔۔ وہ خاصا فرش لگ رہا تھا۔۔

"آؤ ام جی۔۔ یہ واقعی تم ہو۔۔" ایمانے اس کے چہرے پر ہاتھ کر اس کے ہونے کا یقین کیا۔۔

اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی اس کے سامنے ہے۔۔۔

اس کے یہ انداز سامنے کھڑے خان کو سرشار کر گیا تھا۔۔

خان نے اپنے چہرے پر سے اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور ہونٹ سے قریب کر کے چکی کاٹی۔۔

"آؤچ۔۔ یہ کیا ہتھیاری ہے۔۔" اس نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا۔۔ ساتھ میں گھوری سے نوازتے ناراضگی سے کہا۔۔

"میں تو یقین کرنے میں مدد کر رہا تھا۔۔ ویسے آیا یقین۔۔ ؟؟" آنکھوں سے گلاس ہٹاتے۔۔

کالی آنکھیں میں شرارتی چمک لیے وہ اپنی مسکراہٹ روکے اسے تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں آگیا یقین۔۔ اب جہاں سے آئے ہوئے وہاں جاؤ۔ ایک تو میرا خیال نہیں آیا۔۔ اور جب آیا تو تم مجھے تنگ کر رہے ہو۔۔ مجھے نہیں ملنا تم سے۔۔ مجھے کام ہے میں اندر جا رہی ہوں۔۔" ایما

نون ساپ بولتے۔۔ مڑ کر اندر جانے لگی تو خان اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

"ہولڈ اینڈ کولڈ آن۔۔ مجھے بولنے تو دو۔۔"

"بولو۔۔" اس نے منی بسور کر احسان کر کے اسے بولنے کا موقعہ دیا۔۔

اسکی اس ادا سے پورے دل سے مسکرایا۔۔

"دیکھو یار میرے آگے کے دن اور مصروف ہو جانے ہیں۔۔ میں بس ایک دن کے لیے ہی بری

مشکل سے وقت نکال کر آیا ہوں۔۔ سو پلیز یہ ناراض بعد میں۔۔ ہو جانا۔۔" اس نے مسکین سی

صورت بنائی۔۔

اس کی شکل دیکھ وہ ہلکے سے مسکرائی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن بس آج کا دن اس کے بعد میں پھر ناراض ہو جانا ہے۔۔۔" اس نے مانتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا تم ایسا کرو شارٹ لیو دے آؤ۔۔۔ آج کا دن ہی ہے۔۔۔ اس کے بعد پتا نہیں موقع ملے نہ ملے۔۔۔" باقی کی بات اس نے دل میں سوچی تھی۔۔۔

ایسا جو اندر جانے لگی کہ اسے اپنی ہاتھ میں پکڑی چابی کا خیال آیا تو وہ سر پر ہاتھ مارتی اس کی جانب مڑی۔۔۔ اور وہی کھڑی اس نے چابی لہرائی۔۔۔

"یہ چابی۔۔۔ کس کی ہے۔۔۔؟؟؟"

"تم واپس آؤ تو پھر بتاؤ گا۔۔۔ سر پر اُڑے۔۔۔ بس۔۔۔" اس کی بات پر وہ کندھے اچکاتے اندر چلی گئی۔۔۔

خان اس کی پشت پر لہراتے بال دیکھ رہا تھا۔۔۔ آج وہ فیصلہ کر کے آیا تھا کہ وہ ایسا کو اپنے دل کی بات کر دے گا۔۔۔ اور اسے مزید آفس میں جان کے ساتھ کام نہیں کرنے دے گا۔۔۔

جان تو آفس میں تھا نہیں پھر بھی اس نے لیو دے دی۔۔۔ اور اپنے آفس سے چیزیں سمیٹ کر اس نے ایک طرف کیے۔۔۔ خان کا دیا باکس بھی اس نے ایک طرف کر کے رکھ دیا۔۔۔ اور نیچے آئی۔۔۔

جہاں خان اپنی ہیوی بانیک پر بیٹھا تھا اسی کا منتظر تھا۔۔۔ اس کے ساتھ ایک اور ہیوی بانیک کھڑی تھی۔۔۔

اب اسے سمجھ آئی کہ وہ چابی کس چیز کی تھی۔۔۔

"کیا خیال ہے۔۔۔ ریس نہ ہو جائے۔۔۔ خان نے ہیلمیٹ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔
 "کیوں نہیں۔۔۔ تم تیار ہونا ہارنے کے لیے۔۔۔" ایما نے ہلٹ سر پر بندھ کر اس کو چیلنج نظروں سے
 دیکھا۔۔۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔" خان نے بھی اسی انداز سے کہا۔۔۔

"تین کی گنتی پر" ایما نے کہنے پر خان سیٹ ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ون۔۔۔" وہ خود بھی سیٹ ہو گئی۔۔۔

دونوں نے بائیک سٹارٹ کر دی۔۔۔ اور اسے ریس دی۔۔۔

"ٹو۔۔۔" انجن سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔

"تھری۔۔۔" ایما نے تھری کہتے ہی ہستے ہوئے بائیک کو ریس دی اور ریس کے سہی طرح سٹارٹ
 ہونے سے پہلے ہی نکل گئی۔۔۔۔۔

جبکہ خان اس کی چلا کی پر دانت پیستا اس کے پیچھے ہوا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اس کی آج ایک ضروری میٹنگ تھی اس لیے وہ آفس جانے کی بجائے سیدھا وہاں گیا جہاں میٹنگ
 تھی۔۔۔

ڈیریک کے لیے اس نے پہلے ہی سیکیورٹی کے مضبوط انتظام کر دیا تھا۔۔۔ اب کی بار ڈیریک کی
 نہیں چلنی تھی۔۔۔

ویسے بھی اس کی سسی خبر لینے کا موقع اسے مل نہیں رہا تھا کیونکہ وہ نیند اور پین کلیر انجکشن کے اثر میں ہوتا تھا۔۔۔

میٹنگ ہوٹل میں جو کافی لمبی رہی۔۔۔

لیکن ہمیشہ کی طرح کامیاب بھی رہی۔۔۔

اب وہ سب ہاتھ ملاتے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

جان نے موبائل نکال کر دیکھا۔۔۔ اس دن کے بعد ڈی کی کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔

لیکن وہ بھی اس کھیل کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

اتنے سال جو نے صبر کیا۔۔۔ اب وقت آ گیا تھا۔۔۔ قدم اٹھا کر۔۔۔ ڈی کو اس کے منہ کے بل گرنے کا

جان بھی جانے لگا کہ اس کی ایک غیر ارادی نظریک ٹیبل پر گئی۔۔۔

اور وہاں ہستے۔۔۔

انہیں دیکھ کر اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

نیلی آنکھوں میں بھی عجیب سی چمک تھی

"کھیل تو اب شروع ہوگا۔۔۔۔۔" وہ انہیں دیکھتا ہولے سے بولا تھا۔۔۔

جیت ایما کا مقدر ہوئی۔۔۔ کونکہ خان ویسے بھی اسے ہارا ہوا اور اس نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

لیکن بظاہر اس نے منہ بنایا ہوا تھا کہ ایما چیٹنگ کر کے جیتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ دنوں ہوٹل میں بیٹھے تھے۔۔۔
اور کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

"امم حان ایک بات پوچھوں۔۔۔" ایما اپنے سامنے پڑے پانی کے گلاس کے کناروں پر سوچ
نظروں سے انگلی پھرتی سنجیدگی سے بولی۔۔۔

"پوچھ لو۔۔۔ تم نے کون سا میرے منع کرنے سے باز آ جاؤ گی۔۔۔" حان نے ایما کے سامنے پڑا پانی
کا گلاس پکڑا جس کے کناروں پر وہ انگلی پھرتی تھی۔۔۔

"مجھے جاننا۔۔۔ ہے کہ۔۔۔ کیسے۔۔۔ جان سروہ۔۔۔ ڈر کیے تھے۔۔۔" ایما کے دماغ کی سکرین پر بار بار
جان کا وہ چہرہ آ رہا تھا جو ڈیریک کے لیے اتنا پریشان تھا۔۔۔

وہ یہ سوچ کر الجھ رہی تھی کہ وہ شخص جو اپنے دوست کے لیے اتنا پریشان تھا وہ کیسے اپنی بہن۔۔۔ ماں
اور کتے کا قتل کر سکتا ہے۔۔۔

حان جو مسکراتی نظروں سے اس دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے سوال پر یکلخت اس کی آنکھوں میں سختی اتر
آئی۔۔۔

"ایما میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" اس نے سخت لہجے میں اسے ٹوکا۔۔۔ اور
نظریں اس سے ہٹا دی۔۔۔

"حان بتانا ہے کہ۔۔۔ ورنہ میں جا رہی ہوں۔۔۔" ایما کہنے کے ساتھ ہی کھڑی ہو گی۔۔۔

"بیٹھ جاؤ۔۔۔" حان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔ البتہ اس کی نظریں ٹیبل پر تھی۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

صاف پتا چلا رہا تھا کہ وہ ضبط کے کڑھے منازل سے گزر رہا تھا۔۔

ایسا بھی چپ کر کے واپس بیٹھ گئی۔۔

ایک دم ماحول عجیب سا ہو گیا تھا۔۔ ایک بے چین سے خاموشی کے وقفے کے بعد خان نے ٹیبل سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

ایسا کو اس کی نظر دیکھ کر خوف آیا تھا۔۔ وہ پوری لال تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل خان نے اس سے نظریں ہٹائی اور ہوٹل کی ونڈو پر ٹکادی اور بونا شروع ہوا۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

جہان اپنی ماں کی ڈیوٹی کے بعد اپنے باپ کے ساتھ شفٹ ہو گیا تھا۔۔

وہ گم سم سا رہتا تھا۔۔۔

سارے اسے سنبھالنے کی کوشش کر کے تھک چکے تھے۔۔

اسے جس جگہ بیٹھاؤ۔۔ کئی گھنٹوں تک وہاں بیٹھا اپنا ہاتھ دیکھتا رہتا۔۔

اگر اسے کھانا دو تو کھانے کو گھورتا رہتا۔۔۔

بونا تو جیسے وہ بھول گیا تھا۔۔

خان کا دل کرتا تھا کہ وہ بھی باقی لوگوں کی طرح اپنے بھائی بہنوں سے کھیل لیکن جہان گم سم سا رہتا تھا

۔۔ مریم بہت چھوٹی سی نازک گرہ کی طرح تھی۔۔

اسے تو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی عجیب لگتا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں کبھی نیلی لگتی تھی تو کبھی سبز۔۔۔ اس کے لیے جعفر صاحب نے ایک کیئر ٹیکر رکھ دی تھی۔۔۔

ہاں لیکن جہان کا ڈوگ روکی وہ بہت اچھا تھا۔۔۔ خان اس سے کھیل لیتا تھا۔۔۔

خان اور وہ ایک دوسرے سے کافی اٹیچ ہو گئے تھے اس دوران

لیکن ایک دن جہان نے جب اسے خان کے ساتھ لان میں کھلتے دیکھا تو وہ شعلہ بنا وہاں آیا۔۔۔

اسے دیکھ کر روکی بھی اس کی طرف بھاگا۔۔۔

"یہ میرا ہے۔۔۔" ٹھنڈے انداز میں کہتے ہوئے اس نے جھک کر روکی کی پیٹھ کو سہلائی۔۔۔

یہ اس کا بولا اس حادثے کے بعد پہلے جملہ تھا۔۔۔

"مگر جان ہم دونوں بھائی ہیں۔۔۔ اور بھائیوں میں تیرا میرا نہیں ہوتا۔۔۔" خان نے اسے نرمی سے

سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اس کوشش تھی کہ دونوں کے تعلقات آپس میں اچھے ہوں۔۔۔۔۔

وہ اس سے کچھ کہنے ہی چھوٹا تھا۔۔۔ اس کا قد خان کے ہی برابر تھا۔۔۔

"سو تیلے ہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ اور ہمارے میں تیرے میرے کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔" جہان نے

سرد لہجے میں کہا اور روکی کو لے کر اندر چلا گیا۔۔۔

مگر اگلے دن جب خان اٹھ کر باہر نکلا تو جہان روکی کا گلا دبا رہا تھا۔۔۔ اور وہ بچارہ ترپ رہا تھا۔۔۔

خان دل کیا میں جا کے اسے رو کے لیکن اسے جہان سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

خان وہی ڈرا کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔

اب اس اُس نے گلابا نانبند کر دیا تھا۔۔۔ اور روکی کی پٹھت کو تھپتھا اٹھا۔۔۔ اور اندر چلا گیا۔۔۔
اس کا چہرہ ایسے تھا جیسے اس نے کچھ کیا نہیں۔۔۔

اس کے جانے کے بعد خان روکی کے پاس گیا۔۔۔ اور اسے گود میں لے کر رونے لگا۔۔۔

اس واقعے کے بعد سے خان اس سے ڈرنے لگ گیا۔۔۔

اور اس کی چیزوں سے دور رہتا تھا۔۔۔

پھر سکول دوبارہ شروع ہو گئے۔۔۔ وہ سکول سے آکر زیادہ وقت مریم کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

انہی دنوں سکول میں جہان کی اور ڈیریک کی ٹھنی رہتی۔۔۔ وہ دنوں ایک دوسرے سے چار کھاتے

تھے۔۔۔ اور ایک دوسرے کو نقصان پہچانے سے باز نہیں آتے تھے۔۔۔

گھر آکر بھی جہان اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا اور اس پاس سے اس کی بہت سی شکایتیں آنے لگی۔۔۔

جس سے تنگ آکر جعفر صاحب نے اسے بورڈنگ اسکول بھیج دیا۔۔۔ وہ گھر بہت کم آتا تھا۔۔۔

ایک دن اسی طرح کریمس کی چھوٹیاں ہوئی تو وہ آیا۔۔۔ خان اس وقت مریم کے ساتھ کھیل رہا تھا

۔۔۔ جو 6 سال کی ہو چکی تھی۔۔۔ گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ جعفر صاحب اور شازیہ بیگم ساتھ پارٹی میں گئے

تھے۔۔۔

اسے اپنی بہن مریم کے ساتھ کھیلا دیکھ کر جہان نے اسے پکڑ کر سٹور میں بند کیا۔۔۔

اس کے بعد گھر معصوم مریم کی چیخوں سے گونج اٹھا۔۔۔

"سوری جہان۔۔۔ پلیز اسے کچھ نہ کہنا۔۔۔" خان سٹور کا دروازہ پیٹتے ہوئے چیخی جا رہا تھا۔۔۔

اس کے بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح دروازہ توڑ کر باہر نکلے اور کسی طرح مریم کو اس کے شکنجے سے آزاد کروادے۔۔۔

ایک دم مریم کا رونہ بند ہو گیا۔۔۔ وہ بچپنی سے دروازے اور زور سے بجانے لگا۔۔۔ اس کا دل ناخوشگوار انداز میں ڈھرک رہا تھا۔ لیکن گھر میں بس اس کے زور زور سے دروازے بجانے کے لیے کوئی آواز نہیں تھی۔۔۔ آخر جب وہ تھکنے لگا تو سٹور کا دروازہ کھولا۔۔۔ دروازہ کھولنے شازیہ بیگم تھی جو طبعیت خرابی کی باعث جلدی گھر آگئی تھی۔۔۔ خان ان کو پیچھے کرتا مریم کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔ شازیہ بیگم بھی اس کی حالت دیکھ کر اس کے پیچھے آئی۔۔۔

خان جب مریم کے کمرے میں پہنچا تو دیکھا۔۔۔ مریم کے بیڈ پر خون تھا۔۔۔ لیکن نہ مریم تھی۔۔۔ نہ جہان۔۔۔ وہ روتے ہوئے پورے گھر میں مریم کا نام لے کر اسے تلاش کر رہا تھا۔۔۔ آخر اسے وہ گھر کے پیچھے والے حصے میں ملا۔۔۔

"مریم کہاں ہے۔۔۔؟" خان نے اسے اسے کندھوں سے پکڑ کر بچھوڑا اور روتی ہوئے بولا۔۔۔ "کون مریم۔۔۔" وہ پرسکون انداز میں بولا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھوں پر خون لگا ہوا تھا۔۔۔ چہرہ سپاٹ۔۔۔ آنکھیں پرسکون تھا۔۔۔

خان کا دل بڑی طرح ڈھرکا۔۔۔ اور وہ وہنی بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے بعد وہ اکثر مریم کا نام لیتے اٹھ جاتا۔۔۔ راتوں کو ڈر جاتا۔۔۔

جہان کو واپس بورڈنگ بھیج دیا گیا۔۔۔ اور اسے کے بعد وہ نہ گھر آیا۔۔۔ نہ ہی کسی نہیں بلایا۔۔۔

اور نہ ہی مریم کا کوئی سراغ ملا۔۔۔

خان نے اپنی آنکھیں صاف کی۔۔

ایسا کواندازہ نہیں ہوا کہ آنسو اس کی آنکھوں سے بھی نکل رہے ہیں۔۔

یہ سب سن کر اب اسے بھی جہان سے خوف ہو رہا تھا۔۔ وحشت ہو رہی تھی۔۔

اس لیے اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔ اور خان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جو اس نے ٹیبل پر رکھا ہوا۔۔

اس کے اس طرح کرنے سے خان نے کھڑکی سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا اس کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ تھی۔۔

"سوری۔۔۔" اس نے ہلکی آواز میں کہا۔۔

"نہیں۔۔ اس میں تمہاری کیا غلطی۔۔ بلکل جس نے یہ کیا۔۔ مجھے اس سے بھی کوئی شکوہ نہیں۔۔

نفرت نہیں لیکن میں مزید اپنے کسی کو کھونے کی ہمت نہیں رکھتا اس لیے۔۔ میں اس سے دور رہتا

ہو۔۔ اور کوشش کرتا ہوں کہ مجھے جو عزیز ہیں وہ بھی اس سے دور رہے "خان نے اپنے ہاتھ پر

رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھتا اپنے دل کی بات اس سے شیر کی۔۔

"اچھا۔۔۔ تم یہاں بیٹھو میں آیا۔۔۔" خان کی بات پر ایما نے ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا

۔۔ اس کا مقصد ماحول کو بلکہ پھلکھ کرنا تھا۔۔

خان باتھ روم کی طرف چلا گیا۔۔

[illegible]

ایمانے اسے دیکھتے ہوئی سوچا۔۔۔

"ہیلو۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔۔ آفس ٹائینگ ہے۔۔ تو یہاں موجودگی کو میں کہاں کہوں۔۔۔"

جہان کا انداز بالکل سنجیدہ تھا۔۔ نیلی آنکھیں بغور اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔

www.urdu novels mania.com

"وہ میرے ساتھ آئی ہے۔۔ اور یثودے کر آئی ہے۔۔۔" لیکن ایما کے کچھ بولنے سے پہلے ہی خان وہاں آیا۔۔۔ اور ایما اور اس کے دروان آکر کھڑا ہو گیا۔۔

"اوکے۔۔ ول سی۔۔ کل ملتے ہیں۔۔ مس ایما۔۔" جہان اپنے سامنے کھڑے خان کا کندھا تھپتھپاتا مسکرا کر پہلے خان کو بولا پھر اسے کے پیچھے چھپی ایما کو۔۔ سمائیل پاس کر کے نکل گیا۔۔

اس کی مسکراہٹ بہت پراسرار سی تھی۔۔۔

لیکن پھر ایما نے اس سے دماغ جھکٹا اور خان سے باتوں میں لگ گئی تھوری دیر بعد کھانا آ گیا۔۔۔

خان پھر پتا نہیں کہاں چلا گیا تھا۔۔۔

یکدم ریسٹورنٹ میں چلاتا میوزک بند ہوا۔

"ایما۔۔۔" اور مانک پر ایما کو اپنا نام سنائی دیا۔۔۔

ایما نے چونک کر سیج کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں خان کھڑا جگر کرتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ہوٹل میں بیٹھے سب لوگ بھی سیج کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔ کب اور کیسے۔۔۔ لیکن۔۔۔ میرا دل۔۔۔ تمہارے نام پر دھڑکتا ہے۔۔۔" اب وہ سیج

سے اتر کر اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سپاٹ لائٹ بھی چل رہی تھی۔

ایما بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ آنکھیں اب ہر سیکنڈ۔۔۔ ہر منٹ۔۔۔ ہر پل۔۔۔ بس تمہیں دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔" اب وہ اس کے

بلکل سامنے کھڑا تھا۔

سپاٹ لائٹ ان دنوں پر پڑ رہی تھی۔

"سوایما۔۔۔" وہ گھنٹے کے بل اس کے سامنے بیٹھا اور جیب سے ڈبی نکال کر کھول کر اس کے

سامنے کی۔

"ویل یو میری می۔۔۔" وہ بڑی امید سے اسے دیکھ رہا تھا۔

پورے روسٹورنٹ میں خاموشی تھی۔۔۔ سارے۔۔۔ ایما کے ہاں کے منتظر تھے۔۔۔

اور ایما۔۔۔

وہ بالکل سٹل تھی۔۔

اس کی نظریں۔۔ سبز ہیرے کی انگوٹھی پر پڑی۔۔ جس اندر ایک طرف اس کا نام اور دوسری طرف خان کا نام تھا۔۔

خان بھی ڈھرکتے دل کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایمانے ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں شاک تھا۔۔

دکھ

بے یقینی۔۔

اور نہ میں سر ہلا

وہی خان کے ہاتھ ڈھیلے ہوئے۔۔۔

اب ایما اٹھے پاؤں دروازے کی جناب چلنے لگی۔۔

اس کا سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا۔۔ آنکھوں میں آنسو۔۔۔

اپنے دوست کے کھونے کہ۔۔

اس نے کہاں سوچا تھا کہ ایسا ہوگا۔۔

اسے پتا تھا کہ اب ان کی دوستی پہلے جیسی نہیں ہو سکتی۔۔

پھر یکدم وہ مڑی اور بھاگتے ہوئے وہاں سے چلی گی۔۔

خان۔۔ ویران آنکھوں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی دھڑکن اسے یوں لگ رہا تھا۔۔

بند ہو رہی ہے۔۔۔

جس بات کا اسے ڈر تھا۔۔ وہی ہوا۔۔

ایمانے انکار کر دیا۔۔۔

اسے پتا تھا ایما کا۔۔ وہ اب اس سے دور رہے گی۔۔

جان وہاں سے سیدھا واپس ہسپتال آیا۔۔۔

ڈیریک کو مکمل ہوش آچکا تھا۔۔۔ اسے ملنے لوگ اس طرح آرہے تھے جیسے وہ کوئی بہت مشہور

شخصیت ہو۔۔۔ یا کسی ملک کا پرائم منسٹر۔۔۔

ہسپتال کے عملے والے بھی حیران تھے اس شخص میں ایسا کیا ہے جو اتنے لوگ اس سے ملنے آرہے

ہیں۔۔۔ خیر انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ جب تھا یہاں ہے۔۔۔ ان کی جان عزاب میں ڈالنے والا

۔۔ آخر کو وہ ڈیریک ہے۔۔۔

جان بھی اس کے کمرے میں جانے لگا کہ دروازے پر ایک کاغذ پر کچھ لکھا تھا۔۔۔

(ڈیریک یعنی مجھ سے جو بھی ملنے آئی خالی ہاتھ ہرگز نہ آئے۔۔۔ اور اگر خالی ہاتھ آہی گئے ہیں تو واپس

جائے اور میرے لیے۔۔۔ کچھ کھانے کا سامان لائے۔۔۔ اور اگر مجھ سے اس وجہ سے نہ ملنے آئے کہ

میرے لیے کچھ لانا پڑنا ہے۔۔۔ تو میں نہایت پیار سے ان سے یہی کہوں گا۔۔۔ میں سہی بھی ہونا ہے

-- آپ کا پیارا ڈیریک -- یہ تحریر دیکھ کر جان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پوری طرح اپنے ہوش و حواس میں آچکا ہے۔۔۔

وہ اندر آیا۔۔ تو کمرے میں کچھ نہ کچھ کھانے کا سامان پڑا ہوا تھا۔۔
کسنی چاکلیٹ کا ڈبہ تو کسنی جوس کا۔۔۔ یہ پھر چپس۔۔ کچھ نہ کچھ۔۔
بھی دہشت ہی اتنی تھی ہمارے مریض کی۔۔۔

اور ہاں مریض صاحب کی ایک فیکچر زراہ ٹانگ لٹکی ہوئی تو۔۔۔ دائیں بازوں جو فیکچر کا شکار تھا اسے بے چارے کو بھی آرام نصیب ہوا تھا۔۔ کیونکہ جس شخص کے وہ ہاتھ پاؤں تھے۔۔۔ وہ کہاں ٹک سکتے تھے۔۔

خیر اب بھی کہاں ٹکے ہوئے تھا۔۔ بائیں ہاتھ اس کا مسلسل چپس اور جوس کے ساتھ برابر کا انصاف کر رہا تھا۔۔ اگرچہ اس کا بائیں بازوں بھی زخمی تھا لیکن اس میں فیکچر کا مسئلہ نہیں تھا۔۔
جان نے خونخوار نظروں سے اس مریض کو گھورا۔۔ جس کا چلتا منہ اسے دیکھ کر روک چکا تھا۔۔ اب آنکھوں میں حد درجہ مصعومت اور چہرے پر مسکین سی شکل بنانے اسے دیکھ رہا تھا۔۔
لیکن جان اس کے اندر کے شیطان سے اچھی طرح واقف تھا اس لیے وہ اس کی مسکین سی شکل پر کوئی ترس کھانے والا نہیں تھا۔۔۔

ڈیریک نے جب اس کے تیور دیکھے تو اسے اپنے ارد گرد خطرے گھنٹیاں سنائی دی۔۔۔
"ہاے ہاے ہاے ہاے۔۔ دیکھ تیرا تیرے لیے موت کو مات دے کر آیا ہے۔۔۔" ڈیریک نے اپنے طرف آہستہ سے بڑھتے جان کو دیکھا تو تھوک نلگتے ہوئے بڑی ہی پیار سے بولا۔۔

جس کا جان پر زہ اثر نہیں ہوا۔۔۔

وہ ایسے ہی اس کی جانب بڑھتا رہا۔۔۔

"اچھا چپس کھائے گا۔۔۔؟" ڈیریک دل پر پتھر رکھ کر اسے چپس کی آفر کی۔۔۔ ورنہ جان اپنی کھا

جانے والی نظروں سے اسی کی منگل جانا تھا۔۔۔

اس کے پاس پہنچ کر جان نے کرسی سے چیزیں اٹھا کر سائڈ پر رکھی۔۔۔ اور چمیر اس کے سامنے کر کے بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی نیلی آنکھوں سے شعلے نکل رہی تھی۔۔۔ لیکن چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

اس نے اس سے چپس کا پیکیٹ پکڑا۔۔۔ اور اس میں سے ایک چپس نکال کر منہ میں ڈال اور زور زور سے چبا کر کھانے لگا۔۔۔ جیسے وہ چپس نہ ہو ڈیریک ہو۔۔۔

ڈیریک تو یہ دیکھ کر اور کھسیانا ہو گیا۔۔۔ اس وقت اس کی ٹانگ میں زخمی تو۔۔۔ نہ وہ بھاگ سکتا تھا۔۔۔ وہ پوری طرح اس جلد کے رحم و کرم پر تھا۔۔۔ جو نہ تو اس پر رحم کرنے کے موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔ نہ کرم کرنے کے موڈ میں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"ہاں تو کیا پیغام تھا۔۔۔" جان نے اس کے زخمی بازوؤں کے بالکل قریب ہاتھ رکھتے ہوئے پرسوج انداز میں بولا۔۔۔ اس کے اس طرح ہاتھ رکھنے سے جان نے ڈر کر اس کے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔ پھر اس کی شکل کو۔۔۔

"ہاں یاد آیا۔۔۔" اس نے اس اسی زخمی فیکچر زدہ بازو پر زور سے ہاتھ مارا۔۔۔ "سوری میں اتنی۔۔۔

جلدی جان نہیں چھوڑنے والا۔۔۔" یہی تھا نا۔۔۔ اس نے ٹھنڈے انداز میں اس سے پوچھا۔۔۔

ڈیریک کا تو درد سے تراح نکل گیا۔۔۔ اس نے رحم طلب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ جواب میں جان نے بھی بے رحم نظروں سے اسے گھورا۔۔

"وہ تو میں حوصلہ دے رہا تھا کہ میں ٹھیک ہو۔۔۔" ڈیریک نے مصعوم شکل بنائی۔۔۔

"تو میں بھی تو حوصلہ دے رہا ہوں۔۔۔ میرا راتنی تکلف سے میں ہے۔۔۔" جان نے پھر دوبار اس کے بازوؤں پر ہاتھ زور سے رکھا۔۔۔

ڈیریک کی تو چچ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔۔

"جان۔۔۔ میری سانس روک رہی ہے۔۔۔ پانی۔۔۔ پانی۔۔۔" اس نے اکھڑتی سانسوں درمیان کہا۔۔۔

جہاں بھی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا۔۔۔

اور جلدی سے پانی گلاس میں ڈال اس کے سر نیچے ہاتھ کر کر اس کا سر اپر کر پانی اس کے منہ سے لگایا۔۔۔

ڈیریک نے ابھی دوہی آپ لیے ہوں گے کہ جان نے یکدم گلاس میں موجود سارا پانی اس کے منہ اندیل دیا۔۔۔

اب تو اسے سہی معنوں میں غوطہ لگا تھا۔۔۔

جبکہ جان اب سیدھا کھڑا کر اس کی حالت پر سکون انداز میں ملاحظہ کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی حالت سنبھالی تو اس نے جان کو گھورا۔۔۔

"اب اگر تم نے کچھ کیا نہ۔۔۔ تو پھر دیکھا۔۔۔" اتنی سرس کُنڈیشن میں بھی اس کی دھمکی سن کر جان مے چہرے پر تمسخر اڑانے والی مسکراہٹ آئی۔۔۔

"میں اور کروں گا بھی۔۔ اور پھر مل کر دنوں دیکھیں گئے۔۔۔" ڈیریک نے تپ کر اسے دیکھا۔۔۔

"تم نہ بھولو۔۔ میں ٹھیک بھی ہونا ہے۔۔" ڈیریک نے اسے انڈر نیک دھمکی دی تھی۔۔۔
 "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔۔ بچپن سے سنتے آ رہا ہوں کہ تو نے ٹھیک ہونا ہے۔۔ لیکن کیا۔۔ ابھی بھی تمہاری دماغی حالت ویسی ہی ہے۔۔" جان اسے سہی معنوں میں ٹونٹ ٹونٹ کر رہا تھا۔۔
 یہ شکر تھا کہ اب ڈیریک کو منہ سے ہی باتیں سننا رہا تھا۔۔ ورنہ اس کے بھاری ہاتھ اس کی کچھ مر بنی ہڈیوں کا مزید کچھ مر بنانے والی تھی۔۔

جان کا موبائل بجا۔۔ اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو اس کے وکیل کا فون تھا۔۔۔
 "سر جو پیر ریڈی ہیں۔۔۔" دوسری طرف سے بات سن کر اس کی نیلی آنکھوں میں چمک سے کنڈی تھی۔۔۔ کچھ دیر پہلی جوٹس کرنے والی مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی۔۔ اب اس کی جگہ سرد سی مسکراہٹ آدمی تھی۔۔۔

اس نے چہرے پر بس سرد تاثرات تھے۔۔۔
 "ٹھیک ہے۔۔۔ آپ سنبھال کر رکھیں۔۔ پھر کل ملتے ہیں۔۔۔" سنجیدگی سے بولتے اس نے بات مکمل کر کے کال کٹ کی۔۔۔

اور ڈیریک کی طرف دیکھا جو بڑی مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تمہارے ارادے مجھے نیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔" وہ اسی طرح اس کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھتا بولا۔۔

"نہ میں نیک نہ میرے ارادے۔۔۔" وہ موبائل جیب میں ڈال کر اس کے پاس دوبارہ سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

"تم مجھے بتا رہے ہو کہ نہیں۔۔۔۔" ڈیرییک نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کراہ کر دوبارہ گر گیا۔۔۔

جان نے اب بھی اس کی مدد نہیں کی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔" دو ٹوک یک لفظی جواب۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔ میں خود پتا کروالوں گا۔۔۔" اس بات پر جان نے بے نیازی سے کندھے اچک

جیسے کہہ رہا ہو تمہاری مرضی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نرس نے آکر اسے انجکشن لگایا تو وہ پھر نیند میں چلا گیا۔۔۔

اور جان وہی اس کے پاس بیٹھا کل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

وہ فیصلہ لے چکا تھا۔۔۔

اب بس عمل کرنا رہ گیا تھا۔۔۔

وہ بھی کل اس نے کر لینا تھا۔۔

آج پھر وہ لڑکی بھاگ رہی تھی۔۔

پھر وہ سائے اس کے پیچھے تھے ۔۔
وہی جنگل ۔۔

وہی سایوں کا قابو کرنا ۔۔

اور ایک ایک کر کے اس کے اندر داخل ہونا ۔۔

لیکن ان سب کہ اس کے اندر جاتے ہی ۔۔ اس کے جسم کو آگ لگ گئی ۔۔

وہ چیخ رہی تھی ۔۔ مسلسل ۔۔

اپنے جسم پر لگی آگ وہ کسی طرح بجھانا چاہتی تھی ۔۔

لیکن وہ اس کو جلا رہی تھی ۔۔

اسے ختم کر رہی تھی ۔۔

وہ چیختے ہوئے اٹھی ۔۔

اسے یوں لگ رہا تھا کہ اب بھی اس کو لگی ہوئی ہے ۔۔

اس نے سائنڈ ٹیبل پر پڑے پانی کا جگ اٹھیا ۔۔ اور اپنے اپرائنڈیل دیا ۔۔ لیکن جلن اب بھی لگ رہی تھی ۔۔

وہ دوڑتے ہوئے ہاتھ روم کی ۔۔ اور شور کے نیچے جا شور کھولا ۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے ۔۔

ٹھنڈا پانی اس کے جسم پر پڑا رہا تھا ۔۔

لیکن یوں لگ رہا تھا کہ وہ آگ اب بھی لگی ہے ۔۔

اس کے سارے کپڑے بھیگ گئے تھے۔۔

وہ اسی طرح روتی ہوئے شاور کے نیچے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

پہلے پہل تو یہ خواب سائے تک رہے تھے۔۔ لیکن آج آگ لگنا۔۔ اسے بے چین اور خوفزدہ کرنے کے ساتھ حراس کر رہا تھا۔۔

زندگی کبھی اتنی مشکل بھی ہوگی اس نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا۔۔

اسے حوصلہ دینے والا بھی کوئی نہیں جو آکر اسے کہتا۔۔

"کہ ایما یہ خواب ہے کچھ نہیں ہوا اٹھ جاؤ"

اکیلا ہونا کسے کہتے ہیں۔۔ یہ کوئی آج ایما سے پوچھتا۔۔

تنہائی وہ زہر جو انسان کو دھیرے دھیرے ختم کرتی ہے۔۔ سب سے پہلے وہ اعصاب پر حملہ کرتی ہے۔۔ پھر وہ زہر آنکھوں میں اترتا ہے۔۔ جس سے انسان کو ہر ہستہ شخص بڑا لگتا ہے یا تو وہ سب سے نفرت کرنے لگتا ہے۔۔ یا پھر کمزور پر جاتا ہے۔۔ پھر یہ زہر آنکھوں سے ہوتا ہو نٹوں اور جب دل میں جاتا ہے نا تو انسان بے حس ہو جاتا ہے۔ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔۔ جہاں ہر جذبہ مرجاتا ہے۔۔

ہوٹل سے آنے کے بعد وہ سیدھا گھر آئی تھی۔۔ اور روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتا نہیں لگا۔۔

آج ویسے بھی کلب سے آج چوٹی تھی۔۔۔

اس نہیں پتا لگا کہ وہ کتنے گھنٹے سے ٹھنڈے شاور کے پانی کے نیچے کھڑی تھی۔۔۔

جب اس کے ہاتھ پاؤں سن ہونا شروع ہوئے تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔

اور باتھ روم کی دیوار کا سہارا لے کر آہستہ سے اٹھی۔۔ اور سہارے سے ہی چلتے ہوئے وہ واپس کمرے میں آئی۔۔

کھڑکی سے پردے ہٹے ہوئے تھے۔۔

نیا دن شروع ہو چکا تھا۔۔

لیکن کیا واقعی نیا دن شروع ہوا تھا۔۔

سب کچھ ویسا ہی تو تھا۔۔

زندگی اس کے لیے ایک امتحان بن چکی تھی۔۔

ایما کو نہیں پتا تھا۔۔

اس کے امتحان اب سہی معنی میں شروع ہونے والے ہیں۔۔

اس کی زندگی میں طوفان اب سہی معنوں میں آنے والا ہے۔۔۔

اس کے بعد اس سے سویا نہیں گیا۔۔۔

اس لیے اس نے آفس جانے کے لیے تیار ہونا بہتر جانا۔۔ ویسے بھی فارغ بیٹھ کر فضول سوچوں نے

اسے مزید تنگ کرنا تھا۔۔

فریش ہو کر جب وہ باتھ روم سے نکلی تو پہلی چھنک آئی۔۔ پھر دوسری پھر تیسری۔۔ اور پھر یہ سلسلہ

چل نکلا۔۔

چھینک چھنک کر اس کی چوٹی سی ناک لال ہو گئی تھی۔۔

اب اتنی دیر سردی میں وہ بھی لٹن کی ۔۔ اور ٹھنڈے پانی کے نیچے بیٹھے رہو تو یہ تو ہونا ہی تھا ۔۔
اس نے بال ٹاول میں لپیٹے اور کچن میں آکر کافی بنانے لگی ۔۔ ساتھ میں اس نے میڈیسن بھی لے لی

یہ اپارٹمنٹ دو کمروں جن میں ایک کچن اور باتھ روم پر مشتمل تھا ۔۔
وہ واپس کمرے میں آئی اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر ۔ اس نے اپنے بال خشک کرنے چاہے
لیکن جیسے ہی اس کی نظر شیشے میں اپنے عکس پر گئی تو وہ حیران رہ گئی ۔۔۔
یہ وہی تھی کیا ۔۔۔

چمکتی بھوری آنکھیں اب ویران اور رورور کر سوجن کا شکار ہو چکی تھی ۔۔۔ آنکھوں ایک نیچے ہلکے
سے پڑے تھے ۔۔ زکام کی شدت سے سرخ ہوتی اس کی ناک اور گال ۔۔ اور برسوں کی بیمار لگ رہی
تھی ۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

مہندی کا فکشن فارم ہاؤس میں تھا ۔۔۔
گھر والے تو سب ہی وہاں پہنچ چکے تھے ۔۔ بس آہل تھا جوان کے ساتھ نہیں آیا کہاں گیا کسی کو نہیں
پتا تھا ۔۔

بلال صاحب مینیجر سے ڈیکوریشن ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔ بڑے سے لان مین ورکر ادھر ادھر پھر رہے تھے۔۔۔

حورین جو بی جان کی بات سن کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ راستے میں ایک ورکر نے اسے روکا

"میم۔۔۔" حورین جو اپنے دیخان میں جا رہی تھی اس کی پکار ان کر پلٹی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"وہ آپ کو وہاں میڈم بولا رہی ہیں۔۔۔" ورکر کہ بات سن کر حورین نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔

"کون سی میڈم۔۔۔" ورکر اس کا سوال سن کر گھبرا ایا تھا مگر حورین نوٹ نہیں کر پائی۔۔۔

"میم آپ خود دیکھ لیں۔۔۔ مجھے نام نہیں پتا۔۔۔" اس کی بات سن کر حورین نے سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ ورکر کے پیچھے چل رہی تھی کہ یکدم رک گئی۔۔۔ کیونکہ وہ جس طرف جا رہی اس جگہ کوئی نہیں تھا یہ جگہ فارم ہاؤس کے بیک پر تھی اور اکثر بند رہتی تھی یہ بات مسکان نے ہی اسے بتائی تھی اسے گھبراہٹ ہوئی۔۔۔ اس ورکر کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا وہ سیدھا چلا جا رہا تھا۔۔۔

حورین دیکھ رہے سے پلٹ کر واپس جانے لگی کہ اس وقت اس کا کسی سے ٹکرا ہوئی۔۔۔

اس کے سنبھلنے اور سمجھنے سے پہلے ہی اس کے پیچھے کھڑے شخص نے اس کے منہ پر رومال رکھ دیا

--

اس نے خود کو آزاد کرنے کی جہد و جہد کی لیکن آنکھوں کے آگے چھانے اندھیرے نے اسے بے بس کر دیا۔۔

"تم جاؤ تمہارا کام یہی تک تھا۔۔ اور یہ لو تمہاری باقی کی رقم۔۔" بے ہوش ہوئی حورین کو بازوؤں میں نرمی سے سنبھالتے اس شخص نے سامنے کھڑے ورکر کو اپنے جیب سے نکال کر چیک دیا۔۔۔ جب اس نے فوراً اسے اس سے جھپٹنے کے انداز میں لیا۔۔۔ اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"بس۔۔ اب وہ وقت دور نہیں جب آہل تمہیں چھوڑ دے گا۔۔ پھر میں مکمل طور پر تمہیں پاسکوں گا۔۔" اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے وہ سرشار سے انداز میں بولا۔۔ اس کے لہجے میں خوشی تھی جیسے اس کو یقین ہو کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوگا۔۔۔

وہ اسے نرمی سے اپنے بازوؤں میں لیے سامنے بنے کمروں میں سے ایک میں داخل ہوا۔۔۔ جہاں پہلے سے مہک موجود تھی۔۔۔ اسے اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ جلدی سے اس کی جانب بڑھی۔۔۔

"فد۔۔ تمہیں یقین ہے یہ پلین کام کرے گا۔۔ اگر کوئی یہاں آگیا تو۔۔۔" مہک اس وقت بھرپور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

اس کی بات پر فد مسکرایا پھر پہلے اس نے نرمی سے حور کو بیڈ پر لٹایا اور تھوڑی سی جگہ بنا کر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

"سو فیصد کام کرے گا۔۔ ویسے بھی یہ جگہ سنسان پڑی رہتی ہے اس لیے سب اسے آسیب زدہ سمجھتے ہیں۔۔ یہاں آنے کی کوئی غلطی نہیں کرے گا۔۔" فد بات اس سے کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں حوریں کے مصعوم اور بے داغ چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔

"ہمم اس کو ہوش کب تک آے گا۔۔۔" ایک زہریلی نظروں سے سامنے پڑے بے ہوشی وجود کو دیکھا۔۔۔ مہک کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دے۔۔۔ بے ہوشی میں اتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ اس کی لہجے میں بھی زہر بھرا ہوا تھا۔۔۔ جس پر ہند نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"دو۔۔۔ تین گھنٹے تک اور تمہارے لیے یہ بہتر ہوگا کہ اپنی یہ زہر آلودہ نظریں اس سے دور رکھو" ہند کو مہک کا یوں حورین کی جانب دیکھنا زہر بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔ اوکے اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔" اس وقت اس سے بگاڑنا اس کے لیے بہتر نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ اس کا اور ہند کا مقصد ایک ہی تو تھا۔۔۔ اس لیے وہ اس کو ٹھنڈا کرنے کی خاطر بولی۔۔۔ "وہ میں دیکھ لوگا۔۔۔ ابھی تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" ہند کی بات پر وہ غصے سے وہاں سے نکل گئی۔۔۔ "جلد ہی ملے گئے سلیپنگ بیوٹی۔۔۔" ہند ہولے سے اس کے گال سہلاتا وہاں سے اٹھا اور دروازہ بند کر کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اب سے انتظار تھا تو بس آہل کا۔۔۔

وہ شرجیل کی طرف دیان کو لینیے آیا تھا۔۔۔
مگر ان کی آپس میں بحث شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"آہل تمہارا دماغ تو پھر گیا۔۔۔ آج تیری مہندی ہے۔۔۔ اگر داجی نے اسے دیکھ لیا تو مہندی روک کر تجھے گھر سے باہر نکال دینا" شر جیل نے پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔ جو وہ اتنے دنوں سے کر رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"انہوں نے پہلے کون سا کیا۔۔۔ سب دیا۔۔۔ بس اعتبار نہیں دیا۔۔۔ ایک بار اس دن میری بات سن لیتے تو آج یہ تین سال کا وقفہ نہ آتا۔۔۔ راضی تو ہو گیا تھا میں ان کی بات پر کر تو لیا تھا نکاح۔۔۔ پھر یہ بے اعتنائی کیوں کی انہوں نے۔۔۔ کتنی زندگیاں برباد ہوئی۔۔۔ تین۔۔۔ ایک وہ مصعوم۔۔۔ ایک اس کی ماں۔۔۔ اور ایک میں۔۔۔ تین سال ہو گئے تجھے بھی مجھے بھی اس لڑکی کو ڈھونڈتے ہوئے۔۔۔ جس نے داجی سے بھواس کی تھی۔۔۔ لیکن ہوا کیا۔۔۔ نہ وہ ملی۔۔۔ نہ داجی کو میں ثابت کر پایا کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں تھک گیا ہوں۔۔۔ ان کی نظروں میں آپنے لیے بے گانی دیکھ کر" وہ تو آج پھٹ پڑا۔۔۔ اندر بلتا سا رابال باہر نکل رہا تھا جو وہ دبائے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر شر جیل بھی پریشان ہو گیا۔۔۔

"دیکھ یہ میرا تجھ سے وعدہ ہے۔۔۔ وہ لڑکی خود آئے گی۔۔۔ وہ سب سچ بتائی گی۔۔۔" شر جیل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خلوص دل سے وعدہ کیا۔۔۔

اسے معلوم نہیں تھا۔۔۔ اور بہت جلد قدرت اس کو اس کا وعدہ پورا کرنے کا موقع دینے والی تھی۔۔۔ جب حقیقت میں اسے لڑکی کا پتا لگانا تھا تو وعدہ پورا کرنا اس کے لیے کتنا مشکل ہونے والی تھا۔۔۔ اسے وہ خود بھی واقف نہ تھا۔

آہل نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نور مل کرنے کی کوشش کی۔۔۔

جوابی اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔

"تم کل ہر حال دیان کو لے کر آرہے ہو۔۔۔۔۔ نہیں تو یہ کام میں بھی کر سکتا ہوں۔۔" آہل نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

"مگر اس۔۔۔" شرجیل نے پر کچھ بولان چاہا جسے آہل نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔۔

"میں آج کے لیے تمہاری بات مان رہا ہوں۔۔ مگر کل ہر صورت میں تمہیں دیان کو یہاں لانا ہوگا۔۔۔" اس کا لہجہ اور انداز دونوں دو ٹوک تھے۔۔ شرجیل کو پتا اب مزید بحث کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے وہ چپ ہو گیا۔۔

"بابا۔۔۔" دیان جس کی موجودگی کو وہ دنوں فراموش کر گئے تھی اس کی سہمی آواز سن کر آہل کو خود پر تاؤ آیا۔۔ وہ ضرور اس کا غصہ دیکھ کر ڈر چکا تھا۔۔ آہل نے خود کو کمپوز کیا۔۔ اور صوفے پر بیٹھے دیان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا۔۔ دیان اس سے ڈر گیا تھا اس لیے وہ اس کی طرف نہیں بڑھا۔۔ جس پر آہل نے خود ہی جھک کر اسے گود میں اٹھا کر سینے سے لگایا کر کھڑا ہوا۔۔

"جی بابا کی جان۔۔۔ بابا سے ناراض ہے۔" اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس نے پیار سے پوچھا۔۔۔

"ڈر۔۔۔ گد رہا ہے۔۔" دیان اپنا منہ اس کے سینے میں چھپاتے۔۔۔ سہمائے ہوئے انداز میں بولا۔۔ اس کا چھوٹا سا جسم آہل کے مضبوط بازوؤں میں چھپ گیا تھا۔۔ آہل کو پتا تھا کہ وہ اس سے ڈر گیا ہے لیکن اس نے پھر بھی پوچھا۔۔

"کس سے ڈر لگ رہا ہے میرے جان کو۔۔۔" وہ اسے یونہی سینے لگائے۔۔۔
 "بابا سے۔۔۔"

"بابا کیا کریں گے بابا کی جان کو بابا سے ڈرنہ لگے۔۔۔" آہل اب اسے انداز میں بولا۔۔۔
 اب کی بار دیان کچھ نہیں بولا جس پر آہل نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔ اور پھر ایک شفقت سے بھرپور مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔ دیان اس کے سینے سے لگے ہی سوچا تھا
 ۔۔۔

ایک سکون تھا جو اسے اپنے روگ پے میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔
 اس نے ایک بار پھر اس کے ماتھے پر سر کو بوسا دیا۔۔۔
 "آہل اب تمہیں نکلنا چاہیے۔۔۔ آج تمہاری مہندی ہے۔۔۔" شرجیل کی بات پر اس نے سر ہلایا
 پھر دیان کو اس کے کمرے میں لٹا کر شرجیل سے مل کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اس کی گاڑی اندر داخل ہوتا دیکھ کر فہد جو اسی کے انتظار میں ٹیس پر کھڑا تھا مکروہ سا مسکرایا۔۔۔
 اب اس کے اگلے اور نہایت اہم قدم اٹھانے کا وقت آگیا تھا۔۔۔ ویسے بھی حور کو بھی ہوش آنے
 والا تھا۔۔۔ تو جتنی جلدی ہو سکے اسے اپنا کام کرنا تھا۔۔۔ اس لیے وہ ماریہ جو میسج کرتے گھر کی پیچھے کی
 طرف چلا گیا۔۔۔

"آہل مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" مہک کو جیسے ہی فہد کا میسج ملا وہ سیدھا آہل کے
 پاس آئی جو ابھی اندر آیا ہی تھا مہک کہ اس طرح بولنے پر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟" سفید شلوار قمیض اس پر بلیک و سٹکورٹ پہنے وہ اتنا خوب روگ رہا تھا کہ مہک کا اس پر سے نظر ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔

"وہ۔۔۔ یہاں نہیں۔۔۔ تم آؤ میرے ساتھ۔۔۔" مہک اس لیے پیچھے بنے کمروں کی طرف بڑھی اور ساتھ ہی موبائیل پر فہد کو ڈن کا میسج کیا۔۔

جہاں فہد پہلے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ میسج ملتی ہی وہ مسرور سا مسکرایا اور حورین کی جانب دیکھا۔۔۔ جو شاید اب ہوش میں آرہی تھی۔۔۔

"چلیں سلیپنگ بیوٹی۔۔۔ گیم آن کریں۔۔۔" جب باہر قدموں کی آواز آئی تو حور کے پاس گیا۔۔۔ دروازے اس نے جان کر آدھ کھلا چھوڑا تھا۔۔۔ تاکہ آواز آسانی سے باہر جاسکے۔۔۔

"حور۔۔۔ تم پریشان نہ ہو۔۔۔ میں ہونہ تمہارے ساتھ۔۔۔" اس کے دونوں کھنڈوں سے پکڑ کر وہ اس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔ وہ جواب بھی پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھی اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہو رہا ہے اسے اپنے سر میں دھماکے ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ فہد نے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے جلدی بولنے۔۔۔" اسے اس طرح مہک کا چپ ہونا کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔ "پتا نہیں تم میری بات کا یقین کرو کے نا۔۔۔ لیکن میں پھر بھی تمہیں بتانا چاہتی ہو۔۔۔" انگلیوں کو مڑورتے۔۔۔ مہک نے پریشان سی شکل بنائی۔۔۔

"اب بتا بھی چکو۔۔۔ یا میں جاؤ۔۔۔" اب کہ وہ سر دلجے میں بولا۔۔۔ اس کا اس طرح پہلیوں میں بات کرنا اسے کوفت زدہ کر رہا تھا۔۔۔

"وہ بات یہ ہے کہ جب اس دن ہم شاپنگ پر گئے تھے تو میں نے حور کو اپنے پیچھے آتے لڑکوں سے اشاروں سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔ پھر میں نے پرسوں بھی اسے فند سے بات کرتے دیکھا اور آج۔۔۔" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ اور اس کا چہرہ دیکھنے لگی کہ آیا اس کی باتوں کا اس پر کتنا اثر ہوا ہے۔۔۔ لیکن دوسری طرف آہل کا چہرہ سپاٹ تھا جس کی وجہ سے وہ کوئی اندازہ نہیں کر پائی۔۔۔ "آج کیا۔۔۔" فند کے اندر اس کی باتوں سے ابال اٹھ رہا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ "اور آج میں نے حور کو فند سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ دنوں یہاں ملنے والے تھے۔۔۔ آہل کی میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اس لیے تمہیں اس طرح بے خبر رکھنا نہیں چاہتی۔۔۔ یہ حوریں بہت خراب لڑکی ہے۔۔۔ وہ تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔" مصعوم سی شکل بنا کر وہ اس انداز میں بول رہی تھی کہ کہنی سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔

آہل کے چہرے پر مہک کی محبت والی بات سن کر ناگواری آئی جسے اس نے چھپانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ لیکن جب اس فند کی آواز آئی تو وہ چونکا اور آواز کے تعاقب میں چلتے اس کمرے کی طرف آیا جس کا دروازہ آدھ کھلا تھا۔۔۔

جب وہ کمرے میں آیا تو اندر کا منظر دیکھ اسے ہاتھوں اور چہرے کی رگیں تن گئی۔۔۔ اس کے جسم میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

جب اس نے حور کو فند کے کندھے پر سر رکھے دیکھا۔۔۔ اس دنوں کی پشت دروازے کی طرف تھی۔۔۔ اس لیے آہل ان دنوں کو چہرے دیکھ نہیں پایا۔۔۔

[illegible]

اس نے مڑ کر دیکھا جہاں آہل غصناک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا حور کو اس کی نظروں سے آگ اگلتی ہوئی لگ رہی تھی ۔۔۔۔ اس کے قدم لڑکھڑائے ۔۔۔ سر میں درد کی شدت پر یہ سب ۔۔ وہ گر جاتی اگر فہم بروقت اسے نہ پکڑتا ۔۔

آہل لمبے قدم اٹھتا اس تک آیا اور حور کا بازو میں مضبوط گرفت میں لیتے اس کو جھٹکے سے اس سے دور کیا۔۔۔۔

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں۔۔۔" انگلی اٹھا کر اسے ورن کرتے وہ حور لیے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہ سے نکل گیا۔۔۔ اس کی گرفت اس کے بازوؤں پر اتنی مضبوط تھی کہ حور کو لگا کہ اب اس کا بازوؤں ٹوٹا تو توب۔۔۔

"اب کیا ہوگا۔۔۔" ان کے جانے کے بعد مہک اس کے قریب آئی۔۔

"اب جو ہوگا۔۔۔ وہ اہل خود کرے گا۔۔۔ ہمارا کام تھا تلی جلانا۔۔۔ آگ کو بھڑکانے گا وہ خود۔۔۔"

"شیطانی مسکراہٹ سے بولتے وہ بیڈ پر آکر ٹوپٹھ گیا۔۔۔"

"بھائی آپ کی آپ کے ساتھ ہے۔۔۔ میں کب سے آنکھیں ڈھونڈ رہی ہوں ان کو چلیں آئے آپ کی پار سے لڑکیاں آگئی ہیں۔۔۔" مسکان جو کب سے حور کو تلاش کر رہی تھی اسے آہل کے ساتھ دیکھ کر پرسکون ہوئی۔۔۔

"مسکان گڑیا مجھے آپ کی آپ کی سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ آپ بعد میں آجانا۔۔۔" حور کے بازو پر اس نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔۔۔ اسنے اپنے لہجے اور چہرے کے تاثرات پر جس طرح قابو کیا تھا یہ اسے پتا تھا۔۔۔

حور کا لگا اب تو پکا اس کے بازو کے ٹوٹ جانا ہے۔۔۔ تکلف کی جیسے انتہا ہوگی تھی اس کا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔ آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

"آہ۔۔۔" بیساختہ اس کے منہ سے کراہ نکلی

"آپ کی آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔" مسکان فورن اس کی جانب بڑھی۔۔۔

"مسکان آپ ایسا کرو کہ پانی لے کر آؤ۔۔۔ میں آپ کی بھابھی کو اپنے کمرے میں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔" مسکان کو کام لگا کروہ حور کو لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے حور کے بازو کو چھوڑا اور اس کا منہ دابوچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔ وہ بازو کی تکلف سے نہیں سنبھالی تھی اس کے اس طرح کرنے سے سے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ آنسو اب پلکوں کی بار تہر کر نکل کر اسے کے گال پر آ رہے تھے۔۔۔

"پتا اس وقت میرا دل کر رہا ہے کہ تمہیں زندہ گاڑ دو۔۔۔" اس کے جبرے کو اور زور سے پکڑے وہ اس جنونی انداز میں بولا تھا کہ حور کو اپنی سانسیں روکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"لیکن نہیں پھر سوچتا ہوں یہ تو بہت کم ہے۔۔۔ جو مزہ دھیرے دھیرے جلانے کا ہے۔۔۔ وہ ایک ہی بار مارنے میں کہاں۔۔۔" تمسخر آمیز انداز میں بولتے آخر میں وہ ہنسا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ۔۔۔ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں۔۔۔" حور نے اپنے صفائی دینے کی کوشش کی۔۔۔ جس مشکل سے وہ بولی تھی اسے پتا تھا۔

"بلکل سہی کہا میں غلط سمجھا تھا تمہیں۔۔۔ لیکن اب سمجھ گیا ہوں۔۔۔" وہ زو معنی انداز میں ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا تھا۔ اس کی نظروں میں موجود حقارت اور منگلتی چنگاریاں۔۔۔ حور کو بھسم کر رہی تھی۔۔۔

"چلی جاؤ۔۔۔ دفاع ہو جاؤں۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں واقعی ہی تمہارا قتل کر دوں منگل جاؤ۔۔۔" اسے دروازے کی جانب دھکا دے کر وہ دھارا ہی تو تھا۔۔۔ اگر کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا تو اس کی آواز سن کر اب تک سب جمع ہو چکے ہوتے۔۔۔

حور نے بامشکل خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔ اور بہتے آنسو کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھول کر بھاگنے کے انداز سے منگلی تھی۔۔۔

اتنی زلت۔۔۔ سے بہتر تھا کہ وہ اسے خود ہی مار دیتا۔۔۔

مگر وہ بے خبر تھی۔۔۔ ابھی تو یہ شروعات تھی۔۔۔

Mendhiispecial

فکشن شروع ہو گیا تھا۔۔۔ سب آغا جان کو مبارکباد دے رہے تھے کیونکہ نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا اس لیے مہندی کا فکشن بھی کنبائیں تھا۔۔۔

آہل بھی اپنے جاننے والوں کے ساتھ کھڑا ان سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ حورا بھی نہیں آئی تھی۔۔۔ اس کے مغز و پھرے پر حد سے زیادہ سنجیدگی تھی۔۔۔ طبعیت میں رعب مہندی رنگ کے کرتے کے ساتھ وائٹ شلوار پہنے وہ سلطنت کے بادشاہ کی طرح کھڑا تھا۔۔۔ اس کے پھرے پر کوئی تاثر نہیں تھا دوپہر کو ہوئے واقع کا۔۔۔ اور یہی چیز فہم اور مہم کو بے چین کر رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دلہن آنے کا شور اٹھا تو آہل پر جا کر سیٹج پر بیٹھ آ گیا۔۔۔ اور سامنے دیکھنے لگا جہاں حورا کو لایا جا رہا تھا۔۔۔

نیلے رنگ کی شرٹ ساتھ پیلے رنگ کا لنگا۔۔۔ جو اسکے نازک بدن پر بہت جچ رہا تھا۔۔۔ پھرے پر گھونگھٹ تھا جس کی وجہ سے چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ جب وہ سیٹج کے پاس پہنچ گئی تو آہل نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا۔۔۔ اس نے جھجکتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اس کی چھوڑی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔ اس کے ہاتھ ضرورت سے زیادہ ٹھنڈے تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ کی کپکا ہٹ آہل نے اچھی طرح محسوس کی تھی۔۔۔

وہ اس سے ڈر رہی تھی۔۔۔ اسی بات سے ایک تلخ مسکان اس کے عنابی لبوں پر آئے۔۔۔ اس نے اسے پکڑ کر اوپر کی۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ اس نے گرفت اتنی سخت رکھی تھی اس کے نازک ہاتھ پر کہ حورا کو دل جو پہلے ہی ڈرا ہوا تھا مزید خوفزدہ ہو گیا۔۔۔

وہ تو یہ سوچ کر ہی پریشان تھی کہ اگر آہل نے سب کو بتا دیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔ کس کس کا کو صفائیاں دے گی۔۔۔ یہی سوچ سوچ کر اس کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی۔۔۔ جب بھی دروازہ کھولتا تو وہ ڈر کر دروازے کے جانب دیکھتی تھی۔۔۔ اس نے خود کو کیسے سنبھالا تھا یہ صرف اسے پتا تھا۔۔۔

آہل نے اسے اپنے ساتھ پہلو میں بیٹھایا۔۔۔ اور زور سے اس کا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا۔۔۔ جسے حور نے اسی وقت گھونٹ کے اندر کر لیا۔۔۔ اس کا ہاتھ پورا لال ہو چکا تھا اتنی سی دیر میں اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے وہ جو کب سے اپنی آنسو روکے ہوئے تھی اب مزید ضبط نہ کر سکی اور آنسو ٹپ ٹپ کر کے اس کے اسی ہاتھ پر گرنے لگے۔۔۔

آہل نے بھی اس کا رونا محسوس کیا۔۔۔

"اپنا یہ ڈرامہ بند کرو۔۔۔ اگر تم تھوڑی دیر میں چپ نہ ہوئی تو نتائج کی ذمیدار تم خود ہوگی۔۔۔" اس کے کان کے پاس ہونٹ کر کے وہ آہستہ سے مسکراتے ہوئے مگر اتنے سخت انداز میں بولا تھا کہ حور کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔ بظاہر تو دیکھنے والے کو یہ لگ رہا تھا کہ آہل نے کوئی پیار بھری سرگوشی کی ہے۔۔۔

آہل کی نظریں فہم پر گئی۔۔۔ جس کا چہرہ اس کے اس طرح حور سے بات کرنے پر تاریک پر چکا تھا۔۔۔ ایک سرد سے مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی۔۔۔ اسے پتا تھا اس اب کیا کرنا ہے۔۔۔ مہمان بارہ باری کر مہندی اور سلامی دے کر جا چکے تھے۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔ تو اب دیدار کریں گے اپنے دلہن کا۔۔۔" اب سب کزن سیٹج کے پاس کھڑے اس کو تنگ کر رہے تھے۔۔۔

"آپ لوگ نہ بھی کہتے تو بھی میں نے کر ہی لینا تھا۔۔۔" آہل بھی شوخ ہوا۔۔۔

اس کے جواب کر تمام ینگ پارٹی نے ہونٹنگ کی۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بات۔۔۔" تمام لڑکوں نے جوش سے اس کا ساتھ دیا۔۔۔

"اچھا اااااااااا۔۔۔ تو پھر اب آپ دیکھ کر دیکھیں زرہ ہمیں۔۔۔" اب وہ سب حور کے آگے کھڑی ہوگی

تھی۔۔۔ یوں کے حوران کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔" آہل نے آبرو اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

"جی جی۔۔۔ یہی بات ہے۔۔۔ اور اگر آپ دلہن کی شکل دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک شرط ہے۔۔۔۔"

لڑکیاں ساری ایک طرف تھی۔۔۔

اور لڑکے آہل کے گرد جمع تھے۔۔۔

"کسی شرط۔۔۔" آہل کی بجائے اس کی طرف سے لڑکا بولا۔۔۔

"کمپیشن۔۔۔ اگر ہم جیتے تو دلہن کی شکل کل ہی دیکھنے کو ملے گی۔۔۔ اور اگر لڑے جیتے تو آج ہی۔۔۔"

اب کی بار مسکان آگے ہو کے چمک کر بولی۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔" لڑکوں کی طرف سے علی بولا۔۔۔

"دلے سے پوچھا ہے۔۔۔ تو دلے کا ہی جواب چاہیے۔۔۔" مسکان ٹیس کرنے والی مسکراہٹ

سے بولی تھی۔۔۔

"تو کوئی بات نہیں۔ نا۔۔۔ ہم بھی مستقبل کے۔۔۔ دلے اور کسی کے خوابوں کے شہزادے ہیں

۔۔۔" علی کون سا کم تھا فوراً سے جواب حاضر۔۔۔ جس پر سارے لڑکوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔

"اوو وہ میں بھی کہوں کے آج کل منڈکیاں آپ جیسے لڑکوں کے پیچھے کیوں پھدکتی ہیں۔۔۔ ظاہری سی بات ہے آپ ہی تو ان کے خوابوں کے شہزادے ہیں۔۔۔" اس کے جواب پر ساری لڑکیاں اش اش کراٹھی۔۔۔

"اچھا سریس فائنل۔۔۔ مجھے شرط منظور ہے۔۔۔" اس سے پہلے ان کی لڑائی مزید آگے بڑھتی آہل نے معاملہ ٹھنڈا کیا۔۔۔

اب حال میں ساری لائٹ آف تھی اور صرف سیٹج پر لائٹ آن تھا۔۔۔ سارے مہمان سیٹج کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔ ایک طرف لڑکیاں بیٹھی تھی۔۔۔ اور دوسری طرف لڑکے۔۔۔ آہل لڑکوں کے ساتھ تھا اور حور لڑکیوں کے ساتھ۔۔۔

"تین راؤنڈ ہونگے۔۔۔ پہلا اشارے سے سمجھانا ہے۔۔۔"

دوسرا انتشاری۔۔۔ اور تیسرا ڈانس۔۔۔ اور نو چیٹنگ۔۔۔ "مسکان نے ہی آگے ہو کر گیم سمجھائی۔۔۔"

پہلے لڑکوں والوں کی طرف سے آیا۔۔۔ جس بچارے کو انہوں نے دلبر دے دیا۔۔۔

اب وہ ٹھیکے لگا لگا کر اپنے ساتھیوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ لیکن بے سود۔۔۔ وہ لوگ سمجھنے کی بجائے اس کے ٹھمکوں پر ہنسی جا رہے تھے۔۔۔

بہر حال پہلا راؤنڈ لڑکی والے جیتے تھے۔۔۔

اب باری تھی انتشاری کی۔۔۔۔

جس میں لڑکے ہی آگے آگے تھے۔۔ وہ تو گانے کے ساتھ ساتھ جھوم بھی رہے تھے۔۔ تو یہ روانڈا
 ان کے حق میں گیا۔۔ اب باری تھی آخری راؤنڈ کی۔۔
 لڑکیاں اپنے لینگے سنبھال کر سیٹج پر آئی۔۔
 مسکان نے روئل بیلورنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔ چہرے پر نیچرل سے میک کیے
 وہ انتہائی دلکش لگ رہی تھی۔۔
 گانا سٹارٹ ہوا۔۔۔

Ballayballaynidorpunjabandi
 Hoballayballaynidorpunjabandi
 Hojuttikhaldimaronanaiochalldidorpunjabandi
 Hojuttikhaldimaronanaiochhaldidorpunjabandi
 Hoballeballe!

وہ ساری ایک ساتھ سیم سیم کر رہی تھی۔۔۔ بھی آخر اتنے دنوں کی محنت تھی ان کی۔۔
 Raatkiranginidekho
 Kyaranglaaihai
 Haathonkimehendibhijaise
 Khil-khilaaihai
 ماحول میں رونق سی لگ گئی تھی وہ کبھی آگے ہو رہی تھی تو کبھی پیچھے۔۔

Mastiyonneaankhyunkholi
 O..jhoomtidhadkanyahiboli

Balleballe..
 Hoballeballenachehaiyebawrajiya
 Balleballelejayegeasanwrapiya
 Jalejalennainomeinjaisepyarkadiya
 Ballayballaynachehaiyebawrejiya
 Ballayballaylejayegeasanwrapiya

Jeebharkeaajnaachle
 Aasaariraatnaachle
 Sharmanachhodnaachle
 Naachle..oye,oye!

اب لڑکے کہاں پیچھے رہتے ہو سب بھی سٹیج پر چھڑ گئے تھے یہ اور بات ہے کہ انہیں پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ وہ سب اس پر ڈانس ضرور کریں گی۔۔۔ اس لیے وہ بھی تیاری کے ساتھ آئے تھے۔۔۔ اور علی صاحب وہ تو سنبھالے نہ سنبھل رہے تھے۔۔۔

Chahnelagediljiseussipeaddhjaaye
 Doornaraheyaarseaankhjabladjaaye
 Hojahanbhihoraastawahinkomudjaaye
 Koipyaaarkaraagsabadanmein chhidjaaye

Khwaabaankhonmeinsajayegapiyakesangre
 Ginginginginkeabdinaayewopiyakesang

Oballeballe..

Oballeballenachehaiyebawrajiya

Balleballelejayegeasanwrapiya

Jalejalenainomeinjaiispyarkadiya

Ballayballaynaachehaiyebawrejiya

Ballayballaylejayegeasanwrapiya

ان کا ڈانس ختم ہوتی ہی سب نے تالیاں بجا کر داد دی۔۔ جسے سر جھکا کر انہوں نے وصول کیا۔۔

اب تھی لڑکوں کی باری۔۔۔

ان کا گانا لگا تیرے سنگ پانیوں سا۔۔

جس کے لیے لڑکے پتا نہیں کہاں سے دوپٹہ اسکارف اٹھا کر لے آئے تھے اب وہ سب سٹیج پر کھڑے اپنی پوزیشن سنبھالے ہوئے گانے کے لگنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

ایک لڑکے ایسے کھڑا تھا جبکہ اس کے ساتھ والے نے چہرے پر گھونگھٹ لیا ہوا تھا۔۔

www.urdu novelsmania.com

SangTereLaagi

PreetMoheRuhBaarBaarTeraNaamle

اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھمایا۔۔ جبکہ وہ لڑکے دوپٹہ منہ میں ڈالے اور آنکھیں

جھپک جھپک کر شرمائی کی اداکارہ کر رہا تھا۔۔

ان کی یہ حرکت دیکھ کر سب ہنس دیے۔۔

KiRabSeHaiMaangi

YehiDuaTuHathonKiLakeereinThamle

اب وہ ایک دوسرے کی کمر پر ہاتھ ڈالے کپیل ڈانس کر رہے تھے۔۔

ChupHainBateinDilKaiseBayaanMaiKarun

TuHiKahdeJoBaatMaiKahNaSakun

اب ایک دوسرے کو کودھکا دے کروہ الگ الگ ہوئے۔ ان سب نے ہونٹوں پر اننگلی رکھی۔۔۔

گانہ بھی بند ہو گیا۔۔

اب بس لڑکوں کی

شیش...

شیش۔۔۔ کی آوازیں آرہی تھی حال میں بھی سارے خاموشی سے ان کو دیکھ رہے تھے۔۔

سٹیج کی لائٹ بھی آف تھی۔۔ لان میں مکمل آندھرا تھا۔۔

"ہی ہی ہی ہی ہا ہا ہی ہی ہا۔۔" اب جب سب کی توجہ ان کی طرف تھی تو ایک دم سے کافی خوفناک چڑیل

کی ہسنے کی آواز آئی۔۔ پیچھے کسی ہارل موئی کامیوزک بھی ایڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔

پھر ہوا یہ۔۔ کہ اس چیخ کو حال میں موجود عورتوں۔۔ لڑکیوں اور بچیوں کی چیخوں نے پیچھے چھوڑ دیا۔۔ وہ

ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہی چیخے ماری جا رہی تھی۔۔

پھر سٹیج کی لائٹ دوبارہ آن ہوئی۔۔

اور گانا بھی کنٹو یو ہوا۔۔۔

KiSangTerePaniyonSaPaniyoSaPaniyon
SaBahtaRahunTuSuntiRaheMaiKahaaniyaanSiKahta

Rahun

اب لڑکے دوپٹے کو لہرا لہرا کر ادھر ادھر جا رہے تھے۔۔
کہانی کی باری پر وہ ایک دوسرے کے کھنڈے پر سر رکھ کر تھپک رہے تھے۔۔
وہ ایسے ایکٹ کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

KiSangTereBadlonSaBadlonSaBadlonSaUdtaRahunTere
AkIsharaPeTeriOrMudtaRahun

اس پر انہوں نے اپنے ساتھی کو پکڑا اور جما زبنا کر بھاگنے لگے۔۔

AdhiZamiAdhaAsamaTha

AdhiManzileinAdhaRastaTha

IkTereAaneSeMukkamalHuaYe

SabBinTereJahanBhiBewajha

اب کی بار سیٹج پر کافی صحت مند بندہ پتا نہیں کہاں سے پکڑ کر لائے تھے۔۔ اور اس کے ارگرد چکر
کاٹنے لگے تھے۔۔

حاضرین جو پہلے ہارر موزیک کی وجہ سے ڈرے ہوئے تھے اب دوبارہ ان کی حرکتوں سے لطف اندوز
ہو رہے تھے۔۔

Tha Tera Dil Banke Mai Sath Tere Dhadkun Khudko Tujhse Ab

Door Na Jaane Dun Ki Tere Sang Paniyon Sa

گانا ختم ہوتے ہی ان کا ڈانس بھی ختم ہوا۔۔۔ سب نے ان کو سلوٹ کیا۔۔۔

"کافی وقت سے میں نے ان کی آواز نہیں سنی تھی جن کے میں خوابوں کا راجہ ہوں۔۔۔ اس لیے وہ سنے کے لیے لائیسٹ آؤ کر کے وہ ہارر میوزک لگیا۔۔۔ اور یقین کیجیے آپ سے مل کر واقعی بہت خوشی ہوئی۔۔۔" مانک کو پکڑ کر علی نے مسکان کو نظروں کی گرفت میں لے کر شرارت سے کہا۔۔۔ اور فوراً سے سیٹی سے اتر کر دوڑا کیونکہ وہ سب بہت ہی خوشخوار نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایسا ہوسکتا ہے کہ علی اپنا جواب رہنے دے۔۔۔

لڑکے والے جیت گئے تھے۔۔۔

اس لیے اب حور کا گھونگھٹ اٹھانے کی باری تھی۔۔۔

دوبارہ سے ساری لائیسٹ آؤف اور پھر آن ہوئی تو سٹیج کے بیچ حور اور آہل کھڑے تھے۔۔۔

حور کے چہرے سے گھونگھٹ اب نہیں تھا۔۔۔

اس کے بال آج بھی حجاب میں بند تھے۔۔۔ رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی آنکھیں اور گال۔۔۔

نازک لب جو اس کو اپنی طرف متوجہ پا کر لرز رہے تھے۔۔۔ وہ اس روپ میں بھی اتنی دلکش لگ رہی تھی کہ نظر بیٹنا مشکل تھا۔۔۔

آہل ابھی گہری نظروں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا کہ پیچھے گانا بجنے لگا۔۔۔

Surkhwala, sauzwala, Faizwalalove
Hotahaijolovesejyadawaisewalalove

Ishqwalalove

آہل نے اس کی نازک قمر پر ہاتھ رکھ کے خود سے قریب کیا۔۔۔ اور اس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا جبکہ دوسرا اپنے ہاتھ میں لیے وہ لائٹ کپل ڈانس کے سٹیپ کر رہا تھا۔۔۔ اس کی گرفت سخت تھی۔۔۔

Huajodardbhitohhumkoaajkuchzyadahua

Ishqwalalove

اب وہ اسے گھما رہا تھا۔۔۔ گماتے ہوئے وہ روکا اور پھر دوبارہ سابقہ پوزیشن میں جا کر اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔ دیکھنے والے کو یہ لگ رہا تھا کہ وہ بہت خوش ہے لیکن یہ بات حور کو ہی پتا تھی کہ وہ کسی اس ظالم کہ سخت گرفت کو برداشت کر رہے تھی۔۔۔

Yekyahuahaikyakhabyehipatahaizyadahua

Ishqwalalove

Agaryeuskobhihuahaiphirbhimujhkozyadahua

Ishqwalalove

ان کو دیکھ کر مہک اور فندسی معنی میں پریشان ہوئے۔۔۔ ان کا خیال تھا کہ آہل شادی سے انکار کر دے گا لیکن یہاں آہل کو خوش اور مطمئن دیکھ کر ان کا جلن سے بڑا حال تھا۔۔۔

Merineendjaisepehlibaartootihai

Aankheinmalkedekhihaimainesubah

Huidhoopzyadaleketeriroshnidinchadha

Ishqwalalove

حور جو آنکھیں نیچے کیے ہوئے تھی کہ آہل کے پکڑا اور سخت ہونے کی وجہ سے اس نے آنکھیں اوپر کر کے اسے دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔ جبکہ آہل کی سرد اور بغیر کسی تاثر کے تھی۔۔۔

Jhankebadalonkijaalikepeeche

Karechandaniyemujhkoittala

Lekenoorsarachandmerayahinpehaichhupachhupahua

Ishqwalalove

آہل نے اسے زور سے گھما کر اپنے بازو پر کر کے جھکایا۔۔۔

ایک پل کے لیے تو حور کو اتنی چکر آگے۔۔۔ مگر آہل نے اسے سنبھال لیا۔۔۔

Huajodardbhitohhumkoaajkuchzyadahua

Ishqwalalove

Yekyahuahaikyakhabyehipatahaizyadahua

Ishqwalalove

Agaryeuskobhihuahaiphirbhimujhkozyadahua

Ishqwalalove

اب وہ اسی طرح جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

گانے کے ختم ہونے سے تھوڑی دیر پہلے سب نے مل کر دلہا دلہن کے گرد دایرہ بنا اور ٹرین کی طرح ان کے ارد گرد چکر لگانے لگے۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھی۔۔۔ اوپر سے بادل بھی گہرے ہو رہے تھے۔۔۔

مہمان جانے شروع ہو چکے تھے۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی یہ تو شکر تھا کہ فکشن ختم ہونے کے بعد بارش شروع ہوئی تھی۔۔۔

"حور میرے ساتھ جائے گی۔۔۔" جب سب جانے لگے تو آہل نے بلال صاحب کو بتایا اور ان کا جواب سننے بغیر حور کو لیے گاڑی میں بیٹھا کرواہاں سے نکل گیا۔۔۔ مطلب صاف تھا آگے کا معاملہ وہ خود سنبھالنے۔۔۔

پیچھے بلال صاحب اپنے لاڈلے سپوت کو کوسنے کے علاوہ کر بھی کیا سکتے تھے پھر انہوں نے کس طرح داعی کو ہینڈل کیا یہ صرف ان کو پتا تھا۔۔۔۔

لیکن ان کے لیے یہ بات اطمینان بخش تھی کہ وہ خوش ہے۔۔۔ یہ ان کا خیال تھا۔۔۔۔ گاڑی میں خاموشی تھی۔۔۔ رات بھی زیادہ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ فل سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ جبکہ حور سہمی ہوئی گاڑی کے دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اسے پتا تھا آہل ابھی بھی صبح والے واقعہ کی وجہ سے غلط فہمی لیکن اس کے سخت تاثرات دیکھ کر اس کی ہمت نہیں ہوئی کچھ کہنے کی۔۔۔

آہل کی گرفت سڑنگ ویل پر بہت سخت تھی وہ اتنی تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا جیسے وہ گاڑی نہ جواز ہو۔ اس کے چہرے کے تاثرات سخت تھے۔۔۔ اندر ابال سا اٹھ رہا تھا وہ جوشادی میں سب ٹھیک اور خوش ہونے کا تاثر دے رہا تھا اب بالکل برعکس تھا۔۔۔

باہر بارش بھرپور رفتار سے برس رہی تھی۔۔۔

ایک دم گاڑی ایک سنسان سڑک پر روکی۔۔۔

جبکہ حویلی تک کا ابھی آدھ راستہ ہی ہوا ہوگا۔۔۔

"بغیر وقت ضائع کیے اپنا یہ ناقابلِ برداشت وجود لے کر میری گاڑی سے اترو۔۔" اس کی جانب

دیکھے بغیر وہ حقارت آمیز انداز میں بولا

اس کی بات سن کر حور کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔ اس نے بے یقین نظروں سے پہلے اسے دیکھا پھر

باہر بارش کو جو زور و شور سے برس رہی تھی۔۔۔

آہل کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اپنے غصے میں کیا کر رہا ہے۔۔۔

"سمجھ نہیں آئی ابھی۔۔ میں نے کیا کہا۔۔؟؟؟" وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ حور کا سانس بند ہو گیا

۔۔ خوف سے دل بھی زور سے ڈھرکا وہ بالکل دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔۔ آنسو تیزی سے

اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں ایسے سمجھ نہیں آئی گی۔۔" اس کی طرف اپنے خونِ آشام نظروں سے دیکھتے ہوئے

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔ پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر نکالا اور اس کی سائڈ پر آکر اس نے دروازے کھول

کر بیدردی سے اسے بازوؤں سے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکلا

"آپ کیا کر رہے ہیں۔۔" اس کو چھوڑ کر جب وہ گاڑی میں بیٹھا تو اس کی بے یقین سے آواز اس

کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"ابھی تھوڑی میں میں خود ہی پتا چل جائے گا۔۔" تمسخر آمیز انداز میں بولتے وہ گاڑی لے کر وہ سے

نکل گیا۔۔

سڑک ساری سنسان تھی۔۔ نہ ہی آس پاس کوئی آبادی تھی۔۔

حور نے ایک بے بس نظر اس طرف ڈالی جہاں وہ ستم گر اس برستی بارش میں اکیلا چھوڑ کر گاڑی لے کر گیا تھا۔۔۔ بارش سے اس کے سارے کپڑے بھیگ کر اس کے جسم کو نمایا کر رہے تھے۔۔۔ خود کو بازوں سے چھپاتے ہوئے وہ سڑک کے کنارے پر موجود درخت کے پاس زمین پر اکھیٹی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور اپنا سر گھٹنوں میں چھپا لیا۔۔۔

اس ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ آہل اسے طرح سڑک پر۔۔۔ بارش میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔ اس کا سر چکر رہا تھا۔۔۔ اس نے صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا پھر اتنا کچھ جو آج ہوا وہ اس کے اعصاب پر کسی بوجھ کی طرح بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ پھر یہ بوجھ اس کی پلکوں پر آیا اور وہ آنکھیں بند کیے ونہی درخت کے ساتھ ہی بیٹھی رہ گئی۔۔۔

آہل اسے غصے میں وہنی چھوڑ آیا وہ دور ہی گیا تھا کہ سامنے سے ایک گاڑی آرہی تھی وہ رونگ وے پر تھی جس میں اونچی آواز میں میوزک لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ناگوار نظروں اس طرف دیکھا جہاں گاڑی میں چار لڑکے بیٹھے تھے ان کے ہاتھ میں وائن تھی اور وہ سب میوزک پر اچھل رہے تھے۔۔۔ وہ گاڑی اس کی گاڑی کو کروس کرتے ہوئے آگے چلی گئی۔۔۔ آہل اپنا سر جھٹکتے ہوئے ابھی تھوڑی آگے ہی گیا تھا کہ یکدم اسے اس نے پاؤں بریک پر رکھا۔۔۔ اور مڑ کر اس نے اس جانب دیکھا جہاں وہ گاڑی گیا تھی۔۔۔

یعنی وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے گاڑی موڑی۔۔۔ اس کے دماغ میں طرح طرح کے خیال آرہے تھے۔۔۔

اس کا دل ناخوشگوار اندازہ میں دھڑکا جب اس نے وہاں پہنچ کر دیکھا جہاں وہ حور کو اتار کر گیا تھا وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔

اور حور۔۔۔ وہ کہاں تھی۔۔۔ وہ جلدی سے گاڑی میں سے نکلا اس کی بے چین نظریں آس پاس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

اگر اسے وہ نہ ملی تو وہ کبھی خود سے نظریں نہیں ملا پائے گا۔۔۔

اس نے اپنے بھگیے بال پیشانی سے ہٹائی۔۔۔

اتنی جلدی وہ کہنی نہیں جاسکتی۔۔۔

لیکن اگر اس کے ساتھ کچھ بڑا ہوا ہو۔۔۔

اگر وہ گاڑی میں موجود لڑکے اسے اپنے ساتھ لے گئے ہو۔۔۔

طرح طرح کے خیال اس کا دماغ ماؤف کر رہے تھے۔۔۔

نہیں اسے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

"حور۔۔۔۔۔" خود کو تسلی دیتے ہوئے اس نے زور سے اس کا نام پکارا۔۔۔ کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

"حورین۔۔۔۔۔" اس نے پھر سے اس کا نام پکارا۔۔۔

اس وقت سارا غصہ۔۔۔

وہ سارے منظر۔۔۔

ساری بدگمانی جیسے کہنی دور جا چھپی تھی۔۔۔

بس ایک خیال تھا تو وہ یہ کہ وہ ٹھیک ہو۔۔

اسے یوں لگ رہا تھا کہ اگر وہ سامنے نہ آئی تو اس کا سانس روک جائے گا۔۔

ڈھرکن بند ہو جائے گی۔۔۔

"حور پلیر زرز سامنے آؤ۔۔۔" تھک کر وہ یونہی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

برساتی بارش سے بے نیاز۔۔۔ سڑک پر اس طرح بیٹھے وہ کوئی دیوانا ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔

جس اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔

صرف اپنے محبوب کی فکر تھی۔۔

بارش سے اسے ٹھنڈ لگ سکتی تھی لیکن اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔

اسے شدت سے اپنی اس سنگین غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

کتنی دیر بارش میں بیٹھا کے بعد وہ اٹھا اور ہارے ہوئے قدم اٹھا تا گاڑی کی جانب بڑا۔۔۔ کے اس کی

غیر ارادی نظر سڑک کے کنارے پر واقع درختوں پر گئی۔۔۔ اسے وہاں کسی کے وجود کا گماں ہوا۔۔۔ اس

نے تھوڑا قریب ہو کر دیکھا تو وہ حور تھی۔۔۔ جو ٹانگیں اکھٹی کیے گھٹنوں پر سر رکھے پر بیٹھی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر جہاں آہل کو ڈیروں سکون اپنے اندر سرعت کرتا محسوس ہوا وہی پرشانی بھی کہ اتنی دیر

سے وہ اسے آوازیں دے رہا تھا وہ جواب کیوں نہیں دی رہی تھی اگر اس کی نظر اس طرف نہ جاتی تو

مگر اس نے جواب کیوں نہیں دیا۔۔۔

وہ پہنچوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔۔

"حور۔۔۔" اس نے نرمی سے اس کا نام لیا۔۔۔ لیکن سامنے موجود وجود بالکل ساکت تھا۔۔

"حور۔۔۔" اس نے بار اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلایا۔۔۔ اس کے ہلاتے ہی وہ ایک طرف کو گرگی۔۔۔ اس کا چہرہ بالکل سفید پرچکا تھا۔۔۔ ہونٹ نیلے۔۔۔

آہل تو اس کی حالت دیکھ کر گھبرا گیا۔۔۔

اس نے جلدی سے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی نفض چیک کی۔۔۔ جودھیمی چل رہی تھی۔۔۔

اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ چل رہی ہیں۔۔۔

اس کے بے جان وجود کو نرمی سے اپنے بازوؤں میں کے کر وہ جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔ اسے گاڑی میں بیٹھا کر اس نے جلدی سے بیڑ آن کیا۔۔۔ اور خود بھی اس بیٹھ گیا۔۔۔ کیونکہ وہ خود بھی بھیگ گیا تھا۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے مسکان کا نمبر ملایا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ اب تک تو سب لوگ واپس حویلی پہنچ چکے ہونگے۔۔۔ یا پھر ونی روک گئے ہونگے۔۔۔

ایک بار تو بل جاتے جاتے فون بند ہو گیا۔۔۔ اس نے جھنجھلا کر دوبارہ کال کی۔۔۔ وہ ساتھ ساتھ ایک پریشان سی نظر حور پر بھی ڈالی۔

اب کی بار دو تین بل کے بعد فون اٹھایا گیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔" اس کی نیند میں ڈوبی آواز آئی۔۔۔

"مسکان بیٹا۔۔۔ مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔" دوسری طرف مسکان آہل کی پریشان آواز سن کر فوراً

سیدھی ہوئی۔۔۔ نیند بھی بھک سے اڑ گئی۔۔۔

آہل حور کا ٹھنڈا ہاتھ تھا مے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا کچھ دیر پہلے اس کا جسم کپکپا رہا تھا لیکن پھر کمرے میں ہیٹر کی گرمائش کی وجہ سے ماحول پر سکون ہوا تو اس کی کپکاہٹ بھی کم ہوئی۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑنے کا مقصد اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو گرمائش پہنچانا تھا۔۔۔

مسکان سے کہہ کر اس نے حور کے کپڑے چینج کر والیے تھے اور خود بھی اس دوران کپڑے چینج کر لیے تھے۔۔۔

مسکان کافی بنانے لگی ہوئی تھی ساتھ میں کچھ ہلکا پھلکا کھانے کے لیے بھی۔۔۔

آہل کی نظر اس کی طرف تھی لیکن دماغ کہنی اور ابجھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے ایک بندے کو کہہ کر حور پر نظر رکھنے کا کہا تھا۔۔۔ تاکہ پتا چل سکے جس نے تین سال تک طلاق کا مطالبہ نہیں کیا اب کیا ایسا ہوا کے یکدم اس طرح کر رہی ہے۔۔۔ وہ وہاں گیا ہی اس مقصد کے لیے تھا۔۔۔

پھر ایک دن اسے اسی بندے کی طرف سے کچھ تصویریں موصول ہوئی۔۔۔

جس میں حور کسی اور شخص کے بازوؤں میں تھی۔۔۔ (یہ تصویر حور کی آکسیڈنٹ والی تھی لیکن لینے والے نے اس طرح لی تھی کہ اسے دیکھ کر کچھ اور لگتا تھا۔۔۔)

اس کے کال کرنے پر کسی انجان مرد کا فون اٹھنا۔۔۔ (اور یہ تب کی بات ہے جب حور کا فون حنان کے پاس رہ گیا تھا۔۔۔)

اور پھر اس طرح فہد کے کندھے پر سر رکھنا۔۔۔

کستے ہیں نہ انسان بات کو اپنے رنگ میں دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہے۔۔۔ اب وہ فوٹو گرافر نے اسے تصویر جان کر اس طرح بھیجی تھی تاکہ اس کی کمائی جاری رہے۔۔۔

پھر آہل نے بھی انہی تصویروں کو مد نظر رکھ کر حور کے ہر عمل کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں پر غلط فہمی کی پیٹی بند چکی تھی۔۔۔ وہ صرف تصویر کا ایک دیکھ کر اسے مکمل مان چکا تھا۔۔۔

اور اب اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ لیکن ایک چیز جو اس کو سمجھ آئی وہ یہ کہ وہ اسے تکلف نہیں دے سکتا۔۔۔ اور نہ ہی اس سے دور رہ سکتا ہے۔۔۔ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اس کا دل حور کا طلبگار تھا۔۔۔

"آہل بھائی۔۔۔ یہ لیں۔۔۔" مسکان ٹرے پکڑ کر کمرے میں داخل ہوئی اور ایک نظر حورین پر ڈال کر ٹرے اس کے پاس ٹیبل پر رکھ دی جس میں کافی کا کپ۔۔۔ دو تین سلاسنز اور گردودھ تھا۔۔۔

"تھا نکس گڑیا۔۔۔ بس ایک اور کام کر دیں۔۔۔ آپ کو پتا ہے ناکہ میرے کمرے میں میڈسن کہاں پڑی ہوئی ہیں۔۔۔ بس مجھے وہ لا دیں۔۔۔" اس کی بات پر وہ سر ہلاتے ہوئے دوبارہ کرنے سے منگل گئی۔۔۔

"حورین۔۔۔" اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا ٹمپر پھر چیک کیا۔۔۔ جواب نورمل ہو رہا تھا پہلے جہاں اس کا جسم ٹھنڈا تھا اب وہ دھیرے دھیرے گرم ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے پکڑنے پر حورین نہیں دیکھ رہے تھے اسے آنکھیں کھول کر پھر بند کر لی۔۔۔ اس کو ہوش آ رہا تھا کہ جسم میں جان بالکل نہیں تھی۔۔۔

"یہ کھالیں۔۔۔" آہل سلاسنز اس کے ہونٹوں کے پاس کر کے بولا۔۔ مگر حور میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کچھ کہہ پاتی۔۔

آہل نے خود ہی اس کا سر سرہانے کی مدد سے اونچا کیا۔۔ اور پھر آرام سے اسے سلاسنز اور دودھ پلایا۔۔ اس دوران اس نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔

وہ اس کو نازک گڑیا کی طرح اس کو ٹریٹ کر رہا تھا۔۔

"یہ لیں بھائی۔۔" ابھی وہ اسے دودھ ہی پلا رہا تھا کہ مسکان دوائی لے کر آگئی۔۔

آہل کا اس طرح حور کا خیال رکھتے دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔۔

"تھانکس گڑیا۔۔" اچھا اب میں ان کو دوائی کھلا رہا ہوں۔۔۔ اگر ان کی طبیعت پھر خراب ہوگی تو۔۔

آپ مجھے مسڈ کال کر دینا۔۔۔" آہل نے پکسل پیس کر حور کو کھلائی اور کمرے سے نکل گیا۔۔

یکدم اسے یاد آیا کہ اس کی کافی کمرے میں ہی رہ گئی ہے اس لیے وہ واپس آیا۔۔ مسکان شاید باتھ روم

تھی۔۔ آہل جھک کر اپنا کپ پھڑنے لگا۔۔ کہ اس نظر پھر حور پر گئی۔۔ اس کے ہونٹ ان نیلے نہیں

تھی چہرے کی رنگت بھی اب واپس آ رہی تھی کالے لمبے بال سھڑانے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ وہ

اس وقت اتنی مصعوم اور دلکش لگ رہا تھا کہ آہل خود کو نہ روکا پایا اور اس نے جھک کر اس کے ماتھے

پر بوسہ دیا۔۔ اور مسکان کے آنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔

وہ واقعی ہی عجیب تھا۔۔

آج اس کے آفس آنے کا خاص مقصد تھا۔۔ جس کو پورا کرنے کے لیے اسے ایما کا انتظار تھا۔۔ وہ وقت سے پہلے ہی آفس پہنچ چکا تھا۔۔

اس وقت وہ بلیک پینٹ کوٹ پہنے اپنی چمیر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔ خلاف معمول آج اس نے کوئی فائل بھی نہیں پکڑی۔۔۔

مگر اس کی بے چین نہریں بار بار سامنے کی طرف اٹھ رہی تھی جہاں سے اس نے آنا تھا اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔۔۔ ابھی آٹھ بجے میں چند منٹ باقی تھے کہ وہ اسے سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔۔

باقی دنوں کے برعکس آج اس نے اس کو غور سے دیکھا تھا۔۔

وائیٹ رنگ کی کھلی سی جرسی ساتھ پینٹ۔۔ بھوری آنکھوں میں میں لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔۔ چھوٹی سی ناک اور اس کے نرم و ملائم گال اس وقت ضرورت سے زیادہ سرخ تھے۔۔ بال اس نے جوڑے میں قید کیے ہوئے تھے جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر اس کے گالوں کو چوم رہی تھی۔۔ جان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔ اس لیے اس نے جلدی سے نظریں اس سے ہٹالیں۔۔ "میرے آفس آئیں۔۔۔" وہ ابھی اپنے کیبن کے اندر ہی آئی تھی کہ انٹرکام بجاتا تھا۔۔ اور حسبِ حال دوسری طرف آڈر سنا کر ٹھک سے بند بھی ہو چکا تھا۔۔

"ان سے (اچھو) کس نے کہہ دیا کہ صبح کسی نا آگئی (اچھو) بلا کی طرح ٹپک جائیں۔۔

دومنٹ سکون کا سانس بھی (اچھو)۔۔ "نہیں لے سکتے۔۔۔ آتے ساتھ ہی (اچھو)۔۔۔ میرے آفس آئیں۔۔۔" اس نے بھی فون پھٹک کر ہلکی آواز میں جان کو کوستے ہوئے آخر میں اس کی نقل

اتاری بیچ بیچ میں چھنک کا وقفہ نہیں روکا۔۔۔ اور بے زراہی سے اس کے روم کی طرف چل دی۔۔۔
اب جو بھی تھا۔ آڈر تو ماننا ہی تھا۔۔۔

"اچھو۔۔۔ جی سر۔۔۔" اب وہ جان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"آپ میرے ساتھ آرہی ہیں۔۔۔" ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد سنجیدگی سے بولا۔۔۔

"مگر۔۔۔ اچھو۔۔۔ کہاں سر۔۔۔" ٹشومنہ سے ہٹاتے ہوئے اس نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔ اب تو اس کے گلے کی آواز بھی بیٹھ سی گئی تھی۔۔۔

جان نے جواب نہیں دیا بس ایک نظر اس پر ڈال کر باہر نکل گیا۔۔۔ جیسے اس کو پتا تو وہ اس کے پیچھے آئے گی اور ہوا بھی وہی۔۔۔ اب وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

اور الجھن سے اسے دیکھ رہی تھی جس کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔۔۔

اس نے فون نکال کر وکیل کا نمبر ملایا اور کان سے لگایا۔۔۔

"پہنچ گئے۔۔۔" شاید دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ وہنی انتظار کریں ہم آرہے ہیں۔۔۔" مختصر سی بات کر کے اس نے کال بند کر کے

موبائل ڈش بورڈ پر رکھ کر گاڑی ایک طرف کھڑی کر کے وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

اس وقت اس کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا۔۔۔ چہرے پر نرمی تھی لیکن نیلی آنکھیں سرد۔۔۔

"ابھی ہم ہسپتال جا رہے ہیں۔۔۔ ڈیرییک کے پاس وہاں وکیل بھی ہے اور وہاں ہماری شادی ہوگی۔۔۔

"وہ اس کو دیکھتے ہوئے عام سے انداز میں بولا۔۔۔

پہلے تو ایما کو یقین نہیں آیا اس کی بات پر لیکن جب آیا تو اس کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔ اچھو۔۔ آپ کو کس نے کہا۔۔ اچھو۔۔ میں آپ سے شادی کروں گی۔۔" وہ غصے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔ بھوری آنکھوں سے جگاریاں سی نکل رہی تھی جو سامنے والی کو بھسم کر دینا چاہتی ہو۔۔۔

"میں نے جو کرنا ہوتا ہے۔۔ میں وہ کر لیتا ہو۔۔ کسی کے کہنے نہ کہنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ میرا کام تھا تمہیں بتانا۔۔ وہ میں کر لیا ہے۔۔" وہ اب دوبارہ ڈراونگ سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بے نازی سے بولا۔

جبکہ ایمانہ کھول کر اسے دیکھتے رہ گئی۔۔

"آپ نے بتایا میں نے سن لیا۔۔۔ اچھو۔۔۔ لیکن عمل کرنا نہ کرنا میرے پر ہے۔۔ اچھو۔۔ جو کے میں نہیں کرنا۔۔" تب کر بولتے ہوئے اب وہ سینے پر بازو باہنڈ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔ (ایسی تو ایسی کی سہی۔۔۔ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔)

"اوکے۔۔ مگر پہلے یہ دیکھ کر بتانا تم اسے جانتی ہو۔۔۔" موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے اس نے نورمل انداز میں پوچھا۔۔ ایسا کا تو خیال تھا کہ وہ اس کی باتیں سن کر غصہ ہو گیا جبکہ وہ تو ریلکس تھا۔۔

اس نے اس کے چہرے سے نظر ہٹا کر موبائل کی سکرین پر دیکھا تو اس کی آنکھیں پوری کھل گئی۔۔۔ دل کی دھڑکن جیسے رک گئی تھی۔۔

اس نے جان کی طرف دیکھا۔۔ جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے اور نیلی آنکھوں میں چمک جیسے اسے پتا تھا کہ وہ ہار گئی ہے۔۔

ایمانے پھر دوبارہ موبائل کی سکرین کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں پیٹر چیئر پر باندھا ہوا تھا۔۔۔ اور ایک آدمی اس کے پیچھے بندوق تانے کھڑا تھا۔۔۔

اس دو منٹ کی ویڈیو نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"آپ ایسا کچھ۔۔۔۔ نہیں کرے گے۔۔۔" اس کی آواز میں موجود بے بسی محسوس کر کے جان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

"آپ نے کہہ میں نے سن لیا۔۔۔ اب عمل کرنا نہ کرنا میرے پر ہے۔۔۔" اس نے ایما کا جواب اسے واپس کیا۔۔۔

شدید بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ جان کا ویڈیو دیکھنے کا مقصد اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس کے سامنے آنسو بہا کر خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے آنسو کو پیٹتے ہوئے اس نے جان کی طرف دیکھا۔۔۔

بلیک رنگ کی پینٹ کوٹ میں بھی جس کا مضبوط جسم کا پتلا لگ رہا تھا۔۔۔ عنابی لب جو ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔ چہرے پر بریڈ اور نیلی آنکھوں میں جیت کی خوشی۔۔۔ وہ واقعی وجہ اور شاندار پرسنالٹی کا مالک تھا۔۔۔ کتنی ہی لڑکیاں اس کے ساتھ کی خواب دیکھتی ہوں گی۔۔۔ لیکن ایما کے لیے وہ شخص صرف ایک ٹارچر تھا۔۔۔

جان سامنے دیکھ رہا تھا اس کے باجود اسے پتا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہی ہے۔۔۔

"کچھ کہہ رہی تھی آپ۔۔۔" نظریں اس کی جانب کرتے ہوئے اس نے برے جتانے والے انداز

سے پوچھا تھا جبکہ ایک ہاتھ سے ڈراؤ اور دوسرے سے موبائل واپس جیب میں رکھا۔۔۔

"میں کہہ رہی تھی جیسے آپ اچھوکی مرضی۔۔۔" اس نے میٹھی لہجے میں دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔
یہ اور بات ہے کہ اسے اس شخص پر شدید غصہ تھا جو بلاوجہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پرچکا تھا۔۔۔
"یہ ہوئی نہ ابھی بچوں والی بات۔۔۔" وہ اس کی سرخ ناک جو بار بار اس کا دھیان اپنی طرف کر رہی
تھی اس کو ہلکے سے دباتے ہوئے بچوں کی طرح پچکا رتے ہوئے بولا تھا۔۔۔
ایمانے ناگواری سے اس کا ہاتھ پیچھے کر کے منہ دوسری طرف کر لیا دل ہی دل میں اسے کوسنے لگی۔۔۔
فحشال تو وہ یہ کر سکتی تھی

وکیل بچارہ گھبرا کر کبھی اپنی ٹائی ڈھیلی کر رہا تھا۔۔۔ تو کبھی اپنی پیشانی پر آیا پسینہ جواتنی سردی میں بھی
اسے آ رہا تھا۔۔۔

وجہ سامنے لیٹا وجود تھا۔۔۔ جس کی سبز آنکھیں ایکسبرے کی طرح اس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔
پہلے کی نسبت اب اس کے چہرے کا رنگ بھی بہتر تھا۔۔۔
"ہاں جی تو کیسے آنا ہوا۔۔۔؟" ڈیریک آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔ انداز تیکھا تھا۔۔۔
"وہ۔۔۔ آپ کہ طبیعت معلوم کرنے آیا تھا۔۔۔" بچارہ وکیل تو یہاں آ کر پھنس ہی گیا تھا۔۔۔ جان نے
اسے یہاں آنے کا کہا تھا اور کسی کو بھی کچھ بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔
"ایسے آتے ہیں کسی کی طبیعت معلوم کرنے۔۔۔؟" وہ اب پھر اسے نیچے سے اوپر دیکھتے ہوئے
مشوک انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے شکاری اپنے شکار کا جائزہ کر رہا ہو۔۔ اور ڈیریک کی حرکتوں کا کسے نہیں پتا تھا۔۔ ویسے بھی یہ وکیل بچارہ پہلے بھی اس کے ہاتھوں شکار ہو چکا تھا۔۔ اس لیے اس کا گھبراہٹا جائزہ تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔۔" وہ بچارہ ایک نظر اسے بھی دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ اور دل ہی دل میں جان کے جلدی آنے کی دعا کرنے لگا۔۔۔

"اوہ آپ کو نہیں پتا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ اب میں بتا دیتا ہوں۔۔۔" ڈیریک کو وکیل کی یہ بھوکلائی حالت مزہ سے رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں مجھے پتا ہے۔۔۔" وہ جلدی سے بولا

"اچھا۔۔۔ پھر دیں مجھے۔۔۔" اس کی بات پر ڈیریک کی آنکھوں میں شرارتی چمک آئی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔؟" وہ بچارہ بڑا پھنسا تھا۔۔۔

"ابھی تو کہا کہ آپ کو پتا ہے۔۔۔ پھر کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔" ڈیریک نے دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے مصنوعی ناراضگی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مجھے پتا ہے۔۔۔؟" وہ کسی طرح اس سامنے لیٹی بلا سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔۔۔

"تو پھر آگے بھریں نا۔۔۔ اگر پتا ہے۔۔۔ نہیں تو میں بتا دیتا ہو۔۔۔ جوئی مسئلہ نہیں" ڈیریک اس کی حالت کا مزہ لے رہا تھا۔۔۔

"سر مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔ مجھے تو جان سرنے یہاں بلایا ہے۔۔۔" آخر اس نے اس کے مطلب کی بات کر ہی دی۔۔۔

"اچھا ریلکس یا میں نے کب کچھ کہا۔۔۔ یہ جو س پیو۔۔۔" اس کی بات پر وکیل نے گھبرا کر اس جو س کی جانب دیکھا جس کا ڈیریک نے کہا تھا۔۔۔

"ارے یار پیو۔۔ کچھ نہیں ہے۔۔" وہ اس کی بات پر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا کیونکہ وہ جس اس کے پاس ہی ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔۔

"اچھا اب یہ بتاؤ۔ کہ جان نے کیوں بلایا یہاں۔۔۔۔" اس کی جانب تھوڑا سا جھک کر آہستہ آواز میں پوچھا۔۔

اس سے پہلے وہ بوکھلاہٹ میں مزید کچھ بولتا جان دروازہ کھول کر اندر آیا اس کے پیچھے ایما۔۔۔ جبے دیکھ کر وکیل نے شکر کا سانس لیا۔۔۔

ابھی وہ دنوں بیٹھے ہی تھے کہ بلیو شارٹ فراق جو گھٹنوں تک آتا ہے۔۔ اس کے ساتھ لونگ بوٹ اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ خوشبو بکھیرتی اندر آئی۔۔ اسے دیکھ کر ڈیریک کھل اٹھا تھا۔۔ اولیویا نے بھی اسے دیکھ کر سمانل پاس کی۔۔ جس سے اس کے دائیں طرف ہلکا سا ڈومپل پڑا۔۔ جس پر پہلے اس کا دھیان نہیں گیا تھا۔۔

"ہاے ہے ہے ہے ہے آئیوری ون۔۔" وہ ڈیریک کے پاس کھڑی ہوئے تو اس کی نظر کمرے میں موجود باقی افراد پر پڑی۔۔

"ہاے۔۔" اس کے ہائے کا جواب ایما نے دیا تھا جبکہ جان پیپر ریڈ کر رہا تھا۔۔ لیکن وہ وکیل دانت پوری نکالتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ ایما کو وہ جان کی وجہ سے نہیں دیکھتے رہا تھا۔۔

"ہائے گور جاوس۔۔۔" ہاتھ اس کی جانب کرتے ہوئے ہوچمک کر بولا اولیویا نے بھی اس سے ہاتھ ملایا۔

(اس گور جاوس کے کچھ لگتے ہوئے تھا ہے عزت راس نہیں آرہی۔۔۔ کوئی نہیں اس کو اچھی طرح عزت دوں گا ٹھیک ہونے کا بعد ہی دوں گا تاکہ کبھی بھول ناسکے) ڈیریک نے اس وکیل کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟" اس نے سوال جان سے پوچھا تھا لیکن جواب ڈیریک کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"میری تیمارداری کے لیے جو لوگ خالی ہاتھ آرہے ہیں ان کی آخری وصیت لکھی جا رہی ہے۔۔۔" وہ جلے کٹے انداز سے بولا تھا۔۔۔ ظاہری سی بات ہے جب آپ کا کرش آپ کو چھوڑ سب سے ملے غصہ تو آئے گا اور سونے پر سہاگا آپ سے جو بھی ملنے آئے خالی ہاتھ آئے۔۔۔

اولیویا نے اسے گھوڑا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر جان نے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔ کیونکہ اسے پتہ تو جو بات وہ کرنے والا ہے اس سے ڈیریک کا منہ پورا کھلنے والا ہے۔۔۔ اور پھر تھوڑے دیر بعد پھولنے والا ہے۔۔۔

"میری اور ایما کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔" جان مسکراتی نظروں سے ڈیریک کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ جس کا منہ واقعی ہی کھل گیا تھا۔۔۔ ایویو آکسائیڈ ہوئی مگر ایما کا منہ فل بے زرا می لیے ہوئے تھا۔۔۔ وہ بس پیپر ریڈ کر رہی تھی جو جان نے اسے پکڑا تھا۔۔۔ اس نے ان کی گفتگو میں حصہ نہیں لیا تھا۔۔۔

"واہ۔۔ تم دنوں کو مبارک ہو۔۔ لیکن اتنا پراؤٹ کیوں۔۔" الیویا نے خلوصِ دل سے مبارکباد دی
 "فکشن کروں کا بہت بڑا۔۔ لیکن پہلے اس زومبی کو ٹھیک ہونے دو۔۔" جان نے پٹوں میں جکڑے
 ڈیریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ آج کل اسے ڈیریک کو چھڑنے کا بہت مزہ آتا تھا۔۔
 ڈیریک نے ناراض ہو کر منہ دوسری طرف لیا۔۔

جان نے ایما کو الیویا کے ساتھ بھیجا تھا چیک آپ کے لیے اور اب ڈیریک کے پاس کھڑا تھا
 ۔۔ اس کے ہونٹوں پر ٹیس کرنے والی مسکراہٹ تھی۔۔ اب کہاں روز روزیہ موقعہ آتا۔۔
 "مبارکباد نہیں دو گے۔۔" وہ چپس کے پکٹ کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔ جبے ڈیریک نے فوراً سے
 پہلے اس سے واپس لی اور ساتھ میں خونخوار گھوری سے اسے نوازا۔۔
 "ابھی میرے بازوؤں ٹھیک نہیں۔۔ ورنہ بڑے زوروں کی مبارک باد دینے کو دل کر رہا ہے۔۔"
 وہی پیکٹ جو اس نے جان سے پکڑا تھا وہی کھول کر کھانا شروع کر دیا۔۔
 "میرے تو ٹھیک ہے نا۔۔" جان نے جواب میں اپنے بازوؤں اس کے سامنے کرتے ہوئے
 پوچھا۔۔

"مقابلہ برابری کا ہوتا ہے۔۔۔"

"اوو۔۔" ڈیریک کے بات جان نے ہونٹ گول کیے ساتھ ایسا منہ بنایا جیسے ڈیریک نے برے
 پتے کی بات بتائی ہو۔۔۔

"جان میں بتا رہا ہوں۔۔ میرے بھی شادی تیرے فکشن کے ساتھ ہے۔۔۔" ڈیریک نے جھنجھلا کر کہا

"پہلے لڑکی کو تو راضی کر لو۔۔۔۔"

لیکن ڈیریک کے جواب سے پہلے ہی ایوویا ایما کو لے کر اندر داخل ہوئی۔۔

"یہ لیں۔۔ مسٹر جان آپ کی وائف۔۔۔" ایوویا مسکراتے ہوئے ایما کو اس کے ساتھ کھڑا کر کے بولی۔۔ جبکہ ایما نے جان کو دیکھنا ضروری نے سمجھا۔۔ اور اسے نظر انداز کرتے ڈیریک کے پاس چلی گی۔۔

اس کے اس طرح کے اسٹیوڈ سے جان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

وہ اب ڈیریک سے اس کی طبیعت کا پوچھ رہی تھی اور خلاف معمول اور سنجیدگی سے بڑے سیدھے سیدھے جواب دے رہا تھا۔۔

"اچھا اب میں چلتی ہو۔۔۔" ایوویا دروازے کی جانب بڑھی ہی تھی کہ پیچھے سے ڈیریک کی آواز سن کر اسے روکنا پڑا۔۔

"جس مقصد کے لیے آئی تھی وہ تو پورا کر لو۔۔" وہ آگ چہ باتیں ایما سے کر رہا تھا لیکن ایوویا کی طرف بھی اس کا پورا دھیان تھا۔۔۔

"دیکھ تو لیا ہے۔۔ تم ٹھیک ہو بس پھر میں بھی چلتی ہوں۔۔" اس نے نظریں چراتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

"نہیں تم اس لیے نہیں آئی تھی۔۔۔" ڈیریک اس کے چہرے کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔

اس کی بات سن کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجی

"اسی لیے ہی آئی تھی۔۔۔ اچھا۔۔۔ اب میں چلتے ہوں۔۔۔" اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر اس نے اور جانے کی کی۔۔۔ لیکن ڈیریک کی اگلی بات سن کر اس کے قدم روک گئے اور اس نے آنکھیں زور سے بند کر لی۔۔۔

جس بات کا سے ڈرتا ہوا ہی ہوا۔۔۔

"اگر تمہارا خیال ہے کہ میں تمہارا وہ محبت گلے لگنا میرے لیے رونا۔ اور وہ میرا اپنے گود میں رکھ کر میرے کان میں سرگوشی کرنا تم مجھے کچھ نہیں ہونے دو گی اور نہ ہی مجھے کھوسکتی ہو وہ بھول گیا ہو۔۔۔ تو سچی تمہارے لیے میں بھول بھی جاؤ گا۔۔۔" وہ بڑی مصعوم شکل بنا کر بولا۔۔

اس کے انداز پر ایما جو اس کے پاس کی کھڑی تھی اس نے بامشکل اپنی ہسی روکی وہ چونکی تب جب جان اس کا تھام کر کمرے سے باہر لے آیا تاکہ ان دونوں کو پروا سی مل جائے۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔" اس نے گاڑی ڈرائیو کرتے جان سے پوچھا۔۔۔ جس کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔

"گھر۔۔۔" ایک لفظی جواب۔۔۔

ایما کو شدید نیند آ رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ آنکھیں پوری کھولے جاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
 "اچھا آپ سے سوال پوچھوں۔۔۔" وہ اپنے نیند بھاگنے کی خاطر اس خطرے سے باتیں کر رہی تھی

۔۔۔
 "ہمم۔۔۔۔"

"آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔؟؟؟" اس کے سوال پر جان نے وینڈسکرین سے نظریں
 ہٹا کر اسے دیکھا جو نیند سے بوجھل آنکھیں لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تاکہ تمہارے دل میں اپنی محبت ڈال سکھوں۔۔۔" اس سے نظر ہٹا کر اب وہ دوبارہ سامنے دیکھ
 رہا تھا ایما کی یہ بوجھل مدہوش بھوری آنکھیں اس اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

"کیونکہ میں چاہتا ہوں۔۔۔"

"کیوں چاہتے ہیں۔۔۔؟؟"

وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔۔" www.urdu novels mania.com

"ابھی کیا ہے۔۔۔؟؟"

"ابھی وقت نہیں ہے۔۔۔"

"کیوں نہیں ہے۔۔۔؟؟"

اس پر انجکشن میں موجود نیند کی دوائی اثر کر رہی تھی اس لیے وہ اس سے اتنی سوال پوچھ رہی تھی ورنہ
 ہوش میں کہاں پوچھتی۔۔۔

"اچھا میں کیسا لگتا ہوں۔۔۔"

"آپ۔۔۔ بڑے۔۔۔ بہت بڑے۔۔۔" اس کے بچوں کی طرح منہ بنا کر بولنے پر وہ کھل کے ہنسا تھا۔۔۔

"کوئی نہیں وہ وقت دور نہیں۔۔۔ جب تم خود کہوں گی۔۔۔ جان آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔" ہستے ہستے وہ ایک دم خاموش ہوا اور پراسرار انداز میں بولتے ایما کو دیکھا جواب خوابوں کی وادی میں جا چکی تھی۔۔۔ منزل پر پہنچتے ہی اس نے گاڑی روکی اگر۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔ گھر آگیا۔۔۔" اس کا کندھا ہلا کر اس نے اسے جگانے کی کوشش کی۔۔۔ وہ تھوڑا سا ہلی مگر اٹھی نہیں۔۔۔

جان گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب وہ نہیں اٹھے گی۔۔۔ اس لیے اسے بازوؤں میں اٹھا کر وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ اور لاونج میں پڑے صوفے پر اسے لٹایا۔۔۔ اور ونی بچوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی نظر ایما کے چہرے سے پر تھی۔۔۔ جو سوتے ہوئے مصعوم اور بے زر لگ رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ لال ڈورس والی بھوری آنکھیں آتی۔۔۔ دل میں خواہش جاگی۔۔۔ جس پر اس نے عمل کرتے ہوئے اس کی دنوں بند آنکھوں پر دھیرے سے اپنے لب رکھے۔۔۔ پھر آنکھوں سے ہوتی اس کی نظر اس کے نازک ہونٹوں پر لگی۔۔۔

یہ لڑکی جب جب اس کے سامنے آتی تھی۔۔۔ اس کا دل بغاوت پر آجاتا تھا۔۔۔ ایسا اس کے ساتھ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اب وہ اس سے پہلے وہ مزید کوئی گستاخی کرتا اس کا فون بجا۔۔ جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آیا اور جلدی سے اس کے پاس سے اٹھا بلکل گھر سے باہر نکل آیا۔۔
 "مجھے اس لڑکی سے بچ کر رہنا ہوگا۔۔" اس نے جیسے خود کو نصیحت کی۔۔۔۔۔۔۔۔

اندھیرے کمرے میں لیمپ کی روشنی اور بس گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز تھی۔۔ بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائے بیٹھی وہ اپنی گود میں لیٹے دیان کے گھنے بالوں پر انگلیاں پھیر رہی تھی اس کا دوسرا ہاتھ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ میں پکڑے وہ نیند کی میٹھی وادیاں میں گم تھا۔۔ وہ سچہ کہنے کو تین سال کا تھا لیکن اس کی باتیں اور حرکتیں بچوں والی نہیں تھی اب بھی سونے سے پہلے وہ کتنی دیر حور سے باتیں کرتا رہا جس کا جواب وہ غایب دماغی سے دیتی رہی تھی۔۔

اس کے سونے کا اطمینان کر کے آہستہ سے اس نے اسے بیڈ پر سیدھا کر کے لٹایا اور اس کے اوپر کشن رکھ دیا۔۔

پھر اپنا بھاری لہنگا سنبھالتے ہوئے وہ گھڑی ہوئی اور آئینے کے سامنے جا کر رک گئی۔۔ وہ اب بھی برات کے جوڑے میں تھی اوپر سے براڈل میک اپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے جس نے بھی اسے دیکھا تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکا لیکن جس ستمگر کے لیے وہ پور پور سچی تھی اس نے تو اسے دیکھنا بھی گورا نہیں کیا۔

آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے اس کا دماغ آج کے واقعے چلنے لگا۔۔
 (کچھ گھنٹے قبل۔۔۔)

اسے آج بھی آہل سے خوف آ رہا تھا وہ چہرے پر سب ٹھیک ہے کا تاثر دے رہی تھی لیکن اندر سے اس کا دل بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پر رہے تھے پچھلی رات والا وہ اہل کا رویہ نہیں بھولی تھی۔۔ آہل کو لے کر اس کے دل میں خوف سا بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کو آہل کے پہلو میں لا کر بیٹھا دیا گیا تھا جس کی گود میں تین سال بچہ اس جیسی ہی آف وانٹ شروانی اور سیم ہی کھسے پہنے ہوئے اپنی آنکھیں بڑی کیے بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ کون تھا حور کو اس وقت نہیں پتا تھا لیکن جو بھی تھا بہت ہی پیارا بچہ تھا۔۔۔

داجی بہت غصے اور حقارت بھری نظروں سے اس بچے کو دیکھ رہے تھے کچھ یہی حال بلقیس بیگم تھا۔۔ مہمان بھی سب کانوں میں کھر پھس کر رہے تھے یہ بھید تو بعد میں حویلی میں آ کر کھلا کہ وہ بچہ دیان ہے آہل کا بیٹا۔۔ اس وقت تو سلمان صاحب اور بلال صاحب نے بڑی مشکل سے داجی کو مہمانوں کا کہہ کر روکا لیا لیکن حویلی آ کر داجی کو مزید نہیں روک پائے۔۔۔

اس وقت سب گھر والے داجی کے کمرے میں موجود تھے آہل دیان کو لیے کھڑا داجی کے سامنے گردن اٹھا کر کھڑا تھا جبکہ حورین رخسار بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب آخر ہو کیا رہا ہے۔۔۔ اس کے حسین چہرے پر پریشانی تھی۔۔۔ "تمہیں میں نے کیا کہا تھا؟" داجی سخت لہجے میں دیان کو گھورتے ہوئے بولے کہ وہ مصعوم سہم گیا اور آہل کے سینے میں منہ چھپا گیا تھا۔۔۔

"میں نے کیا کہا تھا یہ یہاں نہیں آنا چاہیے۔۔ میں اس گناہ کو ایک پل بھی اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گا۔" داجی کے لہجے میں دیان کے لیے نفرت، حقارت کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔

ان کی بات پر حور نے رخسار بیگم کو دیکھا جنہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔۔۔
 "داجی۔۔ اتنے سخت الفاظ استعمال نہ کریں۔۔۔۔۔" آہل جو بڑی مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا اتنا سخت الفاظ سن کر ہی تو اٹھا اس نے دیان کو زور سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

"ہمیں نہ سکاؤ۔۔ ہم نے کیا کرنا ہے۔۔ بس تم جاؤ اور اس کو کہنی پھینک کے آؤ۔۔ اس کے علاوہ تم حورین بیٹیاں اور اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔۔۔" داجی نے ہمیشہ کی طرح آج بھی بس اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

آہل نے اس کی جانب زخمی نظروں سے دیکھا جنہوں کی بے اعتنائی نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔
 "نہ تو میں اس کو کہنی پھینکو گا اور نہ ہی حور کو یہاں چھوڑ کر جاؤ گا۔۔ رہی بات یہ گھر چھوڑنے کی تو وہ تو میں نے تین سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا آج بس میں اپنی امانت لینے آیا تھا سولے کر جا رہا ہو۔۔" آہل نے آگے بڑھ کر سختی سے حور کا ہاتھ تھاما اور اسے رخسار بیگم کے پہلو سے اٹھا کر جانے کو مڑ گیا۔۔۔۔
 حور کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس سچویشن میں آہل کے ساتھ جاے کہ روک جاے۔۔۔۔
 "روک جاؤ آہل۔۔۔" داجی کی گرجدار آواز سن کر اُس کے چلتے قدم روک کے لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔" داجی کی بات پر وہ زخمی سا مسکرایا۔۔ آنکھوں کی سر دمہری تلکٹ زیادہ ہوئی۔۔۔۔

"داجی۔۔!! ہونے کو کیا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔ لیکن وہ ہو گیا۔۔" اس نے اتنی تلخی سے کہا تھا کہ داجی بھی چپ سے ہو گئے۔۔ ان چپ عافیہ بی بی کو چھب رہی تھی۔۔۔۔

"ارے ایسے کیسے جاؤ گئے۔۔۔ پہلے سب کے سامنے اسے سچ تو بتاؤ۔۔۔۔۔ پھر دیکھنا وہ تیری طرف دیکھے گی بھی نہیں۔۔۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی تھی ان کی بات پر حور نے الجھ کر ان کی جانب دیکھا اور آہل نے ہونٹ بٹخ لیے تھے۔۔۔۔۔

"بتاؤ اسے کہ تیرے ہاتھ میں پکڑا یہ بچہ ایک طوائف کا ہے۔۔۔ جو پتا نہیں کس کا ہے۔۔۔ یہ باتیں اس لڑکی کی دوست نے ہمیں بتائیں تھی کہ وہی تھی کہ آپ کے بیٹے نے اچھا نہیں کیا میری دوست کو امیدیں دلا کر خود شادی کر لی اس نے۔۔۔ اچھا ہوا جو اس نے بتا دیا ورنہ یہ نجانے کب تک ہماری آنکھوں میں دھول جھونکتا رہتا۔۔۔" سارے افراد دم سادھے ان کی باتیں سن رہے تھے سوائے فہد کے۔۔۔۔

آہل کا چہرہ ضبط کی کوشش میں لال ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے زور سے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی جیسے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔۔۔ اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا اسے پتا تھا کہ وہ جتنا مرضی کر لیے داجی نہیں یقین کرے گے۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر پھیلے تکلیف دہ تاثرات آنکھوں میں زخمی پن۔۔۔ حور کی نظروں سے اوجھل نہیں رہا۔۔۔ اتنا سب سننے کے بعد اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔۔۔ یہ سب اس کے لیے بہت اچانک تھا

"اب تو جاؤ۔۔۔ یہ تو تیرے ساتھ نہیں جانے والی۔۔۔" انہوں نے گم سم سی کھڑی حور کو دیکھتے ہوئے تمسخر آمیز انداز میں کہا۔۔۔

اس کا یہ گم سم انداز رخسار بیگم کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ فہد اور مہک خوش ہو رہے تھے۔۔۔

آہل کو یوں لگ رہا تھا کہ وہ بھی باقی سب کی طرح سنی سنائی باتوں پر یقین کرے گی۔۔ اس لیے اس کی گرفت حورین کے ہاتھ پر کم ہوگی۔۔ یہ خیال صرف اس کا ہی نہیں وہاں بیٹھے سب لوگوں کا تھا۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت کم ہونے سے وہ ہوش میں آئی۔۔ اور اسے دیکھا جس کی آنکھیں اور چہرہ اس وقت خطرناک حد تک سرخ ہو رہے تھے۔۔ پھر اس کی نظر دیاں پر گئی۔۔ یہ سچ تھا کہ ایک پل کے لیے ان باتوں نے اس کے حواس گم کر دیے تھے لیکن وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو شیشے کا صرف ایک ہی رخ دیکھتی تھی۔۔ حواس قائم کرنے کے بعد اسے منٹ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔۔۔۔۔ جس پر اس کا دل پر سکون تھا۔۔

"داجی۔۔ بُرا نہ مانئے گا۔۔۔ لیکن میں آہل کے ساتھ جانا چاہوں گی۔۔۔" آنکھیں نیچے کر کے احترام کے ساتھ بولتے وہ سب جو دم بخود کر گئی۔۔ اس کے الفاظ اس کے فیصلے کی پختگی کا بتا رہے تھے۔۔ اور آہل وہ تو ہلنے کے قابل نہیں رہا۔۔۔۔۔ جس لڑکی کو سننے بغیر اس نے سزا دی تھی آج اس نے کس طرح سب کے سامنے اس کا ساتھ دیا تھا

www.urdu novels mania.com

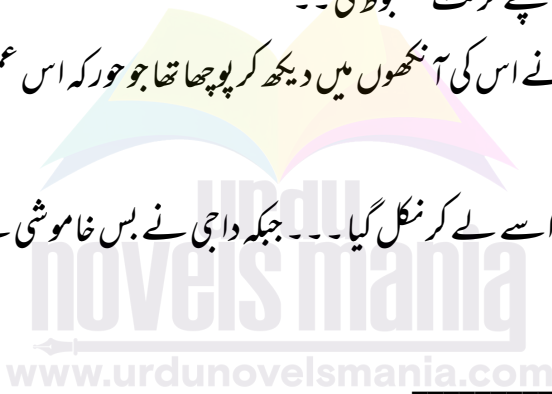
انہیں جو ناز ہے خود پہ وہ بے وجہ نہیں محسن
کہ جس کو ہم نے چاہا ہو وہ خود کو عام کیوں سمجھے۔۔۔۔۔

رخسار بیگم اور سلیمان صاحب پر سکون تھے۔۔ لیکن فدا اور مہک کو آگ لگ گئی تھی ان کو اپنے ہر منصوبے پر منہ کی کھانے پر رہی تھی مگر وہ بھول رہے تھے جن کے ساتھ اللہ ہوان کا کوئی کچھ نہیں بیگا رستا۔۔

حور نے بھی نہ کبھی انتظار کرنا چھوڑا اور نہ ہی کبھی اپنے رب سے مایوس ہوئی تو کیسے ممکن تھا کہ اب ہوتی۔۔ اس پتا تھا کہ اللہ کی ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔ جس کے بارے میں انسان کچھ نہیں جانتا ہوتا۔۔۔

حور نے آہل کے ہاتھ پر اپنے گرفت مضبوط کی۔۔۔ "چلیں۔۔۔۔۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا جو حور کہ اس عمل سے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

آہل نے سر ہلایا۔۔ اور اسے لے کر نکل گیا۔۔۔ جبکہ حاجی نے بس خاموشی سے اس کو جاتے دیکھا تھا۔



عائشہ جو کچن میں اپنے اور شرجیل کے لیے چائے بنا رہی تھی گھنٹی بجنے پر دروازے پر جا کر اس نے ہول سے باہر دیکھا تو وہاں آہل کا کھڑا تھا۔۔ اس نے سر پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

اس کے اس وقت وہ بھی شادی کی پہلی رات یوں آنے پر اسے حیرانی ہوئی لیکن پر بھی اس نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔۔۔

"شر جیل کہاں ہے۔۔۔؟" اس نے دروازے پر کھڑے ہی پوچھا کہ اگر وہ نہیں ہے تو وہ یہی سے واپس چلا جائے۔۔۔

"بھائی اندر ہے۔۔۔ آپ بیٹھے میں ان کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔" اسے ڈرائیگ روم میں بیٹھاتے ہوئے وہ شر جیل کو بلانے اس کے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔" وہ آئی تو اس بلانے تھی لیکن اس کو سردنوں ہاتھوں میں گرے دیکھ کر پریشان ہوگی۔۔۔

اس کی آواز سن کر شر جیل نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے سرخ ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھی۔۔۔

"کیوں کیا۔۔۔؟؟؟" وہ اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولا۔۔۔ عایشہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔۔۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کس بارے میں پوچھ رہا ہے۔۔۔

"کیا کیا۔۔۔؟؟" اس کے تیور سے خائف ہوتے اس نے ڈر کر پوچھا۔۔۔

اس کی بات سن کر شر جیل غصے سے اٹھا۔۔۔

"چٹاخ" اور ایک زور کا تھپڑ اس کے گال کر مارا۔۔۔ تھپڑ اتنے زور کا تھا کہ عائشہ کو اپنے کان میں سائیں سائیں ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔ اس نے بے یقین نظروں سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا جس نے آج تک اونچی آواز میں اس سے بات نہیں کی تھی آج اس نے اسے تھپڑ مارا۔۔۔

آنسو اس کی آنکھوں سے تیزی سے گرنے لگے

"کیوں کیا تھا فون داجی کو تم نے۔۔۔ کیوں زہر گھولا تم نے۔۔۔ یہ سب کرتے ہوئے تمس زہر شرم نہیں آئی۔۔۔ اتنا بڑا ہتان لگاتے ہوئے۔۔۔ مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔" شرجیل کے منہ سے یہ باتیں سن کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بات شرجیل کو پتا چلے گی۔۔۔

"بھائی آپ کیا بات کر رہے ہیں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" روتے ہوئے اس نے اس سے پوچھا۔۔۔ اپنے بھائی کو خود سے منتظر نہیں دیکھ سکتی تھی بھائی اس کی نفرت برداشت کرنا۔۔۔ لیکن جو اس نے بویا تھا اسے کاٹنا بھی تو تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ یہی بات اب کہوں۔۔۔ اگر ایک لفظ بھی جھوٹ کہا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھوں گی۔۔۔" اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اپنے سر پر رکھ اسے اپنی قسم دی۔۔۔ یہاں آ کر اس کی بس ہوگی جسم کا نپ اٹھا۔ اپنا اس کے سر سے ہٹا کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پیچھے پڑے صوفے پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پری۔۔۔

"بند کروں یہ ڈرامے۔۔۔ کیوں کیا یہ۔۔۔" جب اس کا رونا اسی طرح جاری رہا تو وہ برے سر دلچے میں بول۔۔۔ اپنا رونا بری مشکل سے روکتے ہوئے اس نے بولنا شروع کیا۔۔۔

"بھائی مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔ کہ وہ کون ہے۔۔۔ میں تو بس وہ فند کے کہنے پر کیا تھا۔۔۔"

فند کے نام پر اس کے اندر جواڑ سا پھوٹا تھا جسے اس نے بڑی مشکل سے مھٹی بھیج کر باہر نکلنے سے روکا تھا۔۔۔

وہ دوپل کوروی اور ڈرتے ڈرتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو لب بھنے سامنے دیوار دیوار پر لگی تصویر کو گھور رہا تھا اس نے آج عائشہ اور فہد کی باتیں سنی تھی اگر یہ سنتا تو شاید اسے پتا نہ چلتا۔۔۔

"میں فہد کو پسند کرتی تھی وہ ہمارا سینئر تھا یونی میں۔۔۔ لیکن جب میں نے اس سے اظہار کیا تو وہ اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔ میں نے بڑی بار کوشش کی نہیں ہر بار وہ مجھے ذلیل کر کے منع کر دیتا تھا۔۔۔ پھر ایک دن وہ خود میرے پاس آیا اس نے شرط رکھی کہ اگر میں فون پر یہ سب بول دوں گی تو اسے میری محبت کا یقین آئے گا۔۔۔ بھائی میں فہد کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی اس لیے میں بغیر سوچے سمجھے وہ بولتی گی جو وہ مجھے کہتا گیا۔۔۔ پھر بعد میں جب آپ لوگوں کا بتا نہیں کرتا دیکھا تو مجھے پتا لگا تھا کہ اس نے کیوں کال کروائی اس نے مجھے استعمال کیا کیونکہ اسے پتا چل گیا تھا کہ میں آپ کی بہن ہو اس لیے مجھے بنیاد بنا کر وہ آپ دونوں کی دوستی ختم کرنا چاہتا تھا "آنسو ہاتھ کی پشت سے صاف کر کے وہ آہستہ آواز میں بولی۔۔۔ اسے یہ باتیں آج اس نے خود ہی تو اس نے بتائی تھی۔۔۔ جس سے اس کے احساس میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔۔۔ وہ بے حس نہیں تھی لیکن اپنی خواہش کے لیے خود غرض ہو گی تھی۔۔۔

"تمہیں جب بعد میں پتا لگا تب مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟" اس کا دل تو کر رہا تھا کہ اس کا منہ تھپڑوں سے لال۔ کر دے لیکن وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔

"میں ڈر گی تھی۔۔۔ مجھے لگا آپ ناراض ہوں گے آپ کو دکھ ہو گا۔۔۔" وہ منہ نیچے کیے ندامت سے بولی۔۔۔

"تو اب مجھے جیسے بہت خوشی ہوئی۔۔۔ اگر آج میں تم دنوں کی باتیں اتفاق سے نہ سن لیتا تو تم نے تو ساری عمر بے خبر رکھنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔۔۔" اس کی بات پر عائشہ جھکا سر مزید جھک گیا کیونکہ واقعی اس کا یہی ارادہ تھا۔۔۔

گناہ کرنے کے بعد آجکل توبہ تو دور کی بات اس گناہ اور غلطی کو ہی بھول جاتے ہیں پھر جب حساب شروع ہوتا ہے تو روتے ہیں دل میں پشمانی جاگتی ہے۔۔۔ لیکن اس پشمانی کا کیا جوا اپنے پر آنے کے بعد ہی آتی ہے۔۔۔

"اور وہ تصویر دیکھ کر بھی تمہیں پتا نہیں چلا تھا کہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔" اس بات پر وہ جو سر جھکائے آنسو بھا رہی تھی اس نے سر اٹھا کر روئی ہوئی آنکھوں سے اس کو الجھ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"اب یہ نہ کہنا کہ تم نے کوئی تصویر نہیں سینڈ کی نہ دیکھی۔۔۔۔۔" اسے واقعی نہیں پتا تھا کہ وہ کن تصویروں کی بات کر رہا ہے۔۔۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اور وہ ٹھٹکا تھا۔۔۔

"وہ نمبر کہاں ہے جس سے کال کی تھی۔۔۔؟" کسی خیال کے آنے پر اس نے سر عت سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"وہ نمبر تو فہد کے پاس ہی ہے۔۔۔" اور بے بسی سے وہ سر پر ہاتھ پھیرتا رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ اتنی بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا۔۔۔ ایک طرف بہن تھی جس نے جو بھی کیا تھا آخر تھی تو اس کی بہن اس کی عزت تو دوسری طرف دوست جو بھائیوں سے کم نہ تھا۔۔۔۔۔

دوست کا ساتھ وہ دینا چاہتا تھا لیکن غیرت آرے آرہی تھی ۔۔۔

"بھائی پلیز۔۔ معاف کر دیں۔۔" وہ صوفے سے اٹھ کر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"۔۔ تین سال سے تمس پتا ہے ہم ڈھونڈ رہے ہیں۔۔ عائشہ تم نے تو مجھے میرے دوستوں سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔ ایک بیوہ پر تم نے بہتان لگایا۔۔ تمہاری اس بے وقوفی کی وجہ سے آہل اپنے گھر والوں کی نظر سے گرا در بدر ہوا۔۔ اور وہ مصعوم بچہ جس کے سر سے پہلے ہی باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا وہ بچا راتوں سے بھی محروم ہو گیا۔۔ تمہاری معافی سے یہ سب پہلے جیسا ہو سکتا ہے۔۔" وہ اس کے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے ہٹاتے ہوئے کھڑا ہوا درشت انداز میں بولا تھا۔۔

"بھائی۔۔" اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتی باہر سے دروازہ زور سے بند ہونے اور پھر گاڑی چلنے کی آواز آئی۔۔

یکدم عائشہ کو یاد آیا کہ آہل بھی تو یہی تھا۔۔ شرجیل بھی چونک کر باہر گیا جہاں کوئی نہیں تھا لیکن ٹیبل پر پری آہل کی گھڑی اسے بتایا گی تھی کہ کون آیا تھا۔۔

"آہل۔۔" اس نے بے جان نظروں سے اس گھڑی کو دیکھا۔۔

وہاں موجوں دنوں نفوس کو جانے میں دیر نہیں لگی کہ آہل سب سن چکا ہے۔۔۔

اس کی آنکھ کھٹ پٹ کی آواز سے کھلی جو اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح بج رہی تھی۔۔۔
صوفے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں تھا ما جوا بھی بھی گھوم رہا تھا۔۔۔ شاید دوا
کا اثر تھا جوا بھی تک ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"کیسی طبعیت ہے اب۔۔۔" وہ جو سر تھام کر بیٹھی تھی جان کی آواز سن کر فوراً سیدھی ہوئی اور
نا سمجھی سے اسے دیکھا

اس کے دماغ سے بالکل کل والی بات نکل گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔" اس کے یوں مسلسل تعجب سے اپنی جانب دیکھنے پر اس ہاتھ میں پکڑا باؤل ٹیبل پر رکھ
کر انجان بننے ہوئے پوچھا

صوفے پر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ ٹمپر یچ چیک کیا۔۔۔۔۔ جو کہ نارمل تھا
اس کے ہاتھ رکھنے سے وہ جھجک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"اچھا جاؤں اور بائیں جانب باتھ روم ہے فریش ہو کر آؤ۔۔۔" ہاتھ اس کے ماتھے سے ہٹا کر ہاتھ پر
بندھی گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے اسے کہا۔۔۔ جو آنکھیں بڑی کیے اسے دیکھ رہی تھی

وہ خود سے الجھتی اٹھی اور باتھ روم کی جانب چلی گئی۔۔۔

فریش ہو کر آئی تو اس نے بھانپ اڑتا باؤل اسے پکڑیا جسے اس نے دنوں ہاتھوں سے احتیاط سے
تھام لیے سوپ اب بھی گرم تھا یقیناً اس نے اس کے آنے سے پہلے پھر سے گرم کیا تھا۔۔۔ ایما کے
لیے اس کا یہ نیا انداز ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا اسے کے لیے یہ سب بہت عجیب تھا۔۔۔۔۔

(لگتا ہے۔۔۔ پی ہوئی ہے۔۔۔ اس لیے اپنے ہوش میں نہیں۔۔۔) اس نے دل میں سوچتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔ جو کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن جیسے ہی اس نے اس کی طرف دیکھا اس نے اپنی نظریں کھڑکی سے ہٹا کر اس کی طرف کر لی تھی۔۔۔ جس پر اس نے جلدی سے اپنے نظروں کا رخ بدلا۔۔۔

(کیا ضرورت سے اس کھروس کو دیکھنے کی۔۔۔ "اس نے خود کو کوسا۔۔۔

اسے پتا تھا کہ وہ اب اسے ہی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں سے بچنے کے لیے اس نے جلدی سے گرما گرم سوپ منہ لیا جس سے زبان پر شدید جلن ہوئی۔۔۔

"آرام سے۔۔۔ زیادہ تو نہیں جل گی" جان نے اس کے ہاتھ گرم سوپ کا باول پکڑ کر ٹیبل پر رکھا

۔۔۔

"میں ٹھیک ہو۔۔۔" اگرچہ جلن بہت زیادہ تھی پھر بھی وہ نہیں بڑے حوصلے سے ضبط کر گئی تھی۔۔۔ سوپ تھوڑا ٹھنڈا ہوا تو اس نے پیایا یہ بتانے کے لیے کہ اسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ وہ کسی صورت بھی اس کے سامنے اب خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"اب تمہاری طبیعت کافی بہتر ہے۔۔۔ تو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ آفس کے لیے نکلتا ہے۔۔۔" اس آڈر سناتے وہ باہر نکل گیا۔۔۔

(ایک تو یہ آڈر دینے والی عادت زہر لگتی ہے۔۔۔۔۔) اس نے پھر کس کر سوچا

اس کے جاتے ہی اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بال ہاتھ سے ہی سیدھے کیے۔۔۔ کپڑے تو تھے نہیں جو وہ چیلنج کرتی۔۔۔ اس لیے اسے ہی نکل آئی۔۔۔

اس نے ناگوار نظروں سے اس کے حلیے کو دیکھا۔۔۔ پھر اس سے بے نیاز ہو کر ڈرائیور کرتے ہوئے آفس پہنچا۔۔۔

اس کو یہاں اڈمنٹ ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اس دوران کوئی نہ کوئی اس سے ملنے آتا رہتا تھا۔۔۔ لیکن وہ ایک جگہ بیٹھ بیٹھ کر اکتا ہٹ کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔ اور سب سے عجیب جو بات تھی اس کے ہوتے ہوئے ابھی تک ہسپتال کا ماحول پر سکون تھا۔۔۔۔۔

آج بھی نرس سے کہہ کر اس نے اپنی ویل چیئر ہسپتال کے سامنے بناے پارک میں لایا۔۔۔ آج دھوپ نکلی تھی برف باری کے بعد یہ دھوپ بہت سکون دہ تھی اسے لیے تھوری چہل پہل تھی برف اب بھی تھی۔۔۔ جس میں بچے کھیل رہے تھے۔۔۔

ایسے میں شکار کا ملنا نعمت سے کم نہ تھا وہ بھی اتنے ٹائم کے بعد۔۔۔ واہ۔۔۔ ڈیریک کی نظریں بھی بار بار درخت کے نیچے پرے بیچ پر بیٹھے اپنے شکار پر جا رہی تھی جو بار بار نیند میں جاتا پھر جب سائیڈ کو گرتا تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتا اور تھوری دیر بعد پھر سو جاتا۔۔۔۔۔

اس نے پہلے اس کو ساکین کیا پھر اپنا بلیک پاؤچ نکالا جس میں اس کا سامان تھا۔۔۔ وہ یہ ہر وقت اپنے ساتھ لے کر پھر تا تھا کہ کسی بھی شکار مل سکتا ہے ایسے اسے ہر وقت تیار رہنا ہونا چاہیے ہے نا۔۔۔۔۔

اس نے پاؤچ کھولا اور اس میں سے پرینٹ مارکل نکالا اور ویل چیئر شکار کی طرف بڑھا دی۔۔۔

ویل چمیر کو بیچ کے پیچھے روک کر اس نے آدمی کی چکنی اور چمکدار ٹینڈ کو دیکھا جسے دیکھ کر اس کی سبز آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔ دل میں مسرت سی ہوئی۔۔۔ جیسے ماں کو اپنی اولاد کو عرصے بعد دیکھنے پر ہوتی ہے۔۔۔

اس پر سکون انداز میں مار کر سے اس کے بغیر بال والے سر پر لکھا۔۔

(IdareyouSlaphere)۔۔۔ مار کر واپس رکھا۔۔۔ پھر ہاتھوں پر ہلکے سے تھوک کر ان کو آپس میں اچھی طرح مل کر گرم کیا۔۔۔۔ پھر ہاتھ ہوا میں بلند کر کے پوری قوت کے ساتھ اس کے سر پر تھپڑ مارا۔۔۔۔

واہ۔۔۔ کیا بجا تھا۔۔۔ ٹھنڈ پرگی اندر۔۔

اس کے تھپڑ کے وجہ سے وہ آدمی بھی ہڑبڑا کر جلدی سے اٹھا۔۔۔ ڈیریک بھی جلدی سے اپنی ویل چمیر کو درخت کے پیچھے کر کے چھپ گیا پھر تھوڑا سا آگے ہو کر اس آدمی کو دیکھنے لگا جو یہاں وہاں دیکھ رہا تھا ساتھ اپنے ڈینڈ بھی سہلا رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے یا واقعی کسی نے اس کے سر پر مارا ہے۔۔۔

اسے یہ نہیں پتا تھا کہ آج جو اس کے ساتھ ہونا تھا وہ تو خوابوں میں بھی کسی کے ساتھ نہیں ہوا ہوگا۔۔۔

ڈیریک اب اپنی ویل چمیر اس طرف لے آیا جہاں سے آسانی سے وہ اس آدمی کو دیکھ سکتا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ آدمی پھر سو گیا شاید اسے غلطی لگی ہے۔۔۔ کہ ایک شخص جو اس کے پاس سے گزر رہا تھا وہ روکا اس کے سر پر پڑی تحریر دیکھیں۔۔۔ پھر پہلے اس نے اس سونے

ہوے آدمی کی ٹینڈ ہلکی سے سہلائی اور اس کے بعد زوردار چمٹ اس کے سر کو مار کر وہاں سے نکل گیا۔۔ جبکہ اس شخص کی حالت دیکھ کر ڈیریک کو مزہ آگیا۔۔۔ بچارا پریشان ہو گیا کہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ۔۔ اب اسے کون بتائے کہ ڈیریک کی نظر کرم ہوئی ہے اس پر پھر نجانے کتنوں نے اس کے سر کا تبلہ بجا کر رکھ دیا۔۔ یہاں تک کہ اس بچارے کی سفید چمکدار لشکارے دار ٹینڈ لال ہو گئی اب تو وہ بھی رونے والا ہو گیا گیا۔۔۔ آخر تنگ آ کر وہ دوڑنے کے انداز سے وہاں سے نکالا۔۔۔ یقین اب وہ پارک تو کیا گھر میں رات کو بھی سونے کی غلطی نہ کرے گا۔۔۔۔۔

اس کے جانے کا ڈیریک افسوس ہوا کہ اس کی توجہ روتے ہوئے ایک 3 سال کے بچے نے کھینچ لی اس کے ہاتھ میں رینبو کلر کا بڑا سالولی پاپ تھا۔۔۔ اور وہ پھر بھی رو رہا تھا۔۔۔

ڈیریک نے اس کے ہاتھ بڑے طریقے سے لولی پاپ پکڑا کہ اسے پتا بھی نہیں چلا اگر رونا ہے تو کھل کر روئے نا ایسے کھانے والی چیزوں کی بے حرمتی بھلا ڈیریک کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔۔ اپنے ہاتھ سے لولی پاپ غائب وہ اور زور سے رونے لگا۔۔۔ روتے روتے اس بچے کی نظر اپنی ہم عمر بچی پر پری جس کے ہاتھ میں بھی ویسا ہی لولی پاپ تھا جیسا اس کا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کے پاس گیا اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس بچی کے بال کھینچ لگا۔۔۔ اب ہوا یہ کہ وہ بچی تکلف سے رونے لگی کیونکہ بال ایک دم سے کھینچ گئے تھے تو وہ توازن قائم نہ کر سکی اور اس بچے پر گری۔۔۔ بچی خیر ہیلدی تھی وہ بچارا بچہ ٹھہرا سو کھا سا۔۔۔ اور چیخ چیخ کر رونے لگا انہیں روتا دیکھ کر باقی بچے بھی رونے لگے بچارے مائیں پریشان ہو گئی کہ ایسا کیا ہو گیا کہ سب بچے رو پڑے۔۔۔۔۔

اب کون بتاے ان کو۔۔ کہ ڈیریک ہوا ہے ان کو۔۔

مینٹ لگا تھا پر سکون ماحول کو سخت ڈال دیا۔۔ ہمارے ڈیر نیک نے۔۔۔

آفت کی کیا مجال جو میرے قریب آئے۔۔۔۔

میں تو خود ایک چلتی پھرتی آفت ہوں۔۔۔

(Alizayeman)

وقت کا کام ہے گزرنا۔۔۔ اچھا ہویا بُرا اس نے گزر جانا ہے۔۔۔ لیکن سب کا وقت مختلف ہوتا ہے

کسی کے لیے یہ وقت مرہم بنتا ہے۔۔۔

تو کسی کے لیے امتحان۔۔۔

کسی کے لیے یادیں

لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے لیے وقت ایک مخصوص لمحے میں رک سا جاتا ہے۔۔۔

یہ جنگل میں بنا لکری کا کاٹیج ہے جس کے چاروں اطراف درخت تھے۔۔۔ کاٹیج جتنا باہر سے

خوبصورت تھا اتنا ہی اندر سے۔۔۔ جنگل میں درخت کی ویران ٹہنیوں کو برف نے ڈھانپنا ہوا ہے

۔۔۔

درخت اب اتنے خالی نہیں لگ رہے۔۔ زمین کو بھی برف نے ڈھانپ لیا تھا۔۔ ہر جگہ سفیدی ہی سفیدی تھی۔۔ جو آنکھوں کو سکون دے رہی تھی۔۔

لیکن ان سب سے بے نیاز وہ اندر کھڑکی کے پاس پڑی چیمپر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔ اس کی نظریں اپنے ہاتھ میں پکڑی تصویر کہ طرف تھی۔۔ اس کی آنکھوں تصویر میں موجود لڑکی کے نقش کو بڑی بے تابانی سے سے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ کبھی انگلی سے تصویر میں بنی لڑکی کی آنکھوں کو چھو رہا تھا تو کبھی ہونٹوں کو

دیوانا وار۔۔ بار بار

کھلی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا کے ساتھ برف بھی اندر آرہی تھی۔۔ جس نے کمرے کو کافی ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اس نے اٹھ کھڑی بند کر دی۔۔ اور واپس اپنے سابقہ کام میں مشغول ہو گیا۔۔ ٹیبل پر پری کافی کب کی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔۔ لیکن اسے کون سی پرواہ تھی

اس کے لیے تو وقت جیسے رک سا گیا تھا اس لمحے جب ایسا اس کو انکار کر کے گی تھی۔۔۔ وہ دل برداشتہ ہو کر یہاں آ گیا تھا تاکہ دنیا سے کٹ کر وہ خود کو سنبھال سکے اس نے یہاں آ کر سب سے رابطہ منتقل کر دیا تھا۔۔۔

اب بھی وہ کل کی پہنی ہوئی ٹی شرٹ اور رُوزار میں ملبوس تھا۔۔۔ یہاں آ کر اس کا ایک ہی مشغلہ تھا۔۔۔ ایسا کی تصویر دیکھتے رہنا۔۔۔

جس میں وہ اس کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے بے تحاشہ ہنس رہی تھی۔۔ اس کی آنکھوں کی چمک اس کے مسکراتے لب۔۔ اس کا اس کے بازو کو پکڑنا۔۔ یوں جیسے وہ اب بھی یہ سب محسوس کر رہا تھا۔۔

تیرے کس کس خیال کو دل سے جدا کروں۔۔۔۔۔
میرے ہر خیال میں تیرا خیال رہتا ہے۔۔۔۔۔

وہ جتنی بار اس تصویر میں اس کی ہنسی دیکھتا۔۔ اتنا ہی اس کو سکون ملتا۔۔ لیکن جب بھی اس کے انکار والی بات آتی ہے پھر ٹوٹ جاتا ہے۔۔ پھر تصویر دیکھتا۔۔
یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ وہ اس وقت خود کو عزیت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

اسے جان کے ساتھ پیٹ ہاؤس میں رہتے مہینہ ہو گیا تھا لیکن اس دوران ایمانے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے اتنا زچ کرے گی کہ وہ کانوں کا ہاتھ لگانے والا ہو جائے گا۔۔
آفس وہ جان بوجھ کر لیٹ آتی۔۔۔ پھر کام بھی خراب کرتی کافی بھی عجیب بناتی اور پھر اتنا مصعوموں والا منہ بناتی جیسے اسے کچھ پتا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔ اور اس کے آنے سے پہلے وہ کلب چلی جاتی۔۔۔
اب تو بس ہفتے کے آخری دو دن زیادہ کام ہوتا تھا باقی دنوں جلدی فارغ ہو جاتی۔۔۔

آج بھی اس نے آفس میں کام خراب کیا تھا۔ اور جان کا چہرہ دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ آج اس کی خیر نہیں اس لیے آتے ساتھ ہی کمرے میں گھس گی جلدی کے چکر میں اس نے کچھ کھا یا ہی نہیں۔۔۔ اس کا اور جان کا روم الگ تھا۔۔۔

اب اس کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔۔۔۔۔ جان بھی واپس آ گیا تھا۔۔

منہ میں انگلیاں دے کر اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں سوئیاں 3 بج رہی تھی۔۔۔ پھر دروازہ زرہ سا کھول کر اس کی جھڑپی سے باہر دیکھا۔۔۔ لاونج بالکل خالی اور اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔ ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس نے اپنے خشک ہونٹوں کو گیلیا کیا پھر جی اترتے ہوئے دبے پاؤں کچن کی جانب چل دی۔۔۔ لائٹ آن کرنے کی غلطی نہیں کی کہ اسے پتہ نہ لگ جائے بس موبائل کی ٹارچ سے کام چلا رہی تھی۔۔۔

کچن میں آکر اس نے لمبی سانس لی اور بے آواز خوشی سے ہوا میں مکا چلا کر یس کیا۔۔۔ آخر اتنی بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔۔۔ خوشی تو بنتی تھی۔۔۔

اس نے فریج کھولی لیکن وہاں ایسا کچھ نہیں تھا جس سے وہ اپنے پیٹ میں لگی آگ بجھاتی ۔۔۔ ابھی وہ جھکی ہی ہوئی تھی کہ کچن روشن ہوا۔۔۔

اور وہ جہاں تھی۔۔ وہی سٹل ہوگی۔۔ وہ مڑے بغیر جانتی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔۔ اتنی تیز فریگیٹس استعمال کرتا تھا وہ۔۔۔ کہ دور سے پتہ لگ جاتا ہے کہ جناب آرہے ہیں۔۔۔

اس نے تھوک ننگی اور ہمت کر کے سیدھی ہوئی اور مڑ کر اسے دیکھا جو بلیک ٹی شرٹ اور ٹروزار پہنے سینے پر ہاتھ باندھنے اسے ہی دیکھ رہا تھا کبخت ایک تورن سے حلیے میں بھی اتنا ہنڈسم لگتا تھا کہ دل پھسل پھسل جا رہا تھا کہ کبھی اس کا لگتا تھا جیسے اس کے دل نے ویل لگوا لیے ہوں۔۔۔ جیسے ہی جان کو دیکھتا فوراً سپڈ پکڑ لیتا اس لیے اس نے پہلے اپنے دل کے ویل کو بریک لگانی کہنی آکسڈنٹ ہی نہ ہو جائیں۔۔۔ پھر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ جس کی نیلی آنکھیں ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھی۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ رہتے اسے اتنا تو پتا چل گیا تھا کہ وہ اس وقت اچھے اور خاصے غصے میں ہے۔۔۔

اس نے یہاں سے جانا بہتر ہی سمجھا۔۔۔ لیکن وہ باہر جانے کے راستے وہ استعاذہ۔۔

(کیا ہے۔۔۔ مجسمے کی طرح جما کھڑا۔۔۔) اس نے جھنجھلا کر اسے گھورا۔۔۔ جیسے اس کے اس طرح

[illegible]

"مجھے باہر جانا ہے۔۔۔" اس نے مخاطب تو کر لیا لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی نہیں کی

۔۔۔ اسے ڈر لگتا تھا کہ کہنی اس کی نیلی آنکھیں اسے نہ لے ڈوبے۔۔۔ ویسے بھی دل آجکل بقول ایما

www.urdu novels mania.com کے بڑا ٹھہر کی ہوا تھا۔۔۔

"پہلے مجھے کچھ بنا کر دو۔۔۔" بجائے سائنڈ پر ہونے کے اس نے اس کی کالی پکڑ کر اسے کوئیننگ رینک

کے سامنے کھڑا کیا اور خود چمیر پر بیٹھ گیا۔۔۔ ایمانے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا

— — — —

"مجھے کچھ نہیں بنانا ہی آتا۔۔۔ اگر بھوک لگی ہے تو خود بنالیں۔۔۔" اسے جواب سے کر اس نے پھر جانے کی کئی۔۔۔ لیکن یہ اس کی سوچ تھی کہ وہ اس سے بچ کر جا سکتی تھی۔۔۔ وہ دوبارہ اس کی کلائی پکڑ چکا تھا۔۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ میں پھر تمہیں ہی کھا جاتا ہوں۔۔۔" اس کے معنی خیز بات نے سہی معنوں میں اس کے ہوش اڑا دیا۔۔۔ جیسے وہ بڑی مشکل سے پکڑ کے واپس لائی۔۔۔ پتا نہیں ایک تو ان ہوش و حواس کو کیا مسئلہ تھا جان کے پاس آنے سے ہوا کی طرح اڑ جاتے تھے۔۔۔

"مجھے کھانے سے کچھ نہیں بننا ایک تو آپ دیو جیسے اور میں چھوٹی سی۔۔۔" اس نے چھوٹی سی پر انگلیوں سے سائیز بھی بتا دیا۔۔۔ اس کی بات پر جان نے اسے گھورا تو گربرا کر جلدی بولی۔۔۔

"میرا مطلب ہے کہ میری مدد کریں تاکہ کچھ کھانے کو بن سکے۔۔۔" اس نے بری ہوشیاری سے معاملہ بینڈل کیا۔۔۔

اس کی بات پر ہلکی سے مسکراہٹ اس کی چہرے پر آئی لیکن اتنی سرعت سے اپنی چھپ دیکھا کر چلی گی۔۔۔ کہ اسے اس کا مسکرانا اپنا وہم لگا۔۔۔ (بھلا یہ کیسے مسکرا سکتا۔۔۔ میں بھی نہ۔۔۔)

جان نے اس کی کلائی آزاد کی۔۔۔ اور فریزر سے چکن نکالا۔۔۔ پھر پیاز نکال کر اسے پکڑیا۔۔۔ جو بڑے مزے سے اسے یہاں وہاں جاتی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کا پیاز دیکھ کر منہ بن گیا۔۔۔

اس نے چھڑی پکڑ کر پیاز کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو خود کٹ جا نہیں تے میں وڈ دینا ہے۔۔۔۔۔

"یہ خود نہیں کئے کو۔۔۔ اسے تمہیں ہی کاٹنا ہے۔۔۔" جان کی بات پر اس نے جلدی سے پھوہر طریقے پیاز کاٹنا شروع کیا۔۔۔ ساتھ ساتھ ہی یہ بات بھی اسے حیران کر رہی تھی کہ اسے کیسے پتا لگا کہ وہ کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔

جان نے فری پین چولے پر رکھ کر اسے دیکھا جو آنسو بہاتے منہ کے زاویے خراب کرتے ہوئے پیاز کاٹ رہی تھی۔۔۔ بھوری آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔ اور جس طریقے سے وہ پیاز کاٹ رہی تھی کہ شاید ہی کسی نے کاٹے ہوں۔۔۔ جان نے اپنے عنابی ہونٹوں کو بھیج کر بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی پھر جیب سے موبائل نکل کر اس کی تصویر کھینچی اور موبائل واپس جیب میں رکھ دیا۔۔۔ کہ اسے پتا ہی نہ چلا اس کی تصویر کھینچی گئی ہے۔۔۔۔

"لاؤ مجھے دو۔۔۔ اور فرانی پین پر آئل ڈالو۔۔۔" اس پیاز لے کر اس نے پھر کام دیا۔۔۔ جو کہ اتنا مشکل نہیں تھا۔۔۔۔

جان نے جلدی سے پیاز کاٹا وہ اتنی جلدی اور نفاست سے کام کر رہا تھا کہ ایما بس دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد کھانا تیار تھا۔۔۔ اسے پتا نہیں اسے کیا کہتے ہیں لیکن اس نے تو اسے پیزا بریڈ کا نام دیا۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ اٹھ کر جانے لگی کہ جان نے اسے روک دیا جس پر وہ دوبارہ چیخ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ جان نے اپنی چیخ کا رخ اس کی جانب کیا اور اس کی جانب جھکتے اس نے اس کی چہرے کو اپنے گرفت میں لایا۔۔۔ اور ایما کا دل پھر سے دوڑنا شروع۔۔۔۔۔

"آج چھوڑ رہا ہوں۔۔۔ لیکن نیکسٹ ٹائم اگر ایسا ہوا تو میں واقعی تمہیں ہی کھاؤ گا۔۔۔" ایما جو اسے کے جھکنے سے قدرے پیچھے ہوئی تھی کہ اگر چیر کی بیک نہ ہوتی تو وہ اس وقت زمین پر ہوتی۔۔۔

"میں بالکل بھی اچھی نہیں ہوں کھانے میں۔۔۔ بلیومی۔۔۔" اس کی بات پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔۔

یعنی باز پھر بھی نہیں آنا۔۔۔

اور ایما وہ تو منہ کھولے اسے ہستا دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا کوئی ہستے ہوئے اتنا پیارا لگ سکتا۔۔۔ یعنی اچھا کرتا ہے کہ نہیں ہستا ورنہ کوئی اس پر سے نظر نہیں ہٹا پاتا۔۔۔

"میں چکھا تھا۔۔۔ بہت ٹسٹسی ہو تم۔۔۔ بلیومی۔۔۔" انگلی سے اس کے ہونٹ کو سہلاتے ہوئے وہ جس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا وہ یاد آنے پر ایما چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا۔۔۔

"جاؤ۔۔۔ اب جا کر سو جاؤ۔۔۔ صبح وقت پر آفس پہنچ جانا۔۔۔" اس کے پیچھے ہوتے ہی وہ دور رڑ کر نکلی۔۔۔

اور جان وہ اس کے ایسے جانے پر پھر سے مسکرایا تھا۔۔۔ جب سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی ہے۔۔۔ تب سے اسے مسکرانا آ گیا تھا۔۔۔

برات کے بعد کیسے لیکن ولیمے کی تقریب جس ہوٹل میں ہونا تہہ پائی تھی وہنی ہوئی تھی۔۔۔ خلاف توقع حاجی خاموش رہے جبکہ دیان بھی آیا تھا ولیمے پر۔۔۔ پھر اس کے بعد جیسے زندگی ایک ڈگری پر چل پڑی۔۔۔

اس نے دن جس بے عتنائی کے ساتھ آہل نے سلوک کیا تھا اس کے بعد سے وہ اس سے ڈرگی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس کا ہر کام خود کرتی تھی اگرچہ یہاں ملازم بھی تھے لیکن کیا کرتی عشق کی ماری جو تھی۔۔۔ مگر کرتی اس کی غیر موجودگی میں۔۔۔

اب بھی اس کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آئی اور لمبی سانسے کرفضا میں پھیلی خوشبو کو اپنے اندر اتر۔۔۔ دل کو جیسے اقرار کیا۔۔۔

اس نے سب سے پہلے بستر سمیٹا۔۔۔ ابھی وہ چادر سہی کر رہی تھی کہ سینکھ بوا وہاں آئی۔۔۔ "بی بی وہ دیان صاحب اٹھ گئے ہیں اور اب روتے ہوئے آپ کو بلارہے ہیں۔۔۔" اس کی بات پر حور نے سر ہلایا۔۔۔

"سکینہ بوا۔۔۔!!" وہ جو جانے لگی تھی اس کی پکار پر انہوں نے روک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"جی بی بی۔۔۔ جی۔۔۔" حور ان کے پاس آئی اور نرمی سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں لایا۔۔۔ جبکہ

سکینہ بوا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"آپ میری ماں کی جگہ ہیں اور ماں اپنی بیٹی کو بٹیا کہتی ہیں۔۔۔ بی بی نہیں۔۔۔" اس کی بات پر بوا کی آنکھیں نم ہوگی۔۔۔ بھلا اتنی عزت انہیں پہلے کس نے دی تھی۔۔۔ پہلے جس گھر میں کام کرتی تھی وہاں ان کی عمر کا لحاظ کیے بنے انہیں بے عزت کر دیا جاتا تھا۔۔۔

انہوں نے دیان کے کمرے کی طرف جاتی حور کو دیکھا اور دل سے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیتی
ڈوپٹے سے آنکھیں پونچھ کر کچن کی جانب چل دی۔۔۔

"یہ کون گنداپچہ رو رہا ہے۔۔۔ میرے شہزادے کے کمرے میں۔۔۔" حور کمرے میں آئی تو دیکھا وہ
بیڈ پر بیٹھ کر آنکھیں بند اور پورا منہ کھولے فل ویلم سے رو رہا تھا۔۔۔

حور کی آواز پر اس نے جلدی سے آنکھیں صاف کی اور مسکراتے ہوئے اپنے چھوٹے بازوؤں اوپر
کیے۔۔۔ حور نے آگے ہو کر اسے گود میں اٹھایا اس کے گود میں آتے ہی دیان نے اس کے گال پر
بوسہ دیا پھر اس کے کھندے میں منہ کر لیا۔۔۔ وہ ایک شرمیلہ بچہ تھا۔۔۔

حور اس کی حرکت پر ہنسی اور جھک کر اس کے گال بوسہ دیا۔۔۔ جس پر دیان نے منہ بنایا۔۔۔
اسے نہلنے کے بعد کچن میں کھڑی سیکنہ بوا کے حوالے کر کے وہ واپس آہل کے کمرے میں آئی لیکن
اہل کو وہاں موجود دیکھ کر دروازے میں رگ گئی۔۔۔ جو بڑی سرد نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
وہ فائیل کے لیے واپس آیا جو وہ گھر ہی بھول گیا تھا

"دروازہ بند کر کے یہاں آؤ۔۔۔" اس کا سرد لہجہ اور انداز اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑا گیا
تھا۔۔۔

"میں نے کیا کہا۔۔۔" اسے دروازے میں ہی روکے دیکھ کر وہ ڈھار اٹھا۔۔۔ جس وہ اچھل گئی اور
بجائے اس کے پاس آنے کے اس نے وہاں سے جانا چاہا۔۔۔ شاید وہ اس کے ارادے جان گیا تھا
اس لیے اس اپنے گرفت میں لے کر اس نے خود ہی دروازہ بند کر کے اسے دروازے کے ساتھ لگایا

"کس سے پوچھ کر میرے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ کس خوشی میں تم دیان سے قریب ہو رہی ہو۔۔۔"

"اس کے چہرے پر جھکاؤ بڑے سرد اندامیں پوچھ رہا تھا۔۔۔"

اس کی گرفت اس کے بازوؤں پر سخت تھی۔۔۔ اس کا یہ انداز حور کو سہما رہا تھا۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیا پوچھا ہے میں نے۔۔۔" وہ اس کا ٹھنڈا انداز۔۔۔ اس کی دھڑکن روک رہا تھا

"بیوی۔۔۔ ہو میں آپ کی۔۔۔" اس نے کس مشکل سے یہ بات کی تھی وہی جانتی تھی۔۔۔۔۔

"اوپلیز۔۔۔ یہ ڈرامے کسنی اور جا کرنا۔۔۔" اس نے بے زاری سے کہا۔۔۔ اس کی بات نے کیا

قامت اس کی دل پر ڈھائی تھی وہ اس سے بے خبر تھا۔۔۔۔۔

حوصلہ بہت ہے مجھ میں۔۔۔۔۔

پر یہ ضروری تو نہیں کہ۔۔۔۔۔

ہر بار آخری حد تک آزمایا جاؤں۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"آپ کو اگر یہ ڈرامہ لگتا ہے۔۔۔ تو میں کچھ نہیں کر سکتی لیکن جو میں کر سکتی ہو وہ۔۔۔ کروں گی۔۔۔"

شروع میں مضبوط لیکن آخر میں بہت کوشش کے باوجود آنسو نکل کر اس کے گال پر آگرا۔۔۔۔۔

وہ جو اس کو کچھ اور کہنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کے آنسو دیکھ کر لب بھج کر رہ گیا۔۔۔۔۔

بنا کچھ کہے اس نے دروازہ کھول کر اس نے خود ہی اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہ سر ہاتھ میں تھام کر دروازے کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اسے جو بہت زیادہ بے چین کیسے ہوئی تھی وہ یہ تھی جب اسکے اپنے جن کے سامنے اس کا بچپن سے لے کر جوانی گزر تھا انہوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تو حور نے کیوں دیا۔۔۔

یقیناً اس میں اس کا کوئی مقصد تھا۔۔۔

وہ ہر چیز کو بدگمانی کی عینک سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

لیکن اس کی عینک یہ بدگمانی کی گرد بھی اس کے اپنوں کے ہی ڈالی ہوئی تھی۔۔۔

وہ یہاں ڈیریک سے ملنے آئی تھی۔۔۔ ہسپتال کی راہداری میں اس کی ہیل کی ٹک ٹک گونج رہی تھی۔۔۔ ریڈ گھنٹوں تک آتا فراق۔۔۔ اور ہلکے سے میک میں وہ ہمیشہ کی طرح پیاری سی نازک گرٹیا لگ رہی تھی۔۔۔ وہ کمرے میں آئی تو دیکھا ڈاکٹر اور نرس اس کی ٹانگ کو اوپر نیچے کر کے اسے ایکسر سائز کروا رہے تھے۔۔۔ ڈاکٹر تھی فی میل اور وہ بڑے پیار پیار سے اس کی ٹانگ کو آہستہ آہستہ اوپر نیچے کرتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی جس کا جواب ہمارا ڈیریک بڑی شرافت سے دے رہا تھا۔۔۔ کچھ تو غلط تھا۔۔۔

اولیویا کو پتا نہیں کیوں لیکن یہ سب اچھا نہ لگا۔۔۔ اس نے گلا کھنکار کا ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔ ڈاکٹر اس کو دیکھ کر مسکرائی اور ڈیریک کو بانی کہتی اس کے پاس آئی۔۔۔

"یہ بہت جلدی ریکور کر رہے ہیں۔۔۔ لگتا ہے بڑی جلدی ہے ان کو ہمیں چھوڑنے کی۔۔۔" یہ بات اس نے ڈیریک کو دیکھ کر کہی۔۔۔ اولیویا نے مصنوعی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اس کا منہ نوچ لیے۔۔۔

وہ جانے لگی تو اولیویا نے اپنا پاؤں آگے کیا۔۔۔ جس پر وہ بیلنس نہ کر پائی اور نیچے گری۔۔۔ اس کے اسے گرنے پر اولیویا کو بڑی ہسی آئی جسے اس نے روک کر پریشانی سے اسے تھام کر کھڑا کیا۔۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟" آنکھوں میں مصنوعی پریشانی لیے اس نے اس کے پاؤں کو دیکھا۔۔۔

"جی جی۔۔۔ میں ٹھیک ہو۔۔۔" اس نے اپنے گرنے کی جھنپ مٹانے کے لیے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نرس کا سہرا لے کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی اس نے نحوست سے سر جھٹکا اور اس کی جانب دیکھا جو دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہے۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔"

"پھر ایسے دیکھوں۔۔۔" اس نے آنکھیں پگیں کی۔۔۔ جس پر اولیویا کی ہنسی نکل گئی۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا بیگ اس کے کندھے پر مارا جس پر اس نے کہانے کی ایکٹنگ کی۔۔۔ کہ اگر آکسروالے دیکھ لیتے تو اپنے سارے ایوارڈ اسے دے دیتے۔۔۔

"بوتل پیوگی۔۔۔" اولیویا نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو خود اپنے منہ سے۔۔۔ اپنی چیز۔۔۔ چیز بھی کیا کھانی والی چیز آفر کر رہا تھا۔۔۔ بھی حیران ہونا تو بنتا ہے نا اس کا۔۔۔

ڈیریک نے بوتل پکڑی اور ڈھکن کھول کر اس میں منسٹوز ڈالی پھر دوبارہ بند کر کے اس دی۔۔۔

اولیویا یہ نہیں دیکھ پائی۔۔۔ ہائے دیکھ لیتی تو بچ جاتی۔۔۔

اس نے بوتل پکڑی کہنی واپس نہ لے لے اس نے جیسے ہی ڈھکن کھولا فوارے کی طرح بوتل اس پر گری۔۔۔ اور اس کا سہرا میک اپ اور کپڑے خراب۔۔۔۔

اسے اب آئی تھی سمجھ اس کی آفر کی۔۔۔

اس نے خوشخوار نظروں سے اسے دیکھا جو اسے حالت کا مزہ لے رہی تھا۔۔

ایسی بات ہے۔۔۔ اس نے بھی بنا اس کی حالت کا لحاظ کیے بچی ہوئی بوتل اس پر گرا دی۔۔۔

دنوں اس وقت پیسی میں نہاے ہوئے تھے۔۔۔ ان دنوں نے خاموشی سے ایک دوسرے کو

دیکھا پھر اگلے ہی پل ان کے قہقہے کمرے میں گونجے اٹھے۔۔۔

آج ہفتہ تھا اس لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔ کیونکہ زیادہ ان دنوں ہی رش ہوتا تھا اس لیے ان دنوں کے لیے اکسڑہ ور کر رکھے تھے وہ بھی اب انہی میں شامل تھی۔۔۔

"ایما۔۔۔ یہ گلاس اس ٹیبل پر دے آؤ۔۔۔" اس کی ساتھی نے رے اسے پکڑتے ہوئے اس جانب اشارہ کیا جہاں پانچ چھ آدمی نشے میں دھند تھے تقریباً ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے اور پھر بھی انہیں مزید شراب چاہیے تھی۔۔۔ اسے بے زاری سی ہوئی۔۔۔ لیکن پھر بھی کام تو کرنا تھا اس نے رے ٹیبل پر جا کر رکھی وہ جانے کو تھی کہ ان میں سے ایک آدمی نے اس کی کلائی پکڑ کر اس کو اپنی اوپر گرا لیے۔۔۔ اس کے باقی ساتھیوں نے بے ہودہ قہقہہ لگایا جبکہ وہ بوکھلاگی اب وہ کمینہ شخص اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ جگہ۔ تقریباً کونے میں تھی اور ویسے بھی تیز اور بے ہنگم میوزک لگا ہوا تھا اس لیے کسی کی توجہ ان پر نہیں گی۔۔۔

ایما کو تو دماغ گھوم گیا جب اس آدمی نے اپنے ہونٹ اس کی گردن سے مس کیے۔۔۔ اس نے اپنی کُسنی اس کی تھوری پر ماری جس سے اس کی گرفت ہلکی ہوئی۔۔۔ اس نے اس موقعے فائدہ اٹھایا اور خود کو آزاد کرتی اس گھٹیا شخص سے دور ہوئی جواب خونخوار نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"(گالی) تری یہ جرت۔۔۔ (گالی)۔۔۔" ایما نے اس کے غصے کی۔ پرواہ کیے بغیر ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا جو اس کے ہونٹ اور ناک پر لگا۔۔۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر کراہا کر جھکا۔۔۔ جبکہ اس کے ساتھی اب ایما کو قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ بھی کم تھوری تھی اس لیے ان کے قابو آنے کی بجائے وہ اکیلی لڑکی ان پر بھاری پر رہی تھی ویسے بھی وہ سب نشے میں تھی یہ بھی اس کے لیے ایک پلس پوائنٹ تھا۔۔۔ لیکن مسئلہ تب ہوا جب اس شخص نے جسے اسنے منہ پر مکہ مارا تھا اس نے ایما کے بازوؤں پر انجیکشن لگا دیا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا سر چکرانے لگا۔۔۔ سب کچھ دھندلا دھنالا ہو گیا تھا۔۔۔ ان لوگوں نے اسے پکڑا اور اس کلب میں موجود کمروں کی جانب بڑے تھے

"اس کی طعنت پہلے میں صاف کرتا ہوں۔۔۔ (گالی) نے مجھے مارا۔۔۔" اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور روم میں آکر ڈور لوک کیا اور شرٹ کے بٹن کھول کر وہ اس پر جھکا ہی تھا کہ باہر سے کسی کی کمرانے کی آوازیں آئی۔۔۔ اور ساتھ ہی دھراہ در دروازہ بجا۔۔۔ اس شخص نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا پھر ایما کی طرف جس پر نشہ اثر کر چکا تھا اس شخص کی نیت پھر خراب ہوئی اس لیے بغیر بجتے دروازے کی پراہ کیے وہ دوبارہ اس پر جھکا۔۔۔

اسی پل دروازہ زوردار آواز سے کھلا اور کسی نے آکر اس کی گردن میں پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا تھا ساتھ ہی اپنا گھٹنا زور سے اس کے پیٹ پر مارا۔۔۔۔ ایک بار دو با۔۔ اس پر تو جیسے جنون سوار ہو گیا تھا

جان جو ڈیریک سے ملنے ہسپتال جا رہا تھا کہ راستے میں ایک انجان نمبر سے اس کو کال آئی۔۔۔ اسے لگا ڈمی ہے اس لیے اس کے ماتھے پر پل پڑے اور سٹریٹنگ پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی۔۔ ڈیریک کے آکسیڈنٹ والے واقعے کے بعد ڈمی کی کوئی کال نہیں آئی تھی جس کا اس کو انتظار تھا جواب آئی تھی۔۔

اس نے کال ایڈنڈ کر کے فون کان سے لگایا۔۔۔

Votre fille a été infectée par la drogue et maintenant 6 hommes l'emmènent dans la salle privée de la boîte de nuit si vous voulez la sauver, alors atteignez l'adresse que vous avez reçue sur mobile

www.urdu novelsmania.com

(Your girl infected by drug and now 6 mans carrying her to private room of night club if you want to save her so reached the address you received on mobile)

بے تاثر اور سنجیدہ لہجے میں اسے بتانے کے بعد کال ایڈنڈ ہو گئی اور ساتھ ہی اسے میسج ریسو ہوا۔۔۔ اس نے میسج دیکھا جہاں جس نائٹ کلب کا پتا لکھا تھا وہ قریب ہی تھا۔۔

ایما تو کلب میں جاب کرتی ہے لیکن پھر بھی وہ نائٹ کلب والے راستے پر گاڑی کرچکا تھا وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔ وہاں جاتے ہی اس نے سیدھا رخ ہی پراویڈنٹ روم کی طرف کیا رہر اداری کے ابھی شروع میں ہی تھا کہ اس نے دیکھا ایک شخص اس کی جانب پیش کیے کھڑا تھا اس نے کسی لڑکی کو پکڑا ہوا تھا جس کا چہرہ بالوں اس کے بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے کچھ بات کرنے کے بعد اندر چلا گیا۔۔ لیکن جان اس لڑکی کو پہچان چکا تھا وہ ایما کی تھی۔۔ اس نے ہی صبح یہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔۔ پھر اس نے دیر نہیں لگا پہلے اس کے ساتھیوں کو فارغ کیا پھر دروازے بجایا۔۔۔ جب دروازہ نہیں کھولا تو اس نے اپنی پینٹ کی پوکٹ سے سائمنسنگی پستل نکالی اور لوک پرفائیر کی جس سے لوک ٹوٹ گیا۔۔

اس کی نظر جیسے ہی ایما کی طرف گئی تو وہ نظر چرا کر رہ گیا پہلے اس نے اپنا کوٹ اتار کر اسے کے کندھے پر ڈالا اور پھر دوبارہ اس شخص پر پل پڑا۔۔۔

"تمہاری۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔" وہ اس کے منہ پر مسلسل مکے ماری جا رہا تھا۔۔۔ اس شخص کا سارا نشہ اڑ چکا تھا جان کے بھاری مکوں سے لیکن وہ پھر بھی نہیں روکا۔۔۔ یہاں تھا کہ اس کے شخص کا منہ لہلہان ہو گیا۔۔ مگر جان کے اندر جو آگ ایما کی حالت دیکھ کر لگی تھی۔۔ وہ کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی۔۔

"ان ہاتھوں سے لگایا تھا نا ہاتھ اسے۔۔۔۔" وہ اس کے دنوں ہاتھوں کو گرفت میں لے کر جس جنونی انداز سے بولا تھا وہ شخص ڈر گیا۔۔۔

"معاف۔۔۔ کر۔۔۔ دو۔۔۔" لیکن اس نے اس کی معافی کی پرواہ کیے بغیر اپنے گن میں موجود گولیاں اس کے دونوں ہاتھ میں اتار دی۔۔ اور وہ شخص تکلف سے بے ہوش ہو چکا تھا۔۔ جان ایما کو کے کے واپس آ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہوش میں نہیں تھی وہ اسے لے کر سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔ اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔ اور اس کے چہرے کو دیکھا جو سوجھا ہوا تھا اب ہلکا ہلکا نیلا ہوا تھا۔۔ اس کے بازوؤں اور گردن پر خراشیں پڑی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر اس کا غصہ اور تیز ہوا۔۔۔

آہل کے کل کے رویے نے اسے بہت بڑی طرح ہرٹ کیا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ اس کا کام کرنے سے پیچھے نہیں ہوئی۔۔۔ بالکل اب اس کی موجودگی میں وہ اس کے کمرے میں آئی بغیر نوک کیے۔۔۔ اور پھر پچتائی کیونکہ وہ بغیر شرٹ کے کھڑا شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

آہل بھی اسے اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر چونک گیا۔۔۔

"اگر آپ شرٹ پہنے کی زہمت کریں گے تو مہربانی ہوگی۔۔۔" اس کی جانب پشت کر کے اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

آج تو اس کے تیور ہی اسے حیران کر رہے تھے۔۔۔ کہا وہ نرم گو حور کہا یہ اس کا طنزیہ انداز۔۔۔

لیکن پھر بھی اس نے شرٹ پہنی۔۔۔۔۔

"اب کہیں کیا کہنا ہے۔۔۔" وہ دوبارہ اپنا رخ آئینے کے سامنے کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا

۔۔۔

حور نے رخ موڑ کر اسے دیکھا جواب فرست سے خود پر پر فیوم اپسرے کر رہا تھا۔۔۔ پورے کمرے میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔۔۔ اور وہ جوتہ کر کے آئی تھی کہ ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کرے گی۔۔۔ ایک بار پھر اس کی سحر انگیز پرسنالٹی میں کھو گئی۔۔۔۔۔

آہل نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا وایٹ شلوار قمیض اوپر وائٹ ہی حجاب لیے وہ پاکیزہ سی لڑکی بے خود ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا کبھی۔۔۔ کوئی اتنا پاکیزہ لگ سکتا ہے۔۔۔ اسے دیکھ کر آہل نے دل میں سوچا۔۔۔

"کوئی بات کہنی تھی۔۔۔؟" اسے خود بھی حیرانی تھی کہ وہ نرمی سے بات کر رہا ہے اس سے۔۔۔ کیوں یہ اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ وہ۔۔۔ دیان کے بارے میں کرنے تھی۔۔۔" اس کے بولنے پر وہ ہوش میں آتی خود ڈبتے ہوئے اس بات کی طرف آئی جو کرنی تھی۔۔۔

"ہم کہوں۔۔۔" بازوں سینے پر باندھ کر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔ ایک تو نہ متوجہ ہو تو مسئلہ ہوتا ہے اب ہو رہا ہے تو اتنا کیوں ڈھک رہا ہے دل۔۔۔

آہل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا دیکھنا اسے کنفیوز کر رہا ہے اس لیے اس سے نظر ہٹا کر اب وہ موبائیل پکڑ کر اس پر مصروف ہو گیا۔۔۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ دیان کو اب سکول میں اڈمٹ کروادیں۔۔۔" اس کے لہجے میں ماؤں والی پریشانی تھی جو کسی سے بھی بناوٹی نہ تھی۔۔۔ لیکن اس وقت آہل کو یہ سب ڈرامہ لگا۔۔۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ یہ سب اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کر رہی ہے۔۔۔

تمسخر آمیز مسکراہٹ لیے وہ اس کے بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"توجہ حاصل کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔۔۔" حور نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو۔۔۔۔۔

"آپ ہر بات کو غلط طرف کیوں لے کر جاتے ہیں۔۔۔" اس نے تھک کر پوچھا تھا اسے سمجھ میں آئی تھی آخر وہ کیوں ہے ایسا ہے۔۔۔

"تم غلط کام کرو۔۔۔ اور میں اس غلط کی نشان دہی بھی نہ کروں۔۔۔" سینے پر ہاتھ باندھے وہ فرصت سے اس پر اپنے طنز کے تیر برسا رہا تھا۔۔۔

"میں آپ کو بتانے کی کوشش بھی کی تھی کہ اس دن میری۔۔۔" اس کے بات مکمل کرنے سے پہلے آہل نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔۔۔ وہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"یہ باتیں اسے کہو جیسے تمہارا پتا نہ ہو۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔"

"اسی لیے تو آپ کو بتا رہی ہوں۔۔۔" اس نے بے بسی سے اس شخص کو دیکھا جو پاس ہو کر بھی میلو دور تھا۔۔۔۔۔

"نومورا ایگیو منٹ ۔۔۔ مجھے پتا کیا کرنا ہے ۔۔۔ کیا نہیں ۔۔۔ ناؤ ہو کین لیو ۔۔۔" وہ بہت اچھے طریقے سے اسے ڈیر گریڈ کر رہا تھا ۔۔۔۔۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہوئے حور نے بھی فیصلہ کر لیا تھا ۔۔۔ اب وہ معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دے گی ۔۔۔ اس نے کوشش کی ۔۔۔ جواب میں ہر بار وہ اسے بے عزت کر دیتا تھا ۔۔۔

وہ ہوش میں آئی تو خود کو جان کے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی ۔۔۔ لیکن اپنی حالت دیکھ کر اسے رات کا واقعہ یاد آیا ۔۔۔۔۔ اس نے کمرے میں نگاہ دوڑائی وہ اکیلی تھی ۔۔۔۔۔ جان نہیں تھی ۔۔۔ کھڑکی سے سورج کی روشنی پردے سے ہٹے ہونے کی وجہ سے بیڈ پر آرہی تھی ۔۔۔

پہلے اس نے اپنے کمرے میں جا کر فریش ہونے کی کئی ۔۔۔ پھر کپڑے چیلنج کر کے وہ کچن کی جانب جانی لگی کہ لاونج میں اس کی نظر جان اور جیمز پر پڑی ۔۔۔

جمیز جان کے سامنے سر جکائے ہوئے کھڑا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا یقیناً اسے ڈانٹ پڑ رہی تھی ۔۔۔ ایما کو بے ساختہ اس پر ترس آیا ۔۔۔۔۔

"اب فوراً میں نظروں کے سامنے سے دفعہ ہو جاؤ ۔۔۔" دروازے کے جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے سختی سے کہا ۔۔۔ جس پر وہ فوراً غائب ہوئی ۔۔۔ ایما نے اسے باہر جانے تک دیکھا اس کے جانے کے بعد جیسے ہی سیدی ہوئی تھی

جان کو اپنے بالکل قریب غصے سے خود کو گھورتے پایا ۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تم وہاں جا ب کرنے کو۔۔۔ اگر مجھے ذرا سی بھی دیر ہو جاتی پتا ہے کیا ہونا تھا۔۔۔"

مطلب ابھی بھی اس کا دل نہیں بھرا تھا اس بچارے پر غصہ اترانے کے باوجود لیکن پھر بھی اس کی بات پر اس نے سر جھکا لیا۔۔۔ کیونکہ یہ اس کا احسان تھا اگر وہ وقت پر نہ آتا اس کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"جب سے میری زندگی میں آئی ہو۔۔۔ عذاب بن کر رہ گئی ہے میری زندگی۔۔۔" اس کی اس بات سے ایما کا میٹر بھی آؤٹ ہو گیا۔۔۔

"میرا کوئی ارادہ نہیں تھا آنے کا۔۔۔ خود ہی زبردستی لاے ہو۔۔۔ اب بھگتو۔۔۔" غصے سے بول کر وہ جانے لگی کہ جان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

کیا کہا۔۔۔؟؟؟ اپنی نیلی آنکھیں میں غصے لیے اس نے اسے گھورا تھا جو جواب میں اسے گھور رہی تھی۔۔۔ یہ تو ایسا ہی جانتی تھی کہ وہ کس طرح دل کو سنبھالنے تھی۔۔۔ ایک تو نیلی آنکھیں دوسرا ان کے بیچ کا فاصلہ۔۔۔ اس کی دھڑکنیں مشترک کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اس نے بھی آج فیصلہ کر لیا تھا کہ ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔۔۔

"وہی جو سنا۔۔۔ آئندہ مجھے بلیم مت کرنا۔۔۔ ہونہ۔۔۔" انگلی اس کی جانب کرتے ہوئے اس نے اسے وارن کیا۔۔۔ جان تو اس کا انداز دیکھتا رہ گیا۔۔۔

یعنی چوری اس پر سینہ زروی۔۔۔

"زبان کچھ زیادہ نہیں چل رہی تمہاری۔۔۔۔" اس ہی انگلی کو مڑورتے ہوئے اس نے سر دلجے میں پوچھا۔ ایما کو درد تو ہو رہی تھی لیکن اس کی ضدی طبعیت زور و شور سے جاگی تھی۔۔۔ اس لیے بے خوفی سے اس کی نیلی دلکش آنکھوں میں اپنی سحر انگیز بھوری آنکھیں ڈالی کھڑی تھی۔۔

"میں تو اسی ہی ہوں۔۔ اور اب ایسا ہی برداشت کرنا ہوگا۔۔" جان نے بغور ان بھوری آنکھوں میں دیکھا جہاں ہلکی ہلکی نمی چمک رہی تھی جو اس کی تکلف میں ہونے کی علامت تھی۔۔۔ اس لیے اس نے گرفت ہلکی کر دی لیکن چھوڑا نہیں۔۔۔

"تمہیں جو چاہے ہوگا۔۔ مجھے کہنا۔۔ لیکن آج کے بعد میں تمہیں اس طرح کی کسی جگہ نہ دیکھو۔۔۔" انگلی اٹھا کر اس کو تنبیہ کر کے جانے لگا کہ ایما کی بات نے اس کا میٹر پھر سے آؤٹ کر دیا۔۔۔ "مجھے آزاری چاہیے۔۔ اپنے ساتھ لگی اس نام سے۔۔" جان غصے سے مڑا۔۔۔ اور اور ٹیبل پر پری فروٹ باسکٹ سے پھڑی پھڑی اس کے ہاتھ میں دی۔۔۔

"لو۔۔۔ ماڈرو۔۔۔ مجھے کیونکہ ایسے میرے جیتے جی تو یہ ممکن نہیں۔۔۔" ایما کا چہرہ سفید ہو گیا۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پھڑی پھڑی دور پھنکی۔۔۔ جیسے جان نے دوبارہ پکڑ کر اس کی گردن پر رکھا۔۔۔ "بتاؤ۔۔ چاہی آزاد دی۔۔" پھڑی اتنی زور سے اس نے اس کی گردن پر رکھی تھی کہ ہلکی ہلکی خون کی بوندیں نکل پڑی۔۔۔ جو زیادہ تکلف دہ تھی۔۔۔

و بتاؤ۔۔۔ "اس نے دباؤ اور بھڑایا۔۔۔

درد کی شدت کی وجہ سے اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ جان نے پھڑی اس کی گردن سے ہٹا کر زور سے سامنے دیوار پر ماڑی۔۔۔ ایما نے ڈر کے ہاتھ دنوں کانوں پر رکھ لیے۔۔۔

اسے آج جان سے خوف آیا تھا۔۔۔ اتنا کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ کہنی جا کر چھپ جائے جہاں وہ اسے ڈوہنڈ نہ سکے۔۔۔۔۔

اپنی لال ہوتی نظروں سے وہ اسے دیکھا ہوا نکل گیا۔۔۔۔
پینٹ ہاؤس سے نکل گیا۔۔۔۔

.....

چہرے پر مسکینت طاری کیے وہ بیڈ پر لیٹنے کے انداز سے بیٹھا تھا۔۔۔۔ لیکن اس کے بیڈ کے پاس کھڑا جان اس کی مسکین شکل کے پیچھے چھپی ساری حقیقت جانتا تھا۔۔۔۔
اس لیے سینے پر ہاتھ باندھے سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

ہونا کیا ہے۔۔۔ ڈیریک صاحب نے ہسپتال والوں کو اتنا زچ کیا کہ آخر وہ خود اس کو چھوڑنے آئے۔۔۔۔

بکھی جناب کسی مریض کی شامت لائے ہوئے تھے تو بکھی نرس ایک بار اس کے پاس ڈیوٹی دیتی نرس جو جو س پی رہی تھی کال سننے کے لیے باہر گئی تو اس نے اس کی جوس کے منہ پر گلیو لگا دی۔۔۔۔ آگے تو آپ سمجھ گئے ہونگے نا۔۔۔۔

اس کے باقی زخم کافی سہی ہونگے تھے لیکن ٹانگ کا ٹائم لے رہا تھا۔۔۔۔

"اب تم مجھے گھورنا تو بند کرو گے۔۔۔" اس نے منہ ٹھیرا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی بات پر جان نے آنکھیں گھمائی۔۔۔ لیکن کہا کچھ نہیں بلکل کمرے کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔

"اب منہ سے کچھ پھوٹے گئے۔۔" اس کی خاموشی اسے زیادہ چھب رہی تھی جس کا اس کو بخوبی پتا۔۔ اس لیے کچھ بولے بغیر اب وہ کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر نیچے لان کو دیکھنے لگا۔۔۔

"جان۔۔۔ کیا زبان ایما کو دے آئے ہو۔۔" وہ جو لان دیکھ رہا تھا اس کی اس بات پر کچھ نہیں بولا

اب تو ڈیریک کو واقعی گر بڑ لگی۔۔ وہ پاس پڑی سٹک کا سہارا لے کر اس کے پاس آیا۔۔۔

"جان۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔" یہ سنبجہ سا ڈیریک تو کوئی اور ہی تھا جو پریشان بھی تھا۔۔۔

جان نے لان سے نظر ہٹا کر اس کو دیکھا۔۔ اس کی آنکھوں میں موجود ویرانی دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

"مجھے بھی کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے متوجہ کیا۔۔ اگرچہ ایسا کرنے سے اسے ٹانگ میں تکلیف ہو رہی تھی لیکن جو تکلیف اسے جان کو ایسے دیکھ کر اس کے آگے تو یہ کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں سب پتا۔۔۔ ہے تو کیا بتاؤں۔۔۔" اسے سہارے سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے اس کی پلستر والی ٹانگ کے نیچے چمیر رکھی۔۔ پھر اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس نے گردن موڑ کر بغور اپنے ساتھ بیٹھے اپنے عزیز جان بھائی جیسے دوست کا چہرہ دیکھا۔۔ جس کی نیلی آنکھیں لال لکیریں تھیں۔۔۔ اس نے تھوڑی سی دیکھا پھر پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔

"ایمانے کچھ کہا۔۔۔؟؟؟" اس نے اندازِ یہ بات کہی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات نے اس کے انداز پر مہر لگا دی۔۔ دوست ایسے ہی تو ہوتے ہو آپ کے چہرے۔۔۔ آپ کی خاموشی سے سب جان لیتے تھے۔۔

وہ دنوں بھی ایسے تھے۔۔۔

"وہ مجھ سے جان چھڑانا چاہتی ہے۔۔۔" زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولتے اس نے اسے دیکھا۔۔۔ ڈیریک نے نہیں اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔ اسے ضرورت ہی نہیں تھا۔۔۔ اول تو اسے پتا تھا وہ نہیں بتائے گا وہ ان لوگوں میں سے تھا۔۔۔ جو اپنے محبت کرنے والے لوگوں سے اعتراف کرنے سے ڈرتا کہ کہنی اُنہیں کچھ ہونا جائے۔۔۔ دوم جب اسے پتا تھا کہ وہ ایما کو پسند کرنا یا شاید بات پسند سے بھی آگے تھی۔۔۔

کمرے میں چھائی خاموشی کو ڈیریک نے تورا۔۔۔

"ابھی کہاں ہے وہ۔۔۔" اس کا انداز پرسوج تھا۔۔۔

"اولیویا کے ساتھ ہے۔۔۔" جان نے کلب والے واقعی کے بعد اس کے موبائل میں جی پی ایس ڈیوائسز لگا دی تھی۔۔۔ اس لیے اسے پتا لگ گیا تھا کہ اس کے جاتے ہی وہ بھی نکل گئی تھی۔۔۔ کمرے میں پھر سے خاموشی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ جان کے جانے بعد ہی نکل گئی تھی۔۔۔ پہلے اسے سمجھ نہ آیا کہ کس کے پاس جائے پھر اسے یاد آیا کہ اس کے پاس اولیویا کا نمبر ہے اس نے اسے کال کی۔۔۔ پھر اس کے ساتھ کے گھر چلی گئی۔۔۔ وہ بس کسی طرح اپنا مائنڈ ریلیکس کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس نے اولیویا کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔ وہ بس خاموش تھی تب سے۔۔۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے وہ اسے ریسٹورنٹ لے آئی تھی۔۔۔

شام کا وقت۔۔۔ بخ ٹھنڈی ہوائیں۔۔۔ چاروں طرف سفید برف۔۔۔ سڑک کے کنارے پیلی سٹریٹ لائٹ جل اٹھی تھی۔۔۔ لوگ موٹے موٹے کپڑے پہنے یہاں سے وہاں جا رہے تھے۔۔۔ وہ دنوں ریسٹورینٹ کی ونڈوز کے قریب پڑی چیمیز پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"امم۔۔۔ ایما تم یہاں کھانے ویٹ کروں میں ابھی آئی۔۔۔" وہ موبائیل ہاتھ میں پکڑ کر کھڑی ہوئی اور موبائیل کان سے لگاتے ہوئے نکل گئی۔۔۔ ایما نے بس ایک پل کے لیے اس کو جاتے دیکھ پھر دوبارہ اپنی توجہ کھڑکی کی جانب کر لی اس وقت وہ ہر چیز سے بے زار تھی اسے کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں نظر آرہی تھی۔۔۔ کہ اس کی نظر باہر سے گزرتے جمیز پر گئی۔۔۔ کچھ سوچ کر وہ جلدی سے روسٹورنٹ سے باہر آئی اس کی جانب گئی۔۔۔

"ہاے ہے ہے ہے جمیز۔۔۔" اس نے پاس پہنچ کر اس نے جھجکتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ میم۔۔۔ آپ۔۔۔ سر بھی آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔" اسے دیکھ کر وہ خوش اخلاقی سے بولا تھا۔۔۔ لیکن اس کا جان نے بارے میں پوچھنا اسے حیران کر گیا تھا۔۔۔ اس کے لہجے میں جان کے زکر پر عزت اور محبت دنوں تھے۔۔۔ مطلب اس نے اسے اتنا ذلیل کیا اس نے پھر بھی وہ اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"تم اب بھی اپنے سر کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔۔۔" وہ بات دل میں دبا نہ سکی تھی۔۔۔ اس کی بات پر وہ نحف سا مسکرا کر سر جھکا گیا۔۔۔ پھر جب اٹھایا تو اس نے ایما کو دیکھا۔۔۔

"میم مجھے حیرت آپ ابھی تک سر کو نہیں سمجھی۔۔۔ وہ اوپر سے جتنے سخت ہیں اندر سے اتنے نرم۔۔۔" ایما نے الجھ کر اسے دیکھا اسے اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آئی۔۔۔ بھلا جان کو سمجھنا کون سا مشکل تھا۔۔۔ وہ تھا ہی کھروس۔۔۔ متمیز۔۔۔ مغرور۔۔۔ اور جنونی۔۔۔ اور ہاں فضول بھی۔۔۔ اس کے نہ سمجھنے والے تاثرات دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اسے اس کی بات سمجھ نہیں۔۔۔۔۔

"میم آپ ایسے کریں۔۔۔ میرے ساتھ آئیں ٹھنڈا دہ ہو رہی ہے۔۔۔ یہاں کی کافی بہت اچھی ہے۔۔۔" اس نے اسی روسٹورنٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ اولیویا کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ وہ لوگ بیٹھے تو جمیز نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"میں بے روگار تھا۔۔۔ تعلیم کوئی نہیں۔۔۔ ایسے میں اپنا اور اپنی بیمار بہن کا گزر میں کیسے کرتا۔۔۔ ہم لوگ سڑک پر ہی ٹھہرتی سردی ہو یا گرمی ہم لوگوں کا گھر وہی ہوتا تھا۔۔۔ ایک دن میری بہن کی طبعیت بہت خراب ہو گئی۔۔۔ میں نے بڑے لوگوں سے مدد مانگی لیکن سارے اسے بھیک مانگنے کا طریقہ سمجھے۔۔۔۔۔" وہ تلخی سے مسکرایا تھا۔۔۔ جبکہ ایما دم بخود اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔ "ایسے میں میرا ٹکراؤ ایک فرشتے سے ہوا۔۔۔ اسے میں نے مدد مانگی بغیر کچھ کہے وہ میرے ساتھ آیا اور میرے بہن کو اپنی قیمتی گاڑی میں لٹایا۔۔۔ اور اس کا علاج کرایا۔۔۔ میں نے جب شکریہ کہا تھا تو اس نے کہا کہ اس نے یہ مفت میں نہیں کیا۔۔۔ اسے ایک وفادار ملازم کی ضرورت تھی جو مجھے کرنی تھی۔۔۔ وہ میری بہن کا علاج کرواتے رہے اور مجھے سیلری بھی الگ سے دیتے۔۔۔ اس دن مجھے معلوم ہوا۔۔۔ انہیں ملازم کی نہیں۔۔۔ مجھے ملازمت کی ضرورت تھی جو انہوں نے پوری کی۔۔۔ وہ بظاہر سخت اور مغرور ہیں درحقیقت وہ بہت انمول ہیں۔۔۔ وہ خول کے اندر رہتے ہوئے اس انداز میں مدد

کرتے ہیں کہ اگلے کو پتا بھی نہیں چلتا۔۔۔ آج میں جو بھی ہوں ان کی وجہ سے ہو۔۔۔ میری بہن بھی اب ٹھیک ہے اور پڑھ رہی ہے۔۔۔ صبح مجھے ڈانٹ اس لیے پڑھ تھی کہ میری طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔۔۔ جس پر انہوں نے مجھے منع کیا کہ کام نہ کرنا کہ یہ نہ ہو کہ میری وجہ سے وہ بھی بیمار ہو جائیں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ ہلکے سے ہنسا تھا لیکن اس کی آنکھیں نم تھی۔۔۔ ایسا کو نہیں پتا تھا کہ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل رہے ہیں۔۔۔

"پتا وہ درحقیقت کہنا چاہتے تھے کہ کام نہ کروں تمہاری طبیعت نہیں سہی۔۔۔ لیکن میں پھر بھی ناشتہ بنانے لگا جس کی وجہ سے مجھے ڈانٹ پرگی۔۔۔" اور ایسا وہ تو بس سٹل تھی۔۔۔ جمیز اس کو بانی کہہ کر کب کا جا چکا تھا۔۔۔ لیکن وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔ اسی پوزیشن میں۔۔۔

"ایسا تم ٹھیک ہو۔۔۔" اولیویا اس نے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ اس کی ایسا کی یہ حالت پریشان کر رہی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس اب چلتی ہو۔۔۔" وہ جلدی سے اپنا بیگ پکڑ کر کھڑی ہوئی۔۔۔ "ارے کھانا تو کھا لو۔۔۔" اس نے کھانے کی طرف اشارہ جو ابھی ویٹر لے کر آیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ بس اب چلتی ہو۔۔۔ بائے۔۔۔" اولیویا نے اس کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اتنی سپیڈ سے گی تھی۔۔۔ کہ وہ روکتی کیا۔۔۔

وہ لان میں گرم سم بیٹھی تھی۔۔۔ اس کی گود میں کتاب کھلی پڑی تھی اور اس کی توجہ کی طالب گار تھی جس کے صفحے ہوا کے زور سے آگے پیچھے ہو رہے۔۔۔ سامنے ٹیبل پر پڑا چائے کے کپ میں پر پڑی

چاے بھی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔۔ لیکن اس کی توجہ تو سارے کیاریوں پر کھلے پھولوں پر تھی۔۔۔۔۔ لیکن دماغ کہنی اور تھا اسے آج امی۔ ابو اور علی سب کی بہت یاد آرہی تھی۔۔۔
دیان کو سکول گیا ہوا تھا۔۔۔

کام سارے سکینہ بوا کر دیتی تھی۔۔۔ وقت گزرنے کے لیے اس نے کتاب نکالی لیکن اس سے پڑھا کچھ نہیں گیا تھا۔۔۔

آہل کو اپنی طبعیت آج بوجھل لگ رہی تھی اس لیے وہ آفس نہیں گیا تھا۔۔۔ اپنے کمرے سے منسلک ٹریس پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر پر نماز کے انداز میں دوپٹا لیے پیچ رنگ کی شلوار قمیض پہنے وہ ماحول کا حصہ لگ رہی تھی سردی سے بچنے کے لیے اس نے سفید رنگ کی گرم شال لی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے آج تک گھر میں اسے کھلے سر سے گھومتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

آہل کو سمجھ نہیں آتی تھی کیا کرے۔۔۔ دل ہمیشہ اس کے حق میں فیصلہ کرتا تھا۔۔۔ لیکن دماغ اس میں جو گرد تھی وہ ہمیشہ اس کے خلاف ہی جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ کب سے یہاں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ بہت چاہنے کے باوجود وہ اس پر سے نظر نہیں ہٹا پایا آخر میں اس نے ٹھنڈی سانس لی اور کمرے سے نکل کر اپنا رخ لان کی جان کیا جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے پاس چیمیر پر بیٹھ کر وہ کتنے دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔ جو اس کی آمد سے بے خبر تھی۔۔۔ آخر اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔ اس کے گرم ہاتھ کے لمس۔۔۔۔۔

سے حور نے چونک اسے دیکھا۔۔ جس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔ ہاتھ بھی ضرورت سے زیادہ گرم تھا۔۔۔ بے ساختہ اس کا ہاتھ اس کی پیشانی کہ طرف گیا۔۔۔ جو آج ضرورت سے زیادہ گرم تھی۔۔۔ مخلکت اسے شدید پریشانی ہوئی۔۔

"آپ کو یہاں میں آنا چاہئے تھا۔۔ اوپر سے کوئی جرسی بھی نہیں پہنی آپ نے۔۔۔" تشوش سے بولتے ہوئے وہ اس کے سب ستم بھول گئی۔۔۔ اپنی شال اتار کر اس پر ڈال دی۔۔ کہ کہنی سردی سے اس کی طعنت مزید خراب نہ ہو جائیں۔۔۔۔

وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ سردی تو تمہیں بھی لگ سکتی لیکن کہہ نہ سکا بس خاموشی سے اسے دیکھا رہا۔۔۔

حور نے اسے پکڑ کر کھڑ کیا۔۔ اور وہ بڑی تعبہ راہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔ وہ اسے لے کر اندر آئی۔۔۔ کمرے میں لانے کے بعد اس نے پہلے کمرہ گرم کیا۔۔۔ پھر اسے بیڈ پر بیٹھا کر اس پر کسبل دیا۔۔ اور دوبارہ کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

اور آہل وہ تو خاموش سا۔۔ جیسے کسی کے سحر میں تھا۔۔ حور کی اتنی کیمز اس کے دل کو دھڑکا رہی تھی وہ جتنا اس لڑکی کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔ وہ پہلے سے زیادہ اس پر حاوی ہوتی تھی۔۔ وہ اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتا تھا لیکن اس کی یہ توجہ وہ خود باخود اسے اپنی جانب متوجہ کر لیتی تھی۔۔۔

اس کے جانے پر اسے بے چینی ہوئی۔۔۔ وہ اٹھ کر اسے کے پیچھے چلا بھی جاتا اگر وہ آنہ جاتی۔۔ وہ انی تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں گرم دردھ بریڈ کے سلائس جیم اور مکھن تھا۔۔ اس نے بریڈ

پر مھکن لگا کر اس کی جانب کیا۔۔۔ بجائے ہاتھ سے پکڑنے کے اس نے اسی کہ ہاتھ سے بریڈ کی بائیٹ لی۔۔۔ اس نے اگر ایک پل کے لیے بھی اس پر نظر نہیں ہٹائی تھی تو اس نے بھی اس کی نظریں محسوس کر کے اپنی نظریں جھکا کر رکھا تھا۔۔۔

کمرے میں ایک معنی خیز خاموشی تھی۔۔۔ جس میں حور کو اپنے تیز ہوتے دل کی دھڑکن کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔

اسے دودھ کے ساتھ اسے میڈسن دی اور وہاں سے جانے کی کرنے لگی کہ اسی پل آہل نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

اس کے گرم ہاتھ میں حور کا سر دھاتھ تھا۔۔۔

"کاش تم واقعی میں اتنی اچھی ہوتی۔۔۔" وہ اس پر نظریں جمائے تھکے ہوئے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"کاش آپ۔۔۔ میرا اعتبار کرتے۔۔۔" اس نے آہستہ سے جواب دے کر اسے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔۔۔ جو آہل کو اچھا نہ لگا تھا۔۔۔ نہ جانے کس جذبے کے تحت اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کے گال سہلائے۔۔۔

"مجھ پر بھی تو کسی نے نہیں اعتبار کیا۔۔۔" وہ کھوے ہوئے انداز میں بولا آج نے نہ کوئی طنز کیا تھا نہ

ہی کچھ اٹا سیدھا۔۔۔ حور نے اس کا وہ ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں لیا جس سے وہ اس کا گال سہلا رہا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں معلوم کے ماضی میں کیا ہوا۔۔۔ لیکن مجھے آپ پر اعتبار ہے۔۔۔ اور ہمیشہ رہے گا۔۔۔"

مضبوط لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"کیوں ہے اعتبار۔۔۔ کیوں۔۔۔" آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے ہلکی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔ یہی تو اس کی سب سے بڑی الجھن تھی۔۔۔ آخر کیوں تھا اسے اس پر اتنا اعتبار۔۔۔
دوائی اثر کر رہی تھی۔۔۔ اس کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی

"محبت کی سب سے پہلی سیڑھی اعتبار کی ہوتی۔۔۔ پھر احترام آتا ہے پھر محبت۔ میں تو پھر بہت آگے نکل آئی ہو۔۔۔ اتنی کہ آپ کی اتنی بے اعتنائی کے باوجود آپ کو چھوڑنا میرے بس میں نہیں۔۔۔
"یہ ساری باتیں اس نے دل میں کہنی تھی کیونکہ وہ تو سوچا تھا۔۔۔

حور نے اسے دیکھا جو سوتے ہوئے بالکل مصعوم بچہ لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے آگے ہو کر اس کے گرم ماتھے پر اپنے نازک لب رکھے۔۔۔ اسی پل چپکے سے ایک انسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے بالوں میں گم ہو گیا۔۔۔۔

پھر وہ سارا دن اور رات اس نے اس کی تیمارداری میں گزاری تھی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ رات کو دیر سے واپس آیا تو اس نے اس کو کولائونج میں بغیر کمرے کے اتنی سردی میں صوفے پر سوے پایا۔۔۔ اس کے چہرے پر سوتے ہوئے بھی تکلف کے آثار تھی۔۔۔ وہ اسے نظر انداز کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے لیے اسے ایسے ہی سویا رہنے دیا اور اندر کمرے میں جا کر پہلے فریش ہوا پھر اپنی گیلیے بال تو لیے خشک کرن لگا مگر اس کا سارا دیہان اور سوچوں کا رخ باہر صوفے پر سوے وجود کی طرف تھا۔۔۔ آخر جھنجھلا کر اس نے تو یلا صوفے پر پھینکا۔۔۔ اور ووڈروب سے اکسٹرا کمرے نکال کر

باہر آیا۔۔۔ اور کبھل اس پر ڈال دیا۔۔۔ پھر ریموٹ سے بیڑ آن کر کے اسے دیکھا۔۔۔ جو حرات ملنے کی وجہ سے اب پرسکون ہو رہی تھی۔۔۔ اس بال کھولے ہوئے تھے جو صوفے پر پھیلے تھے اس کے بال زیادہ لمبے نہیں تھے لیکن چھوٹے بھی نہیں تھے۔۔۔ ایک لٹ اس کے چہرے پر آئی تو اس نے بڑی نرمی سے اسے پیچھے کیا۔۔۔ اس کے بال ریشم کی طرح ملائم تھے۔۔۔ یہ بات اسے آج پتا لگی تھی

۔۔۔

ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس نے چہرے کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔۔۔ بند آنکھیں۔۔۔ لمبی گھنی پلکیں
۔۔۔ ستون ناک۔۔۔ پتلے نازک گلابی لب جو اس وقت ادکھلے تھے۔۔۔ وہ اسے اس وقت پریوں کی شہزادی لگی تھی جو تمام تر مصعومت اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔۔۔ جو اسے کمزور کر رہی تھی۔۔۔ دل کہہ رہا تھا کہ اب بس اسے اپنا کر لے لیکن نہیں اسے خود پر کنٹرول کرنا تھا۔۔۔
وہ اس سے دور ہوا۔۔۔ ورنہ آج اس کا یہ مصعوم روپ دیکھنے کے بعد اسے خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

کمرے میں واپس آنے کے بعد اس نے سائیڈ ٹیبل پڑے جگ سے پانی پایا۔۔۔

اور بیڈ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کر کے لگا۔۔۔ رات کا آدھی گزر چکی تھی وہ کروٹ لے لے کر تھک گیا تھا لیکن اسے سویا جا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ جب بھی آنکھیں بند کرتا۔۔۔ ایسا کی تصویر آ جاتی تھی۔۔۔ تھک کر۔۔۔ اس نے چھت کو گھورنا شروع کر دیا کہ۔۔۔ اسے باہر سے کچھ آوازیں آئی۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے اٹھ کر باہر جانا پڑا۔۔۔ لاؤنج میں آ کر اس نے دیکھا کہ جو کبھل اس نے اسے دیا تھا وہ آدھے سے زیادہ اتر چکا تھا۔۔۔ وہ ہلکے ہلکے سے کانپ رہی تھی اس کے منہ سے سسکیاں نکل رہی

تھی۔۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا اور ماتھے پر ہاتھ رکھا جو ٹھنڈا تھا۔۔ اس پر پسینا بھی آیا ہوا تھا۔۔۔

اندھیرے میں ان کالے سایوں نے پھر سے اس کے جسم پر قبضہ کر لیا۔۔ اس سے پہلے کہ اس کے جسم کو آگ لگتی۔۔۔ اسے لگا کہ کسی کے زندگی سے بھرے لمس نے اس نے کندھے کو چھوا۔۔۔ ایک سایہ ابھی بھی باہر تھا۔۔ وہ اپنی لال آنکھوں سے اسے گھورتا تھا۔۔ کہ یخت ان آنکھوں کی لالی کم ہوئی اور وہ دھیرے دھیرے نیلی آنکھوں میں تبدیل ہوئی۔۔ یوں جیسے کسی نے ان لال آنکھوں میں پانی ڈال دیا ہو۔۔ پھر اس سارے کا چہرہ بھی واضح ہوا۔۔۔

جان نے اسے دیکھا۔۔۔ جواب آنکھیں کھول کر بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی گی۔۔ اس کی آنکھوں میں وحشت تھی اتنی کہ بے اختیار اس نے اس کے ٹھنڈے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔

"ایما۔۔۔۔"

"جان۔۔۔" اس کی آواز نہیں نکلی تھی بس لب ہلے تھے۔۔ اب اس کی آنکھوں میں وحشت کی جگہ بے یقینی تھی۔۔ پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے گلے لگی اور شدت سے رو دی۔۔۔

جان کو اتنی سمجھ آگئی تھی کہ اس نے کوئی بڑا خواب دیکھا ہے جس سے وہ ڈر گئی ہے۔۔۔ اس نے بھی اس کے گرد اپنے بازوؤں باندھ کر اسے تحفظ کا احساس دلایا۔۔۔ کیونکہ اسے اس وقت سب سے زیادہ اس سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔

"ان کی آنکھیں لال تھی۔۔ میں ان سے۔۔ بھاگ رہی تھی۔۔ لیکن وہ میرے اندر چلے گئے تھے۔۔ ہر بار چلے جاتے ہیں۔۔۔ پھر۔۔۔ پھر میرے جسم۔۔۔ پر آگ لگ جاتی۔۔ مجھے درد ہوتی۔۔ بہت ہوتی ہے۔۔" وہ اس کے سینے لگی بے ربطہ انداز میں بول رہی تھی بلکل ایک خوفزدہ بچے کی طرح۔۔۔ اس کے جسم کی لرزش وہ اچھی سے محسوس کر رہا تھا۔۔

"اچھا۔۔ سو جاؤ۔۔ اب کوئی نہیں آئے گا۔۔" ہاتھوں سے اس کے بال سہلا کر اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے اسے بہلایا۔۔

"نہیں۔۔۔۔" ایمانے اس کی شرٹ کو آگے سے زور سے دبوچ لیا۔۔۔ جیسے ڈر ہو اسے زبردستی سلائے گا۔۔۔

"وہ پھر آجائے گیے۔۔۔" اس کی آواز میں بے بسی تھی آنکھوں میں آنسو وہ بہت ڈر گی تھی۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔

"نہیں آئے گے۔۔۔ میں یہی ہو میرے ہوتے ہوئے کوئی کچھ نہیں کرے گا۔۔۔" اب شاید اس کی تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔۔ اس لیے اس سے تھوڑا سا الگ ہو کر اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جیسے جاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ آیا وہ سچ کہہ رہا ہے کہ جھوٹ۔۔۔

"پکا۔۔۔" اپنا ہاتھ اس نے اس کے سامنے کیا۔۔۔ جان نے اس کے نازک ہاتھوں کو دیکھا پھر اپنے ہاتھوں میں لے کر بڑی مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔

"پکا۔۔۔۔"

آج اس کا سائیکٹر سٹ کے ساتھ پھر سے سیشن تھا۔۔۔ اس دن جب وہ رات کو خواب میں ڈرگی تھی تو جان اس کو اگلے دن ہی یہاں لایا تھا۔۔۔ اور سائیکٹر سٹ کے روپ میں جب اس نے ڈاکٹر ابرہیم کو دیکھا جن کا اپنا اسلامیہ سینٹر تھا۔۔۔ اسے خوشی ہوئی بہت۔۔۔ ان سے دوبارہ مل کر۔۔۔ جان اس کو ان نے پاس چھوڑ کر اس دن تو باہر سے ہی چلا گیا تھا لیکن آج وہ باہر ہی بیٹھا تھا۔۔۔ پتا نہیں یہ بات سچ تھی کہ واقعی ایسا کو ایسا لگتا تھا کہ جیسے جان اور ڈاکٹر ابرہیم بہت اچھے سے ایک دوسرے کو جانتے ہو۔۔۔ کیونکہ ڈاکٹر ابرہیم کا انداز جان کے ساتھ جتنا نرم تھا۔۔۔ جان کا ان کے ساتھ اتنا ہی عجیب سرد قسم کا۔۔۔۔۔

فارمل گفتگو کے بعد وہ اصل موضوع کی طرف سے کیونکہ کے پہلے سیشن میں انہوں نے اسے رسمی سی باتیں کی۔۔۔

"اچھا ایسا ایک بات باتوں۔۔۔ اب وہ خواب آپ کو یاد ہے کہ لاسٹ ٹائم آپ نے کب دیکھا۔۔۔" انہوں نے ٹیبل پر دنوں کو نیاں ٹکا کر دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"امم چار پانچ دن پہلے۔۔۔" ان کے ساتھ وہ ریلیکس فیل کر رہی تھی۔۔۔ اس لیے آرام سے جواب دیا۔۔۔

"اچھا وہ جو ڈائری میں نے آپ کو دی تھی۔۔۔ وہ لائی ہیں۔۔۔" انہوں نے شروع کے دنوں میں اسے ایک ڈائری دی تھی کہ جس میں وہ اپنی ڈیلی کی روٹین لکھے۔۔۔

"جی یہ لیں۔۔۔۔" اس نے بلیک رنگ کی ڈائری ان کی جانب بڑھائی۔۔۔ جسے انہو نے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ اچھا۔۔۔ بات یہ ہے کہ آپ خوش رہا کریں۔۔۔ یہ بھی کوئی عمر ٹیشن لینے کی "انہوں نے ڈائری بند کر کے شفیق سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔ کہ وہ بھی ہنس دی۔۔۔"

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔" تھوری دیر خاموشی سے اس کے چہرے کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے محتاط انداز میں اس سے پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔ ضرور۔"

"میں نے محسوس کیا۔۔۔ ہے کہ جیسے آپ انسپریں اسلام میں بہت۔۔۔" سوال کے دوران ان کی نظریں اس کے چہرے پر ہی گھڑی تھی۔۔۔ ان کی آنکھیں جیسے جانچ رہی ہو کہ آیا ان کا اندازہ آیا کتنی حد تک سہی ہے۔۔۔

ان کے اتنے سہی اندازے پر وہ ضرور حیران ہوتی اگر اسے پتا نہ ہوتا ہے کہ وہ ساکیٹر سٹ ہیں

۔۔۔۔۔

"آپ کوئی بھی اچھی چیز آپ کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔۔۔" ایما نے کندھے آچکا کر ریلکس انداز میں جواب دیا جیسے کوئی بات نہ ہو۔۔۔

"تو آپ کا نہیں دل کیا کبھی کہ آپ اس اچھی چیز میں شامل ہو۔۔۔" وہ بلکل اسی کے انداز میں اس سے بات کر رہے تھے۔۔۔

ان کے سوال پر ایک اداس سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔۔۔۔۔

"دو دفعہ ایسا ہوا ہے۔۔۔ ایک دفعہ جب میں اپنی مسلم دوست سے متاثر ہو کر میں نے اسلام کے بارے میں لکھی گی ایک کتاب لی۔۔۔ لیکن وہ کتاب میرے ڈیڈ نے دیکھ لی اور وہ مجھ سے اتنا

ناراض ہوے۔۔۔ اس کے بعد ان کے ناراضگی کے خوف سے میں نے دوبارہ نہیں کچھ کیا۔۔۔"

اس نے بات ختم کر کے ان کو دیکھا جو بڑی غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔

"اور دوسری بار۔۔۔ میں نے نیٹ پر سرچ کیا۔۔۔ لیکن وہاں اسلام کے بارے میں اچھی باتیں تھی تو کچھ ایسی بھی تھی جنہوں نے مجھے ڈرایا تھا۔۔۔ میں الجھ گئی تھی۔۔۔ اس لیے دوبارہ اس بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔۔" انہوں نے اسے دیکھا۔۔۔ انہیں نہیں پتا تھا کہ اس کے پاس ایسا کیا ہے۔۔۔ کہ اللہ بار بار اسے سیدھے راستے پر چلانے کا راستہ دیکھا رہا ہے لیکن اتنا تو انہیں پکا تھا کہ اس میں کچھ تو تھا۔۔۔ کہ وہ اللہ کو پسند تھی کہ اللہ اسے غافل نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

"مس ایما آپ مسٹر جان کے ساتھ میرے گھر ضرور آئے گا۔۔۔" پر خلوص مسکراہٹ کے ساتھ انہوں نے اسے دعوت دی۔۔۔

"جی ضرور۔۔۔"

"اچھا مس ایما آپ ویٹنگ آریہ جائیں مجھ مسٹر جان کے ساتھ کچھ بات کرنی ہے۔۔۔" ایما سر ہلاتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور جان اندر آیا اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔ نیلی آنکھوں میں ہمشہ والا سر دتا۔۔۔ وہی مغرور چہرہ مضبوط چال۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں بدلاتھا اس میں۔۔۔۔۔

وہ آکر ان کے سامنے والی سیٹ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔؟"

"اچھا۔۔۔" ایک الفاظی جواب۔۔۔

"دیکھیں مسٹر جان۔۔۔ مس ایما کا میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ ایک کے بہت دیگر حادثات نے ان کے دماغ پر خوف طاری کر دیا ہے۔۔۔ جس کی صورت یہ خواب ہیں۔۔۔ وہ جب بھی میٹلی ڈسٹرٹ ہوئی ہیں۔۔۔ ان کو تب تب یہ خواب آتے ہیں۔۔۔ آپ ان کو خوش رکھا کریں۔۔۔" جان بغور ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

"اور تو کوئی بات نہیں۔۔۔؟" اس نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

"باتیں تو بہت۔۔۔ ہیں۔۔۔ جیسے آپ کو پتا ہے ہماری 6 سینس ہیں۔۔۔ ان کے یہ خواب اس لیے بھی ان کو آ رہے ہو سکتے ہیں کہ وہ مستقبل کے آنے والے کسی خطرے سے اس کو خبردار کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔" جان نے سر ہلایا۔۔۔ اور ایک آخری نظر ان پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

آنکھوں پر پٹی باندھے وہ دیان کے ساتھ لان میں کھیل رہی تھی۔۔۔

"دیان۔۔۔" ہوا میں ہاتھ چلاتے ہوئے اس نے اپنا رخ اس طرف کیا جس طرف سے اس کی کھلکھلانے کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔

"ماما یہاں۔۔۔" ابھی اس نے رخ بدلا ہی تھا کہ وہ پیچھے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر بھاگا تھا۔۔۔

"ارے کہاں۔۔۔" ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے وہ ہاتھ ادھر ادھر کر کے اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ کہ اس کا پاؤں مڑا۔۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی۔۔۔ کہ دو مضبوط ہاتھوں نے اسے کندھوں سے پکڑا سے گرنے سے بچایا۔۔۔ آنکھوں پر پٹی بندھی ہونے کے باوجود اس کی خوشبو سے اسے پتا چل گیا تھا کہ کون ہے۔۔۔

اس نے جلدی سے آنکھوں سے پٹی نیچے کی۔۔۔ سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔۔۔ کالی آنکھیں اسی پر تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے آنکھیں نیچے کر لی اور اس سے تھورا دور ہٹی کہ اسے پاؤں میں درد ہوئی جیسے وہ لب بھنج کر ضبط کر گئی۔۔۔ آہل نے بھی اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹا کر اپنی پشت پر باندھ لیے۔۔۔ "بابا میں جیت گیا۔۔۔" دیان جو پتا نہیں کہاں پھنسا ہوا تھا ایک دم چمکتا ہوا وہاں آیا اور آہل کی ٹانگوں کو پکڑ کر خوشی سے چمکا۔۔۔

آہل اسے پکڑ کر گود میں پکڑ کر اس کی گال پر بوسہ دیا۔۔۔ پھر سامنے کھڑی حور کی طرف متوجہ ہوا اس کے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ وہ اپنی تکلیف اسے نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اب کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔۔ کہ ایک پل کو آہل بھی چونک گیا۔۔۔

"آج۔۔۔ پھوپھو واپس جا رہی ہیں۔۔۔ تو جلدی سے تیار ہو کر آ جاؤ۔۔۔ ان کو چھوڑ کر آنا۔۔۔" اپنی نظر اس کے لال ہوتے چہرے پر جمائے وہ بولا تھا جہاں رخسار بیگم سے ملنے کی خوشی تھی وہی اداسی بھی۔۔۔

"اور داجی۔۔۔۔۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وہ لوگ نہیں آ رہے بس ابو۔۔۔ ہیں اب جلدی کرو۔۔۔" حور خوشی سے اندر کی جانب بڑھی لیکن احتیاط کے ساتھ مگر پھر بھی اس کے چل میں لڑکھٹ تھی۔۔۔ آہل جو اسی پر نظر جمائے تھا اس کے اس طرح چلنے پر وہ اس کے پاس آیا اور پریشانی سے گویا ہوا

"آریو اوکے۔۔۔ یوں کیوں چل رہی" وہ اس کے لیے فکرمند۔۔۔ لیکن یہ فکرمندی بھی بس چند پل کی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے اپنے دل کو خوش ہونے سے روک دیا۔۔۔

"میں ٹھیک ہو۔۔۔ آپ دیان کو مجھے دیں۔۔۔ میں اس کو بھی چیلنج کروادو۔۔۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر اس سے دیان کو لینا چاہا لیکن بجائے دیان کو پکڑنے کے اس نے اسے بھی اپنے کندھے سے لگا کر اسے سہارا دیا۔۔۔ پھر اندر آکر اسے لاونچ میں پڑے جھولے پر بیٹھا کر اس نے دیان کو گود سے اتارا اور اس کا پاؤں پکڑ کر اسے جائزہ لینے لگا۔۔۔ حور منع کرتی رہ گئی۔۔۔

پاؤں کو دیکھتے اسے اندازہ ہو گیا کہ موج آئی۔۔۔ اس نے ایک جھٹک دیا پاؤں کو۔۔۔ حور کی چیخ بے ساختہ تھی جس کو اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا۔۔۔ اس کی چیخ سے دیان بھی ڈر گیا۔۔۔

"اب درد ہو رہا ہے۔۔۔" اس کے پاؤں کو آرام سے ہلاتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ جس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ اس نے کوئی جواب نہیں۔۔۔ اب اگرچہ درد نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن ایک درد دل میں ہو رہی تھی۔۔۔ جس کے آگے یہ والی درد تو کچھ نہیں تھی۔۔۔

"تا ہوا۔۔۔" دیان ڈرتے ہوئے آگے آیا اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ مصعومت چہرے پر مسکینت طاری بولا۔۔۔

اس کی آواز سن کر حور نے آنکھیں کھولی۔۔۔ جن میں لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔" اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر کر اس نے مسکرائے کی کوشش کی۔۔۔ اس نے آہل کو نظر انداز کیا۔۔۔ جیسے پیچھے کچھ عرصے سے کر رہی تھی۔۔۔ اسے اپنا نظر انداز کرنا کھلاتا بڑا۔۔۔

وہ غصے سے اس کے پاس سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔ اس کے جاتے حور نے لمبی سانس لی۔۔۔ اس کو نظر انداز کرنا کتنا مشکل کام تھا۔۔۔ یہ کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔ لیکن وہ نظر انداز کرتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کو احساس بھی کرواتا تھی۔۔۔ اس نے کپڑے چیلنج کر کے

بڑی سے چادر لی اور دیان کو پکڑا جس کو اس نے پہلے ہی تیار کر دیا تھا۔ وہ دیان کو لے کر نیچے آئی۔۔۔ آہل گاڑی سے ٹیک لگائی سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ انہیں دیکھ کر اس نے سگریٹ بجھا دی۔۔۔ اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا ان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور آئر پورٹ کی جانب موڑ دی۔۔۔

آج ڈیریک اسے ڈیٹ پر لایا تھا۔۔۔ اور جگہ بھی وہی تھی جہاں ان کی پہلی ڈیٹ تھی۔۔۔ اکسڈنٹ کے بعد جو کمزوری اسے ہوئی تھی وہ کافی حد تک ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔ ٹانگ پر اب بھی پلاسٹر چھڑا تھا لیکن اسے کہاں پرواہ۔۔۔

"ویسے یار۔۔۔ اس دن تم نے ذاتی کی تھی میرے ساتھ۔۔۔" ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے اس نے اسے دیکھا جو کھا جانے والوں نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے اچھی طرح پتا تھا کہ اس نے اسے زچ کرنے کے لیے یہ ذکر چھڑا ہے۔۔۔

"بلکل واقعی ذاتی ہو گئی تھی۔۔۔ مجھے وائن نہیں گرانی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ بلکل تیزاب سے تمہارا دماغ صاف کرنا چاہیے تھی۔۔۔" ایک ایک لفظ کو چباتے اس نے جلے کئے انداز میں کہا کہ وہ لطف اندوز ہو گیا۔۔۔ اس کے بھرپور قہقہے رسٹورنٹ میں گونج اٹھے۔ ایوویا نے بڑے سلگ کر اسے دیکھا جو ایسے خوش ہو رہا تھا جیسے پتا اس نے اس کی کتنی تعریف کر دی ہو۔۔۔

"تو ثابت ہوا۔۔۔ مس اولیو یا مجھ سے اتنی محبت کرتی ہیں کہ ہر وقت میرے بارے میں سوچتی ہو۔۔۔" قہقہہ کو بڑی مشکل سے روک کر اس کی جانب شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔ اور اٹھ کر جانے لگی کہ ڈیری یک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔ اور آبرو اڑاٹھا کرا سے دیکھا۔۔۔ جبکہ سبز آنکھیں میں ابھی بھی شرارتی چمک تھی۔۔۔

"اتنی جلدی ہار مان لیتی ہو تم تو یار۔۔۔" اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے وہ چیر کی بیک سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"ہار اور وہ بھی اولیو یا۔۔۔ پوسل ہی نہیں۔۔۔" وہ بھی دوبارہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے چیلنج انداز میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا یہ بات ہے۔۔۔؟" اس نے ٹیبل پر اپنے دونوں بازوؤں ٹکاتے ہوئے اس کی جانب جکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔ یہی بات ہے۔۔۔" وہ بھی اسی انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ انداز پر اعتماد تھا۔۔۔

دور سے دیکھنے میں لگ رہا تھا کہ بہت ہی رونٹنگ کپل ہے لیکن اصل بات تو وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔۔

"چلو پھر آج اگر ایک پل بھی کوئی ایسا موقعہ آیا کہ تمہارا دل میرے لیے ڈھرکا تو تم ایمانداری کے ساتھ میرا پر پوزل اکسپٹ کرو گی۔۔۔ بولو ہے منظور" بڑی سنجیدگی سے اس نے اس کی آنکھوں میں

دیکھ کر اسے چینگ کیا۔۔ ایک پل کو اس کی چھوڑنے والی بات پر اولیو کا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔
 مگر صرف پل کے لیے۔ پھر وہ دوبارہ اپنے پر اعتماد انداز میں واپس آگئی تھی۔۔
 "منظور۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہیں۔۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔" اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اس نے بھی
 چیلنج اکسپٹ کیا۔

"تم میرے ساتھ اتنی مین کیوں ہو۔۔۔" اس نے ناراضگی سے اسے دیکھا اور ساتھ ہی موبائل بھی
 نکال لیا۔۔۔

"اوہ۔۔ ہلیو۔۔ کیا تم کبھی خود سے ملے۔۔۔؟ تم زرہ بھی اچھے نہیں ہو۔۔۔" کیا شان بے نیازی
 تھی۔۔۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔۔۔ نہ میں اچھا نہ تم۔۔ یعنی جوڑی خوب جے گی۔۔۔" جان کو میسج پے
 میسج کرتے اس نے زبان کو بند کرنے والی غلطی غلطی سے بھی نہیں کی۔۔۔

اولیو نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور وہ بھی موبائل نکال کر اس میں مصروف ہوگئی۔۔۔
 آڈروہ لوگ کرچکے تھے۔۔۔ خیر وہ لوگ کہنا غلط ہوگا۔۔ کیا تو بس ڈیریک نے تھا۔۔ لیکن لگ وہ آٹھ
 بندوں کا تھا۔۔۔ اب ظاہری سی بات تھی ٹائم تولگنا تھا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کھانے آئے کو کے جان ماتھے بڑے بڑے بل ڈالے ریسٹورنٹ میں
 داخل ہوا اس کے پیچھے ہی ایما بھی۔۔۔

ڈیریک پر نظر پڑتے ہی وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اس کی جانب آیا اور پاس آکر اسے گھورا۔۔ جس کا منہ
 اور ہاتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

یعنی بہت بہت ضروری کام ہو رہا تھا

"کیا مسئلہ کیوں بار بار تنگ کر رہے تھے۔۔۔ پتا ہے کتنا ضروری میٹنگ چھوڑ کر آنا پڑا ہے مجھے۔۔۔"

وہ کافی غصے سے میں تھا۔۔۔ جبے دیکھ اولیو یا اور ایما بھی گھبراہٹ لیکن وہ جس پر غصہ کر رہا تھا وہ کمال

اطمینان سے چکن پیس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"تم خود آگے ہوئے اچھی بات ہے۔۔۔ ورنہ اگر میں وہاں آتا تو ان لوگوں کو میٹنگ چھوڑ کر جانا پڑتا تھا

۔۔۔" بات مکمل کر کے وہ پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

ایک چیز تھی بس۔۔۔ جو اسے سیریس کر سکتی تھی۔۔۔

اور وہ تھی کھانا۔۔۔

جان نے اسے گھورتے ہوئے ویس کو اشارہ کر کے مزید دو چیئر لانے کا۔۔۔

چیئر آنے کے بعد وہ اس پر بیٹھ گیا۔۔۔ موبائل پر اب وہ ویڈیو کے ذریعے میٹنگ انٹنڈ کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ میٹنگ واقعی بہت ضروری تھی۔۔۔

ڈیریک تم پاگل تو نہیں۔۔۔" ایما نے ڈیریک کو ایسے دیکھا جیسے واقعی اس کا دماغ خراب ہو گیا ہو

۔۔۔ وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد نکلے ہی تھے کہ ڈیریک کو ایک گاڑی نظر آئی جو سسی سے لوک نہیں تھی

۔۔۔ پھر کیا۔۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی بھاگا کر لے گیا۔۔۔ پیچھے گاڑی کا مالک بے حواسی سے اس

کے پیچھے بھاگا تھا لیکن ڈیریک صاحب مستی کرنے کے فل موڈ میں تھے۔۔۔

بڑی مشکل سے اس مالک کو انہوں نے پیسے دے کر ٹھنڈا کیا تھا۔۔۔

"ہاں ہو۔۔۔ تو پھر۔۔۔" مزے سے ادھر ادھر دیکھتے اس نے جواب دیا۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔ سٹریٹ لائٹس آن ہوگی تھی۔۔ آس پاس برف کو سرک سے ہٹا کر گاڑی کے گزرنے کے لیے جگہ بنی ہوئی تھی۔۔ وہ چاروں گاڑی پیچھے پارکنگ میں چھوڑ کر اب واک کر رہے تھے۔۔

"تو پاگل خانے جاؤ بھائی۔۔" ایما نے چڑ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔ اس بات پر جان کی بلیو آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری آئی۔۔ جو اور کسی نے نہیں لیکن ڈیریک دیکھ چکا تھا۔۔

"میں ابھی آتا ہوں۔۔" وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا ان سے آگے چلنے لگا۔۔ ڈیریک نے اولیو کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔۔

"کیا ہوا۔۔" ایما نے پریشانی سے ڈیریک کو دیکھا جو دور جاتے جان کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ایما۔۔ جان نے بارے میں کتنا جانتی ہو تم۔۔۔؟؟؟" ڈیریک نے روک کر جیسوں میں ہاتھ ڈال کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کے سوال پر وہ ہڑبڑاگی۔۔ لیکن پھر سنبھل گئی۔۔

"میں اسے قاتل سمجھتی ہوں۔۔" اس نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا اس کی بات سے وہ ایک پل کے لیے چپ ہوا۔۔

"تم کسی کو جاننے بغیر ایسے کس بنا پر کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟؟" ڈیریک کو غصہ تو پھڑپھڑاتا تھا لیکن اس نے ضبط کیا۔۔

"مجھے حان نے بتایا سب۔۔۔ کہ۔۔۔" اس کی بات کو ڈیریک نے مکمل کیا۔۔۔

"کہہ جان نے اپنی۔۔ ماما۔۔ اپنی بہن اور روکی کو خود مارا یہی نا۔۔۔" تلخی سے اس نے اس کی بات کو مکمل کیا۔

"ہاں۔۔۔ تو کیا ایسا نہیں۔۔۔" اس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا۔۔۔

"اچھا اگر۔۔۔ اس نے اپنی ماں کو مارا ہوتا تو اسے جیل کیوں نہیں ہوتی۔۔۔ چلو تب نہیں تو تب کیوں نہیں ہوتی جب اس نے اپنی بہن کو مارا تھا۔۔۔" یہاں آکر وہ چپ ہو گئی۔۔۔

ڈیریک نے اسے غصے سے دیکھا اور بولنا شروع ہوا۔۔۔ اسے آج سارا سچ اسے بتانا تھا کیونکہ جان نے تو کبھی نہیں بتانا تھا اور ڈیریک کو پتا تھا کہ اس کے دوست کے دل میں اس لڑکی کے لیے دھڑکتا ہے۔۔۔ جو اسے اتنا غلط سمجھتی ہے۔۔۔ اس نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔ اور بولنا شروع کیا۔۔۔

جعفر صاحب نے جان کی موم سے دولت کے لیے شادی کی تھی لیکن انہوں نے تو محبت کی کی تھی۔۔۔ انہوں نے تو اسلام بھی قبول کر لیا تھا۔۔۔ اور جعفر صاحب کی ہر بات پر آنکھیں بند کر یقین کرتی تھی اور ان کی ہر بات مانتی تھی۔۔۔ لیکن وہ ٹوٹی تب تھی جب ان کو پتا لگا کہ جعفر صاحب نے ان سے پہلے ہی ایک شادی کی اور ان کی وہ بیوی پاکستان ہے اور ان میں سے بھی ان کا ایک بیٹا تھا۔۔۔ وہ اپنے ماں باپ کے بعد اسے لے کر یہاں آ گئے تھے اور اسی گھر میں شفٹ ہو گئے۔۔۔ جان تب چار سال کا تھا جبکہ مریم تب بہت چھوٹی تھی۔۔۔ روز گھر میں لڑتی ہوتی جو شازیہ بیگم کرتی تھی تنگ آ کر انہوں نے شازیہ بیگم کے کہنے پر ان کو طلاق دے دی۔۔۔ جس پر وہ ٹوٹ گئی جعفر صاحب اور شازیہ بیگم خان کو لے کر پتا نہیں کہاں شفٹ ہو گئے یہ انہیں نہیں پتا تھا بچے بھی ڈسٹرب ہو رہے تھے اس لیے ایک دن وہ بچوں کو لے کر باہر آئی کہ ان کا دماغ فریش ہو۔۔۔ وہ ان کے لیے آسکریم لینے کا رہی تھی کہ تبھی جان نے دیکھا کہ کسی نے اس کی ماں کی پشت پر چاقو رکھا ہے۔۔۔ اس نے اپنی ماں کو اس حملے

سے بچانے کے لیے دھکے دیتا تھا لیکن وہ آکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔ یہاں وہ دوسری بار ٹوٹا تھا۔۔۔ پھر باپ جو پتا نہیں کہاں گیا تھا وہ واپس آ گیا اور پہلے تھوڑی بہت توجہ دیتا تھا۔۔۔ اب وہ بالکل لاپرواہ ہو گیا تھا۔۔۔ انہوں نے اسے یہی بتایا تھا کہ اس کی ماں مر گئی۔۔۔ ساتھ میں وہ اس کی مری ماں پر بار بار الزام لگتے کہ وہ ہلکے کردار کی مالک تھی۔۔۔ پھر کسی نے ایک دن روکی کو زہر دیا۔۔۔ اس سے روکی کی تکلف دیکھی نہیں گئی اس لیے اس نے اس کی تکلف کو ختم کرنے کے لیے اس کا گلا دبایا۔۔۔ وہ اس کی ماں کی نشانی تھی۔۔۔ اسے اس سے اپنی ماں کی خوشبو آتی تھی اور اس کے بعد بس اس کی بہن تھی۔۔۔ اس کی سٹیپ مدرنے اسے بورڈنگ بھیج دیا۔۔۔ اور پھر اس نے اپنی بہن کو بھی کو دیا۔۔۔ جب وہ اپنی بہن سے ملنے آیا تو کسی نے اسے سٹور بند کر دیا۔۔۔ اور پھر مریم کی چیخ تھی۔۔۔ اور جب وہ باہر آیا اسے نہیں پتا تھا کہ کس نے دروازہ کھولا بس وہ اپنی بہن کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن وہ کہنی نہیں تھی۔۔۔ اسے دربارہ بورڈنگ بھیج دیا گیا مریم کو ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی۔۔۔ لیکن وہ نہ ملی۔۔۔ وہ جب سے بورڈنگ آیا خاموش رہتا تھا۔۔۔ پھر ایک دن اس نے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔۔۔ اس کا پیچھلاریکا ڈوبکھتے ہوئے اسے۔۔۔ مینٹل ہاسپٹل بھیج دیا گیا۔۔۔ تین ماہ وہ نارمل ہوتے ہوئے بھی پاگلوں کے درمیان رہا۔۔۔ اور وہ واقعی پاگل ہو جاتا اگر وہ فرشتہ صفت انسان اس کو نہ نکال لیتے۔۔۔ جعفر صاحب کو تو ویسے بھی اس کی پرواہ نہیں تھی انہیں وہ چاہے تھا کیونکہ ساری دولت اس کے نام تھی۔۔۔ جو اس کی ماں کے بعد اس کی تھی۔۔۔ لیکن پھر اس پر ایک اور انکشاف ہوا۔۔۔ کہ اس کی ماں زندہ ہے لیکن کوئے میں ہے۔۔۔ جعفر صاحب کو سب پتا تھا انہوں نے ان کے تھم پرینٹ لیے۔۔۔ اور کچھ پر پوچھی جن کے پیرزان کے پاس تھی وہ اپنے نام کروالی۔۔۔ لیکن پھر انہوں نے ان کو

مکمل مروانے کی کوشش کی مگر جس ڈاکٹر کو کہا اس نے ان کو ہاں کر دیا۔۔ مگر جان جو اس وقت 16 سال کو ہو گیا تھا۔۔ اسے اپنے اعتماد میں لیا اور سارا بتا دیا۔۔ جان نے پھر مجھ سے مدد لی اور ان کو سیف مقام کر پہنچایا۔۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ان کو ہوش آئی لیکن ان کی حالت اسی نہیں تھی کہ ان کو کسی کہ سامنے لایا جائے اس لیے اب تک ان کا علاج ہو رہا ہے۔۔ پھر اس کے ڈیڈ نے ایک اور گیم کھیلی ایک عورت کو اس کی ماں والا گیٹ آپ کر کے اس کے پاس بھیجا تاکہ اس کے ذریعے وہ جان سے وہ دولت اپنے نام کر سکے۔۔ اب بھی ایک مرد آتا ہے اس کے آفس یہ کہہ کر کہ وہ اس کی ماں کا دوست ہے۔۔ اگر اسے سچ نہ پتا ہوتا تو وہ واقعی ان کی باتوں میں آسکتا تھا

"آخر تم کیا ہو۔۔۔" اتنا درد بھرا ماضی۔۔ اسے جھجھری آئی تھی۔۔ یعنی کوئی شخص اتنا سفاکی کیسے ہو سکتا ہے۔۔ ڈیریک بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔ وہ جان کا درد پھر سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔ "ایوویا کہاں ہے۔۔۔۔۔" وہ جب ڈیریک کے ساتھ وہاں پہنچی جہاں جان اکیلا گرل پر بازو رکھے سمندر کو دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن ایوویا کہنی نہ تھی۔۔۔۔۔ "وہ کال سننے لگی تھی۔" اپنی آنکھیں سمندر کے پانی پر مرکوز کیے اس نے بے تاثیر انداز میں جواب دیا۔۔۔

ڈیریک کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ ان دونوں کو روکنے کا کہہ کر ایوویا کے پیچھے گیا جہاں جان نے اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

ایما انگلیاں مڑورتے اب کوئی بات سوچ رہی تھی جو وہ اس سے کرے۔۔۔ جان کو بھی اندازہ تھا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن اس نے اس کی جانب دیکھا بھی نہیں بس بے نیاز سا کھڑا رہا۔۔۔

"او۔۔۔ مائی۔۔۔ گوڈ۔۔۔ ایما یہ تم ہو۔۔۔" تبھی دولڑکے جو ان کے پاس سے گزر رہے تھے ان میں سے ایک روک کر ایما کی جانب دیکھتے ہوئے آکسائیڈ ہو کر بولا۔۔۔

ایما نے اس بندے کو دیکھا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔ جبکہ وہ جو تب سے اس سے بے نیاز ہو کر کھڑا تھا اب اس کی ساری توجہ اس کی جانب ہو گئی۔۔۔

"کون۔۔۔" ایما جب نہیں پہچانا تو آخر کار اسے پوچھنا ہی پڑا۔۔۔

"ارے یار۔۔۔ میں سیم۔۔۔ یار ہم سکول فرینڈز بھی رہے ہیں۔۔۔" یاد آنے پر ایما نے آکسائیڈ ہو کر اس کے گلے لگ گئی۔۔۔ جان نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا۔۔۔ لیکن ایما کو اس لڑکے کے گلے لگے دیکھ کر وہ جو پہلے ہی بھرا ہوا تھا اب تو پھٹ ہی والا تھا۔۔۔

منٹ لگا اس نے ایما کو اس لڑکے سے الگ کیا اور گھما کر ایک گھونسہ اس لڑکے کے منہ پر مارا۔۔۔

"شی ازمانین... اس سے پہلے وہ ایک اور مکہ مارتا ایما نے اسے بازوؤں پکڑ کر روکا۔۔۔

"سیم۔۔۔ جاؤ۔۔۔" وہ لڑکا بھی ناک سے خون صاف کرتا وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔ ویسے بھی وہ جان کو دیکھ کر پہچان گیا تھا اس لیے اس نے جانے میں عافیت جانی۔۔۔

اس کے جاتے جان نے اپنا بازو سے اس کا ہاتھ ہٹا کر اس کے دنوں بازوؤں پکڑ کر خود خود سے قریب کیا۔۔۔ اتنا کہ اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں اپنی نیلی

سرد آنکھیں گارتے ہوئے وہ سرد دلچے میں بولاتا تھا۔ "کیا سوچ کر تم اس کے گلے لگی تھی۔۔۔" اس کا انداز اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسی پھیلا رہا تھا۔۔۔

"دوست ہے میرا وہ۔۔۔" اس نے بڑی مشکل اپنے گلے سے آواز برآمد کی تھی۔۔۔

جان اسے پکڑ کر گرل کے پاس آیا اور اسے گرل کی جانب جھکایا۔۔۔

"یہ دیکھ رہی ہو۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے۔۔۔ تمہیں یہاں پھنک دوں تاکہ تم پر سے اس کا لمس مٹ جائے۔۔۔" اس کی بات پر ایمانے تھوک ننگتے ہوئے پل سے گزرتے تیز اور دھارتے ہوئے سمندر کو دیکھا تھا جس کا پانی ڈھنڈیچ تھا اور جس کی گہری کا اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے اونچائی سے خوف آتا تھا اس لیے اس کی آنکھوں آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔ اس کا مزمت کرتا وجود ساکت ہو رہا تھا۔۔۔ جان نے جب اسے سیدھا کیا تب تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔ جان کو اپنے رویے پر زہ بھی افسوس نہیں تھا۔۔۔ اگر وہ بے ہوش نہ ہوتے تو شاید وہ آج اسے واقعی سمند پھنک دینا تھا۔۔۔ اسے بازوں میں اٹھا کر گاڑی تک لایا پھر ڈیریک کو فون کیا جس نے اسے جانے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

اور پھر اپنے بازو سے لگی کپکپاتی اولیو کو دیکھا۔۔۔ دھند کا فائدہ اٹھا کر کچھ جشی اسے پکڑ کر ایک تنگ گلی میں لے آئے تھے۔۔۔ وہ خود بھی زخمی تھا۔۔۔ اس لیے اس نے۔۔۔ پولیس کی گاڑی کا سارن آن کر دیا تھا۔۔۔ پولیس کی گاڑی کی آواز قریب سے سن کر وہ لوگ اولیو کو چھوڑ دو سرے طرف سے بھاگ گئے۔۔۔

ڈیریک نے آگے بڑھ کر اس کا نیچے گرا کورٹ اٹھایا اور اس کے کندھے پر ڈال دیا۔۔۔

اس نے جب چہرہ اوپر کیا تھا ڈیریک کو دیکھ کر اس کے گلے لگ گئی۔۔۔
 ڈیریک جس نے آج کے دن کو بہت اچھے طریقے سے منانے کا سوچا تھا اس کا اتنا عجیب انجام دیکھ
 کر ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

ویسے بھی رخسار بیگم جب واپس جانے لگی تو انہوں سب اسے بتا دیا جو کچھ پیچھے تین سالوں میں ہوا تھا
 ۔۔ اور حور نے شکر کے کہ اس دن اس نے صبر سے کام لیا۔۔۔
 پہلے دن کے علاوہ وہ دیان کے ساتھ سوئی تھی۔۔۔

عشق اتنا ہے کہ ہر پل تجھے دیکھا چاہوں۔۔۔
 آداب اتنا ہے کہ تجھے دیکھتے ہی نگاہ جھکا لو۔۔۔۔۔

(Mumtahina Mannat)

www.urdu novels mania.com

اب بھی کوکچن میں کھڑی دیان کی فرمائش پر کوکیز بیک کر رہی تھی۔۔۔ نیلے رنگ کے پرنڈ سوٹ پر
 اس نے حجاب لیا ہوا تھا لیکن دوپٹہ کرسی پر رکھا تھا۔۔۔ جبکہ دیان صاحب بھی فرش پر بیٹھے چاکلیٹ سے
 بھرپور انصاف کر رہے تھے۔۔۔ منہ اور ہاتھ پر چاکلیٹ ملنے کے بعد مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔
 "ماما۔۔۔ دیان۔۔۔ دندہ ہو گیا۔۔۔" اپنے چھوٹے ہاتھوں سے جس پر چکلیٹ لگی ہوئی تو اس سے وہ اس
 کی قمیض کا دامن کھینچ کر اس کی توجہ اپنے جانب کرتے ہوئے بولا۔

"ارے۔۔ یہ چاکلیٹی بونی کہاں سے آگیا۔۔۔" حور نے اس کو گود میں اٹھا کر اس کے گال سے اپنے گال مس کیا۔۔ جس سے وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ بس اس پر توجہ دے۔۔۔ بکسٹ آون میں رکھنے کے بعد وہ اسے لے کر باہر آگئی۔۔۔

"میں چاکلیٹ کھانی ہے۔۔۔" دیان کو ایسے ہی بازوؤں میں پکڑے وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ کسی کی گہری نظروں کے حصار میں ہے۔۔۔

"پر۔۔ وہ تو۔۔ دیان کھا گیا۔۔" پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ پریشانی سے بولا۔۔ اس کے چھوٹے سے ماتھے پر چھوٹے چھوٹے بل پڑے ہوئے تھے۔۔

"پھر میں دیان کو ہی کھا جاؤ گی۔۔" حور نے اسے ڈراتے ہوئے اس کے گال پر ہلکی سی چکی کاٹی۔۔ جس میں وہ بچہ منٹ میں لال ہوا تھا۔۔ اور حور کا پھر سے اس پر کرش ہوا۔۔۔

اس کو نہلا کر اس کے کپڑے چینج کر کے وہ نیچے آئی کہ پہلے بسکٹ نکال لے پھر چینج کرے گی۔۔ کیونکہ دیان صاحب اسے کے کپڑے بھی گیلے کر چکا تھا۔۔۔

"دیان اب اس سے کھیلے۔۔ میں ابھی آئی۔۔" اس کے ہاتھ میں گاڑی پکڑتے ہوئے حور نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔ اور پھر چکن کی جانب دوڑ لگائی۔۔۔

"بابا۔۔۔" دیان جو گاڑی سے کھیل رہا تھا۔۔ ایک دم آہل کو دیکھ کر چمکتے ہوئے اس کی جانب بھاگا۔۔۔

آہل جو کام کے سلسلے میں تین دن سے گھر سے باہر تھا۔۔۔ اب واپس آیا۔۔۔ وہ پہلے بھی حور کو دیکھ رہا تھا جب وہ دیان کے لاڈ اٹھاتے ہوئے اوپر جا رہی تھی۔۔۔ ان کے جانے کے بعد وہ بھی چیخ کرنے چلا گیا۔۔۔ اور اب وہ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہن کر نیچے آیا تھا۔۔۔

دوسری طرف حور گرم ٹرے اون سے نکلنے کے بعد گلو اترا چکی تھی اس کا دل دیان کی بابا کی پکار سنی تو اس کا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔ دیخان ایک پل کو بھٹکا اور اسی بے دھیانی میں وہ اپنا ہاتھ گرم ٹرے پر رکھ چکی تھی۔۔۔

"آہہہہہ۔۔۔" بے ساختہ چیخ اس کے گلے سے نکلنے جلن کے احساس سے آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔۔

اس کی چیخ سن کر آہل بھی جلدی۔۔۔ سے اندر آیا جس کی گود میں دیان تھا۔۔۔ حور کو یوں روتا دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔۔۔ آہل اس کے قریب آیا تو اس کی گود میں بیٹھا دیان بری بے تابی سے اس کے گال پر اپنے چھوٹے ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ماما۔۔۔ ماما نہ دو۔۔۔" لیکن حور کی آنکھوں سے آنسو اور تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔ پتا نہیں تکلیف زیادہ جلن کی تھی یا اس ستمگر کی بے نیازی کی جو شادی کے بعد سے اب تک اس سے برتے ہوئے تھا۔۔۔

"حور آریو اوکے۔۔۔" اب کی بار آہل نے پوچھا۔۔۔ اسے بھی حور کا اس طرح رونا پریشان کر گیا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر حور نے اپنے آنسو بہاتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں لکھی تحریر وہ صاف پر سکتا تھا۔ کہ تکلف دے کر پوچھ رہے ہو ٹھیک ہو۔۔۔ ۹۹

نہ تجھ سے کوئی شکایتیں۔۔۔

ہم سنیں گے تیری حکایتیں۔۔۔۔

ہیں تجھ کو مجھ سے جو بھی شکایتیں۔۔۔

میری جان وہ بھی کمال ہیں۔۔

تو سوال کر میں جواب دوں۔۔ تجھے ایسے لا جواب کر دوں۔۔۔

نہ رہے کوئی ملال بھی۔۔ نہ ہو کوئی شکایتیں۔۔۔

نہ ہو بھولنے کا سوال اب۔۔۔

نہ تجھ مجھ کو کبھی بھلا سکے۔۔۔

میری پیار میری محبتوں کا ایک تو ہی تو حقدار ہے۔۔۔

تو ہی عشق بھی۔۔ تو ہی حیات ہے۔۔۔

تیرے پیار کی کیا بات ہے۔۔

ہے کون میرا تیرے سوا۔۔۔

نہ کروں کہ گلہ تو کیا کروں۔۔

نہ تو بھول پائے گا کبھی مجھے۔۔۔

چاہے جتنی بھی تودعا کرے۔۔

وہ دنوں خاموشی سے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔ ایک کی آنکھوں میں تھکن تھی۔۔ تودوسرے کی آنکھیں بھی رات جگ کی شکار شکوہ لیے ہوئے تھی۔۔ سکون تو کسی جانب نہ تھا۔۔ ان دنوں کی خاموشی کو دیان نے تورا تھا۔۔

"بابا۔۔ ماما۔۔ دور ہی ہیں۔۔" دیان زیادہ دیر تک حور کو روتا نہ دیکھ سکا۔۔ اس لیے اب اس کا ساتھ دیتے وہ بھی رونے لگ گیا۔۔ حور نے دیان کو اس کی گود سے لینے کے لیے جیسے ہی ہاتھ آگے کیے تو آہل کی نظر اس کے سرخ ہوتی ہتھیلی پر پڑی۔۔۔

دیان اسے دینے کی بجائے اس نے دیان کو اپنے دائیں بازو پر کیا اور بائیں بازو سے اس کو پکڑتے ہوئے۔۔ باہر لاؤنج میں لایا۔۔

"سکینہ بوا۔۔" اس نے زور سے گھر کی ملازمہ کو آواز دی۔۔ جو تھوری دیر بعد وہاں نمودار ہوئی۔۔ ان کو فرسٹ ایڈ بکس لانے کا کہا کر وہ مڑا تو دیکھا دیان صاحب حور کی گود میں بیٹھے ہیں جیسے وہ صوفے پر بیٹھا کر گیا تھا۔۔ اور حور کا چہرہ اپنے چھوٹے دونوں ہاتھوں سے تھا منے کبھی اس کے بائیں گال پر بوسہ دے رہا تو کبھی دائیں۔۔ جس سے حور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی ہوئی تھی۔۔ وہ بڑے پیار سے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے ماں اپنی اولاد کو دیکھتی ہے۔۔ اس کے چہرے پر متا بھری چمک تھی۔۔۔

آہل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا تھی وہ لڑکی۔۔

جس کے ساتھ اس نے اتنا کچھ کیا۔۔۔ پھر بھی اس نے اس کا ساتھ دیا۔۔۔ وہ چاہتی تو اسے چھوڑ سکتی تھی اس کے پاس بہت موقع تھے۔۔۔ مگر جب سے سب باتیں۔۔۔ سچ اس کے سامنے آیا اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس عظیم لڑکی کا سامنا کرنی کی۔۔۔

رخسار بیگم جانے سے پہلے اس بتاگی تھی۔۔۔ کہ طلاق کے مطالبے میں حور کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔۔۔

اور آخری کا نثار احمد نے نکال دیا۔۔۔ ایرپورٹ پر۔۔۔

"بھائی پیچھے ہنگاموں کی وجہ سے میں یہ بات آپ کو نہیں بتا سکا جو بہت اہم ہے۔۔۔ ایک دن آپ کی کسٹینٹ ہوا تو جس آدمی نے ان کی مدد کی تھی آپ کی موبائل اس کی گاڑی میں رہ گیا۔۔۔ وہ میرے جاننے والے ہی تھے۔۔۔ پھر اگلے صبح انہوں نے بتایا کہ کسی انجان نمبر سے فون آیا تھا جو انہوں نے ایڈنڈ کر لیا۔۔۔ میں نے جب نمبر چیک کیا تو وہ آپ کا تھا۔۔۔ میں بس آپ کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کہ آپ آپ کی غلط نہ سمجھے گا۔۔۔ میری آپ کا کردار بالکل صاف ہے۔۔۔" نظریں نیچے کیے اس نے لڑکے اپنی بہن کی زندگی سے وہ کا نثار نکال دیا تھا جس سے وہ خود بھی بے خبر تھی اور اگر اسے معلوم ہو جاتا تو شاید وہ جیتے جی مرجاتی۔۔۔

"یہ تو نہیں۔۔۔" آہل نے اس آدمی کی پک کرپ کہ ہوئی تھی وہی دیکھا کہ اس سے پوچھا تھا اور اس کا اثبات کے جواب نے جانے تمام گھٹی سلجھا دی۔۔۔ اس کے بعد وہ خود حور سے چھپتا پھر رہا تھا۔۔۔ اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔ کہ کیوں اس نے اس گھٹیا انداز میں سوچا۔۔۔ وہ جتنا شکر کرتا کم تھا کہ اس نے حور سے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

آہل نے اس کے ہاتھ پکڑا جو لال ہو رہا تھا اور اس پر کریم لگانے کے بعد اسے دیکھا جو اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے دیان سے باتیں کر رہی تھی جو پریشانی سے اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میرے گڈے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ دیکھو کچھ بھی نہیں ہو مجھے۔۔۔ میں سماءل کر رہی ہوں۔۔۔" وہ چہرہ مسکراہٹ لاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

دیان جا رونا پھر بھی بند ہوا وہ سہم گیا تھا۔۔۔ اتنے سے ہی۔۔۔ حور نے آخر بے چارگی سے اس دوران پہلی بار آہل کی جانب دیکھا۔۔۔ ڈر بھی تھا ناجانے وہ اسے کیا سمجھے۔۔۔

آہل نے دیان کو اس سے لیا۔۔۔

اور اس کے کان میں کچھ کہا۔۔۔ جس پر اس نے روتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔۔۔

آہل نے یوں سر ہلایا جسے کہہ رہا ہوں سمجھ گیا ہو۔۔۔ وہ دیان کو لیے ہی کمرے میں گیا۔۔۔

اور جب واپس آیا تو حور غائب تھی۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا سفری بیگ صوفے رکھا۔۔۔ اور ماتھے پر تیوریا لیے کچن میں گیا۔۔۔ کیوں وہی سے آوازیں آرہی تھی۔۔۔

وہ توقع عین مطابق حور میڈم وہی برتن دھو رہی تھی۔۔۔ جس پر اسے اور غصہ چھڑا۔۔۔

اس کی خود سے یہ لا پرواہی اس کا خون کھلانے کو کافی تھی۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈنگ بڑھتا اس کی جانب آیا اور کی کلانی زور سے تھامی وہ جو برتن کو صابن لگا رہی تھی۔۔۔

اس کی سخت گرفت اور ماتھے پر بل دیکھ کر گھبراگی۔۔۔

اس نے دیان کی جانب دیکھا جو آہل کے کندھے لگے ہی سویا ہوا تھا۔۔۔ اسے اپنا آخری نجاد کا راستہ بند نظر آیا۔۔۔۔

وہ اسے لیے اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

"ہنا مت یہاں سے۔۔۔ ورنہ ٹانگیں تو ردوں گا۔۔۔" اس کو صوفے پر پٹختے ہوئے وہ سردلجے میں بولا تھا۔۔۔ پھر واپس گیا۔۔۔

حور کو اس کی آواز آرہی تھی جواب ملا زمین پر برس رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ صوفے میں دہکی آنکھیں بند کیے دعا کر رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔۔

دماغ میں آہل کا وہ رویہ آرہا تھا جب اس نے فمد کے ساتھ دیکھ کر اسے سڑک پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

آہل نے پہلے دیان کو اس کے کمرے میں لیٹا۔۔۔ پھر ملازموں کی طعنت اچھی طرح صاف کی کہ ان

کے ہوتے وہ کیوں کام کر رہی تھی۔۔۔ وہ بچارے کہنا چاہتے تھے کہ وہ تو منع کرتے تھے لیکن بیگم

صاحب خود ہی باز نہیں آتی۔۔۔

اب جب وہ واپس آیا ہاتھ میں ٹیوب تھی۔۔۔ اسے اس طرح گھٹنوں میں سر کیے بیٹھے دیکھ کر اسی

اپنی سختی کا احساس ہوا۔۔۔ لیکن وہ بھی کیا کرتا اس کی اس لا پرواہی نے اس کا دماغ گھما دیا تھا۔۔۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔" اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر اس نے سردلجے میں کہا۔۔۔ حور نے فوراً اس کی

بات پر عمل کرتے ہوئے ہاتھ آگے کیے۔۔۔

آہل نے اس کا ہاتھ پکڑا جو ضرورت سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔۔۔ پہلے نرمی سے اس کے ہاتھ پر دوبارہ کریم

لگائی جو برتن دھونے کے دوران اتر گئی تھی۔۔۔

جب کریم لگا دی۔۔۔ تو یونہی اس کے ہاتھ کو پکڑا پھر ہونٹوں کے قریب کر کے اس کا ہاتھ پر بوسہ دیا

۔۔۔

حور نے تپ کر آنکھیں کھولیں۔۔۔ نظریں سیدھے اس پر گئیے جو اس کی کلانی کو سہلاتے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اب سختی نہیں تھی جس سے اسے خوف آتا تھا۔۔۔ بلکل ان میں تو پشمانی تھی۔۔۔ جو اسے حیران کر رہی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا لگ گیا ہے نا۔۔۔ کہ تمہارے زخم۔۔۔ تمہارے آنسو۔۔۔ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔۔۔ اسے لیے اب ان کے ذریعے تم مجھے سزا دے رہی ہو۔۔۔" اس کے آنسو اپنی انگلیوں سے سمیٹتے ہوئے۔۔۔ وہ ہاری ہوئے انداز میں اس کی حیرت سے پوری کھلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسے اس کا یا پلٹ کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

"معاف کروں گی۔۔۔" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے بڑے مان سے پوچھا تھا۔۔۔

حور اس کا پیچھلا رویہ یاد آیا۔۔۔ آنسو ایک بار پھر نکلنے شروع ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے روتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔۔۔

آہل نے آگے ہو کر اسے خود سے لگایا۔۔۔ اب اس کے آنسو اس کی شرٹ کو بھیگ رہے تھے۔۔۔

"حور مجھے میرے اپنوں کی بے اعتنائی نے مجھے تور دیا تھا۔۔۔ اور ٹوٹے ہوئے خود تو زخمی ہوتے ہیں۔۔۔ دوسروں کو بھی کر دیتے ہیں۔۔۔ لیکن اب بس۔۔۔ اب بہت ہو گیا۔۔۔ اب میں تھک گیا۔۔۔ ہوں خود بے قصور ثابت کرنے کی کوشش میں۔۔۔ بس اب میں آرام کرنا چاہتا۔۔۔ اس کے سر پر تھوڑی ٹکائے۔۔۔ جیسے اپنے دل کی بات کہہ رہا تھا۔۔۔ حور بھی خاموشی سے اس کے سینے پر سر ٹکائے

اس بات سن رہی تھی۔۔ اس نے اسے بولنے دیا۔۔ تاکہ اس کے اندر جو ہے وہ نکل جائے۔۔
ورنہ وہ زہر بن جائے گا۔۔

"تمہیں پتا۔۔ تم وہ واحد تھی۔۔ جسے نہ میں نے کوئی صفائی دی نہ تم نے کوئی صفائی مانگی۔۔ بلکل تم نے میرا ساتھ دیا۔۔ تب جب میں سب سے ہار گیا تھا۔۔ تب تم نے میرا ساتھ دیا۔۔ جیسے میں نے بے اعتبار کیا تھا۔۔" حور جلدی سر اٹھا کر اس کے ہونٹوں پر اپنی نازک انگلی رکھ کر جیسے اس مزید بولنے سے روکا تھا۔۔

اس کی اس حرکت پر وہ زخمی سے مسکرایا تھا۔۔۔

"تم اتنی اچھی کیوں ہو۔۔۔" اس کی انگلی کو اپنے ہونٹ سے ہٹا کر بے بس انداز میں پوچھا۔۔
"کیونکہ میں۔۔۔" ایک پل وہ خاموش ہوئے اور اسے دیکھا۔۔ پھر ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"کیونکہ میں مسسز آہل ہوں۔۔۔" اور آہل۔۔ وہ تو اپنے سامنے بیٹھی اس لڑکی کا ظرف دیکھتا رہ گیا۔۔ کیا کچھ نہیں کیا اس نے۔۔ پھر بھی بغیر کوئی شکوہ شکایت کیے اس نے اس معاف کر دیا۔۔

"نہیں۔۔۔ غلط تم مسسز آہل نہیں ہو۔۔" یکدم وہ اسے دور ہو کر کھڑا ہوا۔۔ اور حور اس کے ایک دم انجان بنے پر تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔۔ وہ بھاگ کر وہاں سے جانا چاہتی تھی اسے پل آہل نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔۔ اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی۔۔۔

"تم مسسز آہل نہیں ہو۔۔۔۔۔ بلکل تم جانِ آہل ہو۔۔۔" وقفے کے بعد بول کر اس نے اسے دیکھا جس کی آنکھوں سے ایک آنسو گر رہا تھا جسے اس نے بے مول ہونے نہیں دیا بلکل اپنے ہونٹ سے چن لیا۔۔۔

"امم نوٹ بیڈ۔۔۔" اس سے زہ پیچھے ہو کر اس نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ جس کا چہرہ اس کی حرکت پر منٹ میں سرخ ہوا تھا۔۔۔

"تمہیں اور نہیں رونا۔۔۔" اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے اس نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور وہ تو اس کی بات کا مطلب جان کر کان کی لوتک سرخ ہوگی۔۔۔

"ایسے نہیں چلے گا۔۔۔ جانِ آہل۔۔۔" خود کو اس کی نظروں سے بچانے کے لیے حور نے اسی کے سینے میں منہ چھپا لیا۔۔۔ جس پر وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔۔ حور کے ہونٹوں پر بھی شرمیلی سے مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

جان اسے لے کر جعفر صاحب والے گھر آیا تھا۔۔۔ وہ جوشازیہ بیگم کے ساتھ دوسرے ملک گئے تھے انہوں نے ایک دو دن تک آجانا ہے اسے پتا تھا۔۔۔ مگر وہ خوش تھا۔۔۔ آجکل بہت ایما کو نہیں پتا تھا کہ وجہ کیا۔۔۔ مگر وہ غصہ کم کرتا تھا۔۔۔

مگر اب وہ اسے سمجھنے لگی تھی۔۔۔ وہ واقعی ہی باہر سے سخت لیکن اندر سے بہت نرم تھا۔۔۔ اس کا خیال رکھتا تھا بنا ظاہر کیا۔۔۔ آج تک اس نے اس کے ساتھ زبردستی کی کوشش نہیں کی۔۔۔ ہاں ڈراتا ضرور تھا لیکن کرتا نہیں تھا۔۔۔

اب رات کا وقت ہو گیا تھا جبکہ وہ یہاں صبح کے وقت آئے تھے یہ گھر بھی بہت بڑا تھا۔۔۔

اس نے بیڈ سے اپنے لیے ایک سرہانہ پکڑا اس کا ارادہ باہرٹی لاونج میں لٹینے کا تھا کہ اسی وقت جان ٹراؤزر پہننے باتھ روم سے نکلا ایما نے اس سے کسرتی جسم سے نظریں چرائی....

ایما کے ہاتھ سرہانہ پکڑا دیکھ کر اس نے آبرو اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے دیکھتے ہی جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی لیکن اس کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی کلائی جان کے ہاتھ میں تھی جبے اس نے جھٹکے سے کھینچتے ہوئے وہ اسے خود سے قریب کیا۔ ایما نے بروقت اس کے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بنایا۔ جبکہ کے جان نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں باندھ کر اس کی نکلنے سے ساری راہیں بند کر دی۔۔

ایما کا دل زور سے ڈھرکا۔۔۔ اسے جان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔

"کہاں کے ارادے ہیں مسسر۔۔۔؟" اس کے بال جو جوڑے سے نکل کر گالوں پر جھول رہے تھے بڑی توجہ سے انہیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے اس نے اسے دیکھا جو اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ایما تو اس کے مسسر کی کہنے پر بے ہوش ہونے کو تھی۔ کہاں بالکل ہی اسے وہ نظر انداز کرتا تھا اور کہاں اب مسسر۔۔۔ یہ دماغ میں بجتی گھنٹی غلط نہیں تھی۔۔

چھوڑیں۔۔۔ مجھے "ایما نے جب دیکھا کہ اس کی گرفت سے نکلنا اس کی بس کی بات نہیں تو آخر میں اس نے تنک کر کہا

"چھوڑنا ہی ہوتا۔۔۔ تو اپنے نام ہی کیوں کرتا۔۔۔" گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے سنجیدہ انداز میں کہا تو وہ اس سے نظریں چراگی۔۔۔ پل کے لیے اس نے ایک بازوؤں اس کی کمر

سے ہٹا ایما جس نے یہ سہی سے سکون کا سانس لیا بھی نہیں تھا کہ اب وہ آزاد ہے جان کی اگلے حرکت سے وہ سانس پھر سے سینے میں اٹک گیا کیونکہ دوسرے بازوں کی مدد وہ اس کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا چکا تھا اور اب اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانس وہ اس کے گالوں پر رہ رہی تھی۔۔۔ اس کے گال تپ اٹھے تھے اس گہری نظریں اس پر مقصود اس کی قربت ایما کے ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

"پھر تم نے بتایا نہیں۔۔۔ کہاں جا رہی تھی۔۔۔؟" انگلی سے اس کے ماتھے سے ہونٹ تک لائن بناتے اس نے پھر پوچھا تھا۔۔۔ اس کی اس حرکت پر ایما نے آنکھیں زور سے بند کر لی تھی۔۔۔ نازک سے لب اور جسم کا نپ اٹھے تھے۔۔۔ بھلا کہاں کبھی کسی مرد کی اتنی قربت اس نے دیکھی تھی۔۔۔ اس کی قربت ہمیشہ ایما کے لیے امتحان بنتی تھی۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جان کی اتنی نزدیکی پر اس کے حواسوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

"وہ میں باہر لاؤنچ میں جا رہی تھی۔۔۔" ایما کو اتنی تو پتا تھا کہ وہ جب تک جواب نہیں دے گی وہ اسی طرح کرتا رہے گا۔۔۔ اس لیے اسی طرح آنکھیں بند کر کے اس نے ہلکی آواز میں جواب دیا۔۔۔ "کیوں۔۔۔؟" ایک سوال اب وہ اس کی گردن کی شہ رگ کو انگلی سے ٹریں کر رہا تھا۔۔۔ نظریں اس کی اب بھی اسی پر تھی۔۔۔ ایما نے سانس روک لی تھی۔ آواز ویسی ہی گلے سے نکلنے سے انکاری تھی اس زور سے بیڈ شیٹ کو مٹھی میں جکڑا۔۔۔

"وہ۔۔۔ میں یہاں نہیں سونا۔۔۔" آخری بڑی مشکل سے آواز نکلنے میں وہ کامیاب ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں...؟" اس نے اس کی گھنی پلکوں پر ہلکے سے پھونک مارا۔۔۔ جس سے وہ جو پہلے ہی لرز رہی تھی مزید لرز اٹھی۔۔

"آپ پیچھے ہو جائے میں تب آپ کو جواب دے سکتی ہو۔۔۔" ایمانے ہمت کر کے آخر سے پیچھے کی طرف دیکھلا۔۔ اس کی ناکام کوشش پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ ٹیس کرنے والے تھے۔۔ بجائے پیچھے ہونے کے مزید اس پر جھک گیا۔۔

"مسسز۔۔ جب بات کر رہے ہوتے ہیں نا۔۔ تو انکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں۔۔ چلو اب آنکھیں کھولوں اور میرے سوال کا جواب دو۔۔۔" ایمانہ جواب دیا نہ آنکھیں کھولیں۔۔۔

"میں تین تک گینوں گا اس کے بعد میں اپنے طریقے سے کھلوں گا۔۔۔"

"ایک۔۔۔" ایمانے آنکھیں اور زور سے بند کر لی۔ اس کی اس حرکت پر جان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

"دو۔۔۔" اس نے اس کے کان کے بالکل قریب اپنے ہونٹ کیے اتنے کہ اس کے لب اس کی کان کی لو سے مس ہوئے۔۔ ایک سنسنی سی کے جم سے دوڑی تھی۔۔

"اور یہ۔۔۔" اس کے تین بولنے سے پہلے ہی ایمانے جلدی سے آنکھیں کھولی بھوری آنکھیں نیلی آنکھیں سے ٹکرائی۔۔ نہ جانے کیسا جادو تھا نیلی آنکھوں میں کہ بھوری آنکھیں خود کو اس کی قید سے آزاد نہ کر پائی۔۔

ایمانہ اپنے دل کی دھڑکن کسی انجانے سی لے پر دھڑکتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"اب بتاؤ۔۔ کیوں نہیں سونا یہاں۔۔۔" اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر جان نے اسے ہوش دیا جو یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں سو سکتی۔۔۔" ایما کی بات پر جان نے مصنوعی تیور چھڑا کر غصے سے اسے دیکھ

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔" ایما تو اس کا غصہ دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔

"وہ میرا مطلب تھا کہ میں سوتے ہوئے بہت ٹانگیں مارتی ہو۔۔ اس وجہ سے کہہ رہی تھی۔۔" اس کی گھبراہٹی شکل دیکھ کر جان کو مزہ آرہا تھا۔۔۔

"تمہیں یہی سونا ہے۔۔۔ بس" اس کے اوپر سے ہٹ کر وہ سائنڈ پر لیٹتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔
 "وہ ایسا تو اس کا اور ایما کا کمرہ وہاں پینٹ ہاؤس میں الگ تھا لیکن یہاں وہ تماشا نہیں چاہتا تھا۔۔۔
 ایما نے بھی مزید بحث سے گریز کیا اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ پیچھے ہو گیا تھا اس کے پیچھے ہوتے ہی ایما کے وہ حواس جو اس کی قربت میں اکثر گم ہو جاتے تھے وہ بھی کام کرنے لگے۔
 اپنے اور کے درمیان کشن سے بانڈری بنانی لگی لیکن جان نے اس سے بھی منع کر دیا۔۔۔

"عجیب مصیبت ہے۔۔۔۔" ایما اس کی پشت کو گھورتے ہوئے منہ میں بربرائی۔۔۔ کسی خیال کے آنے سے اس کی بھوری آنکھوں میں شرارت چمک کوندی۔۔۔

اس نے تھوری دیر جان کے گہری نیند میں جانے کا انتظار کیا۔۔۔ وہ اس کی جانب پشت کیے سو رہا تھا۔۔۔

جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ گہری نیند سوچکا ہے تو اس نے بھی آنکھیں بند کر کے سونے کی اداکارہ کی اور زور سے اپنی ٹانگ اس کی کمر پر ماری۔۔۔

اس کے ٹانگ مارنے کی وجہ سے وہ جوتھک کر آج جلدی سو گیا تھا اس نے مڑ کر اسے دیکھا لیکن اسے بھی سوتے دیکھ کر اس نے اس کی ٹانگ اپنے سے پیچھے کی اور دوبارہ اپنی پشت اس کی جانب کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ ابھی وہ بامشکل نیند میں گیا تھا کہ ایمان نے پھر ٹانگ ماری۔۔۔ جان نے تنگ آ کر جان نے اپنا رخ ہی اس کی طرف کر لیا۔۔۔ جو سوتے ہوئے اس پر حملے کی جارہی تھی۔۔۔

اب کہ اس نے سونے کی اداکاری کی کہ پتا کر سکے کہ وہ جان کر رہی ہے یا واقعی میں نیند میں ہے۔۔۔ تھوڑی دیر ہی گزری ہوگی کہ یہ آیا ایمان کی طرف سے ہاتھ اس کے گال پر۔۔۔ ایمان کو ہنسی آئی جس پر اس نے بری مشکوں سے قابو کیا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر اپنی جھلک دیکھاگی تھی جسے جان دیکھ چکا تھا اسے یہ جاننے میں دیر نہ لگی کہ وہ جان کر رہی ہے۔۔۔

جان تھوڑا سا آگیا ہوا اور اس کو مکمل اپنے گھیرے میں لیا۔۔۔ ایمان نے اس افتاد پر گھبرا کر آنکھیں کھولی۔۔۔

"ارے مسسز سوجاؤ۔۔۔ میں تو بس آنے کے لیے حفاظتی اقدام کر رہا تھا۔۔۔" ایمان نے اسے گھورا۔۔۔ جواب میں جان نے بھی گھورا۔۔۔ اس نے خود کو اس سے کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن جان کی گرفت اس کی ہر کوشش پر اور مضبوط ہوتی گئی۔۔۔

آخر تک منہ بسورتے ہوئے وہ تھک کر اسی کے بازوؤں میں سوگی۔۔۔۔۔

وہ آہل کے ساتھ مال آئی تھی۔۔ ان لوگوں نے کافی شاپنگ کر لی تھی۔۔ جس سے حور تو کافی تھک گئی۔۔۔ آہل دیان کو لے کر آسکریم لینے گیا تھا۔۔ جبکہ حور وہنی ویننگ آریہ میں بیٹھ کر موبائل یوز کرتے ہوئے ان کا انتظار کر رہی تھی

"حورین۔۔۔" اپنی نام کی پکار سن کر اس نے چونک کر سر اٹھا اور نیلے رنگ پینٹ اور روف سی شرٹ میں اپنے سامنے کھڑے فند کو دیکھ کر گھبرا کر کھری ہوئی۔۔۔

"میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔ بس ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔" اس نے وہاں سے جاتے حور کو روکا تھا۔۔ حور نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ جس کی آنکھوں آج جھکی ہوئی تھی ان میں پہلے والی شیطانت نہیں تھی۔۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔ اور شونہ کرنے کی وجہ سے وہ بڑی ہو کر دھاڑی بن چکی تھی۔۔۔ وہ کہنی سے بھی پہلے والا فند نہیں تھا۔۔۔

اس نے روکنا مناسب نہ سمجھا اور پھر جانے کو قدم بڑھائے لیکن اس کی اگلی حرکت۔۔ پر وہ بوکھلا ہی تو گئی۔۔ وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل ہاتھ جوڑ کر بیٹھا تھا۔۔ اور آنکھوں سے آنسو سے نکل رہے تھے۔۔۔ "آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔" فند کی اس حرکت کی وجہ سے آس کے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔ اور لوگوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔۔۔

"تمہیں اللہ کا واسطہ بس ایک بار۔۔ ایک بار مجھے معاف کر دو۔۔۔"

"آپ پلیز یہاں سے اٹھے۔۔۔ لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔۔۔" حور نے اسے کھڑے ہونے کا کہا۔۔۔ جس پر وہ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ بیٹھے میں پہلے آہل سے بات کر لو۔۔۔" اس نے اسے بارو کروایا کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔ تھوڑا سا آگے جا کر حورین نے آہل کو کال ملائی اور سارہ معاملہ اس بتایا۔۔۔ جبکہ فمد نے بڑی حسرت سے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔۔۔ اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے لگا۔۔۔ "تم وہنی روکو۔۔۔ میں ابھی آیا۔۔۔" اس کے بولنے کے انداز سے ہی پتا لگ رہا تھا کہ جیسے بہت تیز چل رہا ہے۔۔۔ حور نے وہنی کھڑے ہو کر پہلے آہل کے آنے کا انتظار کیا۔۔۔ وہ اکیلے اس کے ساتھ بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

بامشکل پانچ منٹ ہی گزرے ہوئے کے اسے سامنے سے آہل آتا نظر آیا جس کی گود میں دیان تھا۔۔۔ اور ہاتھ میں شاپر۔۔۔ اور جلدی سے حور کے پاس آیا۔ "تم ٹھیک ہو۔۔۔ کچھ کہا تو نہیں اس نے تمہیں۔۔۔" وہ پریشانی سے اس کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ اس کی نظریں بے چینی سے اس کا ایک ایک نقش دیکھ رہی تھی جیسے اس کے بالکل ٹھیک ہونے کا اطمینان کر رہی ہوں۔۔۔ یہ تو اسے ہی پتا تھا کہ۔۔۔ جب حور نے اسے فون کر کے فمد کے بار میں بتایا تو وہ کس طرح دوڑتے ہوئے آیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ وہ صرف بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔" حور کی بات پر آہل نے اس طرف دیکھا جہاں حور نے اشارہ کیا تھا۔۔۔ حور کو سہی دیکھ کر ویسی بھی اس کی بے چینی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ وہ حور کا ہاتھ تھام کر اس کے پاس آیا۔۔۔

"کیا کہنا ہے۔۔۔؟" وہ سر دلچہ وہ شعلہ منگلتی آنکھوں سے اس کی جناب دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"معافی چاہئے۔۔۔" مجرم کی طرح سر جھکائے وہ بولا تھا۔۔۔

"کس چیز کی۔۔۔" آہل نے چانچتی نظروں سے اسے دیکھا آیا وہ سچ بول رہا ہے کہ جھوٹ۔۔۔ لیکن

اسے کہنی سے بھی اس کے انداز میں جھوٹ محسوس نہیں ہوا۔۔۔

"وہ جو مہندی والے دن ہوا تھا اس میں حور کا کوئی قصور نہیں تھا وہ تو۔۔۔" آہل نے ہاتھ اٹھا کر اسے

مزید بولنے سے روکا۔۔۔

"پہلی اور سب سے اہم بات۔۔۔ حور نہیں بھا بھی۔۔۔ دوسری بات مجھے حور پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔

"اس نے جیسے بات ہی ختم کر دی۔۔۔

فہد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔۔ دوسرے طرف حور کے لیے آہل کے یہ الفاظ کسی آپ

حیات سے کم نہ تھا۔۔۔

"حور۔۔۔ بھابی۔۔۔ کیا آپ مجھے معاف کر سکتی ہے۔۔۔ میرے اندر آگ جلی ہے جو آپ کی معافی

سے شاید کم ہو جائے۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

حور نے آہل کی جانب دیکھا کہ کیا کہے۔۔۔ آہل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

"میں آپ کو معاف کر دوں گی۔۔۔ لیکن" اس کی لیکن پر جہاں فہد بے چین ہوا وہی آہل نے بھی چونک

کر اس کی جناب دیکھا۔۔۔

"لیکن۔۔۔ آپ کو آہل کے ساتھ داجی سے بھی معافی مانگنی ہوگی۔۔۔" آہل نے حیران ہو کر اسے دیکھا

۔۔۔ اور فہد وہ چپ کر کے بیٹھا رہا۔۔۔

"اگر میں یہ کرو دوں۔۔ تو معافی مل جائے گی۔۔" وہ دنوں کھڑے ہوئے تو فند بھی کھڑا ان کے ساتھ کھڑا ہوا۔۔۔

"جی۔۔۔ چلیں اب آہل۔۔۔" حور آہل کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اس کو چلنے کا جس پر آہل نے سر ہلا کر اپنے بازوؤں پر رکھے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور مال سے منگل گیا۔۔۔۔۔ فند نے ان کو جاتے دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بڑی بے تابی سے حور کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

قسمت نے بھی اس پر سہی ستم کیا اس پر۔۔ اس کے سارے کیے کی اسے اسی سزا ایک ہی جھکے میں اسے دی تھی جس نے اب ساری عمر اس کے سینے میں پھانس کی طرح پھسے رہنا تھا۔۔۔۔۔ اسے عشق کی مار پڑی تھی۔۔۔۔۔ حور کے عشق کی۔۔۔

وہ بھی لا حاصل اور یک طرفہ۔۔۔۔۔

جس کی نہ کوئی منزل تھی۔۔ نہ کوئی نشان

ٹیبل پر پڑا موبائل بج رہا تھا۔۔ لیکن کمرے میں کوئی نہ تھا۔۔ کمرہ پورا وائٹ کمر کا تھا۔۔ جس میں پنک فخر بھلا لگ رہا تھا۔۔ کمرے کے ساتھ مسلک بالکونی اور یہاں سے نظر آتے سمندر کا منظر بہت روح کو سکون کر دینے والا تھا۔۔ بالکونی میں بیٹھنے کے لیے لکڑی کی عمدہ کرسیاں اور ٹیبل پڑی تھی اور پاس پودے جس میں مختلف قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے۔۔۔

موبائل بچ بچ کراب خاموش ہو کر پھر سے بچ رہا تھا۔ کہ تبھی ہاتھ روم کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک لڑکی پنک ہاتھ گاؤن اور سر پر تولایا باندھے باہر نکلی۔۔۔ اور آگے ہو کر موبائل پکڑا پھر اچھنبے سے سکرین پر آتے نمبر کو۔۔۔ جو کافی وقت کے بعد آ رہا تھا۔۔۔ کہنی نہ کہنی اس کے دل میں خوف جاگا تھا جو کہ ہر بار جاگتا تھا لیکن اب کافی کمی ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کال ایڈنڈ کی۔۔۔

"ڈی کا آڈر ہے۔۔۔ آج کام تمام کرنا۔۔۔" دوسرے طرف سے اسے پھر سے آڈر سنا کر کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ جو ہمیشہ سے ہوتا آ رہا تھا۔۔۔ اس لیے کاندھے اچکاتے ہوئے بالوں کو تولیے سے آزاد کیا اور ڈرائے کرنے لگی۔۔۔ بال خشک کر کے اس ڈریس پہنا پھر ڈریسنگ ٹیبل کے میرر میں دیکھتے ہوئے لینس لگائے۔۔۔ جس سے اس کی آنکھوں کا اصل رنگ چھپ گیا تھا۔۔۔ گلابی نازک لبوں پر اس نے لپ گلوں لگایا اور اسے مکس کیا پھر آنکھوں پر مسکارا اور لائینر لگا کر خود پر طائرانہ نگاہ ڈال کر باہر آئی اور بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے وہ باہر نکل گئی۔۔۔ اسے اپنا کام مکمل کرنا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

لیکن اسے نہیں پتا تھا۔۔۔ آج کتنا بڑا انکشاف ہونے والا تھا اس پر۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے جب فدا ان کے کمرے میں آیا

۔۔۔

وہ پہلے کی نسبت بہت کمزور ہو گیا تھا۔۔۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔۔ اسے کے رات جگے کا بتا رہے تھے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ چل کر اس نے قدموں کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔ داجی نے کتاب بند کر کے گود میں رکھی اور عینک اتار کر اسے دیکھا جو سر جھکا لے بیٹھا تھا

"فند بیٹا۔۔۔ طعنت ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔" داجی فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ ان کے لیے سب بچے بہت پیاری تھے لیکن ایک ہوتا ہے نہ لاڈلا وہ ان کا آہل ہی تھا۔۔۔

"داجی۔۔۔" فند نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔ سر اب بھی اس کا جھکا ہوا تھا۔۔۔

"ارے۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔" داجی نے اس کے بندھے ہوئے ہاتھ پکڑ کر نیچے کیے۔۔۔ وہ اب کی بار واقعی فکر مند ہو گئے تھے۔۔۔

"داجی۔۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔۔ میں نے آپ کی تربیت کی لاج نہیں رکھی۔۔۔" اب کی بار وہ بولا تھا تو اس کی آواز گیلی تھی۔۔۔ اس کی بات پر ان کا دل ناخوشگوار انداز میں ڈھرکا اور فوراً اس کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوئے۔۔۔ آنکھوں میں یکدم ان کی سختی آگئی تھی۔۔۔

"کیا کیا ہے۔۔۔" انہوں نے سرد لہجے میں استفادہ کیا۔۔۔

فند توپل کو چپ ہوا۔۔۔ پھر بڑی ہمت کر کے بولا۔۔۔ اسے معافی چاہی تھی۔۔۔ اب یہ واحد ذریعہ تھا دل پر لگے آگ کو بجھانے کا۔۔۔

"میں نے پوچھا کیا کیا۔۔۔" اب کی بار وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔ ان کی آواز اتنی اونچی تھی کہ باہر لاونج میں بیٹھے سب لوگ اندر آ گئے۔۔۔

"بہتان لگایا۔۔۔ میں نے۔۔۔" وہ اتنی ہلکی آواز میں تھا کہ اسے خود بھی آواز نہیں آئی۔۔۔

"اونچا بولو۔۔۔۔۔" داجی کی۔۔۔۔۔ باقی سب بھی اب بیڈ کے پاس کھڑے داجی کے سخت تیور دیکھ کر گھبرا گئے۔۔۔

"بہتان لگایا ہے میں نے۔۔۔ سن لیا سب نے۔۔۔ بہتان لگایا ہے میں نے۔۔۔۔۔" بیڈ پر سے اٹھ کر وہ چیخا تھا۔۔۔ سب کو سانپ سونگھ گئے تھے۔۔۔

"پتا ہے میں نے کس پر بہتان لگایا۔۔۔ ہا ہا۔۔۔ آپ کو کہاں پتا ہوگا۔۔۔" کبھی روتے اور ہستے وہ خود سے ہی بولتا اس وقت حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"ارے آپ کے چھپتے آہل پر۔۔۔ جسے آپ نے ہمیشہ ہر جگہ ہم سے زیادہ پیار کیا اور توجہ دی۔۔۔ اس چیز نے مجھے اسے اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ طواف کے کوٹھے پر اسے لے کر جانے والا میں تھا۔۔۔ اور پھر اس کی تصویریں بھیجنے والا بھی میں تھا۔۔۔ میں نے سن لیا تھا جب آہل اپنی پسند سے شادی کا آپ کو بتایا تھا۔۔۔ تو وہ میں ہی تھا۔۔۔ جس نے فون کروایا تھا اس لڑکی سے۔۔۔ جبکہ وہ لڑکی تو جانتی بھی نہیں تھی وہ کس کے بارے میں آپ کو بتا رہی ہے۔۔۔ وہ عورت تو بیوہ تھا۔۔۔ آہل کی دوست کی بیوہ جس کا آکسیڈنٹ میں انتقال ہوا تھا اور وہ بچہ بھی آہل کے دوست کا بیٹا ہے۔۔۔ اس دن بھی میں نے ملازمہ سے کہہ کر اسے وہاں بلوایا تھا۔۔۔ اور جب آپ وہاں گئے آپ کو وہی نظر آیا جو میں نے آپ کو دیکھا یا تھا۔۔۔ اور آپ کی باتوں کی وجہ سے وہ عورت داجی مرگی تھی۔۔۔ دیان کو بھی ڈاکٹر نے بہت مشکل سے بچایا تھا۔۔۔۔۔" وہ بولنے پر آیا تو ہر راز سے پردہ اٹھاتا گیا۔۔۔۔۔

قدموں سے زمیں سرکنا کسے کہتے تھے یہ انہیں آج پتا لگا تھا۔۔۔

بلال صاحب وہ واحد بندے تھے کمرے میں جن کے لیے یہ انکشاف حیران کن نہیں تھا۔۔۔
 ورنہ باقی توہلنے کے قابل نہیں رہے تھے۔۔۔ اور عافیہ بی بی جو ہر آئے گئے کے سامنے آہل کی
 برائیاں کرتی تھی سچ جاننے کے بعد وہ توہلنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔ کتنا غرور تھا انہیں اپنے
 پوتے پر غرور نہیں تکبر کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔

فد کی امی اس کے پاس آئی "چٹاخ۔۔۔ چٹاخ۔۔۔" انہوں نے دو تھپڑ پر ایک ساتھ اس کے گال پر
 لگائے۔۔۔ جس کو اس نے بغیر کسی مزمت کے کھایا تھا۔۔۔ مزمت کرتا بھی کیوں وہ تھا ہی اسی
 لائیک۔۔۔۔

"آج مجھے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔ تم میری اولاد ہو۔۔۔" پہلی بار تھا کہ اس نے ٹپ کر انہیں دیکھا
 تھا۔۔۔ اس نے ہمیشہ اپنی ماں کی بات کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔ اس کی دادی جو توہر جگہ اسے سپورٹ
 کرنے کو لیکن اسے اپنی ماں سے محبت بھی بہت تھی۔۔۔

داجی تو یوں بیٹھے تھے جیسے ان کے جسم میں جان نہیں۔۔۔۔
 "ارے۔۔۔ ارے کیا کر رہی ہو۔۔۔ نظر نہیں آرہی بچے کی حالت۔۔۔ مجھے پتا ہے۔۔۔ میرا پوتا ایسا
 نہیں کر سکتا۔۔۔ اسے ضرور اس آہل نے مجبور کیا ہونا ہے۔۔۔" عافیہ بیگم آگے بڑھتی جلدی سے فہد
 کی امی کو ایک طرف کرتی ہوئے اس کے دفاع میں بولی تھی۔۔۔ جس پر فہد کی امی سلگ کر رہ گئی۔۔۔
 "بس کر دے۔۔۔ یہ سب آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔۔۔ اور اگر آہل نے کرنا ہی ہوتا تو تین سال
 پہلے یہ کرچکا ہوتا۔۔۔" وہ جو اتنے عرصے سے برداشت کر رہی تھی آج بول پڑی۔۔۔ اس سے پہلے
 عافیہ بی بی پھر کچھ بولتی داجی کی دھاڑ پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

"نکل جاؤ۔۔۔ سب نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔۔" "فد تو کمرے سے کیا گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی سب سے نظریں ملانے کی۔۔۔"

باقی سب بھی گھبرا کر چلے گئے لیکن بلال صاحب وہنی کھڑے رہے۔۔۔
 واجی تھک سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئے۔۔۔ آج میں سہی معنی خود کو بوڑھا محسوس کر رہی تھے۔۔۔

"تمہیں سب پتا تھا نا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔" انہوں نے مؤدب انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔؟؟؟" انہوں نے انہیں دیکھا جو شکوہ کرتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"آپ بتانے ہی کب دیا۔۔۔۔" اور وہ چپ ہو گئے سہی تو کہہ رہے تھے انہوں نے بتانے ہی کب دیا۔۔۔۔

آج انہیں آہل کا وہ بے خوف انداز یاد آ رہا تھا۔۔۔۔ جو اس کے با کردار ہونے کی گواہی تھا۔۔۔۔
 آج انہیں اپنی ہر زیادتی یاد آ رہی تھی۔۔۔ وہ کیا کر چکے تھے۔۔۔ انہوں نے خود اپنے آپ کو تنہا کیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا گھر نہیں تھی۔۔۔ وہ دودن ہو گئے تھے صبح ہی صبح ہی ڈاکٹر ابرہیم کے گھر چلی جاتی تھی۔۔۔۔ جان نے اسے نہیں روکا۔۔۔ لیکن وہ ہر علم رکھتا تھا کہ کس وقت وہ کہاں ہے۔۔۔ آج اس کا ارادہ آفس

جانے کا نہیں تھا۔۔۔ اسے پتا تھا آج جعفر صاحب اور شازیہ بیگم واپس آرہے تھے۔۔۔ اور ان کے لیے اس نے سر پر انزیتیار کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ لانچ میں صوفے پر بیٹھا سیر گیسٹ پی رہا تھا۔۔۔ سامنے ٹی وی بھی پڑا ہوا تھا لیکن اس کی توجہ اس وقت باہر گاڑی روکنے کی آواز پر تھی۔۔۔ ایک پراسرار مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔۔۔ نیلی آنکھیں سر دھری سی۔۔۔

اس نے موبائل پر کسی کو میسج کیا۔۔۔ پھر سر کے پیچھے ہاتھ باندھ کر ان کے اندر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ اسے پتا تھا اس کی یہاں رہنے کی خبر انہیں آگ لگاگی ہوگی لیکن وہ تو یہاں دھماکے کرنے آیا تھا۔۔۔ تو ان کی یہ آگ اس دھماکے کے گیا کیا شے تھی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہا ہو۔۔۔" انہیں اندر آنے سے پہلے ہی ملازم جان اور ایما کا یہاں آنے کا بتا چکے تھے۔۔۔

"میرا گھر ہے۔۔۔ میری مرضی جو مرضی کروں۔۔۔" اسی طرح بیٹھے ہوئے اس نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔۔۔ وہی انداز جو اس کا خاصا تھا۔۔۔ اور اگلے کو آگ لگا دیتا تھا

"یہ میرا گھر۔۔۔" ان کی اس بات پر وہ ہستے ہوئے تالیاں بجا کر کھڑا ہوا۔۔۔

"وہی گھر جو دھوکے سے اپنے نام کروایا تھا۔۔۔" اس نے طنزیہ انداز میں انہیں دیکھا جن کے چہرے کے رنگ اس کی بات سن کر اڑ چکے تھے۔۔۔

"جعفر صاحب آپ بھی ۔۔۔ آرام سے بات کریں ۔۔۔" شازیہ بیگم نے حالات کو اپنے قابو میں کرنا چاہا ان کا خیال تھا کہ ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ ان کی بات مان لے گا لیکن یہ ان کی سب سے بڑی غلطی تھی ۔۔۔

"اوہ مسسز جعفر ۔۔۔ اب مزید نہیں نہیں چلے گا یہ ڈرامہ ۔۔۔ اس لیے آپ اپنی اصلیت پر آ سکتی ۔۔۔" آنکھوں میں سرد مہری لیے وہ ان کی بولتی بند کر گیا تھا ۔۔۔

"تمیز سے بات کرو ۔۔۔ ماں ہیں وہ تمہاری ۔۔۔" وہ غصے سے بولے ۔۔۔ شازیہ بیگم نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جو کہ صرف ایک ڈرامہ تھا ۔۔۔ "وہ کیا جعفر صاحب ۔۔۔ میری ماں ہی صرف میری ماں ہے ۔۔۔ کسی اور کو میں اجازت نہیں دوں گا کہ وہ ان کی جگہ لے ۔۔۔" پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے وہ بالکل ان کے سامنے کھڑا ان کی آنکھوں میں اپنی نیلی سرد آنکھیں ڈال کر بول رہا تھا ۔۔۔

"باپ ہو میں تمہارا ۔۔۔ تمیز سے بات کرو ۔۔۔ ورنہ مجھے دیر نہیں لگے گی تمہیں سڑک پر پہنچانے کی ۔۔۔" ہاتھ سے چٹکی بجاتے ہوئے وہ بڑے غرور سے بولے تھے ۔۔۔

"یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ پراپرٹی آپ کے نام نہیں ۔۔۔ آپ نے دھوکے سے کی ہے ۔۔۔" وہ بنا غصے کیے بڑے پرسکون اور ٹھنڈے انداز میں بول رہا تھا ۔۔۔

"جو بھی ہے اب میرا ہے سب ۔۔۔ تم کچھ بھی کر لو یہ ثابت نہیں کر پاؤ گے ۔۔۔ کہ یہ میں دھوکے سے کی ہے اپنے نام ۔۔۔" ان کی بات پر پراسرار مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی ۔۔۔

اس نے ان کی جانب ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو یہ بات ہے ۔۔۔

"آپ کا ٹائم اب ختم۔۔۔ مسٹر جعفر۔۔۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکلا اور جب واپس اندر آیا تو وہ اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ ویل چیئر پر ایک نہایت ہی کمزور وجود تھا جیسے دیکھ کر ان کے سانس روک گیا۔۔۔ وہ تو اس کا قصہ ختم کر چکے تھے تو پھر یہ کیسے۔۔۔ انکو سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

"ایوا۔۔۔" بڑی دقت سے یہ الفاظ جعفر صاحب کے منہ سے نکلے تھے۔۔۔

"جی یہ ہے ایوا۔۔۔ جیسے آپ نے طلاق دے دی تھی اور جسے مارنے کی کوئی کسر آپ نے اور آپ کی بیوی نے نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ مجھے صرف ان کے صحت مند ہونے کا انتظار تھا۔۔۔ تو اب جب یہ بہت ہیں تو آپ کے خلاف بیان بھی لکھا دیا ہے سوزرہ جیل کی ہوا کھانیں کیونکہ آپ لوگوں کی مکملپن پہلے ہی میں کر چکا ہو۔۔۔ وہ لوگ اب باہر آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔" اس کی بات پر عائشہ بیگم نے مڑ کر دیکھا جہاں گلاس وال سے باہر لان میں کھڑی پولیس کھڑی تھی۔۔۔ انہوں نے حراساں نظروں سے جعفر صاحب کو دیکھا۔۔۔ جن کی حالت بھی کم و بیش ان کے جیسی ہی تھی۔۔۔

"ایوا ہمیں معاف کر دو۔۔۔" خود بچانے کے لیے وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہے تھے ان کی ساری ٹھاٹھ جاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ایوانے کچھ نہیں کہا وہ بس جان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ ویسے بھی آج ان کے دل میں جعفر صاحب کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔۔

"دیکھو میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا بس میں شازیہ کی باتوں میں آگیا تھا۔۔۔" انہوں نے سارا الزام اپنے سر سے اتار کر شازیہ بیگم کے سر پر کر دیا۔۔۔ جس سے ان کو پتلیں ہی لگ گئی تھی وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتی ان کی جانب آئی

"ایوا کو راستے سے ہٹا کر اس کی ساری جانیداد اپنے نام کرنے کا ارادہ تمہارا تھا۔۔۔" وہ ان کے سر پر کھڑی ہو کر دھاڑی تھی۔۔۔ ان کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی تھی۔۔۔

جان اپنی ماں کے پاس کھڑا پرسکون انداز میں سینے سے ہاتھ باندھے تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔
 "اچھا اور جان کو پاگل کھانے بھجوا کر اس کے حصے کی پراپرٹی اپنے نام کرنے آئیڈیا تمہارا۔۔۔" وہ دنوں ایک دوسرے پر الزام لگا رہے تھے۔۔۔

پولس بھی اندر آگئی تھی۔۔۔ لیکن ان کی لڑائی ابھی بھی جاری تھی۔۔۔ پولس نے ان کو زبردستی پکڑا کر بے قابو ہوتے شازیہ بیگم نے پولس کے اہلکار کی بیلٹ سے گن نکال کر ایک ساتھ دو فائر جعفر صاحب پر کی۔۔۔ گولیاں چلانے کے بعد وہ بے یقینی سے ان کا گرتا وجود دیکھ رہی تھی پولس انہیں جلدی سے وین میں ڈالا اور جعفر صاحب کو ایبولنس میں۔۔۔

جان نے نفرت سے ان کو دیکھا۔۔۔ اسے نہ اپنی باپ سے کوئی مطلب تھا نہ شازیہ بیگم سے۔۔۔
 "ماما آپ آرام کریں۔۔۔ میں آپ کی بہو کو لے کر آتا ہوں۔۔۔ نرس یہی ہیں آپ کے پاس۔۔۔" جان کی چیمڑ کو پکڑ کر کمرے کی طرف چل پڑا وہ ایسے پرسکون تھا کہ تھوری دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔ لیکن ایوا وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ اس لیے جان نے ان کو انجکشن لگواتا کہ وہ زیادہ نہ سوچیں اور باہر آیا جہاں ڈاکٹر عبدالعلیم پہلے سے اس کا انتظار کر رہے تھے ان کا چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ ان سے ناراض ہے۔۔۔۔۔

"ان کی حالت کسی ہے۔۔۔۔" انہوں نے پریشانی سے پوچھا یہ اور بات اس کی جانب دیکھا نہیں

۔۔۔

"بیوی آپ کی ہے۔۔۔ آپ خود دیکھ لیں۔۔۔" اس نے کندھے آچکا کر بے نازی سے کہا۔۔۔
 "میں نے منع کیا تمہیں یہاں لانے سے۔۔۔۔۔" انہوں نے ٹھنڈی سانس لے کر کچھ بے بسی اس شخص کو دیکھا جو انتہا کا ضدی تھا۔۔۔

"چلیں آپ آئندہ بھی منع کر لینا۔۔۔ میں کچھ نہیں کہوں گا" اس نے مسکراہٹ کو ہونٹوں تلے روکتے ہوئے منہ دروازے کی جانب کیا۔۔۔

"اتنا عرصہ ماں سے تم ایسے ناراض رہے کہ وہ کلپن نہیں کر رہی۔۔۔ اب جب ماں کی تھی تو یہاں نہیں لانا چاہئے تھا۔۔۔" انہوں نے تسلسل سے اسے دیکھا۔۔۔

"اچھا بس میں چلا۔۔۔ آپ زرہ اپنی بیوی سے مل لیں۔۔۔ میں اپنی کو لے کر آتا ہوں" ان کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتا وہ چابی انگلی پر گھماتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔ پیچھے وہ صبر کے کہ رہ گئے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

آج وہ تیاری کر کے یہاں آئی تھی۔۔۔ اس نے فیصلہ لے لیا تھا۔۔۔ جو باتیں اسے الجھن میں ڈالتی۔۔۔ اور اسلام قبول کرنے سے روکتی تھی وہ ڈاکٹر ابرہیم نے دور کر دی۔۔۔
 اب وہ سر پر دوپٹے لیے کلمہ پڑھ رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے کیوں اسے اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔ بس دل تھا کہ آج پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔۔۔ کملہ پڑھتے ہی اس کی ہچکی بندگی۔۔ اور وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر ہچکیوں کے ساتھ رو دی۔۔ دل کو یوں لگ تھا کہ جیسے پہلی بار پہلی بار سکون کا مطلب پتا چلا ہو۔۔۔۔۔ ایک صلیب سی تھی جو دل سے ہٹ گئی تھی۔۔ ڈاکٹر ابرہیم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ "دین اسلام میں خوش آمد ایمان۔۔" پاس بیٹھے لوگوں مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔ جس وہ کبھی ہستے اور کبھی روتے اور وصول کر رہی تھی۔۔۔

ابھی اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔ لیکن اس نے یہ سر پرانز سب سے پہلے حور کو دینا تھا۔۔ مگر قسمت نے اس کے لیے کیا سوچ رکھا ہے وہ اس بات سے انجان تھی

جان کو ڈیریک کا فون آیا کہ وہ اس کے پینٹ ہاؤس میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔۔ اس نے ایما کو بھی فون کر دیا کہ وہ بھی سیدھی وہاں آجائے۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں لیکن آج اس کا دل ناخوشگوار انداز میں ڈھرک رہا تھا۔۔ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے

www.urdu novelsmania.com

اس نے پارکنگ میں گاڑی روکی۔۔۔ اور باہر نکل جانے لگا کر جانے لگا کہ اس کی ایک غیر ارادی نظر اس طرف گئی۔۔۔ اور جو اس نے دیکھا وہ اسے آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

ایما خان کے ساتھ اس لگی تھی۔۔۔ خان نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور پھر خود بیٹھنے لگا کہ اس کی نظر جان پر گئی۔۔ اس نے جان کو مسکرا کر وکٹری کا نشان بنا کر دیکھا۔۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

اس کا ایک پل کو دل کیا کہ وہ ایما اور خان کو جان سے ماڑ دے۔۔ وہ پینٹ ہاؤس کی طرف جانے لگا کہ اسے کچھ کھٹکا۔۔ اور اس کے بھرتے قدم وہنی روک گئے۔۔۔

اس نے دیکھا تھا کہ جیسے ہی خان نے ایما کو گاڑی میں بیٹھایا تھا تو ایما کا سر ڈھلک گیا تھا۔۔ یعنی وہ ہوش میں نہیں تھی۔۔۔

شیٹ۔۔۔۔۔

جان جو خود پر غصہ آیا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ اس کی یہ دوپل کی بے اعتباری اسے بھاری پڑنے والی ہے۔۔۔

کتنی زیادہ۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھ کر اس کے پیچھے لگانا چاہیے لیکن ابھی اس نے گاڑی سٹارٹ کر کے تھوری سی ہی چلائی تھی کہ اس کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی۔۔۔۔۔

اس واقعے کے بعد ایوویا نے ڈیریک کو ہاں کہہ دی تھی۔۔ اگرچہ یہ سب اس کے پلین مطابق نہیں ہوا تھا۔۔ لیکن پھر بھی وہ ہو گیا جو وہ چاہتا تھا۔۔

ڈیریک نے اپنی ساتھ بیٹھی اولیویا کو دیکھا جو ڈروانگ کر رہی تھی۔۔ ریڈ جمپر سوٹ میں جس کی رنگت کھل سی گی تھی۔۔ اس سوٹ میں اس کا نازک سا بدن گلاب کی طرح لگ رہا تھا۔۔ لیکن وہ بھی ڈیریک تھا۔۔ ایسا ہو سکتا ہے وہ تعریف کر دے۔۔ اسے اسے ریما کس دیتا تھا کہ وہ جل بھن کر رہ جاتی تھی

-- اب بھی وڈروانگ سیٹ کی ساتھ والی سیٹ بیٹھا اسے گائیڈ کر رہا تھا۔ اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ اولیو بس اس کے بتائے ہوئے راستے پر گاڑی دوڑا رہی تھی۔۔۔
 "واہ۔۔۔ یہ کس کا ہے۔۔۔" جسے ہی ڈیریک نے پینٹ ہاؤس کے دروازے پر چابی لگا کر اندر داخل ہوا تھا تو اندر لائٹس خود بخود جل اٹھیں تھیں۔۔۔
 بڑا سالانوج۔۔۔ دیوار پر نسب فاش کیوریم۔۔۔ اوپن کچن۔۔۔ خوبصورت پیٹنکڑ اور ڈیکوریشن پیس۔۔۔
 زیادہ فیچر نہیں تھا۔۔۔ لیکن چیزیں ساری بہت قیمتی تھیں کہ دیکھنے والا نظر نہیں ہٹا پتا۔۔۔
 "اپنا ہی سمجھو۔۔۔" اولیو نے اسے ایسے نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو۔۔۔ واقعی۔۔۔
 انداز طنزیہ تھا۔۔۔

"اچھا یار۔۔۔ جان کا۔۔۔ لیکن جان میں الگ تھوری ہیں۔۔۔" اس کی بات پر اولیو سر ہلاتے ہوئے پینٹ ہاؤس کو دلچسپی سے دیکھنے لگی۔۔۔
 "ایک تو پتا نہیں جان کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔ تم یہی روکو میں جمیز کو بلا کر لاتا ہوں۔۔۔" اسی یہی روکنے کا کہہ کر وہ دوبارہ باہر نکل گیا۔۔۔ اس کے جانے کے بعد اولیو نے سامنے بنے کمرے کی طرف دیکھا پھر مڑ کر دیکھا کوئی ہے تو نہیں اور کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر آئی۔۔۔ کمرے میں پھیلی پر فیوم کی خوشبو سے پتا لگ رہا تھا یہ جان کا ہے۔۔۔ کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔ اس نے اندر آ کر پہلے کھڑکی سے پردہ ہٹایا۔۔۔ جس سے کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔ کھڑکی کا سائز پوری دیوار جتنا تھا۔۔۔ لیکن اس کی توجہ وہاں تھی جہاں سے جان کی گاڑی نظر آ رہی تھی۔۔۔ اس نے گاڑی کو نظروں میں رکھتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر کالی ملائی۔۔۔ اس وقت۔۔۔ اس کی آنکھیں ہر جہے سے خالی تھیں۔۔۔

"وہ واپس جا رہا ہے۔۔۔ یہی سہی ٹائم ہے۔۔۔" اس کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ جان کی گاڑی پر فائرنگ شروع ہوگی۔۔۔

اس نے گاڑی سے نظر ہٹالی۔۔۔ اور اب کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ ابھی جو تھوڑی دیر پہلے ہوا اس سے اس کا اسے پتا ہی نہیں۔۔۔

کمرہ کے سائیز بہت بڑا تھا۔۔۔ وہ مڑی کہ اس کی نظر دیور پر لگی تصویروں پر پڑی۔۔۔ وہ ان تصویروں کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی کہ ایک تصویر پر آکر اس کی نظر کیا۔۔۔ دل بھی روک گیا۔۔۔ وہ بار بار اس تصویر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اولیویا۔۔۔۔۔" اسی وقت ڈیریک اسے آوازیں دیتا پینٹ ہاؤس میں آیا۔۔۔

لیکن اسے اس کی آواز کہاں آرہی تھی وہ تو بس بے یقین نظروں سے اس تصویر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آخر ڈیریک خود ہی اسے ڈھونڈتا یہاں آگیا۔۔۔ اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے جانا چاہا۔۔۔ لیکن وہ ایک قدم بھی نہیں ہلی۔۔۔

"اولیویا پلیز جلدی چلو۔۔۔ جان۔۔۔ جان کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے۔۔۔ ہمیں اس کے پاس جانا ہے۔۔۔" ڈیریک نے جب دیکھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہلنے کو تیار نہیں تو مجبوراً اسے کہنا پڑا۔۔۔ وہ اس وقت سخت پریشان تھا۔۔۔ اس کے چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔۔۔

"ی۔۔۔ ی۔۔۔ یہ۔۔۔ کو۔۔۔ نن ہے۔۔۔" ڈیریک نے اس کی اشارہ کرتی انگلی کی جانب دیکھا۔۔۔

پھر جان پھڑنے والے انداز میں بولا تھا

"یہ جان کی بہن ہے۔۔۔ مریم۔۔۔ اب چلو۔۔۔" ڈیریک اسے زبردستی کھینچا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھ پایا کہ اس کے نام بتانے پر اس کا چہرہ خطرناک حد تک سفید ہو گیا تھا۔۔۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔" اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔

"اولیویا بچ۔۔۔" اور ڈیریک بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔۔۔ اس کی نظر اب الیویا پر پڑی تھی۔۔۔ جس کی آنکھیں میں دھند اتر رہی تھی۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن پھر بھی اسے سانس نہیں آ رہا تھا۔۔۔ پھر اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔ جو آخر خیال تھا اس کے دماغ میں وہ یہ تھا۔۔۔

"اس نے یہ کیا کر دیا۔۔۔!!!"

وہ کمرے لگے کیمرے سے اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ رہا تھا دل تو کر رہا تھا اس کا ابھی اس کے پاس جائے لیکن پھر بھی اس نے صبر کیا ہوا تھا اسے بس اس کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔۔۔ اس لیے وہ اب کیمرے کے ذریعے بڑی بے تابی سے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کتنا مس کیا تھا نہ اس نے اسے۔۔۔

اس کی آواز کو۔۔۔

اس کی بھوری آنکھوں کو۔۔۔ جو اس وقت بند تھی۔

اس کی آواز کو۔۔۔

اس کے انکار کر اس کو تور کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ خان۔۔ جو بہت کم گو۔۔ تھوڑا اثر میلا۔۔ نرم دل سا انسان تھا۔۔۔ ہاں وہ قابو پاسکتا تھا اپنے اوپر اس کے انکار سے۔۔۔ مگر اس کی ایک سائنڈ ایسی بھی تھی جو صرف لوگوں کو تکلف دینے میں انہیں قتل کرنے میں ہی سکون حاصل کرتی تھی۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اندر کا درندہ اس کے محبوب کے کنول کی طرح نازک وجود کو کوئی نقصان پہنچائے۔۔

اس لیے وہ سب سے دور گیا۔۔ جہاں نہ اس نے کسی سے ربطہ رکھا۔۔ وہ دنیا سے کٹ کر رہا کہ اپنے اوپر قابو پائے۔۔۔

لیکن اس کا یہ کٹ کر رہنا اگر اسے پتا ہوتا کہ اس کا عشق اس سے چھین لے گا تو وہ کبھی بھی نہ کرتا۔۔۔

جہاں

وہ شخص جس نے اس سے اس کی محبت اس کا جنون چھینا۔۔

۔۔۔ جس سے اس کو بچپن میں ہی نفرت تھی۔۔ جس کی ماں کی وجہ سے اس نے اکثر اپنے محبت کرنے والے ماں باپ کو آپس میں لڑتے دیکھا تھا۔۔ تب وہ وہنی تھا جب جان نے اپنی ماں کو بچانے کے لیے انہیں دھکا دیا اس وقت اسے بہت غصہ آیا۔۔ لیکن پھر جب اس نے اس کے چہرے پر اپنے ماں کے خون سے لت پت پڑے وجود کو دیکھنے پر کربناک تاثرات دیکھے تو اسے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا۔۔ اس نے دیکھا وہ اپنے کتے سے بہت قریب ہے تو اس نے اس کے روکی کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اور جب اس نے روکی کی تکلیف ختم کرنے کے لیے خود ہی اس

کا گلہ دبایا اور اس کے چہرے پر جو ویرانی تھی۔۔۔ اسے پرسکون کرگی اسے لگا جیسے کسی نے اس کے اندر جلتی آگ پر پانی کی پھواری کی ہو۔۔۔

اتنا خوش کے وہ بیان سے باہر تھی۔۔۔ پھر وہ اسے تکلیف دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔ کام ہمیشہ خراب وہ کرتا تھا۔۔۔ لیکن نام اس کا لگتا تھا۔۔۔ اور وہ چپ کر کے برداشت کر لیتا تھا کیونکہ اُسے پتا تھا کہ کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا وہ جتنا مرضی شور مچالے اسی چیز کا وہ فائدہ اٹھاتا تھا۔ اسے مزہ آنے لگ گیا تھا اس کام میں اب۔۔۔ وہ کبھی کسی بچے کی ٹانگ توڑتا تو کبھی ہاتھ یہ کام وہ ہمیشہ اپنا منہ چھپا کر کرتا تھا سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ جان ہے۔۔۔ لیکن پھر یہ کام اس کی عادت پھر عادت سے جنون بنتا گیا۔۔۔

اس کے حرکتوں سے تنگ آکر کرڈیڈ نے جب جان کو ہاسٹل بھیج دیا وہ وہی سمجھے کہ ان سب کے پیچھے واقعی جان ہے۔۔۔

جب جان کرسس کی چھٹیوں پہ آیا تو اس نے وہی اپنا من پسند کام کیا لیکن اس بار اس نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔۔۔ پہلے اس نے اسے کمرے میں بند کیا اور باہر سے دروازہ لوک کر دیا۔۔۔ پھر اس نے مریم کے بازوؤں پر چھوڑی سے کٹ لگائیں اسے پتا تھا۔۔۔ کہ اسے کی چیخیں کمرے میں بند جہان کی جان نکال رہی ہیں۔۔۔ اس کے کٹوں کی وجہ سے خون نکل کر رہا جو بیڈ کے کور کو خون آلودہ کر رہا تھا بڑی تیزی سے۔۔۔ چھ سال کی وہ مصعوم بچے گلا پھاڑ کر رو رہی تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔ خود کو اس سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ اور یہی چیز تو اس کا سکون تھی۔۔۔ پھر اسے یہ سب روکنا پڑا وجہ باہر اس کی ماں آئی تھی۔۔۔ اور لوگوں کی نظر میں وہ اپنا امیج خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے اس نے جان کو باہر نکال کو خود کو اندر بند کر دیا۔۔ لیکن اس کے لیے حیرت تب تھی جب اسے مریم کے لاپتہ ہونے کا پتا چلا۔۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے اسے کمرے میں زخمی حالت میں چھوڑا تھا۔۔ اب وہ کہاں گی۔۔ اس کا پتا نہیں چل سکا۔۔ اس نے گھر سے باہر نکل کر دیکھا کیونکہ خون کے کچھ قطرے باہر کی جانب جا رہے تھے لیکن پھر درختوں اور مٹی کی وجہ سے وہ خون کے نشان بھی گم ہو گئے۔۔ یقین وہ بھاگ گئی تھی جب وہ اسے چھوڑ کر خود بند ہو گیا تھا۔۔ پھر جان کو واپس بورڈنگ بھیج دیا گیا تھا۔۔ لیکن وہاں جا کر جب جان نے خود کو نقصان پہچانے کی کوشش کی تو ڈیڈ نے اسے مینٹل ہاسپٹل ایڈمٹ کر دیا۔۔ لیکن 4 ماہ بعد اسے وہاں سے رخصت کر دیا گیا تھا کیونکہ اس دوران اس نے کوئی ایسی حرکت کرتے نہیں پایا جس سے وہ انہیں دماغی لحاظ سے بیمار لگا ہو۔۔۔ اسے ان سب باتوں کا پتا تھا۔۔

اسی طرح اپنی اپنی حرکتوں کی وجہ سے ڈی کی نظروں میں آ گیا۔۔ اس نے اپنا نام اس کو دیا وہ کچھ عرصے منظر سے ہٹا چاہتا تھا کیونکہ اس کا اصلی چہرہ کسی نے نہیں دیکھا تھا بس سب کو اتنا پتا تھا کہ اس کے چہرے پر ایک کٹ کا نشان ہے اس نے بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا پھر اس نے ڈی نام کو ہی اپنا نام بنالیا۔۔۔ اور اسی نام کا استعمال کرتے ہوئے اس نے اپنی اندر کی تسکین کا ذریعہ بنالیا۔۔ اس نے ڈی کو بھی اپنے راستے سے ہٹا کر اس کا نام ہمیشہ کے لیے اپنا بنالیا تھا۔۔ جان کے دوست ڈیرییک پر بھی اس نے ہی حملہ کروایا تھا کیونکہ وہ جان کو پھر سے ٹوٹے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ ایسا اس کی زندگی میں کالج لائف میں آئی جب پہلے ہی دن سینرز نے اسے تنگ کرنا چاہا تب وہ ٹائم بوائے سی لڑکی آئی اور اس نے اس کی مدد کی۔۔ ان لڑکوں کو تو خیر اس نے نہیں چھوڑا ہاں لیکن اس

مخلص سی لڑکی نے اس کے دل میں اپنی جگہ بنالی تھی اور پھر آہستہ آہستہ کر کے اس نے اس کے پورے دل پر قبضہ کر لیا۔۔۔ پھر ایک دن اسے ایک نمبر سے جان اور ایما کو مارنے کی سپاری ملی۔۔۔ جان کو مارنے میں اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن ایما کو مارنے کے بارے میں کسی نے سوچا تو سوچا بھی کیوں اس نے پتالگایا کہ کس نے کیا یہ میسج اور پھر اسے پتالگا کہ یہ اس کی ماں نے کیا وہ اپنی ماں کو بھی سزا دینا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ایما کے انکار کی وجہ سے وہ سب دور ہو گیا۔۔۔ مگر اب وہ اسے اپنا کر لیے گا۔۔۔ اب وہ اسے کہنی نہیں جانے دے گا وہ اس کی تھی۔۔۔ ہے۔۔۔ اور رہے گی۔۔۔ اس نے سکرین پہ دیکھا جہاں اب وہ ہوش میں آرہی تھی۔۔۔



اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو نظر سیدھی چھت پر گی۔۔۔ وہ خالی نظروں سے چھت کو دیکھتی گی جہاں شاید کچھ لگا تھا لیکن اسے کلیر نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس وقت اس کا دماغ بالکل خالی تھا۔ اسے اتنا یاد ہے کہ وہ پینٹ ہاؤس کی طرف پارک والے راستے سے جا رہی تھی کہ تبھی کسی نے اس کے ناک پر کچھ رکھا اور اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔ یہی آخر چیز تھی جو اسے یاد تھی۔

اب نظروں سے بھی دھندلا ہٹ جانے لگی تھی۔۔۔ پھر اسے چھت پر کلر نظریں آیا اور وہ جھکے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔ اس نے نظر گھما کر دیکھا تو دنگ رہ گئی۔۔۔ کیونکہ کمرے کی کوئی دیوار ایسی نہ تھی کہ جس میں اس کی تصویر نہ لگی ہوئی کوئی جگہ خالی نہ تھی۔۔۔ یہاں تک کہ مختلف پوز میں بنے اس کے سٹیچو بھی تھی۔۔۔

کبھی کوئی سٹیج صوفے پر بیٹھا کوئی پی رہا ہے ۔۔۔

تو کوئی آئینے کے سامنے کھڑا بال سیدھا کر رہا ہے ۔۔ اور وہ اس طرح کے تھے ایک پل کو بلکل یوں لگتا تھا کہ واقعی جیسا وہاں کوئی کھڑا بال سیدھے کر رہا ہے ۔۔

اور تصویر اتنی تھی کہ گنتی نہیں ۔۔ دیواریں سے ہوتی اس کی نظر بیڈ پرگی اور اس کی آنکھیں کھل پڑی یہ دیکھ کر کہ وہاں بھی کیا کشن کیا سرہانے کیا کمبل اس پر بھی وہی تھی ۔۔ وہ انہی چیزوں کو حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا ۔۔ اس نے چہرہ موڑ کر داخل ہونے والے کو دیکھا ۔۔ اور اس کی آنکھیں مزید کھل گئی ۔۔

بلیک ٹی شرٹ اور ریڈ ٹراؤز پہنے وہ کوئی اور نہیں حان تھا جواب چیر اس کے بیڈ کے قریب رکھ کر اس پر بیٹھا فرصت سے اپنی کالی آنکھوں میں چمک لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔

اس کا ایسے دیکھنے سے ایما کو عجیب لگا اس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی ۔۔۔
 "حان یہ سب کیا ہے ۔۔ ؟؟" ایما اپنا رخ اس کی جانب کر کے حیرت سے پوچھا تھا ۔۔

"یہ میرا جنون ۔۔ عشق ۔۔ جو صرف تمہارے سے ہے" آج تو اس کے انداز ہی الگ تھے وہ تو بس حیرت سے اس کی شکل دیکھتی رہ گئی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ حان کی اس بات پر کیا بولے ۔۔۔

"تمہیں نہیں پتا ایما تم میرے لیے کیا ہو ۔۔۔ !!!" اس کے سر دہاتھوں کو نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وارفتگی سے بولا تھا ۔۔ ایما کو اس کے انداز سے خوف آ رہا تھا ۔۔

"مجھے جانا ہے۔۔۔ جان میرا انتظار کر رہا ہوگا" اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال کر وہ کھڑی ہوئے اور دروازے کی جانب جانے لگی۔۔۔

اس کا اس طرح اپنے ہاتھوں سے ہاتھ نکالنا اور پھر جان کا نام لینا اسے پاگل کر گیا تھا۔۔۔ وہ جھکے سے کھڑا ہوا اور منٹ میں اس کے سامنے آکر اس کا راستے میں حائل ہو گیا جس کی وجہ سے اس کو رکنا پڑا تھا۔۔۔۔۔

"اب تو لے لیا۔۔۔ لیکن دوبارہ یہاں سے جانے۔۔۔ اور اس کا نام تمہارے زبان پر آیا تو میں تمہاری یہ زبان جس سے اس کا نام ادا ہوا تھا کٹنے سے بھی دریگ نہیں کروں گا۔۔۔" اس جبراً اپنی مٹھی میں دبوچے وہ جنونی انداز میں بولتے ہوئے اس کو خوفزدہ کر گیا۔۔۔ بھلا کہاں دیکھا تھا کبھی اس کا یہ انداز۔۔۔

"چھڑو۔۔۔" اپنا منہ بڑی مشکل سے اس نے اس کے ہاتھ سے آزاد کروایا تھا۔۔۔ اگر نہ کرواتی تو اسے پکا یقین تھا کہ اس کے جبر سے کی ہڈیوں نے ٹوٹ جانا تھا۔۔۔

"چھڑو ہی تو نہیں سکتا تمہیں۔۔۔ چھڑو کی تو نہیں سکتا۔۔۔" اس کے دنوں کا منہ ہوں سے پکڑ کر وہ ڈھار تھا۔۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔ چھوڑ مجھے۔۔۔" اس نے اپنے کندھے آزاد کروانے چاہے مگر اس کی مضبوط پکڑ نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ پاگل ہو گیا ہوں۔۔۔ اور مجھے پاگل تم نے کیا ہے۔۔۔ مجھے یوں پاگل کر کے تم کیسے کیسے پیچھے ہٹ سکتی ہو۔۔۔" اس نے اس نے پکڑ اس کے نازک کھندوں پر اور مضبوط کر دی تھی کہ ایسا کو اپنی

ہڈیاں ٹوٹی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اتنا درد برداشت نہ کر پاتی اور بے ہوش ہو جاتی۔۔۔ لیکن وہ اب تک کھڑی تھی۔۔۔ اور ایک بھی آنسو اس کی آنکھوں سے نہیں نکلا تھا ورنہ پیچھے کچھ عرصے سے وہ بات بات پر رونے لگ جاتی تھی اور یہ سب جان کے ساتھ کاکمال تھا جس کی توجہ اور کیمز نے اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیا تھا۔۔۔

"خان پاگل تو نہیں ہو گے۔۔۔ کب میں نے تمہیں کہا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔ کب میں نے تمہیں کوئی ایسا اشارہ دیا جسے تمہیں ایسا لگا۔۔۔ بتاؤ۔۔۔" اس کے گریبان جو ہاتھوں میں زور سے پکڑ کر وہ اسے بھی زیادہ غصے اور اونچی آوازیں بولی تھی کہ اس کے گلے کی نس پھول گئی تھی۔۔۔ "مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔ بس تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہوگی۔۔۔" اس کی بات سن کر وہ تھورا ٹھنڈا ہوا تھا اس کی پکڑ بھی ایما کے کندھے پر ہلکی ہو گئی تھی۔۔۔

"واٹ دی ہل۔۔۔ نہیں کر سکتی میں تم سے نہیں کبھی نہیں۔۔۔" وہ اٹے قدم سے سے دور ہوتی بولی تھی اس کی آواز اور آنکھوں میں بے بسی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔" وہ جو تھورا ٹھنڈا ہوا تھا یکدم پھر سے اشتیال میں آ گیا تھا۔۔۔ "کیونکہ میں جان سے محبت کرتی ہوں۔۔۔" چنچنے کے انداز میں بولتے وہ تھک کر گھٹنوں کے بل جہاں کھڑی تھی وہنی بیٹھ گئی۔۔۔

اس کے جواب نے سامنے کھڑے وجود کو ساکت کر دیا تھا۔۔۔ جب محبوب کے دل میں کوئی تیسرا وجود وہ تو یہ پل عاشق کے لیے قیامت سے کم نہیں ہوتے وہ بھی اس وقت اس قامت خیر لمحے سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

♡♡ ٹکروں ٹکروں میں دل ہزار ہوا۔۔♡♡
♡♡ جرم یہ تھا کہ تم سے پیار ہوا۔۔۔۔♡♡

جہان نے اسے بہت بڑی مات دی تھی۔۔۔ لیکن وہ بھی اتنی جلدی نہیں ہار ماننے والوں میں سے تھا۔۔۔

اس نے۔ خود کو سنبھالا پھر اسے دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھی اپنے ہاتھ پر ناجانے کیا دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ چل رہا اس کے پاس آیا۔۔۔

"اگر وہ نہ رہے تب بھی۔۔۔؟" اس نے عجیب انداز میں پوچھا تھا۔۔۔ ایمانے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں عجیب قسم کی سفاکی تھی۔۔۔ اور اس کے الفاظ لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا۔۔۔
"ک۔۔۔ کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔؟" ایمان کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔۔۔ آنکھوں میں جیسے ایک خوف سمٹ آیا سب ختم ہو جانے کا خوف۔۔۔

اس نے مڑ کر ریوٹ پکڑا اور ٹی وی آن کیا جبکہ وہ ہر اس نظر سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔

ٹی وی آن ہوا۔۔ اور نیوز رپورٹر کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور جو الفاظ اس نے بولے تھے اس کے بعد اسے لگا کہ وہ کچھ نہیں سن پائے گی۔۔

اس نے سکرین کی طرف دیکھا جہاں اس دشمن جاں کی تصویر دیکھی جا رہی تھی اور نیچے اس کے پیٹ چل رہی تھی۔۔۔

(ناظرین جہاں جعفر۔۔۔ جن کا بزنس کی دنیا میں بڑا نام ہے۔۔۔ نامعلوم افراد کی فائرنگ کی زد میں آگے۔۔۔ ان کی حالت بہت تشویش ناک ہے۔۔۔)

خان اس کے شکستہ حال وجود پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے کمرے سے نکل باہر آیا تو اس کے کانوں میں اپنے بندوں کی آواز پڑی۔۔۔۔

جس سن کر اس نے منٹ میں فیصلہ کر لیا۔۔۔

وہ واپس آیا تو ایما کہنی نہیں تھی۔۔۔ وہ بھاگ گئی تھی لیکن وہ مطمئن تھا کہ وہ زیادہ دور نہیں جاسکتی۔۔۔

اس نے پہلے سائڈ ٹیبل سے انجیکشن نکالا جس میں کالے رنگ کا لیکورڈ موجود تھا پھر وہ کالج کی پیچھے والی سائڈ سے باہر نکل گیا۔۔۔

"چھوڑ اسے۔۔۔۔۔" جان دھاڑا تھا اسے دیکھ کر جو اسے گن پوائنٹ پر لیے اور بانیں بازوں سے

ایما کی گردن کو گرفت میں لیے قدم قدم پیچھے ہو کر پہاڑ کی کھائیوں کی سائڈ پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ یہ اگر میری نہیں تو میں تمہاری بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔" وہ گن یونٹی اسے پر

تانے کھڑا چخ کر بولا تھا۔۔۔ ایما ہوش میں تو تھی لیکن انجیکشن کی وجہ سے وہ خان کے رحم و کرم پر تھی

۔۔۔ ورنہ وہ ضرور اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرتی۔۔۔ وہ بھاگ ہی تھی کہ ایک جگہ اسے

مٹی چھپنے کے لیے۔۔۔ اسے پتا تھا کہ خان اس کے پیچھے آ رہا ہے۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد اسے خان کی

آواز بھی آئی جو اسے پکار پکار رہا تھا۔۔۔ وہ چھپ گئی کہ اسے جان کی آواز آئی۔۔۔ اسے اپنا وہم لگا کہ تھوڑی دیر بعد اسے پھر سے جان کی آواز آئی۔۔۔ اس نے تھوڑا سا راجھانک کر دیکھا تو وہ جان ہی تھا جس کے ماتھے اور بازوؤں پر پٹی بندھی تھی۔۔۔ اور وہ اسے آواز لگا رہا تھا۔۔۔ وہ نکل کر اس کے پاس جانا چاہتی تھی کہ اسی وقت خان نے اسے پکڑا اور اس کے بازوؤں پر کچھ چھسوا۔۔۔ اس کے بعد اسے اپنا جسم دبھیرے۔۔۔ دھیرے مفلوج ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ان کے وہ جان کے درمیان با مشکل پانچ قدموں کا فاصلہ تھا جو جان کو نا ختم ہونے والا لگ رہا تھا۔۔۔ جب اس نے اپنی بندوں کی باتیں سنیں جو درحقیقت ڈی کے بندے تھے جن کا اپنے حقیقی باس جو کہ زندہ تھا اس سے رابطہ ہو گیا تھا اور اب وہ اسے مارنا چاہتا تھا وہ سمجھ گیا کہ اب اس کا بچنا مشکل تھا ڈی سے آج تک کوئی نہیں بچ پایا تو اس نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ایسا کو مار کو خود بھی مر جائے گا۔۔۔ جان نے لب بھیج کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ کمزور نہیں تھا۔۔۔ وہ خان کی حالت بگاڑ سکتا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایسا اس کے پاس تھا۔۔۔ اس نے ایک قدم اس کے جانب بڑھایا تو خان نے اب گن اس پر سے ہٹا کر ایسا کے سر پر ٹکا دیا جسے وہ وہنی روک گیا۔۔۔

گن اس کے پاس بھی تھی۔۔۔ لیکن اس کی زرہ سی بے احتیاطی ایسا کی جان کے لیے خطرہ تھی۔۔۔ "الوداع۔۔۔" خان نے یہ کہا۔۔۔ ایسا نے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اس کی بھوری آنکھوں میں جہاں خوشی تھی اس کو زندہ سلامت دیکھ کر وہنی دل میں حسرت تھی آخری بار اسے چھونے۔۔۔

جہاں دکھ تھا وہنی خوشی بھی کہ اسے سہی راہ چنے کا موقع تو ملا۔۔۔

"ٹھاہ ٹھاہ۔۔۔" فضا میں دو فارگوں نے۔۔۔

"ایسا اااااااا..." اسنے جان کو اپنا نام پکارتے سنا۔۔ اس کا دماغ تاریکی میں گم ہو رہا تھا۔۔ لیکن وہ بھی بھی ہوش میں تھی

سن پارہی تھی۔۔ اس کی پکار میں موجود وہ احساس جس میں محبت تھی۔۔۔ جن میں کھودینے کا خوف تھا۔۔۔

جان نے دوڑ کر اس کا بے جان ہوتے وجود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔" وہ اس کے سر پر۔۔ اسے گال پر بوسے دیتے ہوئے اسے زیادہ جیسے خود کو یقین دلارہا تھا۔۔۔

ایمانے اس کا لمس محسوس کیا۔۔ اور مسکرائی۔۔ ساتھ ہی اس کے ہاتھ بے جان ہو کر گر گئے۔۔
جان نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا۔۔

کیا ایک بار پھر۔۔۔!!!

آخر کتنی بار وہ آزمایہ جاے گا۔۔۔؟؟؟؟

کیا اس کا امتحان کبھی ختم نہیں ہوگا۔۔۔ ۹۹

اس کو بے جان وجود اس کی گود میں تھا۔۔۔ لیکن جان کو لگا بے جان تو وہ بھی ہو گیا ہے بس فرق یہ ہے اس کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔ جبکہ ایسا کہ جان ساکن تھی۔۔۔

چہرہ کا رنگ سفید ہو رہا تھا۔۔

اس کی بھوری آنکھیں بند تھی۔۔ جن کی چمک سے اسے محبت تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں کے نیچے ملے تھے۔۔

وہ ساکت اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

اسی وقت ڈی اس کے پاس۔۔ اس کے ہاتھ میں کوئی انجیکشن تھا۔۔ اس نے پہلے ایما کی کلائی پکڑ کر
نس چیک کی جو ہلکی ہلکی چل رہی تھی۔۔۔

پھر اس نے وہ انجیکشن اس کے بازوؤں میں لگایا۔۔۔
اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔

"یہ ابھی زندہ ہے۔۔ جو زہر اس کے اندر گیا تھا اس کا تو یہ اینٹی ڈوڈ تھا۔۔ جو میں لگایا۔۔" اپنی کالی
اندر تک اترتی نظروں سے اس نے جان کو دیکھا جواب اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"تم نے کیوں کیا۔۔ یہ سب۔۔ مجھے پتا ہے تم بغیر مطلب کے کچھ نہیں کرتے۔۔" جان نے بھی
اپنی نیلی آنکھیں اس پر مرکوز کرتے ایما کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر کھڑا ہوا۔۔ اسے ہسپتال سے یہاں
لانے اور پھر خان پھر گولی چلانے والا وہی تھا۔۔

"کچھ حساب تھے۔۔ برابر کرنے والے۔۔۔ ہو گے۔۔۔ ہیلی کا پٹر و ہنی کھڑا ہے تمہیں پہنچا دے
گا۔" اس کے چہرے پر رومال بندھا ہوا تھا اور آنکھیں بالکل بے تاثر تھی۔۔ اپنی بات کہہ کر وہ مڑا اور
وہاں سے چلا گیا۔۔ اور آگے گیا اور دھند میں کہنی گم ہو گیا۔۔۔

بلکل جیسے آیا ویسے ہی۔

اس کی شخصیت پر اسرار تھی۔۔۔

وہ کب۔۔ کیا سوچ رہا ہے۔۔ اور کیا کر جائے۔۔ کسی کو نہیں پتا۔۔۔

جان نے ایک نظر پہاڑ کے اس طرف ڈالی جہاں خان گرا تھا۔۔

پہار کے اس طرف کھائی بہت گہری تھی۔۔

یقیناً خان کے لاش کا کچھ مر نکل گیا ہوگا۔۔ ویسے بھی ڈی نے اسے دو گویاں ماری تھی۔۔ ایک اس

کے دل پر۔۔ اور ایک دماغ پر۔۔ اتنا تو پکا تھا۔۔ کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔

جان نے گہری سانس لے ایما کو دیکھا۔۔ اسے ایما کو ہسپتال لے کر جانا تھا۔۔

"وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔" اس کے ساتھ موجود آدمی نے بے چینی سے پوچھا جو جان اور ایما کو

جاتے دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن اب نظر ہٹالی تھی اس نے۔۔

"ہمم۔۔۔" اس نے بس اتنا کہنا پر اکتادہ کیا۔۔

اس کے اتنے سے جواب نے اسے مطمئن نہیں کیا لیکن پھر بھی وہ چپ ہو گیا۔۔ پتا تھا اسے ڈی زیادہ

سوال پسند نہیں کرتا تھا

۔ ڈی اپنی کالی آنکھوں سے اس کھائی کو دیکھتا رہا جہاں سے خان گرا تھا۔۔ اسے ملال تھا

لیکن اس کے ساتھ موجود آدمی کو پتا تھا وہ ملال اس کے مرنے کا نہیں۔۔۔ بلکل اس کے اتنی آسان

موت مرنے پر تھا۔۔۔ آخر اتنے عرصے ساتھ رہنے کے بعد اسے اتنا سا تو پتا لگ ہی گیا تھا۔۔

ڈیریک اور جان دنوں پریشانی سے ہسپتال کے بیچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

اولیو کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔ جو کہ اس کی ہارٹ سرجری کے بعد بہت خطرناک بات تھی۔ اور ایما کا

ڈاکٹر ابھی کچھ نہیں بتا پارہے تھے۔۔

"مسٹر جان۔۔۔" ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلے جہاں اولیویا تھی۔۔۔ جس دیکھ کر ڈیریک جلدی سے کھڑا ہوا۔۔۔ جبکہ جان گم سم سا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟" ڈیریک نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔ پیشنٹ کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔ اب وہ مسٹر جان سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔" جان سے ملنا۔۔۔ یہ عجیب بات تھی۔۔۔ ان دنوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ جبکہ جان اٹھ کر اندر ڈاکٹر کے پیچھے اندر داخل ہوا۔۔۔ ڈاکٹر اسے چھوڑ کر واپس چلی گی۔۔۔

اولیویا جو دروازے پر ہی نظر ٹکائے ہوئے تھے۔۔۔ اسے اندر آیا دیکھ کر آسودہ سا مسکرائی تھی۔۔۔ جبکہ جان دروازے میں سٹل کھڑا اس کے آنکھوں کا رنگ دیکھ رہا گا جو ہو بومریم جیسا تھا۔۔۔ یقین اس نے لینس ابھی اتارے تھے۔۔۔ ورنہ اس کی آنکھوں کا رنگ تو گہرا براؤن تھا۔۔۔

جان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اب اس کے بیڈ کے پاس خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے پاس آیا تو اولیویا نے آگے ہو کر بیٹھنا چاہا جان نے اسے روکتے ہوئے خود اس کے پاس بیڈ پر جگہ بنانا کر بیٹھ گیا۔۔۔

اولیویا نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ پھر دل کی خواہش کے آگے ہار مانتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ پر بوسا دیا۔۔۔ اور پھر آنکھوں سے لگا۔۔۔ جبکہ جان اس کی حرکات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ "پلیز مجھے معاف کر دے۔۔۔" جان نے اپنے ہاتھ نہیں نکلنے۔۔۔ اولیویا کے آنسو اس کے ہاتھوں کو بھیگورہے تھے۔۔۔ مگر وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

اولویا یوں ہی روتے ہی۔۔۔ پھر خود ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنی آنسو صاف کیا۔۔۔ اور لمبی سانس لی۔۔۔۔ اور بولنا شروع ہوئی۔۔۔ نظریں اس نے اپنے ہاتھ پر ٹکائی رکھی۔۔۔

"میں غریب گھرانے میں پیدا ہوئی بہت سی بیماریوں کے ساتھ۔۔۔ میں تین سال کی تھی۔۔۔ جب میری آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔۔۔ پھر دو سال بعد انکشاف ہوا کہ میرے دل میں سورخ بھی ہے۔۔۔ میرے والدہ غریب عورت تھی باپ پہلے ہی مر گیا تھا۔۔۔ مگر میں ان کی اکلوتی اولاد تھی ڈاکٹرز نے ہارٹ ٹرانسپلانٹ کا کہا تھا۔۔۔ لیکن ہمارے ان کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔۔۔ میری حالت اتنی خراب ہو گئی کہ مجھے ہسپتال میں ہی ایڈمٹ کروانا پڑا۔۔۔ میں زندگی اور موت کے بیچ جھول رہی تھی کہ امی نے مجھے آکر بتایا کہ میرے دل اور آنکھوں کا بندو بست ہو گیا ہے۔۔۔ میرا آپریشن کامیاب ہو گیا۔۔۔ تو میری امی میرے پاس باقی۔۔۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے کہ جس نے مجھے دل اور آنکھیں ڈونیٹ کی ہے یہ اس کی تصویر ہے۔۔۔" یہاں آکر وہ ایک پل کے لیے چپ ہوئی۔۔۔ جیسے بولتے بولتے تھک گئی ہو۔۔۔ لیکن آج اسے بولنا تھا اسے سارا سچ بتانا ہی تھا۔۔۔

"پتا ہے وہ تصویر بالکل ویسے لڑکی کی تصویر جو آپ کے کمرے میں ہے۔۔۔ وہ آپ کی بہن تھی مریم۔۔۔ جس کا سٹرک پر اکسڈینٹ ہوا تھا۔۔۔ اس کے پاس وقت کم تھا کیونکہ اس کی انٹرنل بریڈنگ ہو رہی تھی۔۔۔ میرے ماں کو روتے دیکھ کر اس نے مجھے اپنا دل۔۔۔ جس کی دھڑکن اس کا بھائی تھا اور اپنی آنکھیں جس کا ستارہ بھی اس کا بھائی تھا مجھے دے دیا۔۔۔ لیکن میں اپنے محسن کا وعدہ نہیں بھولی تھی۔۔۔ جو اس نے مجھ کیا تھا۔۔۔ کہ اس کے بھائی کا خیال رکھنا۔۔۔ پھر میری ماں کی بھی ڈیٹھ جلدی ہو گئی مجھے خود

کو اس ظالم دنیا سے بچانا تھا اور اپنا گزر بسر بھی کرنا تھا۔۔۔ میری حالت کو دیکھتے ہوئے میری ایک دوست مجھے ایک گینگ کا حصہ بنا دیا جو لوگوں کو ڈریگ کا عادی بناتا تھا۔

میرا کام یہ تھا کہ میں ان کو اپنے پیار میں پھانس کر انہیں عادی بناؤ۔۔۔۔۔ مجھے اس کام سے بہت پیسے ملے اور زندگی اب بہتر سے بہترین کی جانب چل دی تھی۔۔۔ کہ پہلی بار مجھے عجیب کام ملا جو پہلے نہیں ملا خیر مجھے اس سے کیا مطلب تھا مجھے تو پیسوں سے مطلب تھا۔۔۔ پھر میں نے آپ کی کمپنی جوائن کی۔۔۔ اور ڈریگ سے کلوز ہو کر آپ پر نظر رکھی گی۔۔۔ ڈریگ کا جب اسکڈینٹ ہوا۔۔۔ تو مجھے اسے اس سڑک پر روکے رکھنے کا کہا گیا تھا۔۔۔ اس دن ہوڈی میں بھی میں ہی تھی۔۔۔ ہسپتال کی کھڑکی سے جھانکتی جب آپ کو ایما کو سوپ پلا رہے تھے۔۔۔ آپ کی گاڑی پر جوائنک ہوا۔۔۔ اس کی خبر بھی میں نے دی تھی کہ آپ کہاں ہو۔۔۔ لیکن آپ بچ گئے۔۔۔ "بات ختم کر کے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھے۔۔۔ لیکن وہ اپنے دل سے بوجھ اتارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ کمرے کی فضا میں خاموشی تھی۔۔۔

ایک پیشمان تھا اور دوسرا۔۔۔ گہری سوچ میں۔۔۔

جان کی نظریں اس کے چہرے پر ہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر نظر آتی پشمانی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں تھی۔۔۔

بنا کچھ کہے۔۔۔

بنا کوئی شکوہ کیے اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔۔

وہ کیسے کرتا کوئی شکوہ جب اس کے سینے میں دھڑکتا دل ہی اس کی بہن کا تھا۔۔ اس کی بہن اب اولیویا کی صورت میں اس کے سامنے تھی۔۔ اور ناراضگی میں وہ مزید دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر ایک آنسو چپکے سے اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے بال میں گم ہو گیا۔۔ اولیویا بھی اس کے سینے لگے رو دی۔۔۔۔۔

وہ بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا اس کی نیلی آنکھیں میں ایک طوفان سا تھا۔۔ وہ بار بار آتی سی یو کے درازے کے جناب دیکھ رہا تھا۔۔ ڈاکٹر نے اسے ابھی کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

اور یہی بات اسے سب سے زیادہ پریشان کر رہی تھی۔۔ اس میں اب کسی کو بھی کھونے کا حوصلہ نہیں تھا۔۔ ایما کو تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔

اس کے پاس کی عبدالعلیم صاحب اور ڈیرییک اسے حوصلہ دینے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔ لال بتی بند ہوئی اور آتی سی یو کا دروازہ کھلا۔ ڈاکٹر زباہر نکلنے۔۔ انہیں دیکھ کر وہ دوڑ کر ان کے پاس آیا اس کا دل بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔۔ کہ کسی کوئی بڑی خبر نہ ہو۔۔۔۔۔

"دیکھیں۔۔ سر ہم نے پوری کوشش کی ہے۔۔ لیکن انہیں جو پوزن انجیک کیا گیا۔۔ وہ کس قسم کا تھا۔۔ یہ نہیں پتا لیکن وہ ان کے سیل کافی ڈسٹرو کر چکا ہے۔۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔۔ اب بس آپ دعا کریں۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دے رہے تھے لیکن ان کا خود کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بلکل مایوس ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

"میں اسے دیکھ سکتا ہو۔۔" اس نے ڈاکٹر سے پوچھا جو جانے لگا تھا۔۔

"جی لیکن پانچ۔۔۔" اس کے لیے یہی بہت تھا۔۔۔

وہ دروازے کھول کر اندر آیا جہاں کوہسپتال کے لباس میں اور بھی کمزور لگ رہی تھی۔۔ کوئی جان سے پوچھتا کہ اسے یہ اسپتال کا لباس کیسا لگتا ہے تو وہ صاف کہتا کہ اسے وہ کفن لگتا ہے۔۔ اور اس وقت وہ بھی تو اس کفن میں ملبوس تھی۔۔ اس کا جسم تاروں سے جڑا ہوا تھا۔۔

ہارٹیشن اس کی دھڑکن کا بتا رہی تھی۔۔ جو اس کے زندہ ہونے کی تو علامت تھی لیکن رفتار فاقم ہو رہی تھی۔۔ اس کی منہ پر آکسیجن ماس لگا ہوا تھا۔۔

وہ بنا کچھ بولے بس دیکھتی جا رہا تھا۔۔ بنا ہلکے جھپکائے۔۔۔ سانس روکے۔۔

وہ ابھی دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کے جسم کو زور کا جھٹکا لگا مشین شروع مچانے لگی۔۔۔ ڈاکٹر زجلدی سے اندر آئی۔۔۔

لیکن اس نے کمرے سے نکلنے سے پہلے دیکھا تھا کہ اس کی ناک سے خون کی بریک لیئر نکلی تھی۔۔۔ وہ کمرے کے باہر لگے گلاس سے اندر دیکھ رہا تھا جہاں ڈاکٹر اس کے جسم کو میشن سے جھکٹے دے رہے تھے۔۔

اس سے زیادہ اس کی ہمت نہیں تھی۔۔ دیکھنے کی۔۔۔

وہ سائنڈ پر ہٹ گیا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔۔۔ وہ بے چینی سے کوریڈور میں ادھر سے ادھر چلتے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ کہ ایک پل کو روکا۔۔۔

"دعا۔۔۔ ہاں۔۔۔ مجھے۔۔۔ دعا۔۔۔ کرنی ہے۔۔۔" وہ جلدی سے پیڑروم کی جانب گیا۔۔۔ اور زمین پر سر رکھ کر سجدے کی حالت میں وہ روتے ہوئے اپنے تمام گناہ کی معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ اندر لیٹے وجود کی زندگی اس اوپر والے سے مانگ رہا تھا۔۔۔ اس کی دعا میں شدت تھی۔۔۔ بس اب ایک یہی در تو تھا جو اسے بچا سکتا تھا۔۔۔ آنکھوں سے اس کے سیلاب نکل رہا تھا۔۔۔

سفید رنگ کی روشنی تھی۔۔۔ ہر طرف۔۔۔ بالکل ویسے روشنی جورات بعد سورج کی ہوتی ہے۔۔۔ اس نے خود کو سفید لباس میں دیکھا۔۔۔ جو اس کے پیروں کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس سر پر تاج تھا۔۔۔ جس میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔ وہاں ہر جگہ چمک تھی۔۔۔ ہر چیز سفید تھی۔۔۔ وہ آگے جا رہی تھی۔۔۔

وہ جہاں بہت زیادہ روشنی تھی۔۔۔

وہ جہاں چل رہی تھی وہ زمین تو نہیں تھی کیونکہ وہ بہت نرم تھی بالکل روئی جیسی یا شاید اس سے بھی نرم وہ آگے جاتی گی۔۔۔ یہاں تک اس کا وجود اس روشنی میں گم ہو گیا۔۔۔

جیسے وہ اس روشنی تھوڑا آگے گی۔۔ اس کے سامنے سھرٹیاں تھاجن کارنگ بھی سفید تھا۔۔ وہ گول چکر لگاتے ہوئے اوپر جا کر بادلوں میں گم ہوگی تھی۔۔۔

اس کے ارگرد تتلیاں اڑ رہی تھی۔۔۔

چکر کاٹ رہی تھی۔۔

جیسے اسے خوش آمدید کہہ رہی ہوں۔۔۔

اس نے وہاں ایک آواز سنی۔۔۔۔

بہ راہِ پلہ عشق خوش آمدید

(عشق کے زینے پر خوش آمدید)

یہ آواز کہاں سے آئی اسے نہیں پتا لیکن اسے اس بات کی سمجھ آئی تھی۔۔۔

اس نے پہلی سھرٹی پر پاؤں رکھا۔۔۔

اور عشق کے زینوں کا سفر شروع ہو گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

5 سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت کا پھیہ گھوما اور ہر منزل اب بدل گیا جگہ تبدیل ہوگی۔۔۔

حورا اور آہل 😊😊 حویلی واپس آگے یہ ان کی واپسی داجی جو بہت بڑھے ہو گئے تھے ان کو صحت مند کرگی۔۔ انہوں نے اس سے معافی مانگنے کی کوشش کی لیکن آہل نے موقع ہی نہیں دیا۔۔۔ فہد اور عائشہ کی شادی ہوگی۔۔ جس میں خوش دونوں ہی نہیں تھے بہتان جیسا برا گناہ ان دنوں نے کیا تھا

خوش کیسے رہ سکتے تھے۔۔۔ فدعائشہ کو لے کر دبی شفٹ ہو گیا۔۔۔ رہی مہک وہ ویسی ہی تھی۔۔۔ پہلے پہل اس نے حورین کو تنگ کرنے کی کوشش لیکن پھر آہل نے اس کی طعنت صاف کر دی۔۔۔ اور اب وہ بھی شادی کے بعد کم ہی آتے تھے کہ اس کی شادی دوسرے شہر ہوئی تھی۔۔۔ احمد اور مسکان کی منگی ہو گئی تھی۔۔۔ اور دیان صاحب وہ اب گھر بھر کے لاڈلے تھے۔۔۔

الیویا اور ڈیریک (x) (x) کی بھی شادی ہو گئی تھی۔۔۔ جان نے الیویا کو ڈیریک کو سچ بتانے سے روکا تھا لیکن خود اس نے ڈیریک جو سب سچ بتا دیا تھا۔۔۔ جیسے وہ الٹے دماغ والا شخص بہت نحروں کے بعد سمجھا تھا۔۔۔۔۔ وہ چاہتا تو سچ چھپا سکتا لیکن اسے پتا تھا۔۔۔ کہ وہ سچ زیادہ دیر تک نہیں چھپے گا کیونکہ ماضی اور ماضی میں کی گئی غلطیاں اتنی جلدی جان کہاں چھوڑتی ہیں۔۔۔

جعفر صاحب کی ڈیوٹھ نے شازیہ بیگم کو نیم پاگل کر دیا تھا رہی سہی کسر خان کی موت کی خبر نے پوری کر دی اور اب اپنے آخری دن پاگل خانے گزار رہی ہیں۔۔۔

اور جان۔۔۔۔۔ ارے ارے پریشان کیوں ہو رہے ہیں بتا رہی ہوں نا۔۔۔ اگر نا بھی بتاؤں تو مجھے پتا ہے کہ آپ نے اینڈ پہلے پڑنا ہے چیک کرنے کے لیے اس لیے سیسپینس کا فائدہ ہی نہیں۔

ایما کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔ جو ڈاکٹر کے مطابق کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔ اور اب ان دنوں کا دوبارہ نکاح ہوا تھا۔۔۔ جیسے وہ دنوں بہت پر سکون زندگی گزار رہے تھے۔۔۔ اور نکاح والے دن ہی جان نے ایما کو اپنے بھائی سے ملا اسے خوش اور مطمئن کر دیا تھا۔۔۔

اور پیٹر جس پر ان جس شخص سے ادھار لیا تھا شراب کے لیے اس نے اسے اپنے پیسے واپس لینے کے لیے خوب مارا یہاں تک کہ اس کے چہرے پر تیزاب بھی پھینکا جس سے اس کے چہرہ ایک طرف

سے مجلس گیا۔۔۔ وہ لوگ اسے مرا ہوا سمجھ کر چلے گئے تھے ایک ایک شخص نے اس کی مدد کی۔۔۔ اس نے پہلے اس شخص کو لوٹا بھی تھا۔۔۔ لیکن جس طرح اس شخص نے اس کی خطا کو نظر انداز کر کے اس کی مدد کی۔۔۔ اس سے وہ متاثر ہوا۔۔۔ اس شخص نے اس کا قرضہ بھی اتر اور اس کا علاج بھی کیا۔۔۔ اس نے ایسا کو یہ بھی بتایا کہ وہ روز رات کو اس کے پاس کھڑکی سے پھلانگ کر آتا۔۔۔ اس نے اسے جو خط لکھا تھا جس میں اس نے گھر کو گروی رکھنے اور اپنی پریشانی ساری بات بتائی تھی۔۔۔ وہ جان کے ہاتھ لگ گیا اور یوں وہ جان سے ملا کیونکہ اس خط میں اس نے اس شخص کا پتا بھی لکھا تھا جس نے اس کی مدد کی۔۔۔ ایسے اس کی شادی کا بھی پیڑ کو پتا تھا وہ اسے رسیوں میں باندھ کر بلیک میل کرنا ڈرامہ تھا۔۔۔ کیونکہ جان کی گارنٹی اس شخص نے دی تھی جس نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ شخص کون ہے چلیں میں بتا دیتی ہوں کہ وہ ڈاکٹر ابرہیم ہیں۔۔۔ انہیں کے توسط سے ہماری پیڑ نے اسلام قبول کیا اور اب وہ پیڑ نہیں خبیث ہیں۔۔۔

جان کی موم اور عبد العظیم صاحب بھی جان اور ایما کے ساتھ ہی رہتے تھے۔۔۔

اور اب بچا ڈی۔۔۔ کون تھا یہ ڈی۔۔۔

کیوں کی اس نے جان اور ایما کی مدد۔۔۔

یہ اب اس کے اگلے پارٹ میں پتا چلے گا۔۔۔ جی اس کا اگلا پارٹ آئے گا۔۔۔۔۔

لیکن اس کے لیے انتظار کریں۔۔۔ اور فحال اس وقت کا مزہ لے۔۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔۔

Pastisahistory

Future is a mystery

Today is a gift..that's why it's called present...

"یہ گندی اولاد میری ہی ہونی ہے۔۔۔" وہ بڑبڑاتا ہوا دم کر تا زینے اتر رہا تھا۔۔۔ اس نے بغل میں لیپ ٹاپ دبایا ہوا تھا۔۔۔ چہرے پر شدید غصہ۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اس کی بیوی نے اسے چہرے کے زوے بگڑے دیکھے تو اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگا کہ پھر سے بچوں نے کوئی کام خراب کیا ہے ورنہ تو کوئی ایسا آیا ہی نہ تھا ابھی تک جس نے اسے زچ کیا ہو۔۔۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔

"یہ اپنے گندے انڈوں کا کارنامہ دیکھو۔۔۔" اس نے بغل میں دبالیٹاپ اس کے سامنے کیا جو پورا کا پورا اگیلا تھا۔۔۔

الیوویا نے اسے دیکھا۔۔۔ پانی پانی لیپ ٹاپ ہوا تھا۔۔۔ لیکن بھیگا بلا وہ بنا ہوا تھا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی ہنسی نکلنے۔۔۔

اسے ہستے دیکھ کر وہ خطرناک اداروں سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔

"کہنی یہ تمہارا کام تو نہیں۔۔۔" مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے لیپ ٹاپ کچن کے

کاونٹر پر رکھا۔۔۔ ویسے بھی جو اس کی حالت ہوگی تھی نہ اب یہ کسی کام کا بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے ساتھ ہی آس پاس کوئی چیز اپنے بچاؤ کے لیے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آخر اس کی کمر کچن کانٹر سے لگی۔۔۔ وہ اس پر جھکا اسی وقت اس نے صلیب پر پرافلور کا ڈبہ جو کھلاتا تھا سارا اس پر انڈیل دیا۔۔

"موم۔۔۔ ڈوان۔۔۔" پیچھے سے اس کے بیٹوں۔۔۔ بقول ڈیریک اس کے گندے انڈوں نے اپنے واٹر گن کا استعمال کرتے ہوئے اپنی ماں کو اپنے جابر باپ کے قبضے سے نکالا۔۔۔
 لوجی فلور اور پانی کا سفید مسکھر والا ڈیریک آپ کے سامنے ہے۔۔۔
 آپ حیران ہو رہی ہیں۔۔۔ کہ ڈیریک اور یہ حالت۔۔۔ تو جناب زیادہ حیران نہ ہوے
 ۔۔۔ جو نیئر ڈیریک جو اپنے باپ سے دو نے پانچ ہاتھ آگے ہیں وہ آچکے ہیں۔۔۔ وہ بھی ٹونین
 ۔۔۔ کہنے کو تو یہ چھوٹے تھے۔۔۔ لیکن جہاں دیکھ لیتے کہ باپ ماں کے قریب گیا ہے فوراً ماں کے
 محافظ بن کر ماں کو بچا لیتے۔۔۔

ڈیریک نے مڑ کر اپنے سپتوں کو خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔ جہاں نیلی اور گرے آنکھوں والے
 بندرجب سے پیدا ہوئے ہیں انہوں نے سکون نام کا لفظ اس کی ڈکشنری سے کیا۔۔۔ بلکل ڈکشنری
 سے ہی نکال دیا تھا۔۔۔

وہ ہر وہ کام کرتے جس سے ڈیریک کا کام خراب ہوتا تھا۔۔۔ مثال کے طور پر سارا دن وہ ماں کے
 ساتھ سوتے رہتے جیسے ان کو خبر ہوتے باپ سونے لگا ہے۔۔۔ اپنے رونے کا میوزک آن کر لیتے
 ۔۔۔ اور تب تک چپ نہ ہوتے جب تک وہ نہ رونے والا ہو جاتا۔۔۔ پھر کب چلنے لگے۔۔۔ تو جی
 بس اب کیا۔۔۔ اب تو زمین ہے قدموں تلے۔۔۔ کبھی باپ کی جل کو جیلی سمجھ لیتے تو کبھی اس کے

کپڑوں کو پیپر جس پر روز نئے رنگ کے نقش و نگار ہوتے تھے۔۔ مگر باپ سے دشمنی ان کی بجائے تھی
آخر باپ نے بھی تو چنگی نہ کہ تھی۔۔

ان کو دیکھا کر چپس کھاتا اور انہیں کھلاتا سیب۔۔۔

اگر رو رہے ہوں تو منہ پر لگا دیتا ٹیپ۔۔۔

لیکن کھانے کے معاملے میں ڈیریک کوئی لحاظ نہیں کرتا تھا۔۔۔ باندھ دیتا تھا۔۔ پھر جان کر ان کے

سامنے بیٹھ کر کھاتا۔۔ وہ روتے ہمیں بھی دو۔۔ لیکن نہیں جی۔۔ کھانے کے معاملے ہماری

ڈیریک کا حساب تو آپ کو پتا ہے۔۔ تو کون ۹۹۹

الیو ویا نے ڈیریک کو تیورں کو دیکھا۔۔ پھر اپنے چھوٹے محاقوں کو۔۔۔

اور اگلے ہی پل ان کو اپنے اگل بغل میں دبائے لان کی طرف بھاگی۔۔۔۔

لان میں ان کے پیچھے آتے ڈیریک نے مالی کو پانی دیتے دیکھا۔۔۔ اور بس مل گیا ہتھیار۔۔۔

اب وہ ان تینوں کو پائپ کے پانی سے بھگو رہا تھا۔۔۔ اور وہ لوگ ہستے ہوئے ادھر ادھر ہو کر خود

کو پانی سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

ان سب کے زندگی سے بھرپور قہقہے وہاں گونج رہے تھے۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا خود پر فریوم سپرے کر رہا تھا۔۔۔ جب اس نے آئینہ میں اپنے بیوی کا

عکس دیکھا جس کے لمبے بال کھلے ہوئے تھے دانتیں ہاتھ میں برش پکڑے وہ اسی کو ناراضگی سے دیکھ

رہی تھی۔۔۔ اس کا پھوللاں ہوا میں دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔ جس پر اس کا منہ اور پھول گیا۔۔۔

اس نے پھٹکنے کے انداز سے برش ٹیبل پر رکھا۔ اور ناراض ہو کر جانی لگی جب اس نے بروقت اسے اس کے لمبے بالوں سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

"سی۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ نہیں کٹوانے دیتے بال۔۔۔" بھوری آنکھوں میں ناراضگی لیے اس نے اسے گھورا۔۔۔ جبکہ وہ بنا کچھ کہے اب اسے آئینہ کے سامنے کھڑا کر کے اس کے بال بنا رہا تھا۔۔۔ اور وہ آئینہ میں بظاہر تو غصہ سے لیکن درحقیقت بڑی پیار سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔" دھیان سارا اس کے بال بنانے کی طرف تھا پھر بھی اسے پتا تھا کہ وہ کیسے دیکھ رہی ہے۔۔۔ کیسے نہیں۔۔۔

"پیار بہت زیادہ آ رہا ہے نا۔۔۔ اس لیے ایسے دیکھ رہی ہو۔۔۔" آنکھیں گھومتے ہوئے طنز کیا گیا تھا۔۔۔

"اگر میرے پونی کرنے سے تم پیار کا اظہار کرتی ہو تو ڈیل بڑی نہیں۔۔۔" پونی کی آخری گرہ باندھتے ہوئے اس نے بظاہر سنجیدگی سے اس کے طنز کا جواب دیا تھا۔۔۔

"پہلے خود کریں۔۔۔ پھر مجھے کہنا۔۔۔" ایک بار پھر سے آنکھیں گھمانی لگی۔۔۔

"کیا کروں۔۔۔!!" انجان بنتے ہوئے اس نے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور آگے سے اس کے بال دیکھے۔۔۔

"اظہار محبت۔۔۔" جٹ سے فرمائش کی گئی۔۔۔

"کس نے کہہ دیا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔" بڑی سنجیدگی سے پوچھا گیا۔۔۔ اور اس کا دل کیا کہ اپنا سر دیوار میں مار لے۔۔۔ اتنے سال ہونے کے باوجود آج تک اس نے ایک بار بھی اظہار نہیں کیا تھا اپنی محبت کا۔۔۔ ہاں اس کی نیلی آنکھوں کی چمک سب کہہ دیتی ہے۔۔۔

"جان!!!!!!" اس نے زچ آکر اس کا نام لیا۔۔۔

"جی۔۔۔ بولیں۔۔۔ مسز جان۔۔۔" ساری توجہ بوٹ پہننے پر تھی۔۔۔

"میں نا۔۔۔ اب بات ہی نہیں کرنی۔۔۔"

"میں بھی تو یہی چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ تم کسی سے بات نہ کرو۔۔۔" ٹائی اس کی جانب کرتے ہوئے اس نے اپنی نیلی آنکھیں اس پر گڑھ دی۔۔۔ ایمان نے ٹائی اس کے ہاتھ سے پکڑ لی۔۔۔ اور اس کے گلے میں باندھ کر جانے لگی کہ اسی وقت اس نے اسے خود سے قریب کیا۔۔۔

"ایمان۔۔۔" اور یہ گی ساری ناراضگی دھری کی دھری۔۔۔ وہ جب بھی اس کا نام لیتا تھا۔۔۔ اس کا دل اتنے ضرور سے دھڑکتا تھا۔۔۔ ہونٹوں پر خود بہ خود مسکراہٹ آ جاتی تھی۔۔۔ چہرے پر رنگ سے پھیل جاتے تھے وہ بھی اس وقت ان رنگوں میں گم تھا۔۔۔ کہ اسی وقت باہر سے دروازہ نوک ہوا۔۔۔ ساتھ ہی جان کی موم کی آواز آئی۔۔۔ لگتا ہے آگیا ہے عمر۔۔۔

اس نے اپنے تین سال کے بیٹے کا نام لیا۔۔۔ جو ہو ہوا اپنے باپ کی کاپی تھا صورت سے لے کر مزاج تک۔۔۔

اور وہی ہوا دروازہ کھولتے ہی عمر جو نیلی کی گود میں تھا اس کے پاس آنے کے لیے ہمکنے لگا۔۔۔

ایمان نے اسے پکڑا۔۔۔ ماں کے پاس آتے ہی وہ پرسکون ہو گیا اور اب اپنی نیلی آنکھیں بڑی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ حساب حال میں کے بال وہ مٹھی میں لے چکا تھا۔۔۔ ایک تو دونوں باپ بیٹوں کو پتا نہیں کیا مسئلہ تھا اس کے بالوں سے۔۔۔

"اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔" جان نے پہلے ایما کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔ پھر عمر کے جواب کو غصے سے دیکھ رہا تھا کہ جی کیوں اس کی ماں کو چھوا۔۔۔

پکا باپ پر گیا تھا۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔" ساحل کے کنارے اس کے ہاتھ کو تھامے وہ واک کر رہے تھے۔۔۔ سمندر کا ٹھنڈا پانی ان کے پاؤں کو چھو کر واپس جا رہا تھا۔۔۔ ڈوبتا ہوا سورج جس کی نارنجی کرنیں ماحول کو عجیب سا جلا بخشی رہے تھے۔۔۔

"ایمان کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔۔" حور نے اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا جہاں ایمان کا منہ سن کر تاثرات بیگڑ چکے تھے۔۔۔

وہ لوگ لنڈن خاص کر آئے تو ایما ہی سے ملنے اس کے پر زور اصرار پر۔۔۔ اب بھی وہ ان دونوں کے ساتھ ڈنر کرنے کے بعد یہاں آئے تھے

"حسرت ہی رہ گی۔۔۔ کبھی یہ حوریہ بھی کہہ دے۔۔۔ آپ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔" آہل کی شکل دیکھ کر حور زور سے ہنسی۔۔۔

سمندر میں پانی کا شور۔۔۔

پرندے واپس اپنے گھروں کو جا رہے تھے ان کی چھپا ہٹ۔۔

اور اس کے ساتھ حور کی کھلکھل کرتی ہنسی۔۔

کیا اس سے بھی زیادہ کوئی خوبصورت دھن ہوگی۔۔

آہل نے اس نے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔۔

حور بھی اس کی گہری نظریں محسوس کر کے جھنپ گئی تھی۔۔۔۔

اس کا رخ سمندر کی جانب کرتے ہوئے آہل نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا اور اپنی تھوڑی اس

کے کندھے پر ٹکا دی۔۔ اس وقت پر یہاں رش کوئی نہیں تھا۔۔ بس ایک یا دو کا لوگ تھے۔۔ وہ بھی

بہت دور۔۔

لیکن حور آہل کی اس حرکت پر بوکھلا ہی تو گئی آج سے پہلے آہل نے کبھی کسی پبلک پلیز پر ایسی حرکت

بھی تو نہیں کی تھی۔۔ گال فورالال ہوئے۔ پلکیں لرز اٹھی۔۔ دل کی دھڑکن اتنی تیز ہوئی تھی کہ حور کو لگا

کہ منگل کر ہی نہ بھاگ جائے۔۔

آہل نے بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے پر پھلتے رنگوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"ویسے۔۔ مسز آہل آپ کو مجھے کچھ بتانا نہیں۔۔؟؟؟" آہل نے اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا

کر سرسبز انداز میں پوچھا تھا۔۔

حور جو کنفیوز سی نظریں جھکائے کھڑی تھی آہل کی بات پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کون سی۔۔!!" بہت سوچنے کے بعد بھی حور کو یاد نہیں آ رہا تھا کہ کوئی ایسی بات ہے جو اس نے

آہل کو بتانے ہے۔۔۔

"یہی۔۔۔ میں بابا بنے والا ہوں۔۔۔" حور کو ڈیروں شرم آرہی تھی یہی سوچ کر کہ آہل کو پتا لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ خود کو اس کی نظروں سے چھپانے کی خاطر اس نے چہرہ اپنے دنوں ہاتھوں چھپا لیا۔۔۔۔۔

اللہ نے پانچ سال بعد انہیں اپنی نعمت سے نوازا تھا

"ہاہاہاہاہا۔۔۔" اس کے ریکشن پر وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔۔۔۔۔

آہل نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

"حور میں بتا نہیں سکتا میں آج کتنا خوش ہو۔۔۔ تم نے مجھے مکمل کر دیا۔۔۔ تمہارے آنے سے سب کچھ ٹھیک ہوتا گیا۔۔۔ میں اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے کہ اس نے مجھے اپنے اتنے انمول خزانے سے نوازا۔۔۔۔۔" حور چپ کر اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ بولنے کی ہمت نہیں تھی اس میں آہل کی گہری نظریں اس کی حالت خراب کر رہے تھے۔۔۔۔۔

آخر قسمت کو ہی اس پر ترس آ گیا کیونکہ اہل کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ آہل کا موبائل بج رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے آہل نے اس کو چھوڑا اور پہلے کال کرنے والی کا نام سکرین پر پڑے غصے سے دیکھا۔۔۔ لیکن پھر جلدی سے کال پک کی کیونکہ کال دا جی کی تھی۔۔۔۔۔

"جی دا جی۔۔۔" اس نے ہڑبڑاٹ میں موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔۔

"برخوردار سلام کرنا بھول گئے ہو۔۔۔" دا جی نے بھی فوراً اس کو وہ گھر کا تھا وہ تو سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔۔۔۔

"سوری۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔" اس نے حور کو گھورتے ہوئے سلام کیا۔۔۔ وہ جو وہاں سے کھنسنے کے ارادے میں تھی آہل کی گھوری پر منہ بسور کر اپنا منہ سمندر کی جانب کر دیا۔۔۔۔۔

اور پانی کی لہروں کو دیکھنے لگی۔۔۔ شام کے سائے جیسے جیسے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔ ویسے ہی ٹھنڈ میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ سردی کے احساس کے تحت اس نے بازو سہلتے ہوئے خود کو حرارت دینے چاہے۔۔۔۔ کہ اسی وقت آہل نے اپنا کورٹ اس کے کندھے پر پھیلایا۔۔۔ ساتھ ہی اپنی بازو بھی اس کے کندھے پر رکھ کر واپسی کے لیے مڑ گیا۔۔۔

اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔" جب وہ کچھ خاموش رہا تو اس نے خود ہی پوچھ لیا۔۔۔

"داجی کا آڈر ہے کہ اب ہم واپس آجائے دیان رو رہا ہے۔۔۔" اسے گاڑی میں بیٹھاتے اس نے گاڑی ہوٹل کی جانب موڑ دی تھی۔۔۔

دیان کو وہ لوگ پاکستان ہی چھوڑ کر آئے وجہ ایک تو اسے سردی بہت جلدی لگتی تھی۔

- دوسرا وہ جناب سکول جاتے تھے اور پیر بھی ہونے والے تھے۔۔۔

حور نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو موبائل پر کل کی فلائیٹ کی بیکنگ کر رہا تھا۔۔۔

خود پر حور کی نظریں محسوس کر کے اہل اسے دیکھا پھر کال بند کر کے بائیں ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑا منہ کے قریب کر کے اس نے اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔۔۔ جبکہ دیحان اس کا سارا سامنے سڑک کی طرف تھا۔۔۔ حور ایک بار پھر جنھپ گئی۔۔۔

اک ع تھی پھر ش تھا

اک آگ تھی پھر راکھ تھی

صحرا بھی تھا اور پیاس بھی تھی
پھر اک خلاء بے انت سا، اک بند۔ گلی سا
راستہ

ویرانیاں، تنخایاں، پھرق تھا
پھر سارا منظر راکھ تھا
سب خاک تھا
عشق تھا
بس عشق تھا!

۔ (ZonaishaBhatti)

